

★

काल नं०

खण्ड

[illegible]

فوج: یہ منہجہ بالاکتب میں سے چند کتابیں ختم ہو چکی ہیں۔
جن کی اشاعت کی سخت مزورت ہے جو دانی جہاشہ عہد پانا چاہیں
وہ پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

خوب چند جین بی اے (خلف مصنف کتابت)

۱۰۸ سوڈل بستی۔

میونٹی میوریل روڈ۔ نئی دہلی۔

بیر सेवा مندر گورنمنٹ کالون

مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء

جنرل ۳۲۶۶

۲۱، دریا گانج، کولکٹا



ترجمے کرنے میں بہت مددگار ثابت ہوگی۔ یہ کتاب ابھی طبع نہیں ہوئی۔ پاپی
رائٹ کے لئے غف معاف سے خط و کتابت کریں

۱۱۔ جین مت سار یا ہندومت اختصار

کتاب مذکور ہدیہ ناظرین ہے۔ اس کے حُسن و قبح آپ کے پیش نظر
ہونے کے باعث اظہر من الشمس ہیں۔ مشک آنت کہ خود بوبید نہ کہ
عطارد بوبید۔ تاہم مشتے از خروارے ایک ریویو مطلوبہ جن گزٹ آگست
۱۹۱۶ء یہاں پر دیا جاتا ہے۔

“Jain Mat Sar” by L. Sumer Chand Jain and
published by the author at Batinda, Patiala State.
This is a closely printed book of 321 pages in the
Urdu Language, dealing with the Metaphysics,
ritualism, cosmogony, philosophy and ethics of the
Jain religion in a thorough and exhaustive manner.
We have very much appreciated the liberal, critical
and comperative study of the jain religion along
with other systems of belief, and recommend it with
pleasure to the earnest study of all students of
religion, who cannot avail themselves of the origi-
nal text books or their authentic translation.

The style and diction of the author is natural
and popular and his efforts to explain the subtle
philosophy of Jainism in a clear manner is highly
commendable.

Sd/- Ajit Pershad M. A; LL. B.

Editor Jain Gazette.

is a picture of the ten stages in the life of a man. The 25 Sanskar are given in detail. How a Brahmchari should lead his life, what books he should read on Dharam, Arth, Kam, the Sharirak Sampatti, Samajik Sampatti and Naitik Sampatti, are described in full. On coming back home the Brahmchari marries & becomes a house holder. In leading the family life he puts to practise what he learnt theoretically before. The 8 kinds of enjoyments that a house holder has, and the eleven stages which he has to pass through the rules of conduct to be observed by him when he becomes a Sanyasi are also described. The book seems to be very useful guide to every person.

۱۱۔ ہمارا جہنم و رگیت مور یہ جن تھے

جہاں جہنم و رگیت کو لوگوں نے غلطی یا تعصب سے دیکھ دھری بتلایا ہے اس کتاب میں انگریزی ہسٹریوں اور چین گرنٹھوں سے چوبیس ثبوت دے کر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ جہاں جہنم و رگیت جینی تھے۔ کتاب مذکور پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

۱۲۔ سمیر الخات

اس کتاب میں اردو۔ اٹل کی فارسی اور اٹل کی انگریزی لکھی گئی ہے۔ آخر میں اردو محادثات اور اٹل کا فارسی و انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے۔ طلباء کو

the pious became saties. The book is very interesting & should be in every house of Aggarwal Jain.

۸۔ پارس چتر

ٹرکیٹ موسومہ میں جین مت کے تئیسویں ترقیگر مٹری پارس نامقہ بی کا جیون چتر درج ہے۔ اس کو بی مٹری آتما نند جینی ٹرکیٹ سوسائٹی امانہ شہر نے چھپوا کر مفت تقسیم کیا ہے۔

۹۔ سپت وین یا مہفت عیوب

مہفت عیوب (۱) متا بازی۔ (۲) مانس خوری۔ (۳) شراب نوشی (۴) رندی بازی۔ (۵) شکار۔ (۶) چوری۔ (۷) زنا کاری۔ ایسے افعال ہیں جن سے انسان دنیا میں خوار اور عاقبت میں گرفتار ہوتا ہے۔ اس معنوں پر یہ ٹرکیٹ اردو میں جین متر منڈل دہلی نے چھپوایا ہے۔

۱۰۔ فخر الیض انسانی یا منش کر تو یہ

اس میں بتلایا ہے کہ انسان کو بچپن سے لیکر بڑھاپے تک کیا کیا کام کرنے چاہئیں جن گزرت ماہ نومبر ۱۹۳۵ء میں اس کے متعلق لکھا تھا۔

Faralz-e-Insani or Manushya-Kartavya by Mr. Sumer Chand Jain, Accountant General's Office Lahore, price -/8/- only. The author has treated in this nice book about all that a man should do from his child-hood to old age. In the front page

موجودہ ۱۲۵۰ راکتوبر ۱۹۲۵ء میں لاہور میں دیال جین بی۔ اے نے لکھا تھا کہ مصنف کے الفاظ میں کتاب تو چھوٹی سی ہے مگر بڑے کام کی۔ اس میں تمام مذاہب کا سبب باب ہے۔

۷۔ اگر وال بھساولی

آجکل بہت سی اگر وال اپنی ہمدلی سے سی ناواقف ہیں۔ انکی آگاہی کے لئے یہ کتب جین گرونتوں سے تحقیقات کر کے لکھی گئی ہے۔ اس میں لفظ اگر وال کے معنی و مطلب۔ راجہ اگر سین کون تھے۔ انکی اولاد انکا دھرم انکے گوت کس طرح مقرر ہوئے۔ اگر وہ کی اہمیتی اور آثار کار تباہی۔ اگر والوں کے جین بننے کے حالات درج ہیں۔ اس کے متعلق جین گروت انگریزی بابت ستمبر ۱۹۲۵ء میں حسب ذیل ریلوی لکھا تھا۔

The 'Aggarwal Bansawli' by Mr. Sumer Chand Jain accountant Bhatinda, Punjab, Price -/3/- only
The correct compilation of a book on the history the Aggarwal sect was much wanted and that want has now been removed by the small book before us. It describes who Maharaja Uggar Sen, was, when he lived, how he populated Agra, how he encounter-
ed with the Raja of Egypt and how he fell a victim in the war, his sons, who were divided into 18 gotras then populated Agroha and began to live there as kings. In the times of Lohacharya, a Jain Muni, most of the people were converted to Jainism, which religion they are professing even now. In the end it is stated, how the colony of Agroha was conquered by Abdul Qasim & how the women of

۴۔ شاہراہ نجات

اس کتاب میں یوگ سا نکھیم و فیروز کھٹ ورن اور دین اسلام و عیسائی ملت کے مطابق کئی کامیاب ہزاروں کا مقابلہ جین مت کی مکتی سے دکھایا گیا ہے۔ کتاب کی عمدگی کے باعث اس کی ایک کاپی ڈپٹی کمشنر نے مصنف سے منگوا کر ولایت عیسوی مکتی۔

۵۔ شیل و تی ناول

اس چھوٹی سی بک کو شری آتماند جین ٹریکٹ سوسائٹی انبالہ شہر نے چھپوا کر مفت تقسیم کیا تھا۔ انگریزوں کو ضرور پڑھنا چاہیے۔ کتاب ہندی میں ہے۔ اس کے متعلق اخبار دھرم ابھیرو ۷ ماہ اکتوبر ۱۹۱۹ء میں مندرجہ ذیل رپورٹ نکلا تھا۔

یہ اظہار کےवल ३६ पृष्ठों का है परन्तु बड़ा ही उत्तम है। युवा पुरुष और तरुण स्त्रियों को तो इसकी एक २ प्रति अवश्य ही लेनी चाहिये ऐसी शिक्षाप्रद पुस्तकों में यदि एक दो भावपूर्ण मनोरंजक चित्र भी दे दिये जाया करें तो पुस्तक की और भी शोभा बढ़ जावेगी। हम अम्बाले की श्री आत्मानन्द जैन टे.कट सोसायटी को इसके लिये धन्यवाद देते हैं हम ने इस सोसायटी की कई पुस्तकें पढ़ी हैं पुस्तकें सभी उत्तम हैं, जैन और साहित्य के अंग की उसके द्वारा बहुत कुछ पुष्टि हो रही है।

۶۔ خلاصہ مذاہب

یہ ٹریکٹ نہایت ہی اچھا ہے۔ اور ایسا منظور نظر ہو کہ تین دفعہ چھپوایا گیا۔ ایک دفعہ شری آتماند جین ٹریکٹ سوسائٹی انبالہ شہر نے۔ پھر جین مٹر منڈل دلہا نے اور بعد ازاں لارڈ شہنشاہ جین انبالہ چھاؤنی نے طبع کرایا۔ اس کے متعلق جین پریس

مُصنّف کتاب ہذا کی مُندرجہ ذیل کُتب بھی قابلِ دید ہیں :-

۱۔ جین سنگیت مال

یہ لپک ہندی میں ہے۔ اس میں مشہور جین کو یوں پنڈت دولت رام و دیانت ملے جی سے بنائے ہوئے چیدہ چیدہ ایک سو ایک بھجن میں مشکل الفاظ کے معنی حاشیے پر درج ہیں۔ اور ہر ایک بھجن پر راگنی کا نام درج ہے۔ یہ بھجن صبح کے وقت بطور پرارتھنا کے پڑھنے زنا ستر اور سجا کے وقت کہنے اور جین منڈلیوں میں گانے کے لئے نہایت عمدہ ہیں۔

۲۔ دھرم کے دس لکشن

اس ٹریکٹ میں جین دھرم کے دس لکشن بمقابلہ ہندو دھرم کے دس انگ کے عیسائی مت کے دس احکام شرعی کو زبان اردو بالتفصیل و بالتوضیح عام فہم طریق پر بیان کیا گیا ہے۔ ٹریکٹ مذکورہ بار چھپ چکا ہے۔

۳۔ جین پرکاش

اس کتاب میں جین مت کی قدامت کا ثبوت، موتی پوجا، الشوہ و جہاں جین فلسفہ، رتن تریہ، ثبوت تناسخ و اس کے منتفق اور امتات بمع جوتابا وغیرہ مضامین پر نہایت ہی عام فہم زبان میں بحث کی گئی ہے۔ کتاب ہذا کے بارے میں بہت سے اخباروں میں مثلاً سول ملٹری گزٹ لاہور میں دیویلو منکل چکے میں کتاب ریویڑی شدہ ہے۔

ریو یو چین مت سار

(دوسرا ایڈیشن)

چین مت سار مولفہ بالوسمیر چند جی چین مرحوم (ریٹائرڈ ڈویژنل کمانڈنٹ) انامہ چاؤنی کا نیا ایڈیشن چین مترنڈل دہلی کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے۔ میں نے نئے ایڈیشن پر ایک نظر ڈالی ہے اور میں کہہ سکتا ہوں کہ نیا ایڈیشن پرانے ایڈیشن سے مقابلہ بہتر ہے۔ کتابت لماعت دونوں عمدہ ہیں کا غرضی اچھا لگایا گیا ہے، پرانے ایڈیشن کے مشکل الفاظ کو عام فہم کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ اب یہ کتاب ایک بہترین چیز ہو گئی ہے چین مذہب کا تمام لب لباب اس میں موجود ہے اور اسے بجا طور پر چین دھرم کا ٹیڈ کہا جا سکتا ہے۔ چین دھرم کے علاوہ دیگر مذاہب کے متعلق بھی بعض موٹی موٹی باتیں دی گئیں ہیں جس سے کتاب ہر چین و اچین کے لئے یکساں مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ ہر چین اسکول اور لائبریری میں اس بک کا ہونا ضروری ہے۔ دھارمک امتحانات کے لکھاب میں رکھنے کے بھی یوگیم ہے۔ اردو زبان میں چین دھرم کے متعلق واقفیت اور معلومات بہم پہونچانے والی اپنی مضم کی یہ ایک ہی کتاب ہے اور شائقین کو اس کی قدر کرنی چاہیے۔

دیپ چند چین۔

ایڈیٹر چین سنار

آخری التماس

ناظرین سے میری آخری التماس یہ ہے کہ وہ اس کتاب کو دل سے آخر تک کم سے کم دو دفعہ ضرور پڑھیں تا کہ پھر جو انکی رائے اس کتاب کی بابت جو اس سے پہلے مطلع کریں قومی اور دیگر اخبارات میں دیوید کریں اور اس کتاب کے زیادہ مفید ہونے کی تجاویز بتلاویں تاکہ وہ تجاویز بعد غور و فکر کے دوسرے ایڈیشن میں کام میں لائی جائیں اور جو صاحب اس کتاب کو پسند کر کے اور مفید سمجھ کے اسکا ناگری بھاشا میں ترجمہ کرنا چاہیں وہ میری اجازت لیکر کریں کیونکہ میں نے یہ کتاب اپنی کسی ذاتی فائدہ کے لئے نہیں لکھی ہے بلکہ میرا دعائوگوں کو جین دھرم سے خصوصاً اور ہندو دھرم سے عموماً واقفیت کرانیکا ہے۔ اگر جین چلایا اور دیگر لوگ اس کتاب کو پڑھ کر لائق اٹھادیں تو میں اپنی محنت کو سچا حاصل سمجھوں گا۔

ناظرین کو یہ بھی مناسب ہے کہ وہ اپنے دوستوں اور آشنائوں کو اس کتاب کی خریداری کے لئے سفارش کریں تاکہ میری حوصلہ افزائی ہو۔
آپکا واس شہیر چند جین۔
لئے کا پتہ

سیکریٹری جین ترمثل دھرم پورہ

بالو خوب چند جین - بی - ۷۱ - (خلافت مہضت)
جنرل پوسٹ آفس - دہلی -

باہتمام بالو جیوتی پراساد گپتا پبلشرز اینڈ وکس سٹرک پریس دہلی میں چھاپا اور بالو جین چند سکرپٹری جین ترمثل دھرم پورہ دہلی نے شائع کیا

پارس داس۔ بیان سورج تونہ نالک۔ سار چترستکا۔ پارس بلاس۔
 فتح لال۔ بواہ پتی۔ دشا تار نالک۔ راج دارنگ۔ رتن کنڈ شراد کا چار نیانے
 دیکھا۔ تتوار تھ سوتر نران بھکا۔

بختارام۔ دہرم بدھی کھیا۔ حتمیات کھنڈن نالک۔ بدھی بلاس۔
 بلاتی داس پانڈو پران چھند۔ پرخشوتر شراد کا چار چھند۔
 بھاگ چھند۔ گیان سورج لے۔ نالک۔ اُپریش سدانت۔ رتن مال۔ امت گت
 شراد کا چار۔ پران پریشا نہی ناتھ پران۔ جن تاندو۔ سکھر پوجا۔ اور بہت سے پر۔
 کمز۔۔ تتوار تھ سوتر کی ٹیکا۔

منوہر داس۔ دہرم پریشا چھند۔
 سند داس۔ سندرت سی۔ سند بلاس۔

داند گبر گرتھ کرتا اوانے گرتھ ۱

یہ فہرست مشہور و مشہور دیگر آجائیں اور مصنفوں کی ہے ان کے علاوہ اور بہت سے مصنف
 گذرے ہیں جن کے نام ہیں اس فہرست میں درج نہیں کئے ہیں۔ سو قیامبر آجائیں نے
 بھی ہزار اگر تھ لکھے ہیں جن میں سے بہت سوں کے نام مانو دہرم شکتا سے معلوم
 ہو سکتے ہیں اور یہاں بخون طوالب درج نہیں کئے گئے ہیں۔ جن میں سے بہت سے فرقوں
 کے آجائیوں نے ہزار اگر تھ تصنیف کر کے دواہ شا نگ بانی کو عام فہم بنانے کی
 کوشش کی ہے اور علم ہیئت۔ علم منطق۔ علم ریاضی۔ ویک۔ کابیہ۔ کوشش
 دیا کرنا۔ جوتش۔ فلسفہ۔ شلپ۔ دارج نیقی وغیرہ وغیرہ پر طبع آزمائی کی ہے
 اور ان کی تصانیف برہمن مصنفوں سے بہت بڑے چترہ کر ہے اور اس
 کی تصدیق مقابلہ کرنے سے ہو سکتی ہے۔

سدهج بھان وکیل رہو ماتا پر کاشش بچکا۔ موج دیں۔
سیتل پر شاد بہم چاری (موجود ہے) گھر ست دہرم۔ وغیرہ

جن کا وقت معلوم نہیں

کاشی داس۔ سیکت کوہی۔
کیت سی۔ جمبو چار تن۔ سیکت کوہی۔
گلزاری لال۔ آتم لباس۔
جے چند۔ بھتیات گھنڈن۔
جواہر لال۔ سیدہ چھیترا پوجا۔ سمید سکھر۔ نرلوک سار پوجا۔ تین چوہیسی پوجا۔

جیو سکھ رائے گیان سدهج ہونے نانک۔ دیراگ شتنگ
دیپ چند۔ اوہو پر کاش۔ اوہو لباس۔ آتم پلوکن۔ پر لباس۔ پرتام پران
سر پانند۔ گلن دپن۔ گن استھان بھید۔ اپدیش رتن۔ لاد جاتم بھپسی۔
پنالال چودھری۔ بسونندی شراد کا چار۔ سبھا اہت کر نو۔ پرشور شراد کا چار۔
جن بوت چاند۔ توارتھ سار۔ سد بھا کھت آدمی۔ بھکتا برکتھ۔ آدھنا سار۔ دہرم چن
یشودہر چاند۔ یوگ سار سپاند پران۔ سادی شتنگ۔ بھا کھت دن سندھو
آچار سار۔ ذمتھ گوتم سوای چاند۔ جیو سوای چاند۔ جیو سوای چاند۔ جیو سوای چاند۔
توارتھ سار۔ سیک۔ شرادک ہری کرمن۔ سوارھیائے پانڈ۔ سیدہ بھگتی۔ آچار بھگتی
یوگ بھگتی۔ چاند بھگتی۔ بھیر بھگتی۔ نریان بھگتی۔ نندی سو بھگتی سکھیاں مندر۔ ایک بھا
بکھا پھار۔ بھوپال ستور۔ سیدہ پور۔ ستور۔
پریت دہر دھن۔ دریدہ صنگرہ۔ ملایک۔ سادی تتر۔ بال بھوہ چند۔

دیوی داس اور سوانو اس ۱۸۳۳ء سدا انت سارنگو۔ تواترہ سوتر کی چککا
 تھان سنگ۔ ۱۸۳۴ء سب دی پرکاش۔ میس برہمان پوجا۔
 جے چند چھاؤڑا ۱۸۳۵ء سرور تھ سدی۔ پرکشا کہ دربیہ سنگو۔ سولای کا بیہ
 اور پرکشا۔ آتم گمان سے سار۔ دیو آگم۔ اُست پاپتر۔ گیان آرنو۔ بھکتا ہرج
 چند پرہ کا بیہ مت تیچچ۔ تری پرکشا۔
 ڈاوارم ۱۸۳۶ء گرد پیش شراد کا چار چند۔ سمیکت پرکاش۔ اور پست سی
 ہور شر ۱۸۳۷ء پرشار تھ سد ہوا سے۔ چرچا سادان۔
 سیر ہی چند عرف بدھ جن ۱۸۳۸ء بدھ جن بلاس۔ بدھ جن ست مئی یوگ
 تواترہ بدھ۔ پنج استکار۔ دواو شانو پرکشا۔
 چھتر پتی ۱۸۳۹ء ماسانو پرکشا۔ من مدن پنا سکا۔ آدم پرکاش سر
 چنارام ۱۸۴۰ء گوتم پرکشا۔ سونندی شراد کا چار چرچا ساگر۔ یوگ سار۔
 جوہری لال ۱۸۴۱ء سمیدیکہ پوجا۔ پدم نندی پنج بستکا۔
 شوہی لال ۱۸۴۲ء رتن گنڈ۔ چھا سنگرہ نے چکو پوجیہ الوجیہ نے۔ بدھ سار
 تنو گیان۔ ترنگی۔ ادھیاتم ترنگی۔ کرپاچار۔ بواہ پتی۔ تیرہ پنچہ کھنڈن۔ درشن سار
 سدا کہ ۱۸۴۳ء بھگونی آمادھنا سار۔ تواترہ سوتر کی ٹیکا لہ تھ پرکاش۔ کلک
 اسٹنگ۔ رتن ریزہ شراد کا چار۔ بنارسی کرت سے سدا ناٹک کی پوجا۔
 نندرام ۱۸۴۴ء یوگ سار۔ تنووک سار پوجا۔ بشودھ چاتر۔
 بندرا بن ۱۸۴۵ء چوبی پوجا۔ بندرا بن بلاس۔
 بنخا دل ۱۸۴۶ء پپی ناٹھ پران۔ تواترہ سوتر پنجکا وغیرہ۔
 ناتھورام ۱۸۴۷ء سکال چاتر۔ مہاپل چتر۔ درشن سار۔ سادھی شتر پواتما
 پرکاش سدھ پرہ سوتر رتن گنڈ۔ شراد کا چار چند کھورس کارن جی مال۔

خوشحال چند سٹک سدا جاکا دلی۔

بیمراج سٹک نے چکر کی چکا۔ گومت سام کی چکا۔ پرچن ساد پنج اش کاے
بھکتا بر ستور۔ چو آتی ہا۔ پھند ر سوتیا بر مت کھنڈن ا

دولت رام دیوانا سی، سٹک پن اکشرو۔ کرکا کو شس۔ ادھیاتم بارہ کھڑی
پدم پران۔ آدی پران۔ ہری ہنس پران۔ پر ماتم پرکا شس۔ فہری پال چتر و چوس ریگ
پڑ شار تھ سدھو پاتے کو ختم کیا۔

دولت رام دشتی ناسی، سٹک کے قریب۔ دولت پد سنگو چھو ڈھلا۔
خوشحال چند کلا۔ رانگا میر دلے، سٹک ہری دھس پران یثودھ چار
پدم پران۔ آدی پران۔ دمن کا چتر۔ چو بیس پوجا پاٹھ جہو چتر۔ برت کھا کو شس۔
یہوداس سٹک پارس پران۔ جین سٹک۔ ایکی بھاؤ۔ بھوپال
چو بیسی بھو در بلاس۔

دیانت رائے راگرہ، سٹک چرچا شتک۔ دربیہ سنگرہ۔ دیانت بلاس
دیوی داس سٹک لپران ند بلاس۔ پرنجن ساد۔ چد بلاس۔ چو بیسی پوجا۔
دیوی سنگرہ سٹک اپدیش سدانت رتن مان چھند۔
پنشی سٹک و بھرت پد۔ اچن گن بلاس۔ سدانت سار۔ ناگ کار چتر۔
جیوندھر چارتر۔ جہو سوای چتر۔

لکھن دل سٹک گومت سار چکا۔ چھنپا سار۔ بعد ہی سار تر لوک ساد آتما نو
خافن چر شار تھ سدھو پاتے۔ موش لدگ پرکا شس۔

ٹیک چند سٹک اتھ تھ سو کی شرت فاگری ٹیکا کی چکا۔ سویشت ترنگنی۔
کتھا کو شس۔ بیسی پرکا شس۔ کھٹ پاہتر۔ ڈال گن۔ کر م دھن پوجا۔ سٹک کاند۔
دس مکش۔ رتن ترہ۔ نندی سورہ تین لوک پنج پڑیٹی۔ پنج کلپا تک پوجا۔

بھادسین آچلیہ - نیائے دیکا -
 بکر م کوئی - نیم روت کا بیہ -
 برکب مئی - چوٹی سدا نت نیکا - جے دہل چوڑی -
 دیو سین سوامی - ہما دہل سدھانت -
 باد بے سنگ یا اوسے دیو گر چٹا مئی چھتر چوڑا مئی کا بیہ -

بھاتا کی پندت

دہرم داس سمسٹ ۱۵۰۰ - دہرم اُپدین نمراد کا جاہ چند -
 رجن داس پاندے سمسٹ ۱۷۳۳ جو پرتز - گیان سرور اوسے نامک - سگر و شک -
 جگت رائے سمسٹ ۱۸۰۱ آگم بلاس - سمیکت کو مدی - پم ندی پنج بنسٹکا چند -
 جن ہر شس سمسٹ ۱۸۱۷ نمریک پانتر -
 جودھ راج داسا نکا پندرہ سمسٹ ۱۸۱۷ پریت اگر جاتر - دہر ہمدور - کتھا
 کوش - سمیکت کو مدی - پوجن سار - بھاد دیکا - گیان نند -
 بھگتی داس سمسٹ ۱۸۱۷ پریم بلاس - جتین چتر - در بیہ سنگ -
 کھنگ سین - رانول سمسٹ ۱۸۱۷ اثر وک درپن - گیان دین چند -
 رام چند دہلی سمسٹ ۱۸۱۷ چوہن پوجا - سید سکھ پوجا - ستیا چارتر -
 بنارسی داس سمسٹ ۱۸۱۷ سے سانا نک - نام الاہندی کوش - بنارسی بلاس -
 جودراج و پرتز مگر سمسٹ ۱۸۱۷ پرا تما پکا ش -
 جگ جیون سمسٹ ۱۸۱۷ راگرہ ، بنارسی کرت سے سار کے نیکا - بنارسی بلاس -
 سنگھ کشنی سنگھ سمسٹ ۱۸۱۷ - کرما کوش - راڑی بھوجن کتھا -
 بھدر باہو چتر چند بدھ -

باد ساج منی رسین سنگه ، ایکی بھاد ستور۔ باد مغری۔ دہرم تناکر۔
 باد سنگہ۔ پران نوکا۔ ترک دیپکا۔ دہرم سنگہ۔
 بھنگا رسوای۔ ارتھانوشاسن۔ دربیہ سنگہ۔ بھاد سنگہ۔ کریا سنگہ۔
 بل داس۔ سپت بھنگ ترنگی۔
 پنڈت شبھ شیل۔ پنج برگی کوش۔
 شری دہر سین۔ بشو لجن کوشش عت گتا ولی۔
 شرت ساگر سوای۔ بھد دھنس۔ سنی ترک۔ گرہنی سوتور۔ کلب سوتور۔
 مہی چند ہاگی کالیستہ۔ دہرم شرم اتھیا اورے ہا کا بیہ۔ جیوند ہر جیو۔
 پردیو جیو۔
 ہستی ل کوی۔ سو بھدر ناتک۔ سلوچا ناتک۔ انجنا پون انجی ناتک۔
 سیتل پر نے ملک۔
 ہیم چند دیو۔ رتن مالا کا بیہ۔ یشو پرکاش کوش۔ شبھ پرکاش کوش۔
 شرت ساندھ۔ ملک پراسج۔
 ہیم چند کوی۔ رتن منجوشا چند شاستر۔
 امر سنگہ۔ ایک ارتھ دھونی مغری۔
 گوتم سوای کوی۔ اشٹو پدیش۔ ہمد گیان رجوتشی۔
 چاند کیری گو تر گیت و تیراگ گیت گبر کے ڈھنگ پر۔
 زچند جوش سار۔
 پدم پر بھو سوای۔ گرہ بہار پرکاش۔ ہم کاشنگ۔
 پتاہ۔ سر سوئی ستور۔
 فتح لال پنڈت۔ جین بواہ پدی۔ دہرم و شاد تانہ۔

گندہر سوامی - جسے دہرل سدھانت - چوٹی سدھانت کی ٹیکا۔

چندو سینا کوئی - کیول گیان ہٹا (جو تیشا شاسترا)۔

یشا کیرتی - ہری نس پران پرکرت - پاڈ پران پرکرت - گوتم چارتر - پرودہ
سار - جگت سندھی ادیک گرتھ - نسرنگا رار (چندکا - خسراد کا آچار - دھرم شرم اچید
اوسے کی ٹیکا - پرودہ من کا بیر کی ٹیکا۔

دھرم بھوشن - نیانے دیکا - پرمان بستار۔

دھرم ساگر سوامی - سنگھ سنگھ (جو دھرم - سبھت تو بنے چکر - نوپرتھی - دھرم چکر
کال گیان۔

پدم نندی سوامی - نندی سنگھ - پدم نندی پنج نشتا چرن ساہ پرکرت۔
دھرم - سیان پرکرت - جمہادیپ پر گیا پتی پرکرت۔

پر بھادو سوامی - پرست بلو - بھتی یاد - ایسا پت باد - ترک باد - نے بار۔
بالک رام کوئی - دشتو ناما دل کو شش۔

برہم سوامی - گچھ پومیت بد آن - پرشٹا تک - ترورن سنگھ - شراد کا چار۔
بھادو سین - دشتو پرکاش نیانے گرتھ - سدھانت مار گتھ - بھادو پرکاش۔

کانتہ دیا کوئی مار - سندو ماو باکرن - اشیکہ پریم تو چار۔

- مہادیو پرگنت (ابوگہ ورش کے بمعصرت)۔

دھامین (سین سنگھ) - دھرم شرم اچید - اوسے کا بیر پرودہ من کا بیر ہما پران۔

پوگند (پوگند سنگھ) - پراستا پرکاش - پرگ - سار - یادو گیا - تم - سندھو سوجا کہت - تو نوکا - خروکا۔

راج سنگھ - دھرم ایتا کر شراد کا چار۔

واگ بھٹ - نبی زبان کلیہ - واگ بھٹ انکار - بھلیا نو خاشن - پران

گھنور دیک - اشانگ ہرودے ویدک گرتھ۔

دختر جوٹن بھارک سمٹا لے اندر پوج پوجا۔ دس گھن آدیاں۔ بھگتا مرکتا۔
 ہدم پران چھتر پل شامی۔ ائی توگی گر پوجا۔
 سروریند جوٹن۔ سمٹا لے بکرم۔ منی شہرت پران بھری یا تر ناتھ پان۔
 ساو دودھ پوجا۔ سنگھ سنی کورت آدیاں۔ چتروش لویاں۔ بھگتا مرادیاں۔
 کلیان مند آدیاں۔ مدھنی کھنڈ۔ سار سنگھ جرجا سنگھ۔ پنج کلیان پوجا

جن کا زمانہ معلوم نہیں

اجت ساگر سوامی اسی سنگھ سنگھ، خد عانت خروٹا۔
 اجت پوج سوامی دسین سنگھ ابریکٹا بکھ کی ٹیکا پرے رتن مالا۔
 اندرندی منی نیقی سار۔ سے جوٹن۔
 گر آچارہ یا دگر لوہرہ کھک دیپ دیدک گوتھ۔ کلیان کارک دیدک۔ رام نبو
 دیدک۔ بھیک پوجا۔
 رشی چنڈ جت فاستر۔
 ایک سنگھ۔ جن سنگھتا سارندو (فلپ فاستر) دیدی زرنے پریشا کلپ
 موتر بستر پوجا کلپ۔ سنگھتا فسراد کاچار۔
 کنگ سین کوئی۔ گہان سوچ لورے ناٹک۔
 کارکے سوامی دسین سنگھ سوامی کاریکانہ پوجا۔
 کھنڈ چند دھندی سنگھ۔ معروف سدھ سین دو اگر ان کو سوتیا براجا آچارہ
 ماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ بکرم کے وقت میں رہے ہیں مگر کھنڈ ناٹک سے معلوم ہوتا ہے
 کہ سوتیا میں نہیں تھے کیونکہ انکا باوا ایک سوتیا براجا آچارہ سے ہوا تھا۔
 گھٹ دھن سچے۔ کلیان مند ستو تر رن کی تصانیف ہیں۔

چتر - رتری بھوجن کھما - جھروپ پوجا - انت برت پوجا - سارو تندپ پوجا
 چترنت ادیان - سوبال ادیان - انت برت ادیان - سید چکر پوجا - دھرم
 پنج استکا - ہولی چتر -
 گمان بھوشن بھارگ سہ - اتوگیان جرنگی - پنج استکا تیکا - نی زبان کاہیہ
 کی پنجکا - دس لکھن ادیان - پرانتھ اپدیشا - اویشور بھاگ - بھگتا ہرادیسا پن -
 سر سوتی پوجا -

نیم دت ہر جھاسی سہ - انجی ناتھ پان - بردھمان پان - دھرم پونشن برشن
 شراد کاچار - ادوسن کھاکوش - دھن کمار چتر - پرنیک چتر - سودشن چتر - سوکشل
 چتر - خسری پال چتر - یسود ہر چتر - سینا چتر - رتری بھوجن چتر - کارنگی کی
 کھما - سنت بھدر کھما - دھرم اپدیشنا -

شبہ چند رکھت بھاکاوی چکر دتی - سہشت بکرم میں - سوبھاگت تھالی
 جیوند ہر چتر - پاندو پان - پردھن چتر - کرکند چتر - جنیک کلپ - خرنیک چتر
 سوبھاگت آدے - سمیکت کرمی - خسری پال چتر - پدم ناہہ پان - انگ پرگیا پتی تروند
 پرگیا پتی چنناسنی گہو یا کون - اب شہد کھنڈن - ترک شاستر - ستور پنجک
 سہسرام ستور - گھٹ پستور - نندیشور کھما - کھنڈ سکارن ادیان - چترنت پوجا
 سرب تو بھدر پوجا - تیودپ پوجا - پنج پریشی پوجا - کرم دھن پوجا - سد چکر پوجا -

سے سار پوجا - سارو دودپ پوجا - گندہری پوجا - امکا کلپ - سروپ سبدرپن ٹیکا
 ادھیاتم پدی ٹیکا - سوامی کارنگی ادپریشنی کی ٹیکا - اشٹ پادہر ٹیکا - تواتھ ٹیکا
 پارس ناتھ کاہیک ٹیکا - پدم ندی پنج استکا کی ٹیکا - ادھی کی پوجا تیں -
 باد چند سوامی سہ - اگیان سوج آدے نامک - پارس پان - پاندو پان -
 پون دت کاہیہ - بونکا چتر -

کیشورنی ثانی سلسلہ گوشت سار کی سنکرت پرکرت ٹیکا۔
 پرکھا چند ٹھاکر سلسلہ بکرم۔ توریکا ٹیکا۔ ایشٹ پائریکا۔ آناؤ خا پھن ٹیکا۔
 پدم تندی پنج ٹیکا۔ نیجی پروان کا بیہ ٹیکا۔ رتن کرند شراد کا چار ٹیکا۔ سدھی منتر ٹیکا۔
 چند پرکھا کا بیہ ٹیکا۔ پرتی کرمن ستور ٹیکا۔ آو پران۔ آتر پران۔ ہری ہنس پران۔
 پدم پران۔ پچیکا۔ پندھ پرچر ٹیکا۔ شس ٹیکا۔ بیہ پچیکا۔ دس نکشن ٹیکا۔ دس ٹیکا۔
 پنج ستور ٹیکا۔ کرنا ستور۔ کرنا مارت پران۔ مٹی سار۔ کرنا کلپ۔ چھین سار کی
 ٹیکا۔ اوہیا تم ترنگی ٹیکا۔ موگہ دتی نیاس۔ چناتی ویا کرن کی ٹیکا۔ ہری ہنس پران کی
 ٹیکا۔ پدم پران کی ٹیکا۔ بھگوتی ارادنا سار ٹیکا۔ مولاہار کی ٹیکا۔ سار ٹیکا۔ پیرچن
 سار ٹیکا۔ وغیرہ۔

سکل کیر کی ٹیکا۔ سدانت سار۔ توار تھ سار۔ سدھ سار۔ سدھ چتر۔
 دھرم پرستھو۔ مولا چار پر۔ سدھ سار۔ پرستھو تر شراد کا چار۔ مٹی تھار۔ سدھ کاتالی۔
 آو پران۔ آتر پران۔ دھرم ناٹھ پران۔ شانت ناٹھ پران۔ مل ناٹھ پران۔ سار سار ناٹھ پران۔
 بدھ مٹی پران۔ سدھانت کتاوی کرکرم پاک۔ تھار تھ سار کی ٹیکا۔ دھن کا چتر۔
 جیو سوامی چلتر۔ شر پال چلتر۔ گج کار چلتر۔ سودھن چتر۔ بشو دھرم چتر۔ پادش
 رتن مالا۔ سکال چلتر۔

دھرم چند چلتر۔ سدھانت سار۔
 بیگمادی پنت جن چند کے شاگرد۔ نور سار۔ دھرم سنگر۔ خرواد کا چار۔ ترلوک گچنی
 ایشٹ۔ اگر دیکھا۔ پنج اسی کاٹے ٹیکا۔ درہ سنگر۔ ٹیکا۔ بگنا کرکھا۔ چتر۔ سدھ ستور۔
 ٹیکا۔ جو شن ٹھاکر سلسلہ بکرم۔ جیو پادھانی کلپ۔ ناگ کا چتر۔ پانز کیر سری
 کتھا۔ غری پال چتر۔ جمن چت۔ بلجہ۔

رجن دس برہمچاری سلسلہ۔ ہری ہنس پران۔ پدم پران۔ جیو سوامی چتر۔ ہنومان

جمناسار۔ میر سنگو چاند ڈانے سو۔ انہی چند کے شکر چادر سار چاند ڈانے پران۔
 رنجی شمشک کے قریب راہ ہونے کے وقت میں دینی نام لا۔ دنی سندان کا بیہ۔
 یثا پار سستور۔ ویدک ٹھنڈ۔

فجھ چند کچا یہ رہتری ہری کے بھائی آگین آتو۔ ششے بدن باند دستا بہرت
 کھنڈن اترک شاستر۔

باد راج سدی۔ " ایک بھاو ستور۔ باد بھری۔ رہرم دشا کر۔
 راگ بھٹ۔ " نئی زمین کا بیہ۔ راگ بھٹ انکار کا بیہ انوفا سہ۔ سواری
 لکرنیکے اور پرنیکانیکا پر لکرتہ نکل سوزان۔ دنی چکنا۔ ٹھنڈ ویدک۔ اسل تک ہوتیہ کنگو
 ان تک آچار۔ " بھگام سستور۔

لکین کوئی جس کا خطاب ہے ہاشا کوئی چکر دنی تھا سست اکرم۔ وجر پنچ دنی
 پدانی کلپ بہرم دیہ تمام کسا رکا بیہ۔ تو پران۔ لی کین پر شستی۔ چہرچن سار ٹیکا۔
 جواسی کلپ ہما پران پنچ شستی کات ٹیکا۔

سرم دیہ سدی شست اسالیہن یا سست اکرم۔ شبدانہ چند کار جیند واکن کی ٹیکا،
 پندت آخا سست سے سست اکرم تک۔ ساگاد ہرم امرت۔ انکار ہرم امرت۔
 دہرم امرت کی بھب کد چند کا ٹیکا۔ پیکا ٹیکا۔ ٹنڈو پیش کے ٹیکا۔ بھات، بھیدہ ادے چھو کا بیہ
 جن گ کلپ۔ پرشٹا کلپ۔ اٹھا گ۔ سوے ٹیکا۔ جھوپل سوز ٹیکا۔ عدوت کے کا بیہ
 انکار کی ٹیکا۔ جن ہسمر نام سستور۔ تر شست سمرتی شاستر سے ٹیکا۔ لودھا تم رہا۔ اکرش
 کی کو پا کلپ ٹیکا۔ پدانی ہسمر نام۔ زگرہ شاتک بہرت پرکش پنی نکار ویدک۔ گیلن کا
 شرت سکدہ بدھان۔ پر مہر زنگر۔ لودھنا ٹیکا۔ رتن توبہ بدن سراج متی ہر کا بیہ وغیرہ
 کینہ دنی سست۔ گوٹ سدی حسنکرت ٹیکا۔

اکٹک دیہ ٹھلک سست۔ اکٹک سست۔ خسر وک پر اٹھت۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ تمام پرائیویٹ سے میٹروپولیٹن کے جو گھنٹوں ہوں ان کو بچھڑا
 خوش ہو۔ جو دیکھا ہوں ان پر دیا کرو۔ جو مخالف ہوں ان کو اگر دوست نہ سمجھتے ہوں
 بھی خیال نہ کرو۔ اگر آپ میری اس عرضداشت پر عمل کرو گے تو آپ کی زندگی پورے مزاجی
 اور سہمی دھرم کا پھل ہے آگے آپ کو اختیار ہے۔ مگر میں نے اپنی اس کتاب میں کوئی بات آپ
 کی ناگوار طبع کبھی ہر تو اسکے لئے معافی کا خواست نگاہوں۔

آپ کا واس
 شمیر حسین اکاڈمٹ ٹک پبلک ورکس پنجاب۔
 مودہ ۲۵ اگست ۱۹۱۵ء

فہرست دیگر جن گزشتہ کتابوں کی تصانیف سنکرت دہرکرت گزشتہ

شدی نشی - قدی بینی بکرم سمست - شیشی سار -
 دہرین آچاریہ سمست - اپنی برہمنی -

وہ چارہ دہانی - سمست بکرم سمست بکرم سمست بکرم سمست -

شوہن سوامی عرف انتہی - سمست بکرم سمست بکرم سمست بکرم سمست -
 سوامی سمست بکرم سمست بکرم سمست بکرم سمست بکرم سمست -
 سوامی سمست بکرم سمست بکرم سمست بکرم سمست بکرم سمست -

بسر کر کنول کی پھول کی طرح پانی میں رہتے ہوئے پانی سے بیحد رو رہے۔ بھرت چکر دھڑکی
 طرح اویکھو صفحہ ۳۹ جوگ بھوگے ہوئے دھرم کی طرف دھیال رکھو۔
 شاستر کا دل نے کہا ہے کہ۔

द्वौ हि धर्मौ सहस्रानां लौकिकः पतौ लौकिकः ।
 लोकाग्रयो भवेदाद्यः परः स्यादगमाश्रयः ॥
 सर्व एव हि जैनानां प्रमाणं लौकिको विदः ।
 यत्र सम्यक्त्वं हानिर्न यत्र न व्रत दूषणम् ॥
 सोमेदेव सदि-

ترجمہ :- اگر کہیں کے واسطے دو دھرم میں ایک دنیوی دوسرا دینی۔ دنیوی کا دار و
 مدار دنیا فاعل پر ہے اور دین کا شاستر میں ہے جو دنیاوی دھرم یعنی رسم و رواج میں ہے
 جینیوں کو قابل تسلیم میں ہے۔ لیکن ان میں سمجھت کی گائی ہوئی ہوتی کہ وہ دت کر دوش نہ لگے
 اسلئے آپ کی براہروی میں اگر کوئی نہ کرنا رواج نہ فعل کے موافق نہیں ہے تو اس کے
 توڑنے میں کچھ ہرج نہ سمجھو۔ ریفا رص بن کر رسم و رواج میں تبدیل کیا کر۔ مثلاً جین کی نشانی
 بند کر۔ بیاہ شادی کے موقع پر استومات کا پیروہ اور خوش گیت گاتے ہوئے گلی کو چل میں چھڑا
 منع کر۔ بارات میں سینکڑوں آدمیوں کو لے جا کر اندکھڑوں کے بہت سے میل جو کہ پر نہیں
 صند و چڑی میں بڑے خراب ہو جاتے ہیں اور بکرا پنا دیوالہ نہ نکالو۔ ہنسنے کے مرنے پر
 برا دی کا ہانا اور برادری میں گند ذرا وغیرہ تقسیم کرنا بند کر۔ افراط تقریب کو چھوڑ کر
 میانمدی اختیار کر دھرمی امت گئی آپاد سے مند و جذبیل خشک کو اپنی زندگی کا لوٹو بناو

सन्नेष मैत्री गुणिषु प्रमोदः ।

क्रिषु जीवेषु कृपा पदम् ॥

मध्यस्थ भाव विपरीतवृत्तौ ।

सहामयात्मा विदधातु देव ॥

غرضیکہ اپنی زندگی کو اسی طرح دھرم کے اپن کر لیں پر اُچار تائیں لگا دیں۔ میرے دل کی خواہش ہے کہ جین لوگ میری ان تجاویز پر سے دل سے غدر کریں اور اگر ان کو منہ نہ سمجھیں تو عمل کریں۔ جین شاستروں میں جا بجا یہ لکھا ہوا ہے کہ منش جنم ملن پڑا کھن ہے۔ دیوتا بھی منش ہونے کی آندور کھتے ہیں۔

منش جنم کھتی کا دروازہ ہے جوہر کی کھتی اس ہی جنم سے ہو سکتی ہے لیکن جو لوگ اس منش جنم کو بدل ہی کھو دیتے ہیں۔ ان کی غفلت کا کیا ٹھکانا ہے۔ تمثیل ہے کہ ایک اندھا ایک بڑے اعلیٰ میں گھس گیا تھا وہ اس میں سے نکلنے کی بہت سی تجویزیں سوچتا تھا مگر وہ اندھا ہونے کے کس کو اس اعلیٰ کا دروازہ نہ ملتا تھا ایک بیٹا آدمی نے اس کی یہ حالت دیکھ کر اس پر رحم کیا اور اس کا ایک ہاتھ پکڑ کر دیوار پر لگا دیا اور کہا کہ اس کو پکڑے ہوئے چکر لگاؤ جب دروازہ آدھے فوراً کھل جاتا۔ اندھے نے دیوار پر ہاتھ رکھ کر چاروں طرف پھرنا شروع کیا مگر جس وقت دروازہ آیا دیوار سے ہاتھ اٹھا سر کھولنے لگا۔ پھر جوا تھ دیوار پر رکھا تو وہ دروازے کے دوسری طرف رکھ لیا اور پھر چکر شروع ہو گیا اس طرح اس نے بیچارے نے سینکڑوں چکر لگائے مگر سب اس ہی اعلیٰ سے باہر نہ نکلے یہی حالت اس آتما کی ہے جو سنار دہلی اعلیٰ میں بند ہے۔ اور آتما نکلنے کے چکر لگاتا ہے۔ جین مت پریشوریتا ہے کہ اس سنار سے نکلنے کا دروازہ منش جنم ہے مگر حیوانی ماسچا گیان ہونے سے بمنزلہ اندھے کے ہے جس وقت منش جنم پاتا ہے سناری سکھوں میں جو مثل کھان کھانے کے ہیں لگ جاتا ہے اور پھر جوا سنی لاکھ جینی میں چکر لگاتا ہے۔ اس لئے اس تمثیل کو ہمیشہ مد نظر رکھو یہ ضرور نہیں ہے۔ کہ آپ گھبرا کر چھوڑ کر سادھو ہو جاؤ یا اپنی عورت کو چھوڑ کر برہمچاری بن جاؤ علو اہمدی چھوڑ کر نان خشک چھاؤ بلکہ گھر میں رہتے ہوئے اند سب کام دھرم انو سار کرتے ہوئے۔ دھرم سے دھن کھاتے ہوئے۔ اپنی دھرم جینی کے ساتھ بھوکے بھوکے ہوئے ابھیکش کے علاوہ جو کچھ تم کو میسر آوے اس کو کھاتے ہوئے پر اُچاڑتے کی زندگی (نا خود بینی)

ان کی طرح ہینڈل پیچھے نہ رہتے رہے۔ فہرست چند لکھ کر کالم سیاہ کئے ہوئے ہوں۔
ان کے اوڈیٹراپے لوگ ہوں جو کوئی اور پیشہ نہ کرتے ہوں صرف اس ہی کام پر اپنا تمام
وقت صرف کرتے ہوں۔ جب تک کوئی آدمی کسی کام پر کیسہ ہو کر دل نہ لگاوے اس کا کام
ٹھیک ہونا مشکل ہے۔ اور جب کام ٹھیک نہ ہوا تو لوگوں کا اشتیاق دل میں کیسے ہو سکتا
ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ عین انجیلوں کی خرید وری کم منظور کرتے ہیں۔ اس میں لوگوں کا
قصہ کم ہے۔ اور اوڈیٹروں کا زیادہ کیونکہ وہ خود تو اپنا تمام وقت اس کام پر نہیں لگاتے معمولی
آدمیوں کے ہاتھ میں دیدیتے ہیں اور وہ لوگ اپنے انجیلوں کو دلچسپ نہیں جانتے ان انجیلوں
میں عین شاستروں اور عین کتابوں کی رپورٹ کو دستیار نکالو۔ میری تو یہ رائے ہے کہ
یہ کام بھی عین مندر کے ہی متعلق ہو۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ عین مندر کو صرف مندر ہی نہ
رہنے دو بلکہ وہ لوگوں کے ہاں کی طرح ان کے مختلف سکڑوں میں کسی میں اور شد حال کسی
میں پاٹ خالہ کسی میں لائبریری کسی میں سادہ لکھا دو اگر ایسا کرو گے تو وہ آجکل کی طرح
خالی نہیں پڑے رہیں گے بلکہ سینکڑوں آدمی ان سے فائدہ اٹھادیں گے۔ وہ خود مندر کی
بجائے سرخسٹہ فیض بن جائیں گے۔ ہر ایک جی کو ان میں جانیکا شوق ہو گا کوئی داس پڑھنے
کی غرض سے جاویگا کوئی دھن کرنے کی خاطر کوئی بیادوں کی خدمت کرے گا کوئی جا کر بھوکوں
کو بھونے لے گا۔ غرضیکہ اس طرح ہر ایک عین کو اپنے سدا رہا رو پنا دیکھا کا موقع ملے گا۔
ایک دوسرے سے محبت بڑھیں گی۔ ایسا کرنے سے عین دھرم کا پرہیز دو سوسو پہر پڑیگا
عین تنو لوگوں پر ظاہر ہوں گی۔ غلط فہمیاں دور ہوں گی۔ جو مطلب ہزارا مدیہ خرچ
کر کے پوجا کرانے سے حاصل نہیں ہوتا وہ ان سے سہل ہی میں حاصل ہوگا۔ میری یہ بھی رائے
ہے کہ عین سادہ عین میں سے آجکل بہت سے اعدیوں کی طرح پڑے رہتے ہیں وہ ان
انسٹیشنوں میں کام کریں۔ جو بڑھانے کے قابل ہو وہ پڑھاویں جو پڑش دینے کی
قابلیت رکھتے ہوں وہ اپدیش کریں کچھ بیماروں کی تیمارداری کریں ان کی صدمہ پٹی کریں

قوی گوشتش کی جاتی ہے کہ کسی طرح یہ نہ ہو کہ نہ اگر ایسا ہوتا تو اس شخص کا نام جو جگہ
 ہے یہ ہم کو منظور نہیں ہے۔ کیا جینیوں کا ہی شیوہ ہونا چاہئے۔ یہ تو ہے جینیوں کے ایک
 فرقہ کے ممبروں کا حال پھر یہ کب امید ہو سکتی ہے کہ مختلف فرقہ آپس میں ایک دوسرے
 کی سہا تیا کریں دگبری سوتیا مبری کی زندگزی ماہ۔ سوتیا مبری دگبری کو بُرا بھٹتا ہے۔
 ستھانک باسی کے نزدیک وہ مذہبی متبیائی ہیں پھر ان میں جو مختلف سمیرائے
 والے ہیں وہ بھی آپس میں ایک دوسرے سے نہیں ملتے۔ ذرا ذرا سے اختلاف رائے کی
 وجہ سے پہلے مختلف سنگہ پھر ان کی مختلف کچھ پھر ان کے مختلف ٹوٹے غرضیکہ کہاں تک
 کہوں سینکڑوں ہی فرقہ بن گئے ہیں۔ جین مذہب کے زوال کا یہ بھی ایک باعث ہے۔
 اس لئے آپ سے میری یہ درخواست ہے کہ ذرا ذرا سے اختلاف رائے کو جھگڑے کی بجائے
 بنا کر فرقہ در فرقہ نہ بنائے چلے جاؤ تمہارا مت تو اینکانت مت ہے اگر ایک آپلہ ایک سو
 اندھا تھا ہے اور دوسرا ۶۴۱ اندھ بناتا ہے تو کیا تمہارا اینکانت باوا سکول نہیں ہو سکتا؟
 اگر کر سکتا ہے تو پھر جھگڑا کیسا؟ اس لئے ان جھوٹے جھگڑوں کو ترک کرو۔ ہما میر سوامی کی
 جو سب سمیراویں کے اب امجد ہیں۔ سب کے بچے گو (مُرشد) ہیں شرن لو ایک
 دوسرے کے مختلف طریقہ پرستش پر کچھ دھیان نہ دیتے ہوئے ایک دوسرے سے محبت
 پھر ہر م کرنا سیکھو ایک دوسرے کے جلسوں اور کانفرنسوں میں شامل ہو ہر ایک
 جین مندراد ستھانک کے متعلق ایک ایک دھرم ٹاٹا ایک ایک فری جین سکول فری جین
 اوشدھالہ۔ انا تھ آہ۔ لائبریری وغیرہ بناؤ ان استھانوں کو سچے دھرم استھان
 بناؤ۔ جین مندر میں جو ہر نامد بہ جمع ہے اس کو ان پر ملو پکار کے کاموں میں لگاؤ
 بیاہ خادوں کے وقت مرلے جینے کے سے ان انسٹیٹیوشنوں کی مدد کرو۔ جین پریس کو لو
 ان میں جین مت کے فاسٹرین کو طبع کرو۔ اگر ممکن ہو سکے ان کو نئی طرز میں لکھو بنو
 جو جلدی کرو کم سے کم مہفتہ وار ہوں۔ تانچے مقررہ پر نہکتے ہوں آجکل جو اخبار نکلتے ہیں

ہو سکے تن من و حواس سے پرانی مائت کی سیوا کرو۔ جو بھوکا آپ کے پاس آوے اس کو سٹی دو جو پیاسا ہے اس کی پیاس بجھاؤ جو ڈکھی بیمار نظر آوے اس کی تیمارداری مہر مہنی کرو۔ دعا دار و دوزخی یا بیمار سمجھ کر اس سے نفرت نہ کرو کیونکہ سبکدوش کا انگ بڑھکتا اس ہی کا نام ہے۔ غرضیکہ اپنی زندگی کو پر آپکار کی زندگی بنا لو اگر انسان میں پر آپکار نہیں ہے تو وہ انسان نہیں بلکہ حیوان ہے۔ جو دیا اور پر آپکار کے ایک ہی معنی ہیں یہ الفاظ ایک دوسرے کے مترادف ہیں۔ جو جینی اپنے آپ کو جو دیا کا حامی بناتا ہو لہذا اس میں پر آپکار نہ پایا جاوے تو دراصل وہ جو دیا کا مطلب ہی نہیں سمجھا ہے۔ بودھ دھرم والوں نے پر آپکار کا عملی زندگی بنایا تھا جس کا اثر یہ ہوا تھا کہ وہ ہندوستان توڑ کر چین جاپان لٹکاوا افغانستان تک میں پھیل گیا تھا اور اگرچہ وہ بڑبڑوں کی زیادتی کی وجہ سے اب ہندوستان میں نہیں رہا تاہم یہ معلوم دنیا کی ایک تہائی آبادی میں پایا جاتا ہے۔ عیسائیوں میں پر آپکار تہا ہے اور انہوں نے ہزار ہا سکول و ہسپتال وغیرہ کھول رکھے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ مذہب دم بدم بھیتا جاتا ہے۔ ان سے مقابلہ میں جن مذہب کا حال دیکھئے کہ اس میں دم بدم کمی ہوتی جاتی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ آجکل اس مذہب کے پیروں میں ہمدردی اور پر آپکار نہیں رہی ہے۔ زبانی جمیع نصیحت زیادہ ہے اس کی تعلیم گاہوں میں صوف خشک فیلو سفی کا آپدیش دیا جاتا ہے۔ جس سے ایک شخص پنڈت تو بن جاتا ہے مگر دھارمک زندگی کا پہلو اس میں نہیں ہوتا جینیل کی ایکتا عام لوگوں میں اب تک بھی تھوڑی بہت مشہور ہے مگر دراصل اس کا ایک کرشمہ بھی ان میں نہیں پایا جاتا پہلے جب کوئی جینی کسی جینی سے ملتا تھا تب وہ فری سسٹنڈ کی طرح اس کی ہر ایک طرح سے سہا تیا کرنے پر تیار ہو جاتا تھا ایک دوسرے جینی میں ذات لٹا انگ یعنی گائے بچھڑے جیسی محبت پائی جاتی تھی اب وہ بات نہیں رہی ہے ہر شخص خود غرضی کو لئے ہوئے ہے۔ اپنے خیال میں مست ہے ایک دوسرے کی سہانیا کا مادہ نہیں رہا ہے۔ سہا تیا تو رہی درکنار اگر کوئی شخص کوئی دھرم کا بچہ بھی کرنا چاہتا ہے

پکٹے ہونے لڑکھاپے نکلے گا اور بنالیا تو پھر اس ندادنی سے "پرستتر" ہو جاؤ گے۔ فیضان
اپنا افسوس چلا دے گا اور آپ کی وہ سنہری مالا زہری کا لاہو جا دیگی۔ سوگ اندھک
آپ کے ہی ہاتھ میں ہے۔ آپ کو ٹرگ یا ترک دینے والا دوسرا کوئی نہیں ہے۔ اگر آپ اس
دروڑ کو بھی طرح بھیس گے یا یوں کہو کہ گیان حاصل کریں گے تو پھر اس گیان سے آپ کی
نئی میں کچھ کلام نہیں ہے۔ آخر میں میرا یہی کہنا ہے کہ اگر کوئی مت یونیورسل مذہب ہو
سکتا ہے تو وہ بین امت ہے۔ میں نے ایسکے میں قصے کام نہیں لیا ہے۔ کیونکہ۔

पक्षपाति न भेदी न द्वेष्टः कः पिनादिषु ।

युक्तिमद्वचनं यत्प्रत्यक्षं सत्यं च ।

युक्तिमद्वचनं यत्प्रत्यक्षं सत्यं च ॥

کچھ دہش ہے۔ جس کے جن مقول ہوں۔ وہی ملنے کے لائق ہیں۔
اس کتاب میں اس باب کے کہنے سے میرا مدعا یہی ہے کہ کسی طرح تمام ہندوں میں
اتفاق ہو جاوے کہ نا اتفاقی جاتی رہے نا اتفاقی کا باعث میری رائے میں فرقہ بندی ہو لہذا
ہیں ایک دوسرے مذہب کی جو کر کے۔ دوسرے لوگوں کی طرح نا اتفاقی کو برہا نہیں
چاہیے۔

من برائے وصل کردن آدم * نے برائے فصل کردن آدم
جو اتفاق کی تجاوز میں نے بتائی ہیں اگر ان کا علی طور پر جو نا مشکل ہے تو ہر قوم میں اتفاق
کا ہونا بھی مشکل ہے۔

خاتمہ اور حین قوم سے عرضداشت

اے جینی بھائیو۔ دیا دھرم کے پائے والوں میں نے حین مذہب کا خلاصہ آپ کی پیش نظر
کر دیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ دیگر مذاہب کی رائے کا بھی مقابلہ دکھلایا ہے۔ اب آپ سے
صرف اتنا اور کہنا ہے کہ سچے جینی کی زندگی کا وہ پراپر پکار ہے۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ جن تک

فقیر مہا ہوا کئی دن تک بھوکا مڑتا ہے تو وہ غلطی پر ہے جین مت کا یہ اپدیش نہیں ہے کہ
 آجکل کی کمزور نسل سے کندھوں و سہری کا تیاگ کر کر لو کئی کئی صد تک فائدہ رکھو اگر یہی
 طاقت کو زائل کر کر ان کو بے اولو کرادے تاکہ دن بدن ان کی مردم خاری کم ہوتی جک
 جین مت تو قدم قدم پر کہتا ہے کہ ہر ایک بات کو ہر ایک پہلو سے دیکھو اور پھر یہ کتاب
 معلوم ہو یا عمل کرو دیا کے مسئلہ کو چھوڑ کر زندہ رہنے کے یہی معنی نہیں ہیں کہ دوسرے
 جانداروں کو ایذا پہنچائی جاوے یا ان کو مار کر نفع بنایا جاوے دوسرے انسانوں کا مال و
 زر زن و غیر غلطی طمع نفسانی کو پورا کرنے کے لئے چھین لیا جاوے۔ اگر زندہ آوے ایسا ظالم و
 جا بڑ شخص مراد ہے تو جین مذہب ایسا بننے کی بیشک اجازت نہیں دیتا بلکہ جین مذہب اپنی
 اہنسائے اپدیش سے ہر چیز کے ساتھ برادرانہ سلوک نیاگ کے اپدیش سے خود غرضی کا تیاگ
 دوسروں کے مال و زندگی طمع سے باز رہ کر جنگ و جدل سے پرہیز اور پ۔ کے اپدیش سے
 دوسروں کی خدمت کرنا ان کے دکھ میں شامل ہونا سکھاتا ہے۔ اگر تمام انسان ان سہری
 اصولوں پر عمل کرنے لگ جاویں تو دنیا سے دگدگ و فساد جنگ و جدل گشت و خون بند ہو کر
 و صرم کا سراج ہو جاوے۔ انسان آئینک مل جو سچا بل ہے حاصل کریں۔ شک و شبہ ناپاوی
 ترقی میں نہیں ہے بلکہ روحانی ترقی میں ہے۔ جزم و غیرہ سلطنتوں نے جو مادی ترقی کر کے
 دنیا کی آنکھوں میں چکا چوند پھیلانی ہے اور اپنے سحر سامری سے لوگوں کی نظر بند کی ہے
 آجکل کا ہندوئی جنگ مہا بھارت اس ہی کا نتیجہ ہے کیا آپ اس مہا بھارت سے بھی یہ
 سبق حاصل نہیں کریں گے کہ دراصل مادی ترقی شکھدائی نہیں ہے۔ اس کا آخر دکھدائی
 ہے۔ اصلی ترقی روحانی ترقی ہے جس پر جین مذہب نفع دیتا ہے اور جس سے شکھدائی
 پیدا ہوتی ہے۔ مادی ترقی دوزخ کا نعرہ بل من مزید ہے اور روحانی ترقی بہشتی و
 سودگی شکھ سب آپ کو اختیار ہے جس کو چاہیں پسند کریں آپ کی آتما اس انتخاب کے
 لئے سوتھتر ہے لیکن اگر آپ نے ۲۵ پہلوؤں والی کسوٹی پر نہ گھس کر طبع کی چک سے

جین مذہب میں اب بھی ہر دن برہمن چھتری۔ دیش اور شہر کی ۸۴ ذاتیں شامل ہیں
یہ دھرم مرد و عورت گھر مستی اور سنیا سی درجہ بدرجہ سب کے لئے ہے جین سنگ میں شرک و
شرک اور کا۔ مٹی اور لکڑی چاروں شامل ہیں اس مذہب پر چلنے کے لئے گھر مٹی کے گیارہ چھوٹے سکول
کی جماعتوں کی طرح مقرر ہیں اور سادہ و سنیا سیوں کے واسطے علاحدہ قواعد بتلائے ہیں
جین دھرم ہندی و دیوی کام میں درجہ چھتری۔ کال۔ بھاؤ کا خیال رکھنے کی ہدایت کرتا
ہے یہ نہیں کہتا کہ ہر ملک و ہر زمانہ کے لئے ایک ہی بات ہونی چاہئے۔ جین مت کا آپدیش
کہ دھرم وہی ہے جس میں آہنسا یعنی دیا و پریم اور ہر انسان و حیوان کے ساتھ برادرانہ سلوک
جو سچہ یعنی اپنے من اور اندیل کو حتی المقدور قابو میں رکھا جاوے۔ جس سے دنیا میں جھگڑے
فساد سے بچکر آرام کی زندگی بسر ہو اور تب خود غرضی کا تیاگ کر کے دوسروں کی خدمت و اچکا
ہو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جین دھرم نے دیا کے مسئلہ کو حد درجہ پر پہنچا کر سبزی داناؤ تک کا تیاگ
گھر مستیوں سے کر کر اور اپاس رکھو اگر مندو قوم کو کمزور بنا دیا ہے۔ یہ بے بھی کا اعتراض ہے۔
جین دھرم گھر مستی سے آہنسا کا کلی تیاگ نہیں کرتا۔ کلی تیاگ تو سادہ و سنیا سیوں اور بن
باسیوں کے لئے ہے۔ گھر مستی کے لئے نہا مات وغیرہ ایک انندی جوگی آہنسا کا تیاگ نہیں بتلایا کہ
اور باقی جیوں کے ساتھ بھی صرف اودھی اور سنچلی آہنسا کا تیاگ ہے دیکھو صفحہ ۲۱۲-۲۱۳
مذہب جین مذہب عالم گھر مستی کے لئے سبزی داناؤ کا ترک لازمی نہیں بتلانا گھر مستی کی چھٹی
جماعت میں بھی سبزی کا کلی تیاگ نہیں ہے دیکھو صفحہ ۲۷۷-۲۸۱ یہ بات ضرور ہے کہ جہاں تک
ہر سکے منسا سے بچے اور جفٹ خواہشات کو کم کرنا چاہے اور سادہ زندگی بسر کرنا چاہے۔ یا نورنی
مذہب کی مشق کرنا چاہے تو وہ ان سبزیوں کا جن میں ہنسا زیادہ ہوتی ہے یا ان کنندہ مول کا جو
بوجہ تندہ مضہم نہ ہونے کے قوت حافظہ ذہن وغیرہ داعی قوی کو نقصان پہنچانے میں ترک کرے
یہی بات آپاس کے لئے ہے۔ آپاس کا اصلی منشا قبض وغیرہ بیماریوں کو دور کر کے اور تندرست
رہ کر سچہ پانے کا ہے نہ کہ بھوکا مرنے کا۔ اگر کوئی شخص اصل مطلب کو سمجھے بدون لکیر کا

چھند کا بیہ - نانک - گوش وغیرہ پر لکھے جن میں سے بہت سے نوات کے انہوں سے
تلف ہو گئے ہزار ہا ہوتا - جے پور مسلمان وغیرہ کے کتب خانوں میں اب موجود ہیں
اور ہزار ہا لندن و جرمنی کے کتب خانوں میں چلے گئے ہیں -

جین مذہب مثل آریہ سلج توہمات سے بچنے کی ہدایت کرتا ہے - مانتا - سبتلا -
بھوت پریت - چندی - بھولائی وغیرہ دیوتاؤں کی پرستش سے متاثر ہے - شرادہ
وغیرہ کی رسم کو خود غرضوں کی چلتی ہوئی کتاب ہے اس ہی لئے خود غرض اس کو برکتے ہیں -
جین مذہب ہنسپاپ ادھیما دیوں سے بچانے کے لئے پانی چھان کر پینے کی اناج صاف کر کے
پوسانے کی - رات کو کھانا نہ کھانے کی - ماس و نمرب سے بچنے کی نود مضم اور سادہ کھانا
کھانے کی ہدایت کرتا ہے - سمت یو پار کرنے کا دعا فریب سے بچنے کی ہدایت کرتا ہے اسکی
سب سے بڑا اصول یہ ہے کہ دوسرے کی اتھا کو اپنی اتھا جیسی جانو - دوسرے کے ساتھ
ویسا سلوک کرو - جیسا کہ تم چاہتے ہیں کہ دوسرے تمہارے ساتھ کریں جیسی سب سے
پہلا افکار جو دوسرے شخص سے ملکر کتاب ہے وہ - جو کار - ہے - جس کا مطلب ہے کہ تو کسی
کی کاڑھی محبت میں پر کر دین و دنیا کو بھولو اور نہ کسی سے دشمنی پیدا کر کے سنار
سند میں ڈوبو بلکہ راگ و دوریش دونوں کا ترک کر کے میانہ روی اختیار کرو -

جین مذہب کے آخری ظلا سفر مہا بیر سو امی نے اروہ ماگدی بھاشا میں دھارم نامہ
کی مروجہ زبان تھی - دھرم آپدیش ویکرا نے پیروں کے لئے عام فہم زبان میں دھرم آپدیش
دینے کی اور کتب لکھنے کی مثال قائم کی اور فرمایا کہ کسی بات کو صرف ایک پہلو سے نہ دیکھو
بلکہ اسکی چار پنج پہلوؤں سے کرو جین منطق ان ہی ۲۵ پہلوؤں کا بیان کرتی ہے وہ
۲۵ پہلو سات بھنگ سات نے چار - چھیمپ ایک پرکش پران اور تھے پرکش پران ہیں
جن کا ذکر اس کتاب میں بھی بیان کیا گیا ہے - حیات اس کوئی پر پوری نہ اترے اس
کو درست نہ سمجھو - جین دھرم سب چیزوں کے لئے ہے نہ کسی خاص ورن کے لئے -

ہیں آتا ہوتا۔ باقی سب مذاہب کا یہی عقیدہ ہے۔

بدھ و صرم ایشور کے پاس میں خاموش ہے۔ اور اگر اس کا کچھ خیال نرگن برہم کی طرف ہے تو بھی جن مت سے ملتا جلتا ہے دونوں میں ایشور گت کرتا اور کرم چل داتا نہیں مانتا ہے۔

جین مذہب میں سب مذاہب شامل ہیں۔ خضیکہ جین مت ایک ایسا مذہب ہے جس میں ہر دیگر مذاہب کے خیالات ملتے ہیں۔ باقی مذاہب جب

ختم کے ایک پہلو پر نظر ڈالتے ہیں تو جین مذہب ہر پہلو پر نگاہ رکھتا ہے۔ اُنھی اور پنج مذہبوں کی کہانی سے جو مراد ہے وہ یہی ہے کہ جین درشن کے علاوہ باقی پانچ درشن مثل اندھوں کے ایشور وغیرہ کے سرپ کو صرف ایک پہلو سے بیان کرتے ہیں جین مت ان سب کو سچا ماننا ہوا ہے ان کا مت دلو سے سب کا اتفاق کر دیتا ہے۔

سائنس کے تو یہ مذہب بالکل موافق ہے۔ ڈاکٹر بوس نے جو اپنی نئی سائنس فک تحقیقات کر کے بتلایا ہے۔ کہ پودوں درودھات میں بھی جلن ہے دنیا کو حیران کیا ہے وہ بات جین مت میں پہلے سے دلی جلتی ہے۔ پانی کے قطرہ میں جو جین فلاسفریت سے جو بتلاتے ہیں وہ اب خوردبین سے دیکھے جاسکتے ہیں ڈاکٹروں نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے جینیوں کا جمود پ کو بہت بڑا بتلانا بھی نئی دریافت سے صحیح ہوتا چلا جاتا ہے۔ ستاروں میں انسانوں کا ہونا بھی اب لوگ ماننے لگ گئے ہیں۔ جمود مادہ کی کھلیوں سے دنیا کے کام چلنے بچے صداقت ریل دتا رہو لو گراف وغیرہ علوم قتلا ہے ہیں۔ جیون جیون علمی تحقیقات زیادہ ہوتی جاویں گی تمل تمل جین مذہب کی صداقت زیادہ زیادہ لوگوں پر ظاہر ہوتی چلی جاوے گی۔ جین تیر تھکر دلو فلا سفوں نے یہ سب باتیں رنگ بھاس۔ آتمیک بل ادگیان ٹکسی سے جانی تھیں۔ ان سے سن شاکر آجاریوں نے ہنر باگر منہ علم ریاضی۔ ہندسہ ہیئت۔ جوتش۔ طب۔ یا کن

لیکن آپ کہیں گے کہ اس طرح تو بے انتہا ایشور ہو جاتے ہیں۔ بھائی صاحب اس کثرت میں سے ہی توحید کا راز سمجھو۔ علم معرفت اس ہی کا نام ہے۔ لفظ ایشور جیوں کا ہی مجموعی نام ہے۔ جیسے فوج سے مراد اس کے تمام سپاہی

پیادے۔ انسر وغیرہ ہوتے ہیں۔ فوج سپاہیوں۔ پیادوں اور انسرول سے ملحدہ کوئی شے نہیں ہوتی۔ اسی طرح ایشور تمام جیوں کے مجموعہ کو کہتے ہیں ان سے ملحدہ کوئی لہر شے نہیں ہے۔ ایشور کو اس کے سوا کسی لہر طرح پر ملتے ہیں بے شمار اعتراضات کی وجہ سے پڑتی ہے نمونہ کے طور پر دیکھو صفحات ۱۰۲ لغایت ۱۱۲ کتاب ہذا ایشور کو حکمت کرنا اور کرم پھل دانا بتلانے کا مسئلہ۔ چونکہ اور کم فہم آدمیوں کے سمجھانے کے لئے ہے۔ سائنسدان ایشور سے مراد جیو۔ مادہ اور ان کی شکستیں سے ملے ہیں۔ جین مت کا ہی سدانت ہے۔

اہل اسلام و عیسائی جو خدا کو ساتویں آسمان یا عرش معلیٰ پر بٹلاتے ہیں وہ بات بھی جین مذہب میں ملتی ہے کیونکہ اس کے نزدیک جیو آتما جب شمع ہو جاتا ہے۔ تب وہ سب سے اوپر کے طبقے یعنی موش استعمال میں، رہتا ہے اور پراگتا کہلاتا ہے۔

پورانک جو ایشور کا نام برہما دشمنوارہ منکر رکھتے ہیں اگر ان سے مراد رشیہ دیویں جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے تو بھی یہ جین مت کے مطابق ہے لہذا اگر ان سے مراد درہم کی عورت جو آتما۔ دھرو۔ اور تے ہے دیکھو صفحہ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲ جین مت کے خیال سے ملتی ہے۔ لہذا اگر جیو آتما کو جو بالقوی اور درہم بھیپ سے پراتا ہے اپنی چتر گت بھر من سنسا کرنا برہما لہذا اس کا پالن پوشن کرنے والا دشمنوارہ کتی حاصل کر کے اس کا ناش کرنے والا بھیپ کہیں تو بھی جین مت کے مطابق ہے۔

تو یہ سائن کا اعتقاد ایشور کے تعلق ایسا ہی ہے جیسا کہ نیائے لہذا ششک کا اور اس کی طریقی مکتی کا عقیدہ پر رب میمانسا کا عقیدہ ہے۔ لہذا یہ وہی ہے جس کو جین مت میں سورگ کہتے ہیں جس سے جو عرصہ راز کے بعد پھر واپس آتا ہے اصلی مکتی نہی ہے۔ جہاں سے پھر واپس

پدب یمانسا میں بھی جینی رشی ایشور کو جگت کرنا نہیں مانتا اس کی ہانت ٹنکرگ دے
کے ساتویں سرگ میں لکھا ہے کہ کارل بھٹ نے جینی رشی کے اعتقاد کے مطابق ایشور کو جگت
کرنا نہ ماننے کی وجہ سے ٹس اگنی میں جلنے کا پراپت کیا تھا۔

ہر سیمانسا یا ویدانت جو اود برہم میں صرف لگیان یا مایا کی وجہ سے فوق جلاتا ہے۔
اُس کے نزدیک ہر ایک جیوا ایشور ہے "برہم سچ" یا میں ہی برہم ہوں "اُس کا مقولہ ہے
یہی بات جین دھرم میں ہے۔ اتنا فرق ضرور ہے کہ جین مذہب چتر پدارتھوں کو برہم نہیں
مانتا اور نہ وہ لگیان دان برہم ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ لگیان سے رشتہ نہیں ہیں۔ ویدانت چتر پدارتھوں
کو بھی برہم سروپ بیان کرتا ہے۔

ویدانت درشن جو کہ لگیان ہونے کے بعد برہم میں مل جانا جلاتا ہے جین مت اس
کا سیدھوہی *Shuddh*۔ میں جس کا ترجمہ برہم ہو سکتا ہے مثال
ہو جانا بیان کرتے ہیں۔ لیکن ویدانت جیو کی اپنی ہستی قائم نہیں رکھتا۔ جین مت قائم رکھتا
ہے وجہ یہ ہے کہ جین مت میں جو علودہ علودہ بے شمار تعداد میں مانے ہیں ویدانت ان کی
کوئی علودہ ہستی تسلیم ہی نہیں کرتا۔ سانکھ - یوگ - نیائے اور شیشک بھی مثل جین مت
جیووں کو بے اعتبار اور علودہ علودہ مانتے ہیں۔ نیائے اور شیشک میں ایشور کی علودہ
ہستی اور اُس کو جگت کرنا مانا ہے۔ لیکن جب سانکھ درشن کے مطابق پہلے اس کی ہستی ہی
ثابت نہیں ہوتی تو اس کا جگت کرنا ہونا کیسے مانا جاسکتا ہے۔ نیائے میں ایشور کے جگت کرنا
ثابت کرنے کی بددلائل دی ہیں ان کا غلط ہونا صاف ہے۔ پر بیان کر دیا گیا ہے۔ لیکن اگر ایشور
کی کوئی علودہ ہستی نہ مانیں اور جیو کو ہی ایشور قرار دیں تو ایک لحاظ سے یہ جگت کرنا مانا جاسکتا ہے
جگت کے غیر شر کا یہی "ہیرو" ہے۔ پر کئی مدد ہے "ہیروان" اس کے لئے ہی تمام تماشہ کرتی
ہے۔ دنیا میں جو کچھ کرتے ہیں اس ہی کی بدولت ہیں یہی گھٹ گھٹ میں برا جان ہے۔ اس
ہی کا سب جہان میں ظہور ہے۔ اس ہی پر مٹگنی کا مقناطیسی جذبہ سب کے اندر پھیل رہا ہے

یثورنگ کی مدنی غیر مذہب ہونے کی وجہ سے قابل ترک ہے وغیرہ وغیرہ۔
ایشور ایشور نے پرافل لہرونی پورن سے کہیں ٹیڑھا ہے۔ لیکن جین کا انیشت
 بادگیر سب مذاہب کے عقائد کو کسی مذہبی پہلو سے اپنے میں شامل کرتا ہے
 دیگر مذاہب اور جین مذہب میں صرف اتنا ہی فرق ہے کہ جین مذہب ہر شے کے ہر ایک
 پہلو پر نظر رکھتا ہے اور دیگر مذاہب اس کے صرف ایک پہلو پر اب آپ اس کی تشریح سنئے۔
 سانکہ درشن صرف پُرتی کو پر کرتی دو سبیل کو نادھی مانتا ہے ایشور کے بارے میں
 اس کا بیان ہے کہ ایشور کی مخلوق ہستی اور اس کا جگت کرتا ہوتا۔ کسی پرمان سے خلوت نہیں
 ہوتا دیکھو سانکہ درشن کا ادھیائے اسوتر ۹۲ و ادھیائے ۵ سوتر ۱۲۰۔

اس کا یہ بھی بیان ہے کہ دیوی میں جہاں ایشور کا ذکر آتا ہے وہاں نکت یا ندر جیوی
 سے مراد ہے دیکھو ادھیائے اول سوتر ۹ تا ۹۵ چنانچہ ایسا ہی جین مذہب مانتا ہے۔
 یوگ درشن بھی جیسے ہیچود ایشور کو نہیں مانتا لیکن وہ جان کرنے کے واسطے ایک
 سرورگہ ایشور کی کھینا کرتا ہے۔ چنانچہ جین مذہب بھی نکت یا ندر جیویوں کو پر مانتا کہہ کر
 ان کا دھیان کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ ایسے جیوا نے آخری دم انسانی میں سرورگہ ہوتے
 ہیں اور دھرم اپدیش کرتے ہیں۔ بعد میں وہ دھرم اپدیش وید وغیرہ ناموں سے بجا رہے جاتے
 ہیں اور ایشور مذکیہ کہلاتے ہیں۔ ایسے ایشور کے سوائے کوئی اور بدون جسم والا ایشور دیویوں
 کا اپدیش نہیں دے سکتا۔ سرورگہ کے ہونے میں الومان پرمان ہے۔ دیکھو صفحہ ۲۸ کتاب ہند
 یوگ درشن کے سمجھوتی پاد میں لکھا ہے کہ مراقبہ و ریاضت سے انسان بازنہ کی بڑی سمجھ لگ
 جاتا ہے۔ زمین آسمان کا حال۔ ستاروں کی گردش کا حال دوسرے کے من کی بات جاننے
 لگ جاتا ہے۔

جب تپشیلا میں ایسی طاقت ہے تو تمام کرموں کے ناش ہونے پر راجو جیوی کہہ دانی
 ہمہ جیوی کی طاقت کو مد کے ہوئے ہوتے ہیں، سرورگہ جو جانا کوئی امر حال نہیں ہے۔

دھبہ پھلدا آلودگی جگ یاہیں ایک شکر سر سائے۔ پاربتی اودھ انگ رمت نین
دن پٹانے بیت ساگ نہوں ایک نمری جت رشیم دیوار۔ مجون کو جنگ سد اپ
ہی میں نت پر۔ جرجو لودیا جگت کے ملن ہاٹھکے ٹھکے۔ نہیں دے بھوگ نہیں یوگ
ہو یونہی دولت دگ لگے +

بھوگن سے کسی کی ترپتی نہیں ہوئی ان سے دل لگانا اپنے آپ کو آفت میں پھنسانا ہے
اس لئے ایسے رشیم دیو ہاتا دون کی مورتیاں دیکھ کر ہمارے دلوں کو خفا تپ پیدا ہوتی ہے۔
بچے دھرم کا آپدیش دینے والے اور ہنساکے ہٹانے والے یہی جا پرش ہوئے ہیں مان کی
مورنوں کے دفن ہو ہنساکے دھرم کو محنت برتی ہو ہمارے کیا ان کا باعث ملتی ہو
موتیا ہر ہنساکے کی مورتی جو ہر رکٹ دلی ہوئی ہو یا گ میں رگ کو خیر طر کرتی ہو ہندو گہر ہوتی ہو یا
لیکن وہ پدم میں لٹی ہوئی جا رہیں کہ گڑا سالی میں میں شجہ چن کھنڈیا جو ایسی مورتیاں ہیں کہ ہندو جگت میں
اس قسم کی مورتیاں ہندو مندوبی تھیں ہست میں ہندو ترہ ہست ہندو میں ہندو ہندو کی ہتوں میں ہندو ہندو
نہر ڈوگرا ہندو تھیں کی مورتی ہندو ہست میں ہندو ہندو ہندو کی مورتی ہندو ہندو کی مورتی ہندو ہندو
یا داتی ہیں اور وہ لہلا میں ہمارے چال چلن پر ہر اثر ڈالتی ہیں۔ سری کرشن ہی کے گوپوں
کے ساتھ جو لہلا میں پڑاؤں میں بیان کی ہے وہ میں شاستروں میں نہیں لکھی جیسی کرشن ہی
کو ایک پرہریش ملتے ہیں اگرچہ وہ ان کی مورتی اپنے مندوں میں نہیں رکھتے لیکن ان کے
نام پر ہر ہندو دیپ دھوپ دیکھو جو چڑھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انکی پوہی میں وہ تیر شکر ہندو۔
ہمارا بھی میں نہیں آتا کہ بھگوت گیتا کے جاننے والے سری کرشن گوپوں کیسا تھ
ایسی لہلا میں کیسے کر سکتے ہیں ایک بھگت گیتا جیسی شہر کتاب کے مصنف ہونے کے سوائے
ان کی لایف سے کئی ادا چھا سبق بھی ہم کو نہیں ملتا۔ بلکہ بعض اشخاص کا تو خیال ہے
کہ اگر خیر کرشن ہی الدن کو ہا جارت پر آلودہ دکرے تو آج یہ جارت غارت نہ ہوتا خیر
کچھ ہی ہو موجود مصدق میں ہم ان کی مورتی سے کچھ دارک سبق نہیں سیکھ سکتے۔

جیسا رام چندرجی نے سیتا جی کے بارے میں اپنی پرچا کارکھا تھا یہ سیتا جی کی لڑائی اور اس کی موتی ہم کو ہماری مائاؤں بہنوں اور استروں کو پتی ریت دھرم کا سبق سکھاتی ہے۔ لیکن جی کی موتی دیکھ کر فوراً یہ بھاؤ پیدا ہو سکتا ہے کہ ایک بھائی کو دوسرے ساتھ کس طرح بڑبڑا چلے گئے ایک کی مصیبت میں دوسرے کو کس طرح کام آنا چاہئے۔ کئے ٹرونگ لیکن جی کی موتی کا غور کے ساتھ درشن کرتے اور درشن کے اصل مطلب کو گفتوں گفتوں کے غور میں نہ کھودیتے تو آج ایک بھائی دوسرے بھائی کے خون کا پیاسا نہ ہوتا اور مقدمہ بازی کر کے اپنی تمام جائیداد کو نہ کھو بیٹھا۔

قمری رستہ دیو جی - نیم نا تھ جی - جہاں جی و بدھ دیو جی کی مدد میں سے دیوگ کا جیسا سبق ملتا ہے اس کی تعریفاً خود رام چندرجی یوگ بشت میں اس طرح کرتے ہیں

नाहं रामो न मे वाञ्छा भवे पुन न मे मनः
शान्तिमास्थानु मिच्छामि ह्यत्मन्येव जिनो यथा
सर्ग ६० ब्रह्मक

ترجمہ صفحہ ۱۰ پر دیکھو۔

ایسا ہی بھرتی ہری جی نے اپنی ششکار پتک میں لکھا ہے۔

एकोरा गीषु राजते प्रियतमा देहार्चयामीह
नीरागे धुज्जो विमुक्तललनासङ्गो न भस्मात्मकः
दुर्विरस्मरवशा पल्लग विषय्या विदु मुग्धो न
श्रीधः कामविदु चितान्न विषयान् प्रोक्तं नमो
भर्तृ हरि वातक कुक्षतः ॥

اس کا ترجمہ قمری جہاں جی ملے برباب سنگ جی نے اپنے ششکار شجری میں اس طرح کیا ہے

ما شیندرا - بھرتی ہری کا بعض آدمی راہگیر اجیت جس کا مت میو سی سن سے ۵۰ سال پیشتر جاری ہے
بھائی بھتیجے میں نے غلط ہے دراصل وہ ماہر میچ کے بھائی سرنگھل کا بیٹا اور مشہور میں آچار پتہ شہید
کا بھائی ہے۔ بھرتی ہری جی نہیں تھا۔

بڑائی جاتی ہیں ۹۹ سالہ سمیت ۱۲۵۶ میں یعنی مادھو اچاریہ وغیرہ کے زمانہ میں ان معنیوں کی پوجا دیپ دھوپ نئی وید پٹیرہ سے ہونے لگی تھی۔ اسی ہی لئے جینوں میں سے نان پتہ اور ستھانک باسی سمجھوائے اور ہندوؤں میں سے بابا نانک و کیسوا صاحب سولہویں صدی میں اور ۱۸۰۰ء میں تریہ سلجنگی جس نے مورتی پوجن کا کھنڈن کیا۔ یہ سب کھنڈن درپردہ پوجا کا ہے۔ بھاد پوجا (دل سے بزرگوں کی اسستی کرنا انکو یاد کرنا) کی نہیں ہے۔

آج کل درپردہ پوجا کا بھاد دم دم زوبہ تترل ہے اور کم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس لئے اسکو اگر اب ترک کر دیا جاوے تو کچھ ہرج نہیں ہے (یہ میری اپنی رائے ہے معاف کرنا)۔ کیونکہ اس کے ترک کر دینے سے براہمی کے بہت سے جھگڑے رفع ہو جائیں گے مثلاً دسویں بیسوں کا جھگڑا۔ بیس پتھیوں و تیسرہ پتھیوں کا جھگڑا۔ سوتیا نمبر و گبر کا جھگڑا کیونکہ اکثر افسر سنا ہی ہوا کرتے ہیں کہ فلاں شخص بھگوان کی پوجا نہیں کر سکتا۔ فلاں سمجھوائے کا مورتی پوجن کا طریقہ درست نہیں ہے۔ وہ فلاں نے مورتی پر چڑھا تا ہے وہ اس طرح پوجا کرتا ہے بھاد پوجا یعنی مورتی کے سامنے کھڑا ہو کر اسستی ہر ایک ہی پڑھ سکتا ہے بلکہ بھاد پوجا کی مانعت تو سونک و پانک کے موقع پر بھی نہیں ہے۔ اس لئے بھاد پوجا ہی کافی ہے و حقیقت لفظ پوجا کے معنی ہی کسی بزرگ کی اسستی یا تعریف کرنے کے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ مندروں میں مورتی گس کی جاتی چاہئے اس کی بابت میں یہ کہتا ہوں کہ اس کی جس کو ہم اپنا اور شس یا نمونہ بنانا چاہیں اس کی جس جیسے گن ہم اپنے میں پیدا کرنا چاہیں۔ وہ کون ہو سکتا ہے میری رائے میں گرہستیوں میں رام چند جی سیتا جی لیچن جی اور تارک الدیناؤں میں ریشم دیو جی نام نہاد جی۔ ہمایری و بدھ دیو جی و رام چند جی کی لائق پڑھنے سے الگ کی مورتی کے درجن کرنے سے ہم کو فوراً خیال آ سکتا ہے کہ اگر ہم کو اپنے پتا کا ایک سچا پتر پڑتا ہے اپنی پوجا (رعیت) کا سچا را جایا بندہ بننا ہے تو رام چند جی جیسا بننا چاہیے۔ ہندو قوم کے یزدن خدایت کرنے ہیں کہ لوگ ہماری پیروی نہیں کرتے لیکن کیا وہ اپنے پیروؤں کی رائے کا ایسا کو ظور رکھتے ہیں

ہزار چھپا نوے ہو -

کیونکہ ہندی کے پہاڑوں میں سورہ اٹھے ٹھانی سو۔ سورہ نیم چوال سو کہنے کا
مدارج ہے اور ٹھانی سو۔ اور چوال سو سے مطلب ۱۲۸ اور ۱۲۹ ہوتا ہے کہ اٹھائیس سو
اور چالیس سو۔ اعداد و شمار میں اس قسم کی غلطیاں پرانوں میں بہت جگہ معلوم ہوتی
ہیں۔ جن کی تصحیح پر اگرت اور سنسکرت گرنہوں کو غور کے ساتھ پڑھنے سے ہو سکتی ہے۔
پرانوں میں ان کی تصنیف کے بعد سی لوگوں نے سب کچھ تغیر و تبدل کر دیا ہے
ان ہی میں نہیں بلکہ بڑی بڑی دھرم پستوں میں تغیر و تبدل ہوا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ
یہ تمام کتابیں پہلے سینہ سینہ زبانی یا دیکھواتی تھیں۔ کتابی شکل میں یہ سب بہت عرصہ
بعد لکھی گئی ہیں۔ ویہ جو بہت عرصہ پہلے کے تصنیف شدہ ہیں۔ جہاں بھارت کے جد
ویاس نے مرتب کئے۔ جینیوں کے شاستر چندر گپت کے جد لکھے گئے۔ بودھ مذہب کی
کتابیں اشوک کے زمانہ میں تحریر ہوئیں۔ قرآن شریف ابو بکر کے زمانہ میں تحریر ہوا۔ بائبل
بہت سی زبانوں سے ترجمہ ہوتے ہوئے موجود شکل میں ہم تک پہنچی۔ یہی وجہ ہے کہ ان
کتابوں میں بہت سی باتیں مشتبہ ہیں مثلاً دیدوں اور سنو سمرتی میں کہیں اہنسا کو دھرم
بتلاتا ہے کہیں یگ میں پشو ڈالنے کا آپدیش دیا ہے۔ سا نکہ درشن کے پہلے اوصیائے
کے ۲۵ ویں سوتر میں دیشیشک درشن کا حوالہ ہے حالانکہ دیشیشک درشن ہزار سال
بعد کا تصنیف شدہ ہے بائبل میں ساتویں حکم شرعی میں لکھا ہے کہ اپنے بڑوسی کی عورت
کو بڑی بگاہ سے نہ دیکھو یہ ظاہر اجربہ کی غلطی ہے کیونکہ مصنف نے زمانہ سے پرہیز نہ کیا ہوگا
نہ کہ اس حکم کو صرف پڑوسی کی عورت تک ہی محدود رکھا ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

مورتی پوجن { مورتی پوجا کی کتاب میں غلطہ بحث کی گئی ہے پرانے زمانہ میں
بنائی گئی ہیں جس طرح آج کل بھی لکھ سنگھ وغیرہ کی بسٹ

معلوم ہوتا ہے۔ شارحین و مترجمین نے غلطی کھائی معلوم ہوتی ہے۔ خیر کچھ ہی ہو
ہم کو ان داستانوں سے اخلاقی سبق سیکھنے چاہئیں امان کے اموات ہوئے یا نہ ہونے
پر کچھ دھیان نہ دینا چاہیے۔ ہم کو ان ہزاروں کے مصنفوں کا اپکار ماننا چاہئے جنہوں
نے اس زمانہ میں جس وقت کہ کاغذ تک نہ تھا۔ بزرگوں کی جن کو ہم دیوتاؤں اور پشیر
کے اوتاروں تک کا رتبہ دیتے ہیں سوانح عمریاں اور نصیحت آموز داستانیں تیار
پتروں پر لکھ کر ہمارے تک پہنچائے ہیں۔ ان کے لکھنے والے کوئی سرورگہ تو تھے ہی نہیں
پھر اگر انہوں نے کچھ غشی سنائی مدایتوں کو بھی مدح کتاب کرو یا ہو تو کیا تعجب ہے۔ مگر
ان کتابوں کو ہم صرف دھڑا تہا پرشوں کی ہٹائی ہوئی کتابیں مان لیں امان کو دھرم لکھیں
ہونے کا درجہ دیں تو پھر کسی کو اعتراض کی گنجائش نہ رہے کیونکہ شاہ نامے میں جب ہم
یہ لکھا ہوا پڑھتے ہیں

زیست ستوداں دلاں ہن دشت : زینش شد و آساں گشت نہشت -

تو ہم اس پر کسی اعتراض نہیں کرتے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ یہ صرف استعارہ یا مبالغہ ہے
لیکن اگر کوئی ایسی بات اپنے ہزاروں میں دیکھ لیتے ہیں تو اعتراض کیونے لگ جاتے ہیں مثلاً
جب ہری ہنس پران میں لکھا ہے کہ چھین کر دہ جادو ہنسی دوار کا میں بیٹے تھے یا جب
ہم ان میں پڑھتے ہیں کہ بھرت راہ کے ۹۶ ہزار رانیاں تھیں۔ تو حجت کرنے بیٹھ جاتے
ہیں ۹۶ کر دہ تو آبادی ہندوستان کی بھی نہیں ہے۔ پھر ایک دوار کا شہر میں اتنی آبادی
کہاں سے آگئی۔ ۹۶ ہزار رانیاں ایک ماہ کی کیسے ہو سکتی ہیں۔ اس میں کچھ کا ہی قصور ہے
وجہ یہ کہ ہم ان کو دھرم پستکیں مان کر ان کو لفظ بہ لفظ درست سمجھتے ہیں اگر غلطی کو
چھوڑ کر دیکھ کر دہ ۹۶ ہزار سے مراد صرف تعداد کثیر سے یوں تو پھر کچھ اعتراض
نہیں رہتا۔ دیگر بھی معلوم ہوتا ہے کہ شاید ہم ان تحریروں کے ترجمہ کرنے میں غلطی کرتے
ہیں ممکن ہے کہ ۵۶ کر دہ ۹۶ ہزار کے بجائے شاید اصلی تعداد ایک کر دہ چھین اور ایک

بھاؤ سے اختلافات پر غور کرے اور اس کے سب پہلوؤں کو دیکھ کر۔ مختلف مذاہب
 میں اختلاف کا باعث تین باتیں ہیں ایک پرانے دوسرے تیسری پوجن میسرے
 ایشور وشنے ہذا اس جگہ انکی بابت اپنی ناقص رائے ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔
 پوجن پستکوں میں بزرگان دین کی سوانح عمریاں اپنے ملک کی تواریخیں یا
پہر ان عام لوگوں کو سمجھانے کے واسطے داستانیں وضع کیں گئیں ہوتی ہیں
 ان کو دیگر چین پر تھا تو یوگ کے شاستر سونیامبر جینی دھرم گھنا تو یوگ بدھ جاک
 گرتھ اور عام ہندو پران کہتے ہیں۔ دراصل یہ پستکیں دھرم پستکیں نہیں ہیں
 بلکہ دھرماتہا پر لوگوں کی بنائی ہوئی مفید کتابیں ہیں ان میں سوانح عمریوں قصوں
 و کہانیوں کے ذریعہ دھرم اپدیش دیا گیا ہے اس ہی لئے عام آدمی انکو دھرم پستکیں
 سمجھتے ہیں۔ عام طور پر ایک دوسرے ذمہ والے ان ہی کتابوں کی تحریروں پر اعتراض
 کرتے ہیں۔ سدھانت کی جہتیں ہیں اور عدد اصل دھرم پستکیں ہیں ان پر بہت
 تھوڑے اعتراضات ہوتے ہیں۔ ان پر زیادہ اعتراض ہندو ہی کیونکر۔ ان پر
 اعتراض کرنا کسی ایسے دیسے کوئی کام ہی نہیں ہے ان پر تو ودوان ہی دھار
 کر سکتے ہیں۔ پرانوں میں بعض باتیں تو کسی بزرگ کی بڑائی جتانے کے واسطے اور بعض
 انکا روپ سے لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہیں مثلاً مہا بھیر سوامی بدھ دیودھیرہ کی پیدائش
 وغیرہ کے وقت اندھ اور پوتاؤں کا آنا۔ دیوانگناؤں کا آنا کہ کرنا اور بہت عجیب
 و غریب بھید از عقل تماشے دکھانا۔ آجکل کوئی دو تا سو گ سے زمین پر اگر کچھ
 حماشہ نہیں دکھاتا ہذا ایسی باتوں پر یقین نہیں آتا لیکن ایسی باتیں کیا ہندو
 کیا مسلمان کیا جیسا کیا پارسی وغیرہ وغیرہ سب کی کتابوں میں لکھی ہیں نہ معلوم
 کیا بھید ہے؟ پرانوں میں اندھ کا سوگ سے اگر گوتم بخشی کی بیوی پر عاشق ہونا
 اندھ گوتم پریشی کے شرب سے اندھ کے ایک ہزار بھگ کا ہو جانا لکھا ہے۔ یہ کچھ احکام

دناظرین صاف کرنا اور میرے صاف کہنے پر مجھے برا بھلا نہ کہنا، جمع ہو کر ایک بات کو طے کر لیتے ہیں وہاں ہی یہ قرار پایا جاتا ہے کہ کل عام جلسے میں فلاں شخص فلاں بات کو پیش کرے گا فلاں اس کو سیکنڈ کریگیا اور میں سیکیا آپ اسی ملی بیگت کی کارروائی کو لوگوں پر فوری کرنا چاہتے ہو؟ زیادہ کہنا فضول ہے۔ اس کی تشریح لاحقہ حاصل ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ایک جلسہ میں صرف ایک ہی ریزولیوشن پر غور کیا جاوے مضمون کو پہلے سے اخبارات کے ذریعہ مشتہر کیا جاوے۔ تب ریزولیوشن پیش ہونا چاہیہ اس کو سیکنڈ کرے جو چاہے اسکی تردید کرے۔ ہر ایک شخص کی رائے کو وقعت دی جائے مخالفت رائے کو قبول بنا کر ٹھکرا دیا نہ جاوے۔ بلکہ اس کے دلائل پر غور کیا جاوے۔ اگر ایک بات ایک دن میں طے نہ ہو دوسرے روز پھر اس ہی پر بحث کیا جاوے۔ آخر میں نتیجہ نکالا جاوے جو نتیجہ ہو اس پر عمل کرینیکا انتظام کیا جاوے اور جب پہلا موقع اس پر عمل کرنے کا آوے تو کمزوری نہ دکھلائی جاوے۔ بری رسومات کی ترمیم یا تنسیخ اس ہی طرح ہو سکتی ہے اور طرح نہیں سبھا دوسو سائٹیل کے پریسیڈنٹ ایسے اشخاص بننا چاہیں جن کا ان معاملات میں اس ہی نہ ہو۔ کئے پڑے نہ ہوں صرف نمائشی ہوں اور ان سے کچھ مدد یہ وصول کرنے کی غرض سے پریسیڈنٹ بنایا گیا ہو جس کام میں انہیں *Monarch* کو نہیں بڑا جاتا وہ سچا عمل نہیں ہوتا۔ اس لئے پریسیڈنٹ ایسے چنے چاہیں جو قابل شخص ہوں تین من دھن سے اس کام کو چاہتے ہوں جس کے واسطے وہ منتخب کئے گئے ہوں۔ سالانہ جلسوں کے علاوہ سال کے اندر بھی جہاں کہیں کسی موقع پر بہت سے لوگوں کے اکٹھا ہونے کا موقع ہو وہاں بھی اس بات پر دھیار کیا جائے۔ ۱۷ ایسی کوشش کیا جاوے کہ کسی طرح مذہب ایک ہو جاوے۔ اس بات کی خواہش ہندو دھرم کی ہر ایک شاخ رکھتی ہے۔ لیکن ایسا حسب ہی ہو سکتا ہے۔ جب ہر ایک اپنی قوم کی قوم کی بات کو چھوڑے اور تعصب کو ایک طرف رکھ کر دھرم

(۵) جو قوی سکھ لے جاویں ان میں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دی جاوے سکولوں میں کیا کیا مضامین پڑھانے چاہئیں اس کے لئے دیکھو صفحات ۲۵۲ لغایت ۲۵۴ کتاب ہذا۔

(۶) سالانہ جلسوں میں صرف کاغذ مسیلا کرنے کے لئے ریزولیوشن پاس نہ کئے جاویں بلکہ ایک سال کے جلسہ میں صرف ایک بات پر بحث کی جاوے اور جب تک وہ بات قوم میں مداح نہ پا جاوے آئندہ سالوں میں بھی اس پر ہی غور کیا جاوے۔ کسی اور سرے مضمون کو اس وقت تک نہ چھیڑا جاوے جب تک کہ پلا تھیلے نہ ہو چکے۔ لوگ کہتے ہیں کہ قوم ریزولیوشنوں پر عمل نہیں کرتی لیکن وہ یہ نہیں سوچتی کہ وہ ریزولیوشن قوم کے پاس کئے ہوئے نہیں ہوتے وہ تو صرف دو چار اصول کی نیا بنی جمیع و خیرج ہوتے ہیں جن پر خود ان کا بھی عمل نہیں ہوتا۔ ہر قوم میں دو طرح کے آدمی ہوتے ہیں۔ ایک تعلیم یافتہ دوسرے غیر تعلیم یافتہ ایک پڑتی رسومات و عادات کے دلدلہ و جن کو انگریزی میں کنسرویٹو کہتے ہیں اور دوسرے آڈوانسڈ *Advanced*

خیالات کے آدمی جو پروٹسٹنٹ *Protestants* کہلاتے ہیں ایک کو اولڈ فیشنڈ دوسرے کو نئی روشنی والے *New Light*

بھی کہتے ہیں ان دونوں کا تعلق ایسا ہوتا ہے جیسے سانکھ درشن میں پرش اور پرکرتی کا تعلق ہے۔ ایک اندھا اندھ دوسرا لنگڑا۔ پڑانے خیالات کے کوئی لنگڑے ہیں اور نئے خیالات کے اندھے اندھا اور لنگڑا دونوں علیحدہ علیحدہ اپنے کاروبار نہیں کر سکتے۔ لیکن جب لنگڑے کے گردن پر اندھا سولہ ہو جاوے تو دونوں لنگڑے بھی طرح چل پھر سکتے ہیں اور اپنا کام بڑا کر سکتے ہیں لہذا جب تک قوم کے تمام آدمی پڑانے فیشن والے بھی اور نئی روشنی کے بھی خالص نہیں ہوں تب تک قومی رسم و عادات کی درستی نہیں ہو سکتی۔ آجکل سمجھا سوسا نیوں کی سبکدوشی میں صرف ٹھوڑے سے آدمی فری جیسٹوں کی طرح

گوڈبرجن سبھا کٹری سبھا خیسرو وغیرہ میں درمیں ہے۔ اس پر عمل درآمد کرنا شروع کیا جاوے۔ ریزولیوشیوں کے پاس کرنے سے اب کام نہیں چلتا جس وقت کسی سبھا میں کوئی ریزولیوشن پاس ہو اس کے ممبر اس ریزولیوشن پر عمل کرنے کا پریق کر رہیں۔ ہندو سبھا کے پلیٹ فارم پر اس مضمون پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ دھرم شاستر ایسی خادہوں کے برخلاف نہیں ہیں۔ دیکھو صفحہ ۴۴ کتاب ہذا بلکہ پہلے زمانہ میں تو ملکیشور سنگ کی لڑکیوں سے بیاہ کرنے سے دیکھو صفحہ ۴۸ استری پرش کے مذہب کی بھی ہنسی تھی دیکھو صفحہ ۲۲۔

۲۱۔ کچھ بچی رسوائی کی تمیز اٹھا کر کسی بھی دیگر پیرن ہندو کے ماتھے کی رسوائی کھانے میں کچھ ہرج و مرج کیا جاوے۔ مگر اتنا خیال ضرور رکھنا چاہئے کہ رسوائی شدھی کے ساتھ پکائی جاوے پہلے کھیلے آدی سے نہ کھائی جاوے کیونکہ تندرتھی کا دار و مدار شہدہ بھوجن پر بنتی ہے۔

۲۲۔ خواہ کسی بھی مذہب کا جلسہ ہو اس میں دوسرے مذہب والوں کو خاص طور پر بلایا جاوے اور اس میں ان کو اپنے مذہب کے ٹکڑے دینے کی اجازت دی جاوے تاکہ توؤں کو ایک دوسرے کے مذہب کے خیالات میں مشابہت وغیرہ مشابہت معلوم کرنے کا موقع ملے۔ جو ٹکڑے ہوں نازیبا الفاظ میں ہوں جس سے ایک دوسرے کی دل شکنی ہو۔

۲۳۔ اگر گورنمنٹ سے استدعا کر کے فقیروں کے لئے ایک قانون پاس کرایا جاوے کہ جو فقیر جنگ چرس یا شراب پیتا ہو۔ مذہبی ٹکڑے دے سکتا ہو۔ جو صفے پڑھانے میں اپنا وقت نہ گذراتا ہو وہ باندوں گیلوں میں بھیج کر ماریاں دیں گے۔ جب فقیروں میں سے حرام خوردی اور نا کاموں کی تعداد بڑھ جائے گی تو باقی فقیر ہندو مت کے پُدریشکوں کا کام دے سکیں گے اور خواہ پر پُدریشک درکھنے چھوڑیں گے۔

قابل ہونے ایشور۔ جو اور پر کرتی تین کو نہ مانتے سانگو پر رب میاں میں کرتا سے صاف
 طور پر انکار ہی ہے۔ ایشور کو جگت کرتا مانتے ہوئے ان درشنوں کو اپنی مذہبی کتاب
 بتلاتا کیسے ہو سکتا ہے۔ سب درشنوں کے منہ کو گڈ مڈ کر دینا اور سب کو ایک جہتلاتا
 کون رو دو ان تسلیم کر سکتا ہے۔ جن بزرگوں کی بہت سے آدمی عزت کرتے ہیں ان کو برا
 کہنا لوگوں کو کیسے پسند آ سکتا ہے آریہ سلج کے بعض جو شیپے اُپدیشکوں نے ہندو مسلمان
 سب کے بزرگوں کی نسبت نازیبا الفاظ استعمال کئے۔ اپنی کتابوں میں دوسرے
 مذاہب کی بابت غلط سلطو لے دے جنہوں کی نسبت ستیارتھ پرکاش نے کہا ہے
 سلاسل میں لکھا کہ مینی ۴۴ کو س کی جون مانتے ہیں جو بالکل غلط ہے۔ جین مت سمیکشا کتاب
 میں لکھا ہے کہ جینیوں کے ماں مانس کھانا جائز ہے جو بالکل پریشک کے خلاف ہے کیا ایسے
 غلط واقعات لکھ کر دوسرے مذاہب کا کھنڈن ہو سکتا ہے۔ یہ تو ہے آریہ سلج کا تاریک
 پہلو لیکن اگر اُس کے روشن پہلو پر غور کیا جاوے تو سو امی جی اور آریہ سلج نے ہندو جاتی
 کا جو آپکار کیا اسکو وہ کبھی نہ بھولے گی۔ ہندوؤں میں ایکٹا کا خیالی پیدا کرنا۔ سب کا اپنے
 اپنے مذہب کے بھولے بسے پریشکوں کو ارسر نوڑ حنا ہر قوم میں سکول و کالج و تعلیم
 خانوں کا کھلنا۔ ایک درن کی مختلف جاتیوں کا آپس میں میل ملاپ بڑھانے کا خیال پیدا
 کرنا آریہ سلج ہی کا کام ہے۔

ہندو جاتی کیسے | اچھا تو اب ہندو جاتی ایک کس طرح ہو سکتی ہے یہ ایک بڑا اہم سوال
 ایک ہو سکتی ہے۔ | ہے مگر آج کل اس بات کی فکر ہر ایک غور کر رہا ہے ہندو کو لگی ہوئی
 ہے۔ چنانچہ جو کچھ میری عقل ناقص میں آتا ہے میں بھی عرض کر دیتا ہوں۔ ہندو جاتی
 مندرجہ بالا پر عمل کرنے سے ایک ہو سکتی ہے۔

۱۱) بالفعل کم سے کم ایک درن کی چھوٹی چھوٹی جاتیوں میں خواہ انکا مذہب علم
 علوہ ہو آپس میں شادی کرنے کا رواج جاری کیا جاوے۔ آج کل یہ سوال جین سلج

آریہ سماجی ہندو جاتی | اس پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کس طرح کیا جاسکے
حال ہی میں سوامی دیانند سرسوتی جی نے تمام ہندو
جاتی کو ایک کرنا چاہا تھا مگر ناکامیابی ہوئی۔ ناکامیابی

کیوں ہوئی۔ مصنف کی رائے میں اس کے دو باعث ہیں۔ اول دیدوں
اور چھٹہ ورشٹوں کا سن ماننا ترجمہ کر کے اس پر ساج کی بنیاد قائم کرنا۔

دویم۔ دیگر مذاہب کا نازیبا الفاظ میں کھنڈن کرنا اور بعض جگہ غلط حوالے دینا۔
اب انکی رجوات سننے ویدوں اور چھوڑشٹوں کو ماننے میں سوامی جی نے شاید یہ سوچا
ہوگا کہ تمام ہندو خواہ وہ کسی خیالات کے ہوں ویدوں اور چھوڑشٹوں کی تعلیم سے باہر نہیں
جاسکتے اس لئے۔ لکن کو تسلیم کرنا مناسب ہے لیکن انہوں نے یہ خیال نہ کیا کہ ان میں ایک
دوسرے کی تعلیم میں کس قدر فرق ہے۔ انہوں نے اپنی من مانی تاویلات کر کے یہ ظاہر کرنا چاہا
کہ ان شاستروں میں ایک دوسرے میں اختلاف نہیں ہے مگر یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ ویدوں
کے منتر بھاگ میں تو کوئی فلسفہ ہی نہیں ہے وہ قاندا گئی۔ وایدو دھرم پوچھل طاقتوں کی
تقریر کے بھجوں کا مجموعہ ہے۔ سوامی جی نے قاندا گئی۔ وایدو سب کا ترجمہ ایضاً کر ڈالا۔

ودوان اس کو کیسے منظور کر سکتے تھے۔ دوسرے برہمن بھاگ میں اور پوربہا میں
جوا ہنسائی گیوں کا ذکر ہے اس کی بابت آپ نے فرمایا کہ اس میں جیوہ ہنسائی نہیں ہے
اگر ویدک گیوں میں ہنسائی ہوتی تو سانکھدھرم کے پہلے ادھیائے کے ۴۶ و ۴۷ شلوک
میں ان سے منگتی حاصل ہونا نہ کہا جاتا۔ یکس مولر جیسے ودوان اس کا ترجمہ ایسا نہ کرتے
جس سے ویدوں میں صاف طور پر ہنسائی کا آپدیش ملتا ہے اور منتر تک جیسے ویدوں کے ماننے
والے چڈت یہ نہ کہتے کہ جنہوں نے ہنسائی کے ایک ہٹائے ہیں۔ اور ہندو دھرم بدیائی
چھاپ ماری ہے (دیکھو صفحہ ۵۵) ویدوں کے دھرم بھاگ آپدیشوں میں اور دھرم
دھرم میں جو ادیت بار ہے اگر سوامی جی اس کو مانتے تو ایک برہمن دو تیرے سستی کے

۳ سوتر ۲۵ ہران کا بھاشیہ، مگر بین مذہب کی چھاپ ویدک دھرم پر پورے طرہ پرک
جکی تھی۔ اس لئے ہنسنا سی یگ کا راج اس دیس سے اٹھ گیا۔

شکر سوامی کے بعد ان کی چار کیرروائے گری۔ پوری۔ بھارتی اور سنیاسی ہو گئی۔
بعد ان کے سمنل بکرم میں رانج ہوئے۔ انہوں نے رام چندر سنیاسی کی پرستش کا
راج دیا۔ رام چندر جی کو دیش نوکا لوارہ تھایا۔ اور کیشنوت چلایا پھر سمنل میں ملام
آچاریہ ہوئے۔ انہوں نے سری کرشن جی اور اوکھا جی کی مورتی مندروں میں ستھان کی
اور کرشن پیلہ چلائی۔ بنگال میں سمنل ۱۲۸۵ میں جنین پر ہوئے سمنل ۱۸۰۱ میں کیر جی بلیم
سوامی۔ بابا ناک۔ مگر کہتا ہے کہ ہونے جنوں نے اپنے اپنے پتہ چلائے سمنل ۱۸۱۵ میں داود جی
نے داود پتہ نکالا۔ سمنل ۱۸۸۵ بکرم یا سمنل ۱۸۸۵ میں راجہ رام مہن رائے نے برہو سلیج کی
بنیاد ڈالی پھر دیو سلیج ہوئے۔

سمنل ۱۸۵۵ میں راوہا سوامی مت نکلا۔ پھر سمنل ۱۸۷۳ بکرم سلطان سمنل ۱۸۷۵ میں سالی
دیاند سرسوتی نے آریہ سلیج قائم کی۔ غرضیکہ ہندوستان میں جس کی دفتری اس ہی کا
راگ والا معاملہ ہو گیا جس نے چاندرا اذرا سا تفاوت طریقہ پرستش میں کر کے کسی نے
سیدھا کسی نے پھر کسی نے ترجمانی کا لگا کے اور اپنا نیا طریقہ سلام نمونا لین شواتے
نہ۔ بے رام جی کی۔ بے کرشن بلدی کی سچے راوہا شواہی کی۔ نمستے ہمارا راج وغیرہ ایجاد
کر کے بھائی سے بھائی باپ سے بیٹا پلٹو کر دیا۔ قدیمی آرش دھرم کو کٹھن سے نکال کر ڈالا
ہندوؤں میں نا اتفاقی کا باعث ہی فرقہ مذاہب ہیں۔ ہر ایک آدمی اپنے چھوٹے سے دائرے
میں تبلی کے میل کی طرح گھوم رہا ہے۔ آج کل ہندو جانی اس نا اتفاقی پر دجا کر رہی ہے اور
سب کو ایک کرنا چاہتی ہے لیکن یہ جب ہی ہو سکتا ہے جب سب کا ایک دھرم ہو سب
کا ایک مبدو ہو۔ اپنے اپنے دھرم اور طریقے خیالات علحدہ رکھتے ہوئے ایک ہونا مشکل
بلکہ نامکن ہے۔

خود ہوا کرتے۔ پر مینو کو کسی کا بن دیا نہیں کیا بلکہ اگیان کے سبب گیان پر پردہ پڑ جانے سے جیو مہ کے بس میں ہیں اور کرم کرتے ہیں اور پیل بھو گئے ہیں۔

ایشور کو کرنا کھیل دیا تنہا نے جیو نے بھی نہیں مانا ہے کیونکہ یہ سب پرتنام رادی ہیں آرنہ یا دھرت نیاسے اور ویشیشک کا مت ہے ہی آرنہ باد کا مسئلہ عیسائی اور مسلمان مذہب کی بنیاد ہے جنہوں نے اس کو اور بھی بہت کچھ ترقی دی ہے یعنی سرب و پاک ایلیور سے یہ کام ہوتا ہوا نہ دیکھ کر انہوں نے اس کو عرش معلے پر بٹھلایا ہے اور بہت سے ملائکہ کو اس کا کارندہ ٹھہرایا ہے۔ انہوں نے ایمان و دین کو مکتی کا مارگ بتلایا ہے اور عین کو پیچ ٹھہرایا ہے۔ کیونکہ اگر گیان کو اس میں ٹٹایا جاوے تو پھر یہ مسئلہ قائم نہیں رہتا۔ شیطان کا قصہ اس کی تصدیق کرتا ہے۔ انہوں نے جو بابا آدم کو سب سے پہلا انسان ٹھہرایا ہے مصنف کی رائے میں یہ رشتہ دیوی میں زیادہ بحث کے لئے دیکھو صفحہ ۲۱

جین مذہب کی سخت ریاضت اور گاڑے دیراگ نے اس کو عیشہ نقصان پہنچایا ہے چنانچہ جس طرح مایرچ اور پردہ اس سے پہلے علودہ ہونے تھے اسی طرح راجہ چند گپت کے وقت میں سوتیا برفردہ علودہ ہوا۔ اس کے بعد کرم کی پہلی صدی میں کنائوشی نے اپنا ویشیشک درشن لکھا۔ جس کا مت ہماری جونیائے کا ہے۔ اس نے بھی ایشور کو جگت کرنا مانا ہے اور ایشور پر گتی اور جیو تین ہستیاں قائم بالذات قرار دی ہیں۔ ویشیشک جیو میں گیان مکن نہیں ماننا وہ کہتا ہے گیان ایشور کا کٹ ہے۔

کنائوشی کے بعد سمسٹا یو دیشٹری یا سمسٹا بکرم میں ٹنکر سوامی پیدا ہوئے انہوں نے ویاس کے دیانت درشن پر بھاشیہ لکھا اور دیت مت کا پدیش دیا۔ شو مت چلایا۔ بودھوں کو ہرایا اور بہت نقصان پہنچایا ان کے بہت سے مند تروا کر اپنے شوالے بنائے جینیوں کا مصیبت بھگتی نیاسے (دیکھو صفحہ ۱۹۱) اس کے سمجھ میں نہیں آیا۔ اس نے ویدک ہنسا کو جائز ٹھہرایا اور کھوویاس کے شاربیک سوز اور دھیائے

کے ثبوت میں کاریتو اور سائو توتو کا یکتا سا بھارت

بتایا جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک مرکب نے کارنا ہوتا ہے جیسے کہ کپڑے کا جولا
چونکہ جگت پر مانوں کے سکند سے بنا ہوا مرکب ہے۔ اس نے اس کارنا ایشور
ضد ہے۔ جو لوگ منظر کو اچھی طرح نہیں سمجھتے اور مغالطوں سے واقفیت نہیں رکھتے
ان کو تو یہ دلیل دینی مضبوط معلوم دیتی ہے۔ دوسرے انکی ہوتی سمجھ میں دیا کا خود خود
بھی نہیں سمجھتا کیونکہ یہ تو خاص خاص مائنس دان ہی سمجھ سکتے ہیں ہذا بہت سے آدمی
کرتا کے مسئلہ کے قابل ہیں۔ اس دلیل میں جو مغالطہ ہے وہ ہم آپ کو بتا دیتے ہیں۔ دنیا کے
مرکب ہونے سے کرنا ثابت کرنے کی دلیل خود متعلق ثبوت ہے جی جب تک یہ ثابت نہ کیا
جائے کہ دنیا کبھی غیر مرکب یا پرانہ دھپ بھی تھی تب تک یہ دلیل میں نہیں ہو سکتی تھو
پر ہندو ہتو اچھا ہے کاریتو توتو میں اچھت کریتو اچھا ہے یعنی ایشور روپ کریتو
جگت مدھ کلمہ میں کوئی بیاتنی رعلق لازمی نہیں ہے۔ اومان جب ہی ٹھیک ہو سکتا
ہے جب ہتو اور سادہ میں بیاتنی ہو جیسے آگ کو ثابت کرنے کے دھوین کی دلیل ہے
کیونکہ دھواں آگ میں سے نکلتا ہے اس قسم کی بیاتنی اپادان کارن اور کارن میں ہوا کرتی
ہے۔ ثمت کارن اور کارن میں نہیں ہوتی۔ اخیر رگت کا اپادان کارن نہیں ہے۔ اپادان
کارن ہوتی ہے اس لئے کہ رگت میں تو بیاتنی ہو سکتی ہے کرنا اور رگت میں نہیں۔
جگت کرتا کے مسئلہ کو سری کرشن جی بھی اپنی محاکت گناہیں نہیں لیتے وہ فرماتے ہیں
नकर्तृत्वं न कर्मादिभिः सौ कस्य सृजनमिदम् ॥ ११ ॥
न कर्म फलसंयोगं स्वभावस्तु प्रवर्तते ॥ १२ ॥
न कर्तृकस्य चितपाये न चैव संकृत विदुः ॥ १३ ॥
अज्ञानेन वृत्तज्ञानेन सुखं विजनावः ॥ १४ ॥
یہ گیتا کے پانچوں ادھیائے کے ۱۵، ۱۳، ۱۲ اور ۱۱ کے آئینے ہیں کہ پریشور کریم
کرید کرتا ہے اور نہ کریم کرنے کی خواہش کو اور نہ کریم چل کر لوگ کو بلکہ یہ سب کچھ خود

پشوں کا ایک احاطہ میں بند کرنا بھی اس ہی بات کو ثابت کرتا ہے کہ اس وقت بہت سے آدمی مانس کھاتے تھے اور بہت نہیں بھی کھاتے تھے۔ نیم ناقدہ جی کو ان بند شدہ پشوں کے بلبلانے کی آواز پر دیا آئی انہوں نے فوراً اپنی شادی بند کر دی۔ اور دیائی دھرم کا آپدیش دینا شروع کیا۔ ویشم پائین دیاس نے اس وقت دیدوں کے بھنڈ کو ترتیب دی اور موجودہ شکل میں رکھا اپنا ویدانت درشن تھنیف کر کے اپنشدوں کے مت کی تشریح کی جس میں بتلایا کہ دنیا میں جو کچھ ہے سب برہم ہی برہم ہے۔ جو جو غلوہ غلوہ معلوم پڑتے ہیں یہ بھرم ہے یہ ایسے ہیں جیسے بہت سے گھڑوں میں سورج کا عکس۔ لیکن یہ غلط ہے وہ یہ ہے کہ سورج کا عکس تمام گھڑوں میں یکساں ہوتا ہے مگر جو کوئی ٹکسی ہے کوئی ڈکھی کوئی روگی لھ کوئی تندہ مست ہے۔

ویدانتیوں کے نزدیک مکتی گیان سے ملتی ہے۔ ہندو کہتے ہیں کہ اٹھارہ پران بھی ان ہی دیاس جی نے بنائے۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کے بعد اٹھارہ گوں نے بنائے۔ نیم ناقدہ جی کے بعد پائین ناقدہ جی ناراس میں ہوئے۔ انہوں نے بھی دیا دھرم کا پرچار کیا ان کے ساتھ جو ایک پنسو کا جھگڑا ہوا (دیکھو صفحہ ۳۷) وہ بھی اس ہی بات کو ثابت کرتا ہے جو کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ۴۰ برس پیشتر گندہ دیش میں ہمایہ سوامی مائے ان کے زمانہ میں پڑے ہوئے جنہوں نے پہلے جین دکشالی اور پھر اسکو سخت سمجھ کر چھوڑ دی اپنا نیا بود مذہب جاری کیا۔ ہمایہ سوامی اور بدھ دیہدوں نے گیوں کے برخلاف آپدیش دیا جن کا یہ افرم ہوا کہ منسا مٹی بگ ہندوستان سے اٹھ کھڑے ہوئے اور برہمن دھرم پر جین دھرم کی چھاپ لگی۔ (دیکھو صفحہ ۵۲) اس ہی زمانہ میں اکش پاؤ کو تم نامہ برہمن نے جین اور بودھوں کے حلوں سے بچنے کے لئے اپنا تیلے درشن رچا۔ ایشور جاتیک صرف ایک آدھس مانا جاتا تھا ایک ملحدہ نامہ بالناضہ مستی قرار دی اور اسکو جگت کرتا بتلایا۔ گوتم نے اس کو بہت ہی من گھڑت دلیلوں سے ثابت کیا۔ جگت کرتا ایشور کی ہستی۔

جگہ مت کا شر و عافی ہوا۔ کوئی کوئی سا دھوپنے میں کوڑا تار رہا۔ کوئی جھل میں جا کر بھی
 عورت کو ساتھ لے کر مد مل کہاوشیں کے پھندے میں پھنسا رہا۔ کوئی رشتہ دیدی کو اپنا
 آتش مان اُس کے ہی تھریں کے بھن کا تار رہا۔ کوئی نیچرل طاقتوں۔ سوہج۔ سوایو۔ آتی
 اندر وغیرہ کی استستی کرنے لگ پڑا۔ (ایسے بھن بعد میں ویدوں کا منتر بھاگ کہلاتے)
 کوئی پاپوں سے ڈرتا رہا کوئی ہتار رہا کہ پاپ کوئی فتنے نہیں سورگ ترک کسی نے دیکھا نہیں
 کھانا پینا سوہج اٹا ناہی انسان کا دھرم ہے۔ جیو کوئی چیز نہیں۔ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش
 سے ہی بنا ہوا یہ جسم ہے۔ اس میں جو ایسا ہے جیسے شراب میں نشہ۔ گھڑی میں کٹ کٹ۔
 اس خیال کے لوگ جو چار چیزوں خاک۔ باد۔ آب۔ آتش کو ماننے لگے چارواک ناسک کہلاتے
 رفتہ رفتہ جین مت جران پاپوں سے روکتا تھا تاریکی میں آگیا عیاشی کا بازار گرم ہوا۔ عیاشی
 کے واسطے راجادے نے ماس و شراب کا دھاج ڈالا۔ یہاں تک کہ ماجہ دام چند ہی زواہن
 سے زواہ میں بڑے بڑے یک ہونے لگے۔ ان میں گائے۔ بکری وغیرہ پٹو ڈالے جانے
 لگے۔ بعض بعض برہمنوں نے ایسے گیوں کو جائز بتلایا۔ ویدوں کا دوسرا
 حقصر جو برہمن بھاگ کہلاتا ہے اس زمانہ میں تصنیف ہوا جس میں ایسے ہی گیوں
 کا بدھان ہے۔ اور جینی رشی نے اس ہی زمانہ میں پورب جمانہ رچا۔ اس میں بھی
 گیوں ہی کے مضمون کی تشریح کی۔ گیوں سے سورگ کا ملنا بتلایا۔ اور دانی کٹی
 کے خیال کو دھکا لگایا۔ ویدوں کا تیسرا بھاگ جو ایندھن میں وہ بھی اس ہی زمانہ
 میں تصنیف ہوئے۔ ان میں بتلایا گیا کہ کیا پشتو کیا کپٹی کیا زمین کیا آسمان کیا انسان
 کیا حیوان۔ کیا اینٹ کیا پتھر جو کچھ ہے سب برہمن ہی برہمن روپ ہے و ام
 مارگ بھی اس ہی وقت یا اس سے ذرا پہلے چلا۔ کرشن جی کے زمانے تک ہی حال
 رہا بہت سے لوگ ماس کھاتے رہے بہت سے پرہیز کرتے رہے۔ چنانچہ
 شری کرشن جی کے ناما ناد بھائی نیم ناٹھ ہی کی شادی کے موقع پر کھانے کے لئے

اب باقی دشمنوں کا حال سنئے۔ ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ رشیہ دیوہی کے وقت
 میں قہرلوں کے بیٹے اور لوگوں کے اکٹھا رہنے سے زد۔ زمین۔ زن کے جھگڑے پیدا ہو گئے
 لوگ ایک دوسرے کے زد۔ زمین اور دن کو چھیننے لگے *night and day*
 کا رواج ہوا۔ رشیہ دیوہی کے بیٹے بھرت نے تمام ایشیا فتح کیا۔ جہاں گیا لوگوں نے
 اپنی زد۔ زمین اور لڑکیاں اسکی نذر کیں۔ یہ بھرت چکر دیتی راہ کہاں بہت سے راہ اس کے
 ماتحت ہوئے۔ ایشیا کا پرانا نام بھرت کھنڈ اس ہی کے نام پر پڑا۔ اس بھرت نے دن
 دینے کے لئے دھرتا پر خوں کو کھاناٹ کر ان کا نام برہمن رکھا جن میں سے بہت سے بد
 میں جن مت سے علحدہ ہو گئے۔ اس کے زمانے میں زبردست لوگ جن کی لڑکیاں زبردستی
 دیکھتے تھے چین لیا کرتے تھے اس کے گاؤں پر اور مکان پر بہت سے آدمیوں کو لیکر چڑھایا
 کرتے تھے آج کل بیاہ میں بارات لیٹانے کا جو رواج ہے اس ہی کی نقل ہے۔ نوشہ کے مہنی ہی
 تھے بادشاہ کے ہیں جس کے سر پر موڑ بکائے خود کے ہاں بعد میں جامہ بجائے زدہ بکتر کے
 ہے منہ پر روئی سے جو گیسری سی بنائی جاتی ہیں وہ اس کے منہ پر تیروں کے گلے سے
 خون بہنے کے نشان ہیں عصا تم شاہی نشان اس کے ساتھ ہوتے ہی ہیں۔ بالائی ٹوٹ گویا
 اس کی فرج ہے۔ جب زبردست آدمی لوگوں کی لڑکیوں کو اس طرح چھیننے لگے تو سونہر کی رقم
 قائم کی جس سے مطلب یہ تھا کہ کسی کے ساتھ زبردستی کی جاوے بلکہ لڑکی خود جس کو پسند
 کرے اس کے ساتھ شادی کرے یہ رسم جاری تو ضرور کی لیکن زبردستی لوگ کب ملتے تھے
 چنانچہ ہر ایک سونہر میں جھگڑا ہی ہوتا تھا بھرت کے زمانہ میں کانشی کے راہہ اکسپ نے
 اپنی لڑکی سلوینا کا سونہر کیلہ سلوچنانے سے کنوارا لئے ہستنا پور کو پسند کیا خاص بھرت
 کے بیٹے ایک کیرتی یا سونہر بننے نے جو سونہر بنس کا بانی ہے، جھگڑا کیا غرضیکہ ہی قصہ
 پہلے لڑا۔ کئی کوئی ایک ایک شادی پر قناعت کرتا رہا کسی کسی نے بہت سی عورتیں اپنے
 محل میں داخل کیں۔ کوئی رشیہ دیوہی کے چلائے ہوئے چین دھرم پر قائم رہا کوئی ساکھو

روپ بھوکوں سے مٹایا جاوے اور پہلی کدورت کو بذریعہ پیشیا کے دُور کیا جاوے۔
 ایسا کرنے سے کدورت مٹ جائیگی یہی کدورت سے چھکارا گئی ہے۔ اور وہ دیراگ اور
 چیشیل سے ہوتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دیراگ کس طرح کیا جاوے انسان
 چاروں طرف بھوک و ستوں سے گھرا ہوا ہے وہ ہر وقت ان کدو کھتا اور بھوگتا رہتا
 ہے جن میں ہر وقت ان ہی کا سنگلپ بگلپ رہتا ہے اُس کو کیسے روکا جاوے۔ اُس
 کو روکنے کے لئے اس کی تحریک کو ایک خاص طرف لگا دینے کی ضرورت ہے اُس کے
 لئے اس کو ایک آدرش بنانا مناسب ہے۔ وہ آدرش کیسا ہونا چاہئے جو بھوکوں سے
 درکت ہو پاک ہو۔ اُس زمانہ کے لئے جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں سوائے رشبہ دیو کے
 اور کون آدرش ہو سکتا تھا چنانچہ لوگوں نے اس کو ہی اپنا آدرش بنایا اور ایشور
 اُس کا نام رکھا۔ اس طرح ایشور کا مسئلہ نکلا۔ رشبہ دیو کے مکت ہونے کے بعد
 لوگوں نے اُس کی مورتی بنا کر اُس کو اپنا آدرش بتلایا اور اس طرح مورتی پوجا کی بنیاد
 پڑی۔ سانکھ مت میں بھی دیراگ ریاضت اور آدرش کی ضرورت پڑی چنانچہ ان تینوں
 کو مان کر یوگ درشن اس کا نام ہوا۔ جین مت کا یوگ اور پاتھلی کا یوگ قریب قریب
 ایک ہی ہے یہاں تک کہ اس کی آٹھ انگوں کے بھی دونوں میں ایک ہی نام ہیں سراج یوگ
 وہی ہے بعد میں دعوتی مکتی سے خلق وغیرہ صاف کرنے کا جو رواج چلا وہ ہٹ یوگ
 کہلایا وہ جین مت میں نہیں ہے۔ جین مت میں آتما کی شد ہی دیراگ سنو غ وغیرہ سے
 ہی ہو سکتی ہے دعوتی مکتی سے نہیں۔ پاتھلی یوگ درشن میں ایشور کو طہر متی تسلیم نہیں کرتا
 ہے بلکہ وہ صرف دھیان کرنے کے لئے ایک خیالی آدرش ہے۔ *Siddha* ہے۔
 چونکہ سانکھ اور یوگ دونوں درشن اس ہی وقت کے ہیں جبکہ جین مت ہے اس لئے
 ان میں بہت کچھ مشابہت ہے اور تینوں میں دو اشیا ہی انادی مانی ہیں ایک چتہ یا
 یا تیش دو سرا جیو یا پرکرتی۔

حاصل ہوا اور وہ گیاں سیکھے جب وہ گیاں کے ذریعہ اپنے آپ کو پرکھتی سے علحدہ کچھ جاتا ہوا
تب اُس کی کشتی ہوجاتی ہے یعنی پرکرتی کا اور اس کا ساتھ چھوٹ جاتا ہے مطلب یہ کہ
کشتی صرف گیاں سے ہے۔ جو کہ جو بندہ ہے وہ صرف آگیاں سے ہے یا یوں کہو کہ آگیاں
ہی کا نام بندہ ہے۔ جین مت بھی جو ادرپڈ گل کا سبندہ انا دی مانتا ہے۔ مگر جو کہ گونا
اور بھوگنا دونوں کشتی ہے چونکہ جو کرتا نہیں ہوتا وہ بھوگنا بھی نہیں ہو سکتا جو پوتا نہیں وہ
کاشتا نہیں جو کہ لطیف و شفاف اور پڈ گل کو کثیف و کندہ بتلاتا ہے۔ جیو کی جو لطافت ہے
وہ ہی گیاں ہے۔ ادرپڈ گل کی جو کثافت ہے وہی کدورت ہے جیسے صاف پانی میں مٹی ملنے سے
اُس میں کدورت آجاتی ہے۔ اسی طرح جیسے گیاں میں بوجہ پڈ گل کے سبندہ کے
کدورت ہے جس کی وجہ سے جو اشیاء کو کچھ کچھ سمجھ رہے۔ جیسے ایک آدمی رنگدار
عینک لگانے سے ہر ایک چیز کو رنگدار دیکھتا ہے اگرچہ وہ اصل میں رنگدار نہیں ہوتی بھوک
پڈ گل روپ ہیں کیونکہ وہ پڈ گل سے بنی ہوئی اشیاء میں بھوگے جلتے ہیں یہی وجہ ہے کہ
بھوگوں سے جو کہ گیاں میں کدورت زیادہ ہوتی جاتی ہے اور بھوگوں سے ہٹنے سے کدورت
کریادہ نہیں ہوتی۔ جین مذہب میں دیرانگ کا آپدیش اس ہی لئے ہے پانی کی طرح پہلی کدورت
جو اس میں ہے وہ یا تو عرصہ پا کر نیچے بیٹھ جاتی ہے یا بذریعہ فلٹر کے صاف کی جا سکتی ہے چنانچہ
عمود بخود کدورت دفع کرنے کو جین غلو سفی میں کرم کا خود بخود دوس دیکر کر جاتا تھلا لیا ہے اور بلو
فلٹر کے صاف کرنے کا نام تپ یا ریاضت کہلے کد پانی میں اگر کسی ڈھیلے وغیرہ کے ذریعہ
حرکت بھی پیدا کی جاوے۔ تو اس میں دوطرف کی ترکیب ہوتی رہیگی یعنی کچھ کدورت ہٹتی
رہیگی اور کچھ زیادہ ہوتی جائیگی جس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ پانی ہمیشہ گندا ہی رہے گا۔ حرکت کو جین
غلو سفی میں گویا کہتے ہیں اور اس کے اثر کو کرم۔ کرم چونکہ پڈ گل کیک و ستم میں پیدا ہوتا ہے اس لئے
وہ بھی پڈ گل ہی ہوتا ہے جیسے پانی کی لہر پانی ہی ہوتی ہے۔

چنانچہ جین مذہب کا یہ آپدیش ہے کہ اپنی آتما کو کدورت و دھوکے سے واسطے پڈ گل

اور دشمنوں کا چین { میں نے بیان کیا تھا کہ سانکھ مت میں پرکرتی یا جیوکی
۲۴ اقسام مقدر ہیں وہ یہ ہیں پردھان بدیتی، مانکھار
من (آخری تینوں کو انتہ کر کہتے ہیں) آنکھ، ناک

کان۔ زبان۔ جسم۔ دان کو پانچ گیلان اندیاں کہتے ہیں ۱۔ دراصل گیان اندیوں سے
مراد دیکھنے کی طاقت، سمجھنے کی طاقت وغیرہ سے ہے۔ آنکھ زبان وغیرہ دیکھنے کے لئے اپنی
زبان۔ ہاتھ۔ لیٹک۔ گدّا۔ پائوں۔ ان کو پانچ کرم اندیاں کہتے ہیں دراصل قوت گیانی
دوریت گرفت وغیرہ کو کرم اندریاں کہتے ہیں۔ زبان ہاتھ وغیرہ اعضاء ہیں۔

شعبہ۔ سپرس بدھ۔ سن۔ گندہ۔ ان کو پانچ تن مازا کہتے ہیں۔

اکاش۔ ہوا۔ آگ۔ پانی۔ مٹی ان کو پانچ جہا بھوت کہتے ہیں۔

جین مت ان چوبیس ٹیل میں سے آکاش کو طوہ رکھ کر باقی سب کا نام پدگل رکھتا
ہے اور ان کے علاوہ آکاش کال۔ دھرم۔ ادھرم کو بھی قائم بالذات ہستیاں ماننا
ہے یعنی سانکھ دشمن میں وہ ہستیاں۔ پدگل اور پدگرتی قائم بالذات مانی ہیں اور جین مت
میں جو ہستیاں یعنی جیو۔ پدگل۔ دھرم۔ ادھرم کال لھا کاش اس کی وجہ یہ ہے کہ
جب جیو اور پدگل دو چیزیں انادی ملن لیں تو ان کے ساتھ وہ جگہ کی قدیم ماننی پڑتی
جہاں وہ ہمیشہ سے ہیں چنانچہ اس کی کا نام آکاش ہے۔ چونکہ ہر ایک چیز تبدیلی حالت
تبدیلی جگہ کرتی رہتی ہے اسلئے اُس کی تبدیلی حالت کے واسطے کال یا وقت کی ضرورت
ہے اور تبدیلی جگہ کے واسطے کسی دور اور ایسی مشیاء کی جو ان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ
لے جاوے یا ایک جگہ ٹھہرا رہے دے چنانچہ ان کا نام دھرم و ادھرم ہے۔ دھرم و ادھرم کو
کسی اور فلسفے میں آجنگ علوہ ہستیاں نہیں مانا ہے مگر سائنس وال آجکل ایسی ہستیاں
کی تلاش میں ہیں اور وہ بھی دھرم و ادھرم ہیں۔ سانکھ مت کہتا ہے کہ جیو کرنا نہیں ہے
بلکہ صرف بھوگنا ہے۔ پرکرتی اُس کے واسطے طرح طرح کے بھوگ جیتی ہے تاکہ اس کو تجربہ

بدھ دھرم کے مطابق یہ تمام کائنات ایک غیر متبدل قانون کے تابع ہے لیکن اس قانون کے نیچے کوئی متغیر نہیں ہیں۔ اس دھرم مان کا کوئی راجہ نہیں گنا کی سزا اور ثواب کی جزا تو ضرور ملتی ہے لیکن سزا جزا دینے والا کوئی نہیں۔ ہم ہم رنگ اور واسین ہے۔ کسی کے دکھ دند نہیں کرتا اور کسی کی نکتی میں مددگار ہے۔ دنیا میں دکھ اگیا ننا کی وجہ سے ہے انسان اگیا ننا اور موہ میں پھنسا ہوا۔ میرا میرا کرتا ہے۔ یہ اگیا ننا اپنی ہی طاقت سے دور ہو سکتی ہے اور اس کے دور ہونے کا مارچا را علی صدا تھنل پر ہے۔ اول دنیا دکھ کی جگہ ہے۔ ہستری پتر سب مایا کا کھیل ہے دوم ترشتا ہی سب دکھوں کا کارن ہے۔ سوم۔ ترٹنا کے دور کرنے سے دکھ کا ناش ہوتا ہے چہارم دکھ دور ہونے کا ذریعہ اشتانگ مارگ ہے جو اس طرح پر ہے۔

(۱) شد دھشی یعنی اشیاء کی حقیقت کا صحیح علم ہونا (۲) ست سٹکلیپ یعنی پریم دیا اور آتم تیاگ کے خیالات رکھنا (۳) سد گاید یعنی زندہ۔ فضولی گئی۔ جھوٹ اور سخت کلامی سے پرہیز کرنا (۴) سربو ر یعنی نیک چلنی سے رہنا۔ جو ہنسنا بے ایمانی اور خواہشات کی غلامی سے پرہیز کرنا (۵) سراجو کا یعنی جائز طریقوں سے لذی گمانا (۶) سربیا م یعنی من بھن کا سے سے برائی کو چھڑانا اور بھلائی میں لگنا (۷) ست سمرتی یعنی جسم۔ حوی۔ دنیاوی اشیاء کی ناپائیداری کا خیال رکھنا (۸) سمیک سا دی یعنی چت کی سچی شانتی جو جیون کے پوتر کرنے سے حاصل ہوتی ہے حاصل کرنا۔

بدھ دھرم کے ڈیوٹیل نوٹ صفحہ ۳۴ پر بیان کئے گئے ہیں۔ بدھ دیو کہانیوں کے ذریعہ پیش دیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ لوگ بچل کی طرح کہانیاں سننے کے شائق ہیں اس لئے میں ان کہانیاں میں ہی آپدیش دوں گا یہ دنیا کیونکر پیدا ہوئی اس کا جواب بدھ نے اپنی اپنی سوانحی بدھ دیو معنض پر کا ش دیو (لوک پسترنے جب بدھ سے پوچھا کہ موت کے بعد بدھ کا جسم رہتا ہے یا نہیں تو اس کا جواب بدھ نے صاف نہیں دیا۔ (۱) زچول لوک دوا و ہم نکات (۲) درشنوں کا مختصر بیان کہے اب میں اپنے سلسلہ معقول کو پھر شروع کرتا ہوں۔

اگر امت یا نیست ہوتا تو گدھے کے سینک کی طرح معلوم ہی نہ ہوتا۔ پس مایانہ تو ست ہے
 اور نہ است بلکہ افروچینہ یا ناقابل بیان ہے۔ مایا انادی ہے کیونکہ برہم شبدہ گیان ہونے
 کی وجہ سے اس کا کرتا نہیں ہو سکتا۔ باقی جو کچھ ہے وہ سب مایا سے پیدا ہوا ہے مثلاً شبدہ
 ایشوہ جو جگت وغیرہ مایا اگرچہ انادی ہے مگر چونکہ اُس کا کوئی شجاد وجود نہیں ہے اس لئے
 یہ صرف نام ماتر ہے دراصل ایک ہی وجود۔ یعنی برہم شجاد وجود ہے۔ مایا میں تین گتیاں
 راج اور تم ہیں۔ برہم سجداتند ہے جب برہم اپنے آپ کو شروٹکشیان سمجھے تو اس کا نام
 ایشوہ ہے اور جب تعوی شکنی والا سمجھے تو جیوہ ہے۔ برہم ہی جگت کا آبادان کامل ہے اور
 یہاں جگت کامل جب اصل گیان حاصل ہو جاتا ہے اس کو موش کہتے ہیں گیانی اپنی ذات کے
 سرو میں مست رہتا ہے دنیا اس کو تکلیف دہ نہیں رہتی ایسی حالت کو حیون گت کہتے ہیں۔
 جب جسم بھی باقی نہیں رہتا تب بدیہ گت ہوتی ہے۔ جیون گت کی حالت میں اودیا کا کچھ پیش
 باقی رہ جاتا ہے وہ بدیہ گت ہونے پر جھوٹ جاتا ہے جو جوا ہے آپ کو پلندہ سمجھ رہا تھا اور گیان
 جانا رہتا ہے دستخیز رسالہ سادہ روایت ملہ تمبھ ۱۱۱

پودہ دھرم بدہ دینے نفسانی اور حیوانی خواہشوں کا ایک طرف اور برہم و براگم
 سنت میں اکو دوسری طرف چھوڑ کر میانہ روی کی تعلیم دی ہے جس
 پر عمل کرنے سے انسان کی اندونی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور سچی شانتی جس کو نیروان کہتے ہیں
 اس ہی جنم میں حاصل ہو جاتی ہے۔ بدہ روح کی شخصیت کو نہیں مانتے تھے وہ کہتے تھے کہ شخصیت
 یا ہنگر یا غدی یا "میں کا خیال" اودیا کی وجہ سے ہے اودیا اور ہونے سے "میں" کا خیال
 برہم کی جتنی کے سمندر میں فنا ہو جاتا ہے اگر وہ روح کی شخصیت کو نہیں مانتے تھے مگر تاسخ اور
 کریم کے پل کو تسلیم کرتے تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ کرم قایم رہتا ہے اور جب جیوہ مر جاتا ہے تو اس
 کے کرم کے موافق دوسرا جیوہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے ایک چور کے شعلہ سے دوسرے چراغ
 کا شعلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک نسل کی سزا جزا دوسری نسل کو ملتی ہے۔

سور۔ اندھڑا مزہ سات پائال جہاں۔ رساں۔ آں۔ ستل تیل۔ تاتل اور پائال میں۔ دیہ
 لوک کے چھ لوک یہ ہیں۔ بھور۔ سور۔ جہر۔ جہن۔ تپ۔ ستیہ۔ زمین سے نیچے کے لوگوں
 میں نامک رہتے ہیں اور اونچے کے لوگوں میں دیوتا۔ اس دنیا میں آدمی کے ساتھ خواہشیں
 لگی ہوئی ہیں ان کے پور کرنے کی تنگدہ میں وہ دھکی رہتا ہے یہی جندہ ہے یہ دکہ ویدک کرم
 یا تیکہ کرنے سے دور رہتے ہیں اور اونچے لوک نصیب ہوتے ہیں جہاں ہزاروں برس بھوک بھوک
 کر پھر اسی دنیا میں آتا پرتلے پھر تیکہ کرنے سے پھر اونچے لوک یا سوگک لٹے ہیں سوگڑوں کے
 بھوک کا ہی نام موکش ہے۔ وہاں موکش کسی کو نہیں مل سکتی کیونکہ کرم کا پھل ایک ہی عاقل و
 تک ہی ہو سکتا ہے اگر جیدوں کو دعائی ہو کرش ہو جاوے تو پھر کوئی جیو کرم آنے والا نہ رہیگا
 اور اس کا انتظام عالم نہ چلے گا۔ سروگیہ کوئی نہیں ہے۔ وید کسی پرش کے بنائے ہوئے نہیں
 ہیں پران بچے ہیں۔ پرتگیں۔ آواہی۔ شبد۔ پانچاں۔ سار تھا پتی۔ اہتاد۔

آرمیناسیا ویدانت { آرمیناسیا ویدانت میں ویدوں کے تیسرے حصے یا گیان

ایک ہی ہستی جس کو برہم کہتے ہیں قائم بالذات مانی ہے۔ برہم سرسب ویلی ہے اور ہی شدہ
 گیان ہے۔ گیان میں دو طرح کا ان ہو جاتا ہے ایک اصلی جیسے آدمی کو عالم بیداری میں معلوم ہوتا
 ہے کہ میں آدمی ہوں دو سر افرضی جیسے عراب میں اپنے آپ کو بادشاہ یا کنگل دیکھتا ہوں ساکھ
 دشن میں جو چپکنی کو ایک طبعہ قائم بالذات ہے مابہ وہ غلط ہے۔ اصل بات کا فرضی ان
 ہو ہے۔ اس لئے اس کا نام مایا ہے گیان ہے۔ گیان کے معنی گیان کا اہواؤ نہیں ہے کہ
 گیان میں جو چیزیں نمودار ہوتی ہیں جیسے شے کا سانپ۔ مایا اور مایا کے کاہلی کوہ دست کہہ
 سکتے ہیں نہ است کیونکہ دست وہ ہوتا ہے جو تینوں زمانوں یعنی ماضی حال اور مستقبل
 میں قائم رہے جیسے گیان لیکن رشتی میں جو سانپ نظر آتا ہے۔ اس کے گیان سے اس کا
 ناش ہو جاتا ہے اس واسطے اس کو دست نہیں کہہ سکتے۔ اندھڑی وہ دست ہے کیونکہ

ہو گئے۔ وہ نامرانی احساس کہتے ہیں۔ موکش وہ حالت ہے جس میں وہ نہیں ہے۔
 آتما کی دو قسمیں جو آتما اور پرتما ہیں۔ آتما جسم نہیں ہے کیونکہ جسم بدلنے والی ہے مگر پرتما میں
 جو جسم تھا وہ جوانی میں نہیں رہتا لیکن۔ میں کا اطلاق برابر ہوتا ہے اس واسطے جو آتما
 جسم سے علوہ ہے۔ پرتما جو آتما سے علوہ ہوتی ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ کاریہ سے کاریہ کے
 بنانے والے کا انومان ہوتا ہے جیسے کپڑے سے جولاہے کا مکان سے مہمار کا اسی طرح کائنات
 کا بھی ایک بنانے والا ہے جس کو پرتما یا ایشو کہتے ہیں۔ جو چیز پر تکیہ سے نہ جانی جاوے
 اس کو انومان سے جانتے ہیں۔ انومان کے پانچ اجزاء ہوتے ہیں (۱) پرتگیا (۲) ہستو (۳)
 درشنا (۴) اپنے وہ، انجان ان کا مفصل حال منطقی کے ذیل میں آگے چل کر کیا جاوے گا
 نیائے اور شیشک نفس انومان کے ان پانچوں اجزاء کو ماننے ہیں لیکن دیدانت میں پچھلے
 دو کو چھوڑ کر پہلے تین استعمال کئے جاتے ہیں۔

پورب میرانسا { میرانسا کے معنی چار کے ہیں۔ دو چار سے ملو ویہ کا چار ہے۔ ویہ
 کے تین حصے ہیں اول منتر بھاگ جس میں دیوتاؤں کی حمد و ثناء
 کے معنی ہیں دوسرا برہمن بھاگ جس میں یہ بتلایا ہے کہ ویدک کرم یعنی گنہ وغیرہ کو نہ کر کے
 جاتے ہیں اور کس کس موقع پر کن کن سامنتر کس طرح اور کس شخص کو پڑھنا چاہئے ان کی تعلیم
 پھیلاؤ بہت ہے تیسرے ایشو بھاگ ہے جو گیان کے متعلق ہے اور جس میں آتما کا سرود
 بیان کیا گیا ہے۔ ویدوں میں کرم۔ آپاسنا اور گیان کا ذکر ہے ان کو تری وید یا تین وید کہتے
 ہیں۔ میرانسا میں جینی رشی نے ویدوں کے دوسرے بھاگ کی تشریح کی ہے اس میں کرم اور
 گیہ کا بدھان ہے۔ کرم کرنے سے دھرم ہوتا ہے دھرم سے لوہے لوہے ہیں لوہے لوہے ہیں
 دیوتا دھرم میں لہذا وید کرم لوہ۔ اور دیوتا ہی ویدک کرم کا نڈ کے برے اجزاء ہیں۔ وک
 دو ہیں ایک دیو لوہ دوسرے بھو لوہ بھو کو کہ لکھی کہتے ہیں اس میں چودہ لوہ ہیں ایک
 زمین چھ ہزار ک اور سات پانچ ہزار کہ یہ ہیں۔ مہا کالی اور شری۔ رود و جد و بھگاتی

ہونے سے ہم مرن نہیں ہوتا اور ہم مرن کے ہونے سے موکش ہوتی ہے۔

شے کی موجودگی کو اس کی سستا اور غیر موجودگی کو ا بھاؤ کہتے ہیں ا بھاؤ دو طرح کا ہوتا ہے ایک اثبت ا بھاؤ یا نیتی محض جیسے اس جگہ گھڑا نہیں ہے دوسرے سنہرگ بھاؤ یعنی تعلق سے غیر موجودگی اس کی تین قسم ہیں ایک براگ ا بھاؤ یعنی چیز کے وجود میں آنے سے پیشتر کی حالت دوسرے پر ادھونس ا بھاؤ یعنی چیز کے ٹوٹنے کے بعد کی حالت تیسرے ایندنیہ ا بھاؤ یعنی ایک چیز میں دوسری کا ہونا۔ جیسے گھڑا کھڑا نہیں ہے ہر ایک کاریہ یا معلول اپنی کارن یا علت سے بنتا ہے یا یوں کہو کہ کاریہ اپنے براگ بھاؤ کی ضد ہے۔ مثلاً ایک شخص کپڑے کے کسے کے اوپر نیچے کے دو حصے بنتے اور ابھی جڑے نہیں تو کسے کا براگ بھاؤ ہے جڑ جانا ہر وہ ملک کاریہ روپ موجود ہو جاتا ہے۔ کسے کے دو ٹکڑے کرنے سے اس کا پر ادھونس ا بھاؤ ہو جاتا ہے۔ کارن چار طرح کے ہوتے ہیں ایک آپادان کارن یا علت مادی جیسے کپڑے کے لئے سوت۔ دوسرے قیمت کارن یا علت فاعلی جیسے کپڑے کے لئے جو لانا تیسرے اسادھارن کارن یا علت آلہ جیسے جالہ کے اوزار چوتھے سادھارن کارن یا علت عام جیسے ویش مال وغیرہ دنیا میں اشیاء کا علم پرمان کے ذریعہ ہوتا ہے پرمان چار ہیں پرکیش اوتان اہمان اور مشبد جو چیز پرمان سے جانی جاوے اُسے پرمانہ کہتے ہیں ایسی اشیاء بارہ قسموں میں منقسم ہیں آتما شمرہ۔ اندیہ۔ ارتھ۔ پترہی۔ متن۔ کرتم۔ دوش۔ جنم پھل۔ واکھ اور موکش۔ آتما جسم انسان میں بھوگئے واللہ اُس کے آٹھ ٹکڑے ویشٹک درشن کے ذکر میں بیان کئے گئے ہیں۔ شمرہ آتما کے رہنے کا گھر ہے جس میں بھوگ بھوگئے جاتے ہیں۔ اندیہ بھوگ کے سادھن یا اندھ ہیں ارتھ دشنے بھوگ ہیں اور یہ مشبد۔ مسپر میں مد پ۔ سوس اور گھڑا ہیں۔ پترہی یا گیان ان کے بھوگئے کا نام ہے۔ متن بھوگ یا الو بھوگ کرانے واللہ کرتم میں بچن شمرہ کی تحریک کو کہتے ہیں جو بھوگ کے واسطے کیجاتی ہے دو قسم کو محمولے والی چیزیں ہیں اور راگ دوش وغیرہ کی صورتوں میں نمودار ہوتی ہیں۔ جنم کرمن کا نتیجہ ہے۔ پھل سکھ و دکھ کا

ادھر۔ سنسکار۔ جن میں سے پہلے پانچ گن برہموی۔ عمل۔ اگنی۔ دایو اور اکاش کے ہیں
 بچھے آتھ جوہر آتما کے ہیں اور باقی پنج کے گیارہ گن ایسے ہیں جو کئی کئی درجوں میں عام ہیں۔
 بہتر حیثیات کو کہتے ہیں یہ آتما کا گن ہے۔ اور وہ دو طرح کی ہوتی ہے ایک ان ہوا اس
 دوسرے سمرتی یا حافظہ۔ سمرتی سنسکاروں سے پیدا ہوتی ہے ان ہوا سنسکاروں
 سے پیدا نہیں ہوتا ان ہوا سمرتی دو طرح کا ہوتا ہے ایک پر یا محقق دوسرے اپر یا غیر
 محقق۔ پھر اپر یا کئی بھی دو قسمیں ہیں ایک سنسنے یعنی تشکیہ دوسرے دیر یہ یعنی مخالف ہر مان
 کی تین قسم ہیں پریشک۔ انان اور شہید اور ان کے گرن یا ذرائع بھی ہیں جن کو پرمان
 کہتے ہیں یعنی پریشک پرمان۔ انان پرمان اور شہید پرمان چار نسل کے ٹٹے چھ پدارتھ ہیں۔
 دھرم۔ مہ۔ کریم۔ ساتاچہ۔ ویشیش اور ساتاچہ ویشیش کے مغلدین پدارتھ تشکی
 سادہ سبب۔ اور ابھار اور شل کرتے ہیں اس طرح نو پدارتھ ہوجاتے ہیں لیکن زیادہ تر منطقی
 سات پدارتھ ملتے ہیں۔ تشکی اور سادہ سبب کو نہیں مانتے۔ ان پدارتھوں کے سادہ صرم اور دھرم
 دھرم کے گیان سے جو ترگیان ہوتا ہے اس ہی سے کئی حاصل ہوتی ہے۔ ویشیشک مت
 کا دوسرا نام پشو پت اور اورنگ بھی ہے۔

نیائے کانت ویشیشک جیسا ہے وہ بھی آرنجہ۔ باوا اور تین وجد قائم
 بالذات مانتا ہے نیائے میں سولہ پدارتھ مانتے ہیں (۱) پرمان (۲)

پریمہ (۳) سنسنے (۴) پر یوجن (۵) درشتانت (۶) سدھانت (۷) سوپ (۸) ترک

(۹) نرنے (۱۰) باور (۱۱) طپ (۱۲) ٹیڈ (۱۳) ہیتا بھاس (۱۴) اچل (۱۵) جاتی (۱۶)

گرو استھان ان پدارتھوں کے گیان سے موکش ملتی ہے وہ اس طرح کہ جیو کو بندہ گیان سے

ہے۔ ترگیان سے آگیان کا ناش ہوتا ہے۔ آگیان کے ناش سے راک ویش ویشہ و دوشلی

کا ناش ہوتا ہے۔ دوشلی کے ناش سے پرورنی کا ناش ہوتا ہے۔ پرورنی کے ناش سے

کرم بندہ ہوجاتے ہیں کرموں کے بندہ ہونے سے پراربدہ کا بندہ ہوتا ہے۔ پراربدہ کے بندہ

ہے اس کی دوسریں ہیں ایک سمپرگریات یا با علم سادہی جس میں دھیان کی ہوتی چیز کا علم رہتا ہے دوسرے آسمپرگریات سادہی جس میں یہ علم بھی نہیں رہتا عالم و معلوم کا فرق اٹھ جانا ہے۔ اور نقطہ یکسانی رہ جاتی ہے۔ اسمپرگریات والے یوگیوں کو موکش ہوتی ہے اور وہ پھر سنسار میں نہیں آتے۔ وارنا۔ دھیان۔ سادہی تینوں کو ملا کر ششم یم یا سٹھم کہتے ہیں۔ انشانگ یوگ سے بڑی بڑی سیدھیان یا کرانیاں حاصل ہر جاتی ہیں مگر موکش کا متلاشی ان سے دل نہیں لگاتا۔ سٹھم سے جب پرش در کرتی میں تمیز ہوجاتی ہے تو اس کو ہی کیو لیہ کہتے ہیں۔ سادہی میں رکاوٹیں و کنڈیپ اور کیش سے ہوتی ہیں۔ بیماری۔ شک و شبہ کم چھدی وغیرہ و کنڈیپ یا غل میں۔ آگیاں۔ اتنا۔ راکش یا جے ریش یا پنج کلیش کہلاتے ہیں۔ جن کو دور کرنے کی کوشش درکار ہے۔

ویشیک درشن { ویشیک درشن میں آرنہ بادا دین و جد یعنی ایشور۔ جید اور پر کرتی قائم بالذات مانتے ہیں۔ ایشور سریشٹیمان اور سرگوبو جید اپ فکری مان لاپنگی ہے۔ جیوگیان سروپ نہیں ہے بلکہ دشن کے سجوگ سے تبدیل میں اماندی کے سجوگ سے من میں اور من کے سجوگ سے اسٹروگیان پیدا ہوتا ہے۔ ایشور میں گیان گن ہینہ سے ہے اس واسطے وہ سرورگی ہے وہ مثل کہاں کے دنیا کو رہتا ہے۔ دنیا میں نور در یہ ہیں پر قوی۔ جل۔ جیج۔ واپو۔ آکاش۔ کال۔ جوشا۔ آتما اور من۔ سانکھ کی طرح ویشیک میں آکاش کو تنہا نہیں مانا ہے بلکہ اس کے نزدیک فضا کو آکاش کہتے ہیں۔ آتما دو طرح کا ہے ایک غیر مادی گیان والا جبرائلا دو سرا دوا می گیان والا پر اتما۔ آتما کی دو فلیں سرب و اپانی ہیں چونکہ ہر ایک جبرائلا کے شک و شکہ کی جگہ میں اختلاف ہے اس لئے ہر ایک جسم میں علیحدہ علیحدہ ہے + نو چار تھوں میں ۲۸ گن میں گندھ۔ رس۔ روپ۔ ستر۔ شبد۔ قدا۔ مقدار۔ علیحدگی۔ میل۔ جملی۔ تقدیم تاخیر۔ جلدی ہیں۔ ماتی ہیں۔ چکنا پن۔ بھجی۔ شک۔ وکھ۔ اچھا۔ دیش۔ پرتین۔ موم

ہے۔ اس میں ست۔ برج۔ تم۔ بین گن ہیں۔ پر کرتی سے ۳۳ تو معنی بدمان۔ بدبہی۔
 اہنسا۔ سن۔ پانچ گیان اندری پانچ گرم اندری پانچ فن اور پانچ مہا بھوت پیدا
 ہوتے ہیں ان میں پرش تو ملا کر ساکھ کے ۲۵ تو ہوتے ہیں۔ ۲۴ تو بھوگ روپ ہیں۔
 پرش ان کا بھوگنے والا ہے جو گیان سر روپ ہے۔ گیان میں کر یا نہیں ہے۔ اس واسطے
 پرش اکر تا ہے سگر بھوگتا ضرور ہے پرش کی تعدد والا اتہا ہے کیونکہ ایک کے ان ہر علم
 میں جہیز ہے وہ دوسرے کے ان ہر میں نہیں ہے۔ بدبہی میں جیتن کا عکس پڑتا ہے اس لئے
 وہ کام کرتی ہے جس طرح وہ آگ میں پڑ کر آگ کا کام دینے لگتا ہے یا جس طرح کپاڑا
 برقی رد کے قرب سے مفاطیس کا عمل کرنے لگ جاتا ہے اسی طرح جڑ بدی جیتن کی قربت
 سے نظام عالم جیتی ہے۔ پر کرتی اور پرش کا حال مثال اندھے اور ننگڑے کے ہے اندھا
 دیکھ نہیں سکتا مگر چل سکتا ہے ننگڑا چل نہیں سکتا مگر دیکھ سکتا ہے دونوں مگر جو کام چاہیں
 کر سکتے ہیں۔ پرش نور بصارت پہنچاتا ہے۔ اور پر کرتی اس کی روشنی میں تمام کام کرتی ہے
 مگر پرش آگیان سے بھر رہا ہے کہیں کرتا ہوں۔ یہ آگیان اتادی ہے۔ پر کرتی صرف اس واسطے
 کام کرتی ہے کہ پرش بھوگ بھوگے اور فخر حاصل کر کے جلتے کہیں ان ٹماٹوں سے علوہ
 صرف کیا تا اور خدمت ہوں۔ آگیان کا نام بندہ اور گیان کا نام موکش ہے اور اس ہی کو
 کیر لہ کہتے ہیں۔ یہ گیان ۲۵ تہوں کے دھار سے حاصل ہوتا ہے۔ ساکھ میں ریاضت
 یا تپش کی تعلیم نہیں ہے صرف گیان سے مکتی ہوتی ہے۔ پر کرتی چونکہ جڑ ہے اس کی اپنی کئی
 غرض اس تماشہ کرنے سے نہیں ہے۔ اس کا عمل صرف ایسا ہے جیسا کہ گائے کے اجیتن
 تھنوں میں سے بچھڑے کو دیکھ کر خود بخود دھو دھو کا محل آتا۔ ساکھ میں آرنجہ وادی معنی یہ بات
 کہ دنیا کسی خاص وقت میں بنتی ہے، نہیں مانتا گیا ہے اس لئے وہ خالی یا کرتا کے مسئلہ نہیں
 مانتا بلکہ پر نیام واد اتا ہے یعنی پر کرتی کو ہی واپک ورجہ تسلیم کرتا ہے جو بدی اہنسا کا دھڑ
 مختلف قسم کی صورتیں اختیار کرتی ہے اور جگت رہتی ہے۔ ساکھ معنی بانی بھان کر پنے میں۔

شردان اور **Conduct** کہتے ہیں اور دین کو دھرم یا **Conduct**

ایمان سے مراد ہے پاپ پن سرگ - نرگ - بندہ - مگرش - آداگون - ایشور
پاپ کی سزا اور پن کی جزا وغیرہ وغیرہ میں اعتقاد رکھنا اور دین سے مطلب ہے۔ ہنسنا جھوٹ
چھٹی - زنا وغیرہ پاپوں سے بچنا اور پر اچھا - خیرات - ایشور بھگتی وغیرہ نیک کام کرنا جو لوگ
دھرم و ایمان دونوں کے پابند ہیں ان کو آسک کہتے ہیں۔ اور جن کے نزدیک نہ کچھ پاپ ہے نہ پن
نہ کسی بد فعل کی سزا اسلئے نیک کی جزا ہے۔ نہ کوئی جبر ہے نہ ایشور ہے وغیرہ وغیرہ ان کو ناسک
کہتے ہیں۔ چنانچہ پہلے پانچ درشن والے آسک اور چھٹا چارداک ناسک کہلاتا ہے۔ دین و
ایمان کو درست طریقہ پر جاننے کے لئے تیان کی بھی ضرورت ہے۔ اس لئے مذہب کے ہی تین
پہلو تیا یعنی ایمان - دین - اور تیان۔

جین مذہب ان تینوں کو ماننا ہے اور ان کا نام تین رتن رکھتا ہے۔ جین مت کی
رو سے جب تک یہ تینوں نہیں ملتی حاصل نہیں ہو سکتی۔ باقی مذاہب میں سے کوئی صرف
تیان کو جانتا ہے کوئی صرف دین کو کوئی صرف ایمان کو کوئی دین و ایمان دونوں کو۔ تینوں کو اور
کوئی مذہب نہیں ماننا اسلئے اگر چہ جو جموتو سچا آسک مت ہی ہے باقی اور سے ہیں
جیسا آگے چلکر مقابلہ سے معلوم ہوگا۔ یہاں پہلے درشنوں کا خلاصہ ملاحظہ کیجئے۔

ساتھ درشن { یعنی اپنی آتما سے تعلق رکھنے والے جیسے ہمارے فکر وغیرہ ۲۲ اوجی

بہرنگ جزد سرے جانداروں یا مادی اشیا سے پہنچتی ہیں جیسے غیر کے کانٹے اور مکان کے
گرنے سے (۲۳) اوجی دیوگ یعنی آفات ارضی و سماوی جیسے زلزلہ و وبا وغیرہ۔ یہ دوک ویدک
طریقہ یعنی یگ وغیرہ سے رو نہیں ہوتے ان کے دور کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے انسان کو کہ
کی ماہیت جانے۔ اپنا سروپ جانے اور جانے کہ وہ اس کا کیا تعلق ہے ایسا کرنے
سے وہ دور ہو سکتا ہے۔ اشیاء دنیا کی علت اولیٰ پر کرتی ہے جو تبدیلی اشکال کرتی رہتی

جن کو چوہہ ادا جمہ کہتے ہیں۔ دوسری پارٹی نے جس کا ہیڈ خود رشیجہ دیوہی کا پوتا ماریج تھا اجماعاً جو کا نام ریش اور برکٹی رکھا۔ دونوں نے جیوں کی تعداد بے شمار بتلائی۔ رشیجہ دیوہی نے اجماعاً پانچ اقسام میں تقسیم کر کے اونکا نام پدگل۔ دھرم۔ ادھرم۔ کال۔ اکاش رکھا۔ ماریج نے برکٹی کی سسکھیا د شار، ۲۲ اقسام میں منقسم کی۔

اس طرح ایک مت سے دومت بن گئے۔ ایک رشیجہ ہی والا ابتدائی مذہب جو میں مت کہلایا اور دوسرا ماریج والا جو بعد میں ساکھ مت کہلایا۔ اب قبل اس کے کہ میں دوسرے مذاہب کے آثار کا سبب بتلاؤں یہ مناسب ہو گا کہ پہلے میں انکی فلاسفی کو مختصر آ بیان کر دوں ایا کرنے سے ایک تو ناظرین کو ان کا علم ہر جاوے گا دوسرے آئندہ بیان آسانی سے سمجھ میں آ سکے گا۔

ہندوستان میں ۹ قسم کے فلسفیانہ خیالات ملنے جاتے ہیں۔ ایک جین دوسرے ساکھ تیسرے لوگ چوتھے سیمان۔ پانچویں ویدانت چھٹے بودھ۔ ساتویں نیائے تھیوں ویشیشک۔ زون چاندک ناسکھ جن فلسفہ تو اس کتاب میں بالتفصیل بیان کر دیا گیا ہے۔ چاندک اگر سچ پوچھتے تو کوئی فلسفہ ہی نہیں ہے کیونکہ اس کے نزدیک ہن واپ الھود ستر جنم سوگ موکش کہ ہے ہی نہیں۔ مگر تاہم اس کا تھوڑا سا ذکر بھی ضروری ہے جو چکھ ہے باقی کا بیان اب کیا جاوے گا۔ میں یہاں یہ بھی شک رفع کرنا چاہتا ہوں کہ عام طور پر جو دھرم بتلائے جاتے ہیں اور میں نے بیان کر دیئے ہیں اس کا سبب کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ اصل دھرم میں یہ عقائد چھ ہی ہیں۔ ایک جین دوسرے بودھ تیسرے ساکھ لوگ چوتھے ویدانت۔ پانچویں نیائے ویشیشک چھٹے چاندک سترک۔ ساکھ اور لوگ کا ایک مت ہے اور نیائے ویشیشک کا ایک سدھانت ہے۔ اس لئے ان کو ایک ایک میں ہی شمار کیا گیا ہے۔ ہندوستان سے باہر جہاں اب ہیں وہ الہیاتی خیالات میں سے کسی دھرم کو لے جاتے ہیں۔

ہر ایک مذہب کے وہ پہلو ہوا کرتے ہیں۔ ایک رومان دوسرے دین۔ ایمان کو ہی

جنگی لائق کی سختی برداشت نہ ہوئی۔ کیونکہ وہاں جنگ رہنا ہوتا تھا اور جاڑے گرمی برسات کی موسمی نکالیف برداشت کرنی پڑتی تھی اسلئے انہوں نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا مگر وہ ریشم جو دو جی کے بیٹے بھرت کے خوف کے مارے شہر میں واپس نہ آئے جنگل میں ہی رہتے رہے۔ اور وہاں ہی اپنے رہنے کے لئے کسی نے کتیا بنائی کسی نے پھتری رکھنی شروع کی کسی نے بھگویر کپڑے پہننے اختیار کئے وہاں ہی جنگل کے کندہ مول کھانے شروع کئے۔ کندہ مول وغیرہ مقوی اشیاء کھانے سے جب کام شروع ہوتا ہے لگاؤ اپنے ساتھ محمدوں کو بھی رکھنا شروع کر دیا۔ اس طرح دو زبان ہو گئیں۔ ایک ریشم دیو والی دوسرے دوسرے سادھوؤں والی چونکہ دوسرے سادھوؤں نے جنگل میں رہتے ہوئے بھی ایک طرح کی تمدنی حالت اختیار کر لی۔ اور بجائے سادھو کے گہم ہستی بن گئے اور اس جھگڑے کا باعث ان کا کندہ مول کھانا ہوا اس لئے ریشم دیو جی کی پارٹی نے سادھو کے لئے بھکشا جو جن جائز قیلا یا اہل کندہ مول کھانا منع کیا مگر دوسروں نے کندہ مول کو جائز رکھا اس زمانہ میں ریشم دیو جی کو اپنا افتادار مانا جاتا تھا اگر کوئی لاصل مسئلہ ہوتا تھا۔ تب ان سے ہی رائے لی جاتی تھی جب لوگوں نے ان سے دنیا کی بابت سوال کیا کہ یہ کیسے بنی ہے تو انہوں نے بھی فرمایا کہ یہ چوڑی سے رسی ہی جلی آ رہی ہے اس میں جزوی تغیرات تو ہوتے ہیں مگر اس کا ناش نہیں ہوتا پدارتھ کا یہی سوجھاؤ ہے اس میں تبدیلی حالت چاہے ہوتی رہی۔ مگر وہ ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ قائمی کے لحاظ سے دنیا میں ایک ہی شے ہے جو ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ یہ کبھی پیدا نہیں ہوتی بلکہ خود آدھاء ہے خود بخود ہونے والی ہے وہ انت اور تعوت کا مسئلہ کد دنیا میں ایک برہم ہی برہم یا خدا ہی خدا یا ہم دوست ہے اس ہی پہلو کو لئے ہونے ہے مگر جو دنیا میں بحالہ قایم ایک درمید ہے مگر یہ بھی دیکھا جائے کہ اس میں کہیں گیان پایا جاتا ہے۔ اور کہیں نہیں پایا جاتا۔ گیان والے حصہ کا نام جیوا دیگان درکنے والے حصے کا نام اجیو ہے۔ اس طرح گیان کے ہونے نہ ہونے کے پہلو کو دیکھا جائے اور قسم کی اشیاء پر

شہر بسایا۔ خانہ بدوشی ترک کر کے شہر قصبے آباد کئے۔ کھیتی باڑی۔ لکھنا پڑھنا کھانا پکانا جو کچھ بھی کام تمدنی حالت کے لئے درکار ہیں سکھائے اور اسی واسطے رشتہ و بیوی دنیا کے رہنے والے برہما کہلائے۔ چونکہ رُتبہ دیو جی نے پالنہ و پرشن کے طریقے بھی لوگوں کو سکھائے اسی واسطے لائہی کا نام دیستویا پرورش کرنا لایا بھی پڑا۔ انہوں نے ہی دنیا کے کاروبار باقاعدہ چلانے کے واسطے پختہ تری اور دیش و فساد میں وزن مقرر کئے۔ جب تک لوگ خانہ بدوشی کی حالت میں تھے اور اپنی تمام کارروائی درختوں سے کرتے تھے۔ تب تک لائہی کو کسی دوسرے کو حلیف دینے بھوٹ پڑنے چوری کرنے۔ زنا کرنے۔ اسباب دنیا اکٹھا کر نیکی کچھ ضرورت نہ تھی۔ لیکن جب لوگ قہدنی حالت میں باہم ایک جگہ مکر رہنے لگے۔ تب لوگوں کو اسباب دنیا کے اکٹھا کر نیکی کا شوق ہوا اور ایک دوسرے کا سامان دیکھ کر رشک و حسد کرنے کا موقع ملا۔ ایک دوسرے کی چیز چرانے لگے۔ جھوٹ بولنے لگے ایک دوسرے کی عورت کو تینے لگے آپس میں دغا کھانا کرنے لگے۔ کروہ۔ مان۔ مایا۔ بوجھ کا راج ہو گیا۔ اس لئے رُتبہ دیو جی نے ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ پر گروہ کو پاپ بتلایا اور ان سے بچنے کو حرم کہا۔ کروہ۔ مان۔ مایا۔ بوجھ کو پاپ کر نیکی کا ذریعہ بتلا کر اُس کے جہاں تک ہونے کم کرنے کی ہدایت کی۔ جب بہت عرصہ راج کرنے لگے گند گیا۔ لوگوں میں دنیاوی جھگڑے بڑھنے لگے اور بیٹے پوتے پہا ہو گئے تو دنیا ایک کوکھ کا گھر نظر آیا۔ پرانی جینٹل کی زبردستی کو جس میں نہ جھگڑا اچھا نہ رگڑا۔ یاد کیا۔ آخر اپنے بیٹے بھرت کو دلچ سپرد کر آپ کی تلاش پہاڑ پر پہنچے۔ بہت سے اور لوگ بھی جو شہری لاف سے تنگ آئے تھے انکے ہمراہ ہوئے۔ اس طرح ان کا نام انہوں نے کلیان کرنے والا پڑھ رکھا جس کا بابا سا کیلاش پر ربت میں بتلایا جاتا ہے پھر ملاک کیلاش پر ششہ دیو جی کے ورثہ میں گئے انہوں نے لائہی کو بھی ہنسا جھوٹ وغیرہ کے ترک کا پدیش دیکر مذہب کی بنیاد ڈالی۔ بہت سے لوگ رشتہ جی کے ساتھ ہونہ ور رہے تھے مگر بہت عرصہ شہری لاف سے تھکے ہوئے تھے بعد ان سے

پانا ہے۔ اگر کسی بات پر ایمان لانا ہے و شرافت کرنا ہے تو یہ ہے کہ اپنے ہی آتما پر بھروسہ رکھنا ہے ہی اعمال کو کرتا ہوتا جانا اور اگر دین و دھرم ہے تو یہی ہے کہ کسی پرانی کی ہنسا مت کرو جہاں ہنسا ہے وہاں ہی گناہ ہے جس کام میں ہنسا ہوتی ہے کسی پرانی کی جان بانی ہے کہ کسی کو بھگت نہیں ہے خوف و فکر پیدا ہوتا ہے وہی پاپ ہے بھوٹ چوری قتل و زنا وغیرہ جس کو پاپ کہا جاتا ہے وہ پاپ اس ہی لئے ہیں کہ ان میں اپنی آتما یا پران کو دکھ پہنچتا ہے اس لئے ان دونوں اصولوں کو ہر وقت نظر رکھنا چاہئے کہ اگر ایسا کر دے تو تمہارا کلیان اور تمہاری نگہی میں کچھ شبہ نہیں ہے +

چین مذہب ہی سچا آدش دھرم ہے اور یہی ایک یونیورسل مذہب ہو سکتا ہے

چین مذہب کی مشہوری۔ اس کے فرقوں کا حال۔ اسکی فلسفہ۔ اسکا آپدیش۔ اسکی منطق وغیرہ کا بیان ختم ہو چکا۔ اب میں آپ کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ باقی سب مذاہب کے خیالات جن مت میں شامل ہیں مدیوی یونیورسل مذہب ہو سکتا ہے۔

۱۔ ایک مسئلہ امر ہے کہ تمام مذاہب ایشیا میں پیدا ہوئے ہیں اور یہاں سے ہی دیگر ملک میں گئے ہیں۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ یہ مذاہب کس طرح پیدا ہوئے۔ تیسرے کال کے ردیکھو صفحہ ۱۱ ختم ہونے کے قریب تک تمام انسان خانہ بدوشی کی حالت میں رہتے تھے نہ کوئی گاؤں و قصبہ آباد تھا نہ کھیتی باڑی ہوتی تھی انسان اپنی سب کا مددائی درختوں سے کرتے تھے۔ اس زمانہ کو چین مذہب میں بھوگ بھومی کی حالت اور ویدک مت میں برہم راتری کہا ہے۔ ویدک مت کا بیان ہے کہ برہم راتری کے بعد دشو بھوگ لون کی "ناہی" سے کنرل کا پھول نکلا اور اس سے برہما جی پیدا ہوئے۔ برہما جی نے اس سرشتی کو چا میں ہمہ پہنچا کر "ناہی" راہ سے اسے ششہ رو جی پیدا ہوئے انہوں نے پہلے پہل اجداد کی

میں جی کے نیچے چھائی گئی۔ لالہ جی چار پانی پر لیٹ گئے۔ اداؤں کی گھروالی اُن کے پاس بیٹھ گئی
 تھوڑی دیر کے بعد اداؤں اور حری باتیں کرنے لگیں۔ لالہ جی اپنی باپ کی جتر جی
 میں تھوڑی سی دل بانی رہ گئے ہیں آپ نے اس کے واسطے بھی کابھی کچھ فکر کیا ہے یا نہیں لالہ
 جی بڑے باور کی کیا فکر ہے بھی کا انتظام سب اداؤں والا کر دے گا لالہ جی کی مراد تو یہ تھی کہ اداؤں
 والے بھنگوان کی کرپا سے سب کچھ ہو جاوے گا۔ مگر چرنے جو جی کے اداؤں پر لیٹ رہا تھا سمجھا کہ
 لالہ جی نے مجھے دیکھ لیا ہے اسلئے اپنے پتا کے جتر جی کے واسطے جو بھی درکار ہے وہ لالہ
 جی میرے سے لیں گے۔ ابھی کتنی آئی۔ آئے تھے نماز کو روک دے مجھے پڑے لالہ نے پھر کہا
 کہ اچھا ابھی کا بندوبست تو ہو جاوے گا۔ مگر کھانا وغیرہ جلد دلوں کے لئے درکار ہوگی اُس کے
 واسطے بھی آپ نے کچھ فکر کیا ہے یا نہیں لالہ جی بڑے تو بڑی نادان ہے اداؤں والے کو سب
 فکر ہے کھانا وغیرہ کا بندوبست بھی وہی کر دے گا۔ چونے کہا یاد دینا اچھا جھگڑا اداؤں
 جینوں کا بندوبست کہاں سے کر دوں گا۔ یہ معلوم لالہ جی میرے ذمہ اور کیا کیا کام کر دیں گے۔
 یہ سب کچھ کہتے ہیچے کو بڑا۔ اداؤں چار جو کونوں میں پیچھے ہٹے تھے انکی طرف اشارہ کر کے کہنے
 لگا کہ سارا انتظام اداؤں والا ہی کرے گا اور یہ مجھے دالے کیا کریں گے۔ یہ بھی کچھ کریں گے یا نہیں ہیں
 یہی حال ان لوگوں کا ہے جو سب کام پر مشغول نہ رہیں لالہ آپ کچھ کرنا کرنا نہیں چاہتے ہیں
 مذہب پر پیش دیتا ہے کہ تم کسی دوسرے پر بھروسہ نہ رکھو اپنے ہی آتما کو تڑپ ہو گنا سمجھو۔
 تمہارے فعل ہی اہل دی قسمت کے بنانے والے ہیں۔ جیسا بڑے دالے کا تو گئے گیہوں کا وقت
 کر دے گیہوں حاصل کر دے۔ جو نہ گئے۔ جو کا تو گئے۔ بیکر کا وقت لگا کر یہ امید نہ رکھو
 کہ پریشور تمکو آم کا پھل دے دے گا

مقدم از گستاخ ہمدرد جو
 از مکاتبات عمل فاضل مشو
 جب یہ حالت ہے تو پھر پریشور خواہ کئی ہے یا نہیں ہے تمہاری قسمت کا فیصلہ تمہارے ادا
 پر منحصر ہے۔ لہذا جی میں ایمان دیتی ہوں اپنے اوپر بھروسہ کرنا۔ ادا ہمدرد

دو اصول اپنا پروردگار پہنچا تھیں۔ دھن نثار کر دو اور اگر کتنی حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے آتما پر بھروسہ رکھو۔ اپنے آتما سے پرے پر آتما کو تلاش نہ کرو۔ دھن دھن شہر میں لوگ لال میں کے مصداق نہ بنو جو لوگ صرف ایشور کی دیوتا پر بھروسہ رکھ کر خود ہی سدھائی کو بخش نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں کہ ان پر منت ساجت سے ہمارے گناہ معاف کر دیں گے یا کسی دوسرے کی شفاعت و سفارش سے ہم کو بخش دیں گے اور سرگ یا کنت میں بھیج دیں گے وہ بڑی غلطی پر ہیں ان کو یہ معلوم نہیں ہے کہ ہمت مرواں ہی مدد نہ ہے۔ پر شرا تھ ہی کا مہائی کی کتنی ہے۔ دنیاوی نمائش گاہ میں انعام ان ہی فطرت کو ملتا ہے جو اچھے اچھے کام بنا کر لیتے ہیں اس لئے وہ شخص بڑے ہی دھوکے میں پھنسے ہوئے ہیں جو صرف چاہو سی اور سفارش کے بھروسہ انعام کی امید رکھتے ہیں۔ اور خود آتما بول نہ پاتے ہوئے امید رکھتے ہیں کہ پر آتما ہی اپنی کرپا سے ہم کو نجات بخشنے دیں گے۔

کہتے ہیں کہ ایک گاؤں میں ایک لالہ جی رہا کرتے تھے جو دس بیجے صبح کے وقت دھن لکھا اپنا سودا لگایا کال ایک گھڑے پر لاؤ قرب و جوار کے گھروں میں جا کر فروخت کیا کرتے تھے اور دات کے وقت اپنے گھروں پر آکر کرتے تھے ایک مذہب پیچ ہونے نے ان کے اس چم کی کرنے کا ارادہ کیا وہ سرفراہم ہی سے آہستہ آہستہ لالہ جی کے گھر میں گھس گئے ایسا اتفاق ہوا کہ جب چور گھر کے اندر داخل ہوئے۔ اس ہی وقت لالہ جی بھی اپنا مال فروخت کر کے واپس آئے گھر والی کو تو آزادی جو لالہ جی کا آتما معلوم کر کے گھبراے۔ جلدی میں چار چوتھ والا ان کے چاندوں کو ہاتھ میں پکڑ کر بیٹھ گئے۔ پانچواں چور سر پہننے لگا کہ کہاں پھیپوں سلاہ جی نے گھر میں گھسے ہی گھروالی سے کہا۔ آج میری بیعت خراب ہے میرے واسطے والا ان میں چار پائی ڈال دے والا ان کا نام سننے ہی جو چور والا ان کے پنج کھڑا چھپنے کی جگہ چھوڑا آٹھا گھبراہٹ اتفاق سے اس کی نظر جو والا ان کی بھت کی طرف پڑی تو والا ان میں ایک مٹی کی بطور انگن کے لگی ہوئی دیکھی جس کے اوپر کچھ پتھر سے ہونے تھے جو جھٹ سے لہجہ اس کی پرست گیا نہ کہ پتھر اپنے اوپر ڈال لئے۔ لالہ جی کی چاہ

کجک جتنے بڑے بڑے فلاسفر سائنس دان پیدا ہوئے ہیں ان میں کوئی بھی مانس خور نہیں
 تھا۔ سقراط۔ بقراط۔ ارسطو۔ افلاطون۔ نیوٹن۔ ڈاؤن۔ کپل۔ گوتم۔ ویاس۔ ریشب دیو
 سے لیکر ہا ہیئر تک۔ کبیر۔ نانک۔ ویانند وغیرہ سب ہی دیکھیں تھے ایذا مانس خوری کو
 بڑا اور پاپ کا کام سمجھ کر اس کا تیاگ مناسب ہے۔ ہنسا سے انسان کا دل سخت ہو جاتا ہے۔
 دیا درجم جو انسانی بلکہ رطانی صفت ہے دور ہو جاتی ہے۔ انسان اشرف المخلوقات کے درجے سے
 گر جاتا ہے۔ ہنسا انسان کی روحانی ترقی میں بڑی سخت باج ہوتی ہے ہنسا چکر کو بڑھاتی ہے
 راہ نجات میں کانٹے ہوتی ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ حتی المقدور کسی بھی جاہل اور خواہ وہ انسان
 ہو خواہ حیوان بلکہ ایک اندری جو تک کو کہہ ان میں بھی چار پران ہوتے ہیں دیکھو مصطفیٰ کتاب
 ہذا کسی طرح تکلیف نہ دو۔ گہرستی سے ہنسا کا کٹی تیاگ ہونا مشکل ہے۔ اسے سین ٹیائسٹر
 میں اس کے لئے تیس جیون یا جاندار ان متحرک کے ہنسا کی تیاگ کا حکم ہے دیکھو مصطفیٰ کتاب ہذا
 لیکن دنیا دار کو لازم ہے کہ ایک اندری جو کو بھی ضرورت سے زیادہ تکلیف نہ دے مثلاً خواہ مخواہ
 سہزودخت نہ کہلوے ایک دامن کے واسطے سدی شاخ کو نہ ٹوٹے گھر میں اگر آدھ سیر سبزی کی تنہا
 ہو تو خواہ مخواہ ایک سیر نہ خرب کرے۔ گھر کے کاروبار میں اگر پانچ گھرے پانی کی ضرورت ہو تو
 دس گھرے نہ نکارے۔ چلتا ہو اور کچھ بھال کر چلے لو دھرا دھرا لٹھی مارنا ہوا نہ چلے ضرورت سے
 زیادہ اسباب دنیا فرام۔ کرے۔ دل میں یہ خیال رکھے کہ جہاں تک ہو سکے کسی جاہل کو میرے
 قول و فعل سے نقصان نہ پہنچے۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے دوسرے کا درد و غم رکھ کر اس کا دکھ دور
 کرے۔ بھوکے کو بھوجن پیا سے کو پانی۔ مفلس کو کپڑا۔ بیمار کو دوا۔ متفرق کو تسکین عطا کرے
 تمام جاندار دل میں اپنی ہی جیسی جان سمجھے۔ جو بات اپنے لئے پسند نہ کرے۔ دوسروں کے لئے
 روا نہ رکھے۔

تشریح! اگر یہ اصول برادر ہڈ قائم کرنا چاہتے ہو تو ہنسا دھرم کے پورے مال ہمہ کالے
 گوشت۔ ہندو مسلمان۔ انسان و حیوان کی تمیز نہ کرنا۔ اور بین دھرم کے سہرے اصول

کہ خدا کا نشانہ ہی تھا۔ کہ وہ نباتات خوردہ۔ اس لئے اس کی خلقت کو مار کر کھانا اس کی حکم
عدولی ہے انگلستان و امریکہ میں بہت سے عجوبے ہوئے ہیں جن سے ثابت کیا گیا ہے کہ
نباتات خوردہ انسان سختی کو زیادہ برداشت کر سکتے ہیں۔ بعض شخص یہ کہہ کر رہے ہیں۔ کہ مانس
کھانے سے تو ہی بہاد ہو تا ہے یہ غلط ہے مانس میں ناشوروں اور سٹاپچ یا سورجی بمقابلہ
نباتات کے کم ہے اس کا مقابلہ اس طرح ہے۔

نام جنس	ناشورجن	سٹاپچ	نام جنس	ناشورجن	سٹاپچ
مانس	۱۴	۲۲	نخود	۱۹	۶۲
چانول	۷	۷۸	ارپش	۲۰	۶۱
سگودانہ	۴	۸۲	مشر	۲۵	۵۴
آلو	۲	۲۳	مسور	۲۴	۵۹
کھن	۰	۱۰۰	باجرو	۱۰	۷۳
گندم	۱۳	۷۲	جوار	۹	۷۴

ناشورجن سے مانس اور سٹاپچ سے حررت اور تشوہ نما ہوتی ہے اسکی زیادہ تشریح کے
لئے دیکھو تگزید براہین احمدیہ جلد دوم مصنفہ لیکچر ام آریہ مسافر
طاقت اشتراک کرم کے چنے آپٹیم سے پیدا ہوتی ہے اگر طاقت کا دار مدار گشت خوری پر ہوتا
تو رام سورتی جیسے دیکھیں، اپنی چھاتی پر باقی کو کھڑا کر کے اور ہاتھوں سے اپنی زنجیروں کو ٹوڑ کر
اپنی بہادری کا اظہار کیسے کرتے ؟

مانس کے کھانے سے عقل پر تیرگی آجاتی ہے گا بی زہتی ہے یہی وجہ ہے کہ مسلمان بمقابلہ ہندو
کے دماغی کاموں علم ریاضی وغیرہ میں کمزور ہوتے ہیں۔ مانس خوردہ وی دل یکسر نہیں کر سکتا اور
دل کو یکسو نہ کرنے کی وجہ سے نہ پر ماتما کا دھیان آکا سکتا ہے نہ کوئی ایجاد و اختراع کر سکتا ہے۔

نظر آتا ہے وہ سب میں دھرم کی بدولت ہے ورنہ آج تمام ہندوستان مثل
دوسرے ملکوں کے ماش آاری موتا۔ لفظ ہندو کے معنی ہی ہنسائے دور
رہنے والے کے ہیں۔ جب دیگر ملکوں کے آدمیوں نے اس دیش میں جو آریہ ورت
کہلاتا ہے اپنے دیش کے باشندوں سے اس بات میں مختلف پایا تو اس کا نام ہندوستان
یا ود و افوں کا دیش رکھا۔ اہنساکے گولڈن رول پر اب مغربی ملک میں بھی عمل شروع
ہوا ہے وہاں بھی بہت سی ریگریٹین سوسائٹیاں قائم ہوئی ہیں۔ جو انس خوردی کی مخالفت
کرتی ہیں دراصل ماش انسان کی غذا نہیں ہے ذیبا کے تمام جاندار بلحاظ اپنی قدسی خوراک کے
تین گروہوں میں تقسیم ہیں ۱) ایک صرف ماش کھانے والے جیسے فیر ۲) دوسرے نباتات
کھانے والے جیسے بندر ۳) تیسرے وہوں کھانے والے جیسے بلی کتے +

جو انس خورد جانور ہیں وہ زبان سے پپ لپ کر کے پانی پیتے ہیں ان کو پینہ نہیں آتا ہے ان کے
دانت تیز اور نکلداہوتے ہیں انھیں کھیر کے کوہ نسبت روشنی کے زیادہ پسند کرتے ہیں +

نباتات خورد جانور ہیں جن میں بہ چاروں باتیں نہیں پائی جاتیں۔ انسان کی عادات و نصیحتات
ماش خورد جانوروں سے نہیں ملتی اس لئے ماش اُس کی قدسی خوراک نہیں ہے۔ ملی نعلی خوراک
کھانیا لے جو تھوڑے سے جانور بقی کتے وغیرہ ہیں ان کی قدسی خوراک ماش ہے وہ ماش کو
زیادہ رغبت سے کھاتے ہیں۔ لیکن عرصہ ملاز سے انسان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے وہ انسانی
خوراک نباتات سبزی پھل الخ بھی کھانے لگ گئے ہیں۔ قدسی خوراک کسی جاندار کی وہی
ہو سکتی ہے جس کو کھاکر وہ زندہ اور زندرست رہ سکے۔ چنانچہ ماش خورد جانور نباتات کھا کر زندہ
نہیں رہ سکتے۔ انسان وہ مکمل ہے۔ یہی اس کی نباتات خورد ہونے کی دلیل ہے۔ انجیل مقدس
میں لکھا ہے کہ خدا نے بابا آدم کو بنا کر پچھلے پلے بلع عدن میں رکھا تھا۔ اور فرمایا تھا۔ کہ
”دیکھو ہم نے تم کو تمام روئے زمین کے درختان و نباتات عنایت کئے ہیں۔ جن سے بچاؤ اور بچ
سے درخت پیدا ہوں گے۔ یہ سب تمہاری خوراک ہوں گے“ اس سے صاف ظاہر ہے

وہی تقدس میں بھی آتا ہے اور

کسی کو قتل نہ کرو عیسائی دہرم کا بھی چٹا حکم ہے۔ بودھ دہرم کا پہلا شیل بھی ایسا ہے مسلمانوں کے احادیث میں بھی ایسا ہی ہے۔ چنانچہ ملفوظات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ۶۷۷ء میں لکھا ہے "رسول فرمودہ است کہ شاید جانور سے راگ سے در آتش افگند یا بہر حمی بخشد کفایت او آن است کہ برودہ آزاد کند یا شصت مسکین را طعام دہد یا دو ماہ روزہ دارد و چوبستہ رسول تحفہ عید نکند کہ بیج جانور سے را آتش نہ رسد مگر خداے تعالیٰ شہار بعقوبت در دنیا و آخرت عذاب خواہد کرد و ہر کہ جانور را در آتش افگند چنان است کہ مادر خود را زنا کردہ باشد۔ و کلیات آئینہ سفر صفحہ ۱۲۶ مولانا ظافتی بھی فرماتے ہیں میا زار موسیٰ کہ دانہ کش است کہ جان وادو جان شیریں خوش است۔ ٹہسی داس جی بھی کہتے ہیں۔ کہ دیا دہرم کا مول ہے ترک مول بچیا

ٹہسی دیا نہ چھوڑیئے۔ جب لگ ٹھٹ میں پران وغیرہ وغیرہ مگر آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے نہری اصول کے کہاں تک پابند ہیں۔ اگر دنیا کا کوئی مذہب ایسا کا بچا اپدیش دینے والا ہے تو وہ جین دہرم ہے۔ اگر کوئی شخص ایسا پر پورا کا رہند ہے تو وہ جینی ہے۔ جینی کا یہی پن (نشان) ہے جو رکھشا ہی اس کا مول ہے۔ یہی اس کا قول منتر ہے یونیورسل برادر ہر لگ بچار شخص کا کتاب ہے مگر دراصل اس کا کار بند وہی ہو سکتا ہے جو کسی بھی جاندار کو تکلیف دینا پسند نہ کرے دنیا میں سکھ شانتی پھیلانے والا۔ دنیا کے دکھ دور کرنے والا تمام جانداروں کو اپنی مانند جتانے والا۔

ہر چہ بر خود پندی

بیکراں پسند مرغ و مرغیان "پر عمل کرانے والا اگر کوئی مذہب ہے تو جین ہے یہی ایک ایسا دہرم ہے جس میں تمام انسان بلکہ چرند پرند وغیرہ جلد جاندار صالح ہو کر سکھ شانتی کی زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ پسند و لوگ جو ست دہرم سے ملو وہ جو کر اور دہرم کا نام لیکر ہزار بابھٹوں کو یک دہوم میں ڈالنے لگ گئے تھے اور ہاتھوں پر پاپ کے بھائی ہوتے تھے۔ ان کا اس پاپ سے بچا نیوالا دیوی دیوتاؤں پر پٹھی کے کمرے اور ملو پڑھوانے والا جین دہرم ہی ہر ہندوں میں جو مانس خوری کا ترک

کیونکہ جو شخص ہنس کا تیاگی ہے اور کسی دوسرے کو اپنے قول و فعل سے تکلیف دینا پسند نہیں کرتا وہ جھوٹ نہیں بولے گا۔ کیونکہ جھوٹ بولنے سے دوسرے کو نقصان پہنچتا ہے وہ چوری نہیں کرے گا۔ کیونکہ چوری سے دوسرے کو تکلیف ہوتی ہے وہ زنا کا مرتکب نہیں ہوگا کیونکہ اس سے اشناقتی ہو کر خود اپنی آتما تک کا گھات ہوتا ہے وہ فراہی اسباب دنیا کا ولدادہ نہ ہوگا کیونکہ اس میں ہنس ہے۔ وہ کروہ نہیں کرے گا۔ کیونکہ کرفہ کے نہیں ہیں بھی انسان ہنس کرتا ہے وہ مایا پاکو فریب کا جال بکھا دے گا اس سے بھی دوسرے کو تکلیف دینا مقصود ہوتا ہے وہ لوہہ نہیں کرے گا۔ کیونکہ لوہہ سے ہی چوری زنا۔ فریب۔ قتل وغیرہ ہوتے ہیں۔ لہذا دھرم کے دس انگوں میں سے جو شخص صرف ایک انگ اہنسا پر کاربند ہوگا۔ تو دوسرے نو انگ اُس میں خود بخود پناہ پا جو اونچے ہیں وہ جسے کہیں مت میں اہنسا ہی کو برم دھرم کہا ہے اور یہی جہن دھرم کا بنیادی پتھر ہے ہنس کھا انسان ہی کو مارنے یا تکلیف دینے کا نام نہیں ہے بلکہ کسی بھی پران و ناری کے پران کو تکلیف پہنچانا ہنس ہے۔ بعض مذاہب والوں نے ہنس کا اطلاق انسان تک محدود کرکھیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حیوانات میں روج نہیں ہے۔

حکم کو الیا لٹنے والوں کی عقل پر بڑا انفس آتا ہے۔ کیا حیوانات شکوک و گمان معلوم کرتے ہوئے مارنے پینے ذبح کرنے سے ڈر کر بھاگتے ہوئے چلاتے ہوئے تڑپتے ہوئے نظر نہیں آتے؟ پھر اس ثبوت بدیہی سے انکار کرنا اور ان میں روج کا نہ بتلانا سراسر جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔ ویسے تو دیگر مذاہب والے بھی ہنس کو برا کہتے ہیں ہنس پر ہرگز

منو سمرتی میں دھرم کے دس انگ اس طرح لکھے ہیں (۱) دھرتی۔ استقلال (۲) کرٹھا (۳) دم۔ دل کو قابو میں رکھنا (۴) ایسے (۵) شوق (۶) اندھی نگہ (۷) بدی کو بڑا نا (۸) ودیا عقل علم (۹) ست (۱۰) گردہ عیسائیوں کے دس احکام شرعی یہ ہیں (۱) خدا کے سوا کسی کے آگے سر نہ جھکانا (۲) بت پرستی نہ کرنا (۳) خدا کا نام بیگناہ نہ لینا (۴) اتوار کے دن کو مبارک سمجھ کر اس روز کوئی حیوانی کام نہ کرنا (۵) والدین کی تعظیم کرنا (۶) کسی جاندار کو قتل نہ کرنا (۷) زنا سے پرہیز کرنا (۸) چوری نہ کرنا (۹) جھوٹ نہ بولنا (۱۰) کسی شخص کے مال و متاع کی جس دکر تارو دھمت کے دس شیلے ہیں (۱) کسی جاندار کو نہ مارنا (۲) چوری نہ کرنا (۳) زنا نہ کرنا (۴) جھوٹ نہ بولنا (۵) نشہ دار نہ ہونا (۶) شام کے بعد کھا کھانا نہ پھولوں کی ملا دینا (۷) اپنے آسن پر نام بستر پر نہ سونا (۸) ناچ و گھڑوانا (۹) دھنسا دھنسا کرنا (۱۰) اس لیے سے پہلے پانی گرمی کے واسطے ہیں اور عام پران کو

انسان

انسان یا یونیورسل براوڈ سب بڑا دین ہے۔ اور سیلف
ریلائٹنس یا اپنے آپ پر بھروسہ کھنا سب سے بڑا دھرم ہے۔

جب آپ کو یہ معلوم ہو گیا کہ کیا انسان کیا حیوان۔ کیا نباتات۔ کیا چاروں سب میں کیا جان
جان ہے۔ اور وہی جان جو ایک دفعہ کسی حیوان میں تھی انسان میں آسکتی ہے۔ اور
انسان کی جان حیوان میں جاسکتی ہے تو پھر قتل انسان اور قتل حیوان میں کچھ فرق نہیں
رہتا۔ جن شاستروں میں ہنساک کی تعریف اس طرح لکھی ہے۔

प्रमत्त योगात् प्रमादोपपन्नो हि सा

جس کا مطلب یہ ہے۔ پرما کے بس کسی جیو کے پران جیو کرنا ہنساک ہے اسی صورت
میں پرما کے معنی لا پر وہی میں پڑے اور عقل کو بالائے طاق رکھنے کے ہیں جبکہ انسان
جہالت میں پڑ کر۔ منیر کی آواز کی پرما نہیں کرتا۔ جن شاستروں میں وہ کام
جن میں لگ کر انسان نیکی بدی کی نیز چھوڑتا ہے اور منیر کی آواز پر حیوان نہیں دیتا۔ پندہ بتلکا
پانچ اندی دے یا لذات محسوسات جا رکشا سے یا جذبات رکروہ۔ مان۔ ماہ۔ بوجھ۔ چار کھٹا
(استری کھٹا۔ چر کھٹا۔ بھوجن کھٹا۔ راج کھٹا۔ بندہ یا سستی۔ ماگ۔ اسنیہ یا عجت۔ دسوتاہر
شاستروں میں تڑاؤ دش کے مطابق نشہ چڑنا چہ یہ پندہ کام براؤ کھاتے ہیں۔ لہذا ہنساک کے معنی
ہیں۔ سندھ بالا پندہ بالوں میں لگ کر اور عقل کو جواب دیکر کسی جانور کی آنکھ۔ کان۔ ناک۔ زبان

اس طرح دو اندری۔ تین اندری۔ چار اندری کے دو دولا لاکھ جویان ہیں۔ پانچ اندری جیوانا مطلق کی سنگی اور سنگی دو قسم ہونے سے ان کی ۴۴ لاکھ اجسام ہیں۔ اس سے زیادہ تفصیل جین شاستروں سے معلوم کریں۔ جیو۔ ان چار سنی لاکھ قابلوں میں اپنے کرم کے مطابق جاتا ہے۔ جب کرم کا بالکل ناش ہو جاتا ہے تب ممکن حاصل ہو جاتی ہے۔ وہاں کرم روپ پنج نہ رہنے سے جسم روپ مدخت نہیں لگتا۔ جیسے پانڈوں پر سے نش اتر کر پھر بویا نہیں جاسکتا۔ اسی طرح جیو کرم سے علیحدہ ہو کر اذکیتی حاصل کر کے پھر جنم مرن میں نہیں پھنستا۔ اویسنار میں واپس نہیں آتا۔ جین شاستروں میں لکھا ہے کہ چھ مہینے اور آٹھ سے میں ۶۰۸ جیواں ہمارا رشتی سے جو ہمارا رشتی میں آتے ہیں۔ اور اتنے ہی اس عرصہ میں مکت میں چلے جاتے ہیں۔ مگر سنسار کہی جیو فل سے خالی نہیں ہوتا۔ وجہ یہ ہے کہ سنسار میں جیوانت ہیں۔ انت میں سے اگر کچھ نکال لیا جاوے تو پھر بھی انت ہی باقی رہتا ہے۔

یہاں کہاجئے کہ اگر *Infinity* (الانحداد) میں سے *Infinity* (الانحداد) بھی نکال لیا جاوے تو پھر بھی *Infinity* (الانحداد) ہی باقی رہتا جو قدرتی اولانت چیزوں کے ختم ہونے کا خیال نا دانی ہے۔ کیا کال جس میں سے ہر وقت گھنٹہ۔ دن۔ مہینے۔ سال نکلتے رہتے ہیں کہی ختم ہو جاوے گا۔ اگر کال ختم نہیں ہوگا تو جو کیسے ختم ہو جائیگے۔ اس لئے جیو فل کے ختم ہونے کے خیال کو لئے کرکیتی سے واپس آنے کا مسئلہ ایجاد کرنا جو مکتی کی حیثیت کو خاک میں ملا دیتا ہے نا دانی ہے۔ اس لئے کہ دنیا میں جیوانت ہیں۔ سب ہی وقتاً فوقتاً مکت حاصل کرتے رہتے ہیں اذکیت حاصل کرنے پر دنیا میں نہیں آتے۔ دنیا جیو فل سے کہی خالی نہیں ہوتی۔

بلکہ کرم سے مطابق دوا اندری سے چار میں اور چار سے ایک میں چلا جا سکتا ہے۔ ایک اندری سے لیکر پانچ اندری دالے جو یہ دوا راشی کو کھلاتے ہیں۔ یہ دوا راشی سے غلہ کھانے کے بعد نہ کھانے کے بعد مراد ہے۔ گویا جو دوا کی راشیاں یا دوا ہر دوا سے گروہ میں۔ ایک دوا جو ابھی تک گروہ میں ہیں اور جن کی ایک بھی اندری نہیں ہے۔ اور دوا جو راشی کھلاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو گود سے نکل کر ایک اندری وغیرہ قابلوں میں ہیں جو ہم تم سب کو معمولی طور پر نظر آتے ہیں۔ وہ جیسا دوا راشی ہیں۔ جب جو دوا راشی سے دوا راشی میں آتا ہے تو اس کو اہل اسلام نے عدم سے وجود میں آنا کہا ہے۔ لیکن درحقیقت عدم سے کوئی شے وجود میں نہیں آتی۔ کیونکہ صفر سے مروج کبھی نہیں نکل سکتا۔ عدم سے وجود میں آنے سے اصلی مراد دوا راشی سے دوا راشی میں آنے سے ہے۔ اس طرح میں مذہب عدم سے وجود میں آنے یا لانے کے مسئلہ کو حل کرتا ہے۔ باقی یہ بات کہ عدم سے وجود میں کون لاتا ہے تو زمین مذہب کے اعتقاد کے مطابق وہ کرم ہے اور کرم ہی کا وہ صرنا نام ایسا ہے جیسا کہ ہم نے صفحہ ۱۱۳ پر بیان کیا ہے جو دوا کی جو دوا راشی ہے اس میں ۴۴ لاکھ جونی ہیں۔

جن کی تفصیل اس طرح ہے۔

(صفحہ آئندہ ۱۲۳ پر دیکھو)

(دیکھو غور کہ مذہب معلوم ہوتا ہے کہ ہم میں جو کچھ ہوتا ہے اس سے ثابت ہو سکتا ہے کہ ہمارے جیستی میں جان ہوتا ہے
نہ جتنے سے تیل لاج رہتی کو چھوڑنے سے اس کے گود چلنے سے معلوم ہوتا ہے +

تو بھی جیو میں اسنے ذاتی گن۔ برشن۔ گیان۔ سکھ۔ اور ویرج قائم رہتے ہیں۔ کیونکہ
کسی دربیہ سے اُس کے گن کبھی بھی علیحدہ نہیں ہو سکتے۔ اگر دربیہ سے گن
علیحدہ ہو جاویں تو وہ دربیہ ہی نہیں رہتا۔ دراصل دربیہ گنوں ہی کے مجموعہ کو کہتے
ہیں۔ گنوں سے علیحدہ دربیہ کوئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ وہی حالت میں جیو ایک سانس
میں اٹھارہ دفعہ جنم مرن کرتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ

وہ اپنے جسم کو ایسا جلدی جلدی بدلتا ہے کہ ایک سانس میں اٹھارہ دفعہ
جنم مرن ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جنم مرن سے مراد تبدیلی حالت سے ہی ہے۔ جیو جب
کوئی موقعہ پا کر اس نگوہ کی حالت سے نکلتا ہے تو وہ ایک اندری جیو بنتا ہے۔
ایک اندری جیو وہ ہیں جن کے صرف ایک جسم ہی اندری ہے اور صرف بس ہی
کی طاقت ہے۔ ایک اندری جیو کی پانچ قسم ہیں۔ جو باؤ کاٹے۔ تیج کاٹے۔ آپ کاٹے۔
پرہوی کاٹے۔ سہتی کاٹے کہلاتے ہیں۔ وحات۔ چتر۔ موتی۔ مولگا۔ درخت
گھاس وغیرہ سب ایک اندری جیو ہیں۔ حتیٰ کہ آگ۔ پانی۔ ہوا۔ خاک میں بھی جیو ہیں
جبکی صرف ایک جس لاصہ ہے۔ ڈاکٹر بوس نے اپنی تحقیقات علمی سے ہندو مذہب کے
اس مسئلہ کو سائنس سے تحقیق کر کے دکھایا ہے کہ وحات میں بھی جان ہے۔ ایک
اندری سے گذر کر چودہ تیز چار پانچ اندری قاب اختیار کرتا ہے جن مذہب کے
اعتقاد کے مطابق یہ قاعدہ نہیں ہے کہ جیو بکے بعد دیگرے یہ درج حاصل کرتا ہے

لے والا کٹے کے وہ جیو ہیں جن کا جسم ہڈی ہے۔ طلب۔ بکرہ میں بھی جیو ہیں۔ جو بہت اچھے ہوتے
کی وجہ سے نظر نہیں آتے۔ اس جوڑھا چلنے کی خلق ہے یہ جیو ہونے کی وجہ سے تیج کٹے کے وہ
جیو ہیں جن کا جسم لکڑی ہے۔ آگ میں جیو ہونے کی دلیل اس میں گرمی اور پک کا ہونا ہے۔ کیونکہ اُس میں
گرمی تاب کی وجہ سے آگ کے مٹنے کی طرح گرمی ہوتی ہے آپ کاٹے کے جیو پانی کا جسم والے ہیں۔
انہی میں جو ہوا کی دلیل ہے۔ پرہوی کاٹے۔ چتر میں ہونے کی طاقت ہونے سے جیو معلوم و تدبیر مند

دنیا میں جیواننت ہیں جن میں سے بہت سے وقتاً
 فوقتاً نکلتی حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اور نکلتی حاصل
 کر کے پھر دنیا میں نہیں آتے۔ دنیا جیوؤں سے کبھی خالی
 نہیں ہوتی۔

جن مذہب کی تعلیم کے مطابق یہ دنیا جیوؤں سے ایسی بھری پڑی ہے
 جیسے کہ گھر اگلی۔ ہر ہر ہوتا ہے۔ بس اس میں ذرا سی جگہ بھی جیوؤں سے خالی
 نہیں ہوتی۔ ظاہر ہمارے چاروں طرف اُوپر نیچے خالی جگہ معلوم ہوتی ہے۔ وہ خالی
 نہیں ہے۔ اس میں لائن اور جیو ہرے پڑے ہیں۔ یہ سب جیواناد سے ہیں۔ انکو کبھی
 کسی نے نہیں بنایا۔ چونکہ پچھلے زمانہ بھی اناد سے ہے۔ اور وہ بھی دنیا بس ایسا ہی
 بھر پڑا ہے جیسے جیو۔ اس نے جیو اور پچھلے کا انادی سمبندہ ہے۔ گویا ایسا جیسے
 جیسا کہ سونا اور تیل کان میں اناد سے اکٹھے ہوتے ہیں۔ جیوؤں کی ایسی حالت کا
 نام ہمیں غلغلی میں نگود ~~جیواناد~~ ایسا ہیہ راستی ہے۔ ایسا ہیہ راستی کے سنے
~~Indefinite~~ یا گویا تحقیق کے ہیں۔ نگودی حالت میں جیو اور پچھلے
 کا تعلق کیسے ہوا اس کا جواب یہی ہے جیسے کان میں سونے اور تیل کا جیسے سونے
 کے لئے کان کی حالت سے پیشتر کوئی حالت نہیں ہے۔ ایسے ہی جیو کے لئے
 نگود کی حالت سے پہلے کوئی حالت نہیں ہے۔ جیسے سونے اور تیل کا ملاپ اناد سے
 ہے اور اس ملاپ کا کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ ایسے ہی جیو اور پچھلے کا تعلق انادی ہر
 اور اس کا کوئی کرنے والا نہیں ہے سرگودہ دیو نے فرمایا ہے کہ نگود کی حالت میں
 جیو کے ہر دیو میں پچھلے سے خلا رہتے ہیں اور اگرچہ اس کا پچھلے سے گاڑھا سمبندہ ہے

دیتے وقت کی ہے۔ جس میں وہ ایک آنکھ سے لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
 دکھلائے جاتے ہیں جنہیں کے مورتی و میان کے وقت کی ہیں۔ ان میں نیا دھرم
 پدم آسن ہیں۔ اور تھوڑی سی کپڑا لگ آسن۔ علاوہ ازیں جینیوں کی مورتیوں پر سندھ
 ذیل نشانوں میں سے کوئی ایک نشان ضرور ہوتا ہے:-

- (۱) بیل (۳۶) ہاتھی (۳) گھوڑا (۴) بندر (۵) چکواچکوی (۶) پدم (۷) ستیا
- (۸) چاند (۹) گرچھ (۱۰) بچھو (۱۱) گینڈا (۱۲) بھینسا (۱۳) سونہ (۱۴) سیہ (۱۵) ہجر
- (۱۶) ہرن (۱۷) بکرا (۱۸) اچھلی (۱۹) اکل (۲۰) کچھوا (۲۱) کنول (۲۲) سنگھ (۲۳) سانپ
- (۲۴) شیر۔ یہ نشان چوبیس تیر تھناروں کی مورتیوں کے بالترتیب ہیں

براہ میرے جو بعد رہا ہو سو امی کے بھائی تھے اور چند گشت
 کے وقت میں ہوتے ہیں اپنی بہت سنگھتا اور ہیک

چین مورتیاں

۸ شلوک ۴۴ میں لکھا ہے کہ گشتوں تک لہا پہنچا اور چھاتی میں سری آسن
 نشان۔ شانت مورتی۔ نگن۔ ترہ دجانی، اوستھا اور پوان ایسی مورتی
 جینیوں کے دیو کی جانی جاتیں۔

اور شلوک ۴۴ میں درج ہے کہ ”جس کے چہرے میں کمل کا نشان ہے
 پدسن جس کی مورتی ہے گیش سندھ اونیچے شلے ہوئے ہیں۔ اور جو پدم
 آسن لگے ہوئے ہیں۔ اسے جگت کے تپک کے سامان بدھ کی مورتی ہوتی ہے۔“
 اگر کسی مورتی کا کوئی رنگ ٹوٹ جاوے گردہ بہت پرانی ہو یا اس میں کسی
 قسم کے اٹنے دگر بات، بول تو وہ بھی بہت بڑے لائق ہے لیکن اگر ایسی مورتی
 کا مستحک ٹوٹ جاوے تو وہ پوجنے کے لائق نہیں ہے۔ ایسی برتاؤ کا ندی یا سمند
 میں جہاں بہت گہرا پانی ہو چھوڑ دینی چاہیئے۔ دیکھو دھرم سنگھ و شراد کا چلاو دھکا

اس کا نقشہ کھینچ کر تیار یا جاوے تو وہ بات بہت جلد سمجھ میں آ سکتی ہے۔ اس لئے
شاستر اور مورتی میں جغرافیہ اور نقشہ جیسا تعلق ہے۔ اگر شاستر پر میشر کے گن بیان
کرتا ہے تو مورتی ان گنوں کو *Personification* مجسمہ کر کے دکھلاتی ہے۔

مظہرین! اب آپ سمجھ گئے ہونگے کہ عین لوگ کس طرح کے بت پرست ہیں
وہ *Idol worship* نہیں کرتے بلکہ *Ideal worship* کرتے

ہیں۔ اور ان ہی کا طریقہ مورتی پوجن درست ہے اور راہِ نجات میں ایک گام ہے۔
دیگر اہل ہندو کی مورتی پر سناری حالتوں کی تصویریں ہیں۔ ان کے دشمن سے
سناری ترقی تو ہو سکتی ہے مگر وہ روحانی ترقی میں کچھ مدد نہیں دے سکتے
اس لئے پرستش گاہوں میں جینوں جیسی مورتیوں کا ہونا ضروری ہے۔ ان مورتیوں
نے بھارت و ریش کی پڑا لے زانے کی ترقی ثابت کرنے میں بھی بڑا کام دیا ہے۔
میتے جڑا تیراوا۔ سائبرا۔ امریکہ وغیرہ میں جو مورتیاں ہیں اور بدھ کی نقلی مورتیاں
ثابت ہوتا ہے کہ اس ملک کے باشندوں نے کہاں کہاں تک پہنچا اور درمہم پیدائش
دیکھ کر تو ان کو دنیا و دہکوں سے چھڑایا ہے اگر یہ مورتیاں نہ ہوتیں تو دوسرے سالک
کے لوگوں کو تامل کرنے کے لئے ہمارے پاس کوئی کافی ثبوت اس امر کا نہ تھا کہ یہ
ملک جیسی کہیں ترقی پر تھا۔ مورتی پوجن مرد اور عورت دونوں کر سکتے ہیں۔ لیکن عورت
حیض کے موقع پر پوجا نہیں کر سکتی۔ پوجا کرنے وقت کپڑے پاک ہونے چاہئیں جن
پٹروں کو پہنے بیٹاب یا پاکا نہ کیا ہو۔ یا ہم بھری کی ہو۔ من کو پہنے پوجا کرنا مناسب
نہیں ہے۔

بہت سی جگہوں سے جو چرائی مورتیاں نکلتی ہیں۔ ان کو عام طور پر بورہ کی
مورتی خیال کیا جاتا ہے لیکن ان میں سے بہت سی مورتیاں جینوں کے ہوتی ہیں۔
جس لئے ہم ان کی شناخت کی داسے آگاہ کرتے ہیں کہ بورہ دیوی کی تصویر پائیش

تیسرے شکل میں حاصل کرنے کے اصلی دو درجہ نکالنا چاہیے۔ نوہ پائل کے سوائے
 اور کیا خطا ہو سکتا ہے۔ اس ہی طرح وہ لوگ ہیں جو مورتی پر جاکر اصلی درکار نہیں سمجھتے
 مورتی دو قسم کی ہوتی ہے ایک تداکار و مشابہ شکل مورتی م دوسرے اتداکار
 غیر مشابہ شکل والی م تداکار مورتی میں شے کے تمام نکار و نشان بنائے جاتے ہیں۔
 جیسے اپنے امیر میں ملکہ کی اور لاہور میں لارڈ لارنس کی مورتی دیکھی ہوگی۔ تداکار
 میں مشابہ کار نہیں بنائے جاتے بلکہ صرف ایک نشان سنا دیا جاتا ہے۔ جیسے کہ
 نقشوں میں شہروں کے لئے بنایا جاتا ہے۔ پرانا کی تداکار و اتداکار دونوں طرح
 کی مورتی بنائی جاتی ہے۔ اتداکار تو لفظ atada سے یا اسکا سوستکا یا سنیا
 سے تیسرے ہوتی ہے۔ جو ہر ایک مشہور کام کے شروع میں یا شادی کے موقع پر ہر
 ہندو کے ان تقالیوں پر۔ یہ زمین پر بنائی جاتی ہے۔ اور جل۔ چندل وغیرہ۔
 پونڈا جاتی ہے دوسرے۔ تداکار جو انسان کی شکل میں بنایا جاتی ہے۔ ان کا
 عالی ہونہ دیکر جن میں مورتی ہے۔ جو سوگتا۔ سوگارتا۔ سوہتا۔ استیتا وغیرہ
 صفات کی مورتی کا شکل میں ظاہر کرتی ہے۔

اگر موجد و بدانت مت پر مینور تمام دنیا میں دیا پایا ہے تو جگت کا نقشہ
 بموجب چین شاستروں کے پرشکار ہے۔ اس لئے پرستور کی مورتی انسان کی شکل
 کی بنائی جاتی ہے۔ اور عیسائیوں کی انجیل کتاب پیدائش باب اول آیت ۲۶ اور ۲۷
 میں توصف لکھا ہے کہ خدا نے انسان کو اپنے منور پر بنایا ہے۔ اس طرح
 انسان کی مورتی خدا کی مورتی ہے۔ اور جب پرستار و نمکی ہر چیز میں موجود ہے تو
 کیا وہ مورتی میں نہیں ہے کیونکہ جو چیز کی شکل میں ہوتی ہے وہ ہر دو میں ہی ہوتی ہے
 بعض شخص یہ کہتے ہیں کہ ہم پرستار کا گن شاستروں سے جان سکتے ہیں مورتی
 کے بنانے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ اگر کسی شے کا بیان کرتے وقت

سمجھنے کے لئے عقل رسا و فہم ذکا کی ضرورت ہے۔ بسن شخص سودی پوجا کی تہدید کرتے
 ہوئے ایک کہانی بیان کیا کرتے ہیں کہ ایک ساس اپنی بہو کو ایک شوالہ میں سودی
 پوجن کے لئے لے گئی۔ بہو ہوشیار تھی۔ اس نے جب مندر کے قریب ایک گائے
 کی سودی دیکھی تو روتاہٹے غن پالے سے دھڑلے لگی۔ ساس نے کہا: بہو کیا کرتی
 ہے۔ بہو نے جواب دیا کہ دودھ دیتی ہوں۔ ساس نے کہا کہ بہو پتھر کا سے دودھ
 نہیں دیا کرتی اس لئے آگے چل آگے چل کر پتھر کی ایک شکر کی سودی مانی۔ بہو
 اس کو دیکھ کر چنبھ اور بھاگنے لگی۔ ساس نے کہا کہ جو پتھر کا شیر پتھر کی نہیں کرے گا
 آگے چل کر جب وہ دونوں مند میں پہنچیں تو ساس نے کہا کہ شیر پتھر کی دھاوا کرے گا
 آگے ہاتھ حوڑا اور پوجا کر۔ یہ سب کچھ دیں گے۔ اور تیری گنتی کرینگے۔ بہو نے جواب دیا
 کہ اگر پتھر کی گائے دودھ نہیں دے سکتی۔ اور پتھر کا شیر پتھر کا سا تار تو پتھر کے
 شیر پتھر کی کیسے دے سکتے ہیں۔ لوگ پیشیل دیتے ہیں مگر اس پر غور نہیں کرتے
 سودی پوجک اپنے دینا کی سورتی کو ٹنگی اور اس طرح نہیں مانتے جس طرح ایک
 گائے دودھ دینے والی ہے۔ بلکہ وہ دبو سورتی کو ایک خیالات کے پیدا ہوئے گا۔
 ایک کارن مانتے ہیں جس سے کنتی حاصل ہو سکتی ہے۔ جیسے پتھر کی گائے دودھ تو
 نہیں دے سکتی مگر زبان حل سے بتلاتی ہے کہ بہری ہی اصلی گائے دودھ دیتی ہے۔
 پتھر کا شیر پتھر دیتا ہے کہ میرے جیسا اصلی شیر پتھر داتا ہے۔ اسی طرح جن پر تاپا
 شکستہ دیتی ہے کہ بہری طرح شانت اور تھا کو پاپیت ہو کر ہی کاتی حاصل ہو سکتی ہے
 کسی اور طرح نہیں۔ جو اگیا کی پتھر کی گائے سے دودھ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور
 اس سے ہمشاہہ کام بن نہیں سکتے وہی سودی سے دھن دولت اور پتھر کی آخر ہمشاہہ
 کرنے ہیں۔ مگر گینائی لوگ اس سے ویرانگ کا بھق حاصل کرتے ہیں اگر وہ سر میں ویرانگ
 کا سبق دے سکتے وقت ایک سڑک مٹی کی گائے کے نیچے وٹا لے کر بیٹھ جاوے اور جاسے

دغیرہ۔ سکل پر ماتا۔ اور راجپندجی۔ وکرشن جی وغیرہ ہاتھاؤں کی ہیں جو مورتیک
تھے۔ اور جن کے نقش قدم پر ہم چلنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو ہم اپنا ادرش بنانے
ہیں۔ دوسرے دنا زیادہ غور کرتے سے یہ بھی معلوم ہو گا۔ کہ اگر پر ماتا امور تیک ہے
تو امور تیک شے کو سمجھانے کے لئے بھی مورتی ہی جانی پڑتی ہے۔ جیسے علم ہندسہ
میں نقطہ کی تعریف کی ہے کہ نقطہ وہ ہے جس کی لمبائی۔ چوڑائی۔ اور گہرائی نہیں ہوتی
لیکھو وہ ہے جسکی لمبائی ہوتی ہے مگر چوڑائی اور گہرائی نہیں ہوتی۔ لیکن جب ایسی کے
سمجھانے کے واسطے بورڈ پر نقطہ اور لکیر کھینچے جاتے ہیں تو وہ خواہ کیسے ہی باریک
بنائے جائیں تاہم نقطے میں لمبائی۔ چوڑائی۔ گہرائی ضرور ہوتی ہے۔ اس لئے بُتیدوں
کے سمجھانے کے واسطے مورتی کا بنانا ضروری ہے۔ اگر ہم الفاظ کی جگہ سے بولتے
ہیں اور امور تیک ہیں کاغذ پر مورتی (حروف) نہ بتاتے تو دنیا کے لوگ کس طرح لکھے
پڑھے اور قلم بند بنتے۔ اگر ہم تیسرا انداز می سمجھنے کے واسطے نشانہ نہ بناتے تو
تیسرا انداز کیسے بنتے ؟

قتیرے امور تیک پر ماتا کا دھیان ہونا ہی ناممکن ہے۔ اسکو ذرا غور سے سوچو
کیا آپ کسی ایسی شے کا خیال کر سکتے ہیں جس کا کالا پھیلا۔ سرخ وغیرہ کوئی رنگ نہ ہو
کیا آپ کسی ایسے ذائقہ کو سوچ سکتے ہیں۔ جو کھٹا۔ میٹھا۔ چرچرا وغیرہ نہ ہو۔ ہرگز نہیں
آپ کے دماغ میں رنگ اور ذائقہ اور شے کے سوا کسی اور شے کا خیال ہی نہیں سا
سکتا۔ اور جس کا رنگ اور ذائقہ نہ ہو گا وہ مورتیک شے ہوگی۔ کیونکہ رنگ اور ذائقہ مادہ
کے گٹن ہیں۔ روح کے نہیں ؟

اور یہی تو وجہ ہے کہ دنیا کے مذاہب آج تک یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ آیا بیشور
مورتیک ہے یا امور تیک۔ اور یہی دیا وہ تر مذاہب کے اختلاف کی وجہ ہے۔ اگر لوگ
ہیں مذاہب کو اچھی طرح سمجھیں تو یہی ان اختلافات کو مٹا سکتا ہے لیکن اس کے

پوشا نید لباس پر کلک جیسے دیدے بیعیاں رالبا س عریانی داد
 برہنہ مورتی پر بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جیسا آسکے دیکھنے سے شائقی
 حاصل ہوتی ہے۔ ویسے ہی اس کو دیکھ کر فاسد خیالات پیدا ہونے کا احتمال ہے۔
 لیکن اگر اس پر بخوبی غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ چونکہ وہ مورتی ایک مرد کی ہے۔
 اس لئے مردوں کو تو آسکے دیکھنے سے خیالات فاسد کا پیدا ہونا محال ہے۔ کیونکہ
 ایسے خیالات اپنے وسائل کے جنس کو دیکھ کر ہوا کرتے ہیں۔ باقی نہیں عورتیں۔
 ان کو اس لئے نہیں ہوتے کہ وہ ایسے ہاتھ پاؤں کی مورتیں ہیں۔ جنہوں نے صحبت
 زمان کو بالکل ترک کر دیا تھا۔ مجھے اس موقع پر ہندو مت کی ایک تمثیل یاد آتی ہے
 جو آپ کو سنا تا ہوں۔ ایک دفعہ بہت سی عورتیں ایک دریا میں ننگی امشنان کر رہی
 تھیں کہ انکے سامنے کو شک دیو جی جھنگے رہا کرتے تھے چلے گئے اور ان عورتوں
 نے کچھ خیال نہ کیا۔ پھر جب وہاں جو کو شک دیو جی کے پتا تھے آگئے تب انہوں نے پردہ
 کیا۔ اس پر وہاں جی نے اُسے پوچھا کہ کیا بات ہے تب عورتوں نے جواب دیا۔ کو شک دیو
 جی تو ننگ رہتے تھے اس لئے ان سے پردہ کرنے کی کچھ ضرورت نہیں تھی۔ مگر چونکہ آپ
 کپڑے پہنتے رہتے ہیں اس لئے آپ سے پردہ ضروری ہو گیا۔ آپ کا چت دیا نہیں ہے۔
 کسی کی تصویر کو دیکھ کر اس شخص کی عادات و خصلات کا خیال پیدا ہوا کرتا ہے۔ ان ہی
 عادات و خصلات کا دل پر اثر ہوتا ہے۔ مثلاً زندگی کی تصویر کو دیکھ کر بد فعلی کے خیالات
 اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ وہ زندگی خود بد فعل ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو عورت کو اپنے ننگے
 بچے کو دیکھ کر بھی بد خیالات پیدا ہو جایا کرتے۔ جو بالکل ناہیات ہے۔

مورتی پر بعض اشخاص یہ اعتراض کرتے ہیں کہ امور دنیویک پر میشر کی مورتی نہیں
 بن سکتی۔ مگر انہوں نے اعتراض کرنے سے پہلے یہ خیال نہیں کیا کہ مورتیں جو ہیں وہ
 کسی امور دنیویک یا نیک پر اتما کی نہیں ہیں۔ وہ تو رشب دیو جی کی۔ پارسی ناتھ جی کی۔ جہاں جی

جسم تک کے ساتھ محبت انہیں رکھی تھی۔ عریانی اور غیر عریانی۔ نیکی و بدی کے خیال تک کو دل میں جگہ نہ دیکر پورا تھا کو شاریک بندھن اور تعلقات پوشش سے آزاد کر کے صرف خود شناسی ہی میں مصروف رہ کر نجات حاصل کی تھی۔ دیگر یعنی سمت ہی کو اپنا لباس رکھنے والے تب ہی تو ان کا لقب تھا۔ سو تیار فرقہ جو اپنی صورتوں کو مکٹ پہنا تا ہے اُس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اُنکے خیال کے مطابق وہ رشی کپڑے پہنتے تھے۔ کیونکہ دونوں فرقوں میں صورتیاں ایک ہی مہاتماؤں کی ہیں جو دونوں فرقوں کے خیال کے مطابق برہمن ہی رہتے تھے۔ بلکہ ان کا خیال ہے کہ ان کی تہذیب سموسرن کے وقت کے فوٹو ہیں۔ جن میں اندر کے لٹکائے ہوئے چھتر وغیرہ کی وجہ سے ان کے سر پر مکٹ معلوم ہوتا تھا۔ مگر دراصل یہ رواج سوتیار فرقہ میں اُس وقت سے چلا ہے۔ جس وقت مادہ ہوا چاہیہ نے شری کرشن جی کی صورتی ستھاپن کر کے اُس کے سر پر مکٹ رکھا تھا۔ اور مندروں میں بہت سا آرائش کا سامان لگا کر شروع کیا تھا۔ برہمن رہنا نہ قیام میں معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اسلئے صرف مہن رشی ہی برہمن نہیں رہتے تھے۔ بلکہ ہندو مت کے مہاتما شوجی و شکھا چاریہ وغیرہ بھی عریاں رہتے تھے۔ عیسائیوں کے حضرت آدم و حوا بھی بہشت میں عریاں ہی تھے۔ اور عریانی یا غیر عریانی اور نیکی و بدی (ذو اب و گناہ) میں تمیز نہ کرتے تھے۔ جب انہوں نے نیکی اور بدی کے درخت کا پھل کھایا۔ اور اپنی عریانی کو جاننا بت ہی بہشت سے نکلے گئے۔ مسلمانوں کے ولی اللہ بھی بہت سے برہمن رہتے تھے۔ چنانچہ اوٹنگ نہا کو وقت میں سرد نام فقیر برہمن رہتا تھا کہتے ہیں کہ ایک دفعہ اورنگزیب نے سرد کے پاس ایک خلعت بھیجا۔ اور اُس کے پہننے کے لئے کہا۔ مگر اُس نے اُس کا جواب مندرجہ ذیل رباعی میں دیا۔

ما را و ہمہ اسباب پریشانی داد

آنکس کہ تہ اکلاہ سلطان داد

پھر صفحہ ۵۹ پر لکھا ہے کہ جس طرح لوہا کا اپنی لامبھی کو گھوڑا کہہ دیتا ہے۔ اسی طرح ہم
 بہتر کی صورتی کو بھگوان کا آکار کہہ دیں گے۔ مگر اسے مشکار نہیں کر چکے۔ اور اس کے
 آگے لڈو پڑا نہیں رکھیں گے۔ صفحہ ۶۴ پر لکھا ہے کہ ہم صورتی کو صورتی ضرور مانتے
 ہیں مگر صورتی کا پوجن کرنا تسلیم نہیں کرتے۔ جہاں کہیں اور سوتروں میں ایسا آتا ہے
 کہ فلاں شخص نے بھگوان کی پوجا کی وہ کہتے ہیں کہ پوجا کا ارتھ دستی ہے۔ درمید
 سے پوجا کرنا نہیں ہے۔ اس پستک کو پڑھ کر جس نتیجہ پر ہم پہنچتے ہیں وہ یہ ہے کہ جین
 سوتروں سے جینوں میں صورتی پوجا کا رواج ضرور پایا جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا
 ہے کہ پندرہویں صدی بکری میں جب بھٹارکول کی بہت سی گدیاں قائم ہوئیں۔
 تب صورتی پوجن کی شکل کچھ سے کچھ ہو گئی۔ بھٹارکول نے آدیاپن کرانا۔ اس میں جاہلی
 کے برتن وغیرہ قیمتی چیزیں چڑھانا شروع کیا۔ تو سولہویں صدی میں اس رواج کو بڑا
 سمجھ کر کچھ لوگوں نے اس کا کھنڈن کیا۔ اور یہاں تک کھینچا کہ صورتی تک کے رکھنے کو
 جو اس تمام جھاگڑے کا باعث تھا بڑا بتلایا۔ یہ فرقہ ستمانک باسی اور ڈھونڈ یا کھلایا
 جن کا مولو ہے کہ (دوہل) ڈھونڈن نکلا برہم کو ڈھونڈ پھرا۔ سب ڈھونڈ۔ جو تو چاہے
 ڈھونڈنا تو اسی ڈھونڈ میں ڈھونڈ + یعنی اسے نادان اگر تو پرمیشر کو ڈھونڈنا چاہتا
 ہے تو سناروں وغیرہ میں مت تلاش کرو۔ اسکو تو اپنے ہی جسم میں جان۔ اور آتما
 کو ہی پرانا سمجھو +

جینوں کی مورثی و فتم کی ہوتی ہیں۔ دیگر فرقہ کی بالکل برہنہ اور سو پتیا مبر
 فرقے کی مورثیوں پر کٹ جوتا ہے۔ دیگر فرقہ کی مورثیں اس لئے برہنہ ہوتی ہیں کہ وہ ان
 جاتاؤں کی مورثی ہیں جو بالکل برہنہ رہتے تھے۔ اور جنہوں نے۔

تن عریانی سے بہتر نہیں دنیا میں لباس - جو وہاں پہنے گئے جس کا نہیں انشا سیدھا
 پر عمل کر کے اور دنیاوی عمارت و صنعت کو۔ اور دنیاوی شیب ٹاپ کو ترک کر کے اپنے

متعلقات تیرا شک نام نہتک ملبودہ سم ۱۹۶۱ء کو اول سے آخر تک پڑھا جس میں
 مورتی پوجا کرنے یا نہ کرنے پر بحوالہ چین سوتروں کے بحث کی ہے۔ اس کتاب کے
 دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چین سوتروں کے پستی، اپاشک و سانگ، اباہی
 گیا تا دھرم تھا۔ بھگوتی جی وغیرہ میں **चइय चइयाणि** **चइय**
चैत्यालय चैत्य جن کی سنکرت ہے مورتی پوجک جینی ان کا ارتھ مورتی اور مندر کہتے ہیں۔ اور تھانک باسی۔
 ارہنت دیو کی آگیا انھوں نے سنجہ پانچے والے گمانی سینے آچار یہ۔ اباد ہیلے
 اور سا دھوا اور منکے رہنے کی جگہ کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ سوتروں میں جہاں
 مورتی کا ذکر آتا ہے۔ وہاں ”جن پڑما“ الفاظ آتے ہیں۔ گیا تا دھرم تھامیں لکھا ہے
 کہ درود پدی نے جن پر تھا ”پوجی۔ اس کے متعلق سختی جی کہتے ہیں کہ یا تو درود پدی
 نے جن پر تھا سنسار کھاتے ہیں بطور رسم و رواج پوجی ہے۔ یا یہاں ”جن کا ارتھ
 کام دیو یا مہادیو کا ہے جس کی اس نے پوجا کی ہوگی۔ جیسا کہ ہم چند آچاریہ کرت
 نام بالا میں لکھا ہے۔

विमर्गो जितः स्यात् जितः सामान्य केवली।
कंदर्पो जितः स्यात् जितो नारायण स्तथा ॥

اباہی سوتروں میں جہاں چنپا پوری کے ذکر میں لکھا ہے کہ وہاں **बह्वे**
अरिहन्त चेइम جت سے جن مندر تھے۔ اس کی بابت سختی جی صفحہ ۶۹
 پر لکھتے ہیں کہ یہ پانچے چیمے کا ملایا ہوا ہے۔ صفحہ ۶۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس
 بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ دیو لوگوں میں **प्राप्रती** یعنی قدیمی سوتروں میں
 ہیں۔ مگر وہ کہتے ہیں کہ دیوتاؤں کا مورتی پوجن جیت جو اریٹھ ایک رسم و رواج
 ہے۔ خاندانی رواج سمجھ کر سمیک درشتی بھی پوجتے ہیں۔ اور متھیا درشتی بھی۔

کو مورتی پوجن کا آپدیش ایسا ہے جیسا کہ چتر وید کا اپنے بنجار میں مبتلا ہونے ہوئے
 سرعین تیجے کو جو ششائی کھانے کا شوقین ہے۔ شوگر کوڑھ کو نین مل دکنین کی
 بی بیچنی سے بچی ہوئی، دنیا۔ لیکن جیسے شوگر کوڑھ مل ایک دانا مرین کو نہیں دیتے
 اسی طرح یہ مورتی پوجن ناک الدنیا کے واسطے ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ کہاوت ہے کہ
 پرانا سماجی کا پوجا جمل گڑ یا کھیل۔ جب من لاگاپیو سے دھری پٹارے میل۔
 سوتیا مبراسنا سے کے لٹ بتا زنجیکا کے موبج چندن پٹپ وغیرہ سے پرتما
 پوجن کرنا شرادک کی ساتویں پرتما تک کہا ہے۔

اور تھ جاترا وغیرہ جین کرنے ہیں وہ سمیکت (صادق الاعتقاد) دی جکے
 آٹھ انگ ہیں، کا پر بھاؤ نا انگ ہے۔ پر بھاؤ نا کے معنی بڑائی ظاہر کرنے کے
 ہیں۔ رتھ جاترا وغیرہ سے جین مت کی بڑائی دیکھتا توام پر ظاہر ہوتی ہے۔ اور اس
 موقع پر پوجا وغیرہ پبلک میں کرنے سے تمام لوگوں کو سچا طریقہ پرستش معلوم ہو
 جاتا ہے۔ اور بیبیوں ستم کی غلط فہمیاں جو بوجنا دافیت جین مذہب کی نسبت
 قائم ہیں دور ہو جاتی ہیں۔ اس موقع پر دور دور سے بڑے بڑے پنڈت وودان
 دھالم آکر دھرم کا آپدیش دیتے ہیں۔ ناداف لوگ اپنے طرح طرح کے شکوک رفع کرتے
 ہیں۔ ایسے میلوں سے وودیا کی اونتی۔ تجارت کی ترقی۔ ایک دوسرے سے محبت
 اور میل جل پیدا ہوتا ہے۔ اور دیگر اقوام کے لوگوں کو اس سچے دھرم میں داخل
 ہونے کا ایک اچھا موقع ملتا ہے۔

مورتی اور مورتی پوجن پر بہت سے اعتراض ہوتے
 ہیں۔ سب سے پہلے ہمارے استھانک باسی (ڈھونڈی)
 جینی، بھائی۔ مورتی پوجن سے انکاری ہیں۔ اس کے

مورتی پوجن
 پر اعتراض

متعلق ہم نے سستی، پار جی جی کی تصنیف کردہ ستیا رتھ چندرا دھرم۔ معروف

ان امشبہر تہنگانہ نے دکھ دے رکھا ہے۔ اور دنیا میں پھنسا رکھا ہے۔ آپ نے
ان سب کا تیاگ کیا ہے۔ اس لئے آپ میرے دل سے انکو ہٹا دیں۔ شانتی۔ اور
ویراگ بھاؤ کو پیدا کریں۔ جیسا کہ دینے تھو جی نے اٹھائی پوجا میں کہا ہے۔ (اول)

(۱) تم کام بنا شک دیو دھیائوں پھولن سول
لبوں شیل لکشمی ایو چھوٹوں سولن سول
(۲) یہ آرگہ کیونج ہیئت تم کو ارپت ہوں
دیانت دیچو شیبو کھیت بھوپ سمرپت ہوں

مطلب

(۱) اسے پرما تاتا! تم شہوت پرستی کے دور کرنے والے ہو۔ اس لئے میں۔
پھولوں کو جو شہوت پرستی اور سامان میش و طرب کے جزو اعظم ہیں۔ آپ کے
سانے میں کرتا ہوں۔ آپ مجھے زہر و تقویٰ عنایت کریں۔ تاکہ میں دکھوں
سے رہائی پاؤں۔

(۲) میں نے یہ امشبہر تہنگانہ اپنے بھلا ہونے کے لئے تیا کی ہیں۔ آپ کے
کھانے کے واسطے نہیں لایا ہوں۔ آپ تو بھوک پیاس وغیرہ و غیرہ بھگائوں
سے مبرا ہو میں انکو صرف آپ کے سانے پیش کر کے ملمس ہوں کہ آپ مجھے
ان سے چھڑا کر نجات ابدی کا دان دیں۔

دنیا دار لوگ دنیاوی میش و عشرت کے سامان سے چاروں طرف سے گھرے
ہوئے ہیں۔ ان کا دل بہ نسبت خشک و دھیان کے راگ رنگ میں زیادہ لگتا ہے۔
بزرگوں نے اس بات کا خیال کر کے راگ میں تنہاگ کا آپدیش دیا ہے۔ یہ ایسی تجویز
ہے کہ جب انسان حسب فشار طہار و بحیر دل لگانا چاہا پر میش کی استغوی کرتا ہے۔ اور
اس طرح ایک گیلیانی پرش سے بھی زیادہ عرصہ المیور کے دھیان میں لگتا ہے۔ دنیا دار

اس ذریعہ سے پشت با پشت تک چلتا ہے۔ دوسرے لوگوں کو اُنکے نقش قدم پر چلنے کی ہدایت ملتی ہے۔ لگہ وغیرہ کی مورتی کے سامنے ہم نے بعض انگریزوں کو ٹوپی اتارتے دیکھا ہے جس طرح انگریز لوگ ٹوپی اتار کر ان بزرگوں کی تعظیم کرتے ہیں اس ہی طرح ہندو اپنے بزرگوں کے آگے ہاتھ جوڑ کر ان کے آگے پھول وغیرہ چڑھا کر مہنتی تعظیم کرتے ہیں۔ یہ اُن کا پُرانا دیسی طریقہ ہے۔ جینی رشب دیو جی۔ پارس ناتھ جی۔ مہا پر جی وغیرہ کو جن کی وہ مورتیاں بناتے ہیں۔ سکل پر مانتا کہتے ہیں۔ شیو رشب جی۔ کو۔ ویشنورام چندر جی اور کرشن جی کو پریشر جی کا اوتار بتلاتے ہیں۔ جیسا کسی بزرگ کے فوٹو اور مورتی بنانا۔ اور اُس کے آگے ہاتھ جوڑنا اس کی عزت ہے ایسی ہی دیپ۔ دھوپ وغیرہ سے اُس کی پوجا کرنا۔ اُس کی گاڑھی بھگتی ہے۔ جس سے پوجا کرنے والے کا پریم اس بزرگ میں جس کی وہ مورتی ہے بڑھتا ہے۔ عاشق اپنے معشوق کی تصویر کو سینہ سے لگاتا ہے۔ اُسکی انگوٹھی کو چومتا ہے۔ عام لوگ خواہ اُس کو پاگل سمجھیں۔ لیکن یہاں تو دیوانہ بکار خود ہوشیار والا معاملہ ہے اُسکے پریم کو وہی جانتا ہے۔ یہی حال مورتی پوجکوں کا ہے۔ جینیوں کا مورتی پوجن عام ہندوؤں جیسا نہیں ہے۔ جن لوگ جو اشیا مورتی کے آگے چڑھاتے ہیں۔ اُسکا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ مثل اپنے و گجراہل ہنود بھائیوں کے مورتی کو بھوک لگاتے ہیں۔ بلکہ آتمہ قسم کی اشیا سے جن کو اشٹ دریدہ کہتے ہیں۔ جوہل۔ چندن۔ اکشت پشپ۔ نئی دید۔ دیپ۔ دھوپ۔ پھل ہیں۔ جن میں سے جل میں تمام اقسام کے مانکات چندن میں۔ بدن پر لگانے کی خوشبودار چیزیں۔ اکشت میں تمام اقسام کی اجناس پشپ میں ہر قسم کے پھول۔ نئی دید میں ہر قسم کی شیرینی۔ دیپ میں ہر قسم کی روشنی دھوپ میں بخورات۔ اور پھل میں میوہ جات۔ غرضیکہ سب قسم کے سامان پیش آجاتے ہیں۔ بھگوان کی مورتی کے آگے پیش کر کے یہ کہتے ہیں کہ اسے پرماتما مجھ کو سنا کر

تب سولہویں صدی بمبئی میں سو تیسافرہ فرقتے میں سے لوکا یا ڈھونڈ پاست اور دیگر
فرقتے سے تارن پنچہ۔ اور ویدک ہندوؤں میں سے کبیر پنچہ۔ نانک پنچہ نکلا۔ جنہوں
نے مورقی پوجن کا تشدید کیا۔ مورقی پوجن کے تشدید کے کئی باعث معلوم
ہوتے ہیں۔ اول تو مسلمانوں کا اُس وقت زور ہو گیا تھا جو ہندوؤں کے مندروں
کو توڑ ڈالتے تھے۔ اور مورقی کے برخلاف تھے۔ دوسرے مورقی پوجا کا اس قدر
زور ہو گیا تھا کہ لوگ مورقیوں کو مہاتاپرشوں کی صرف مورقی ہی نہیں بلکہ ساکشات
پر ہمیشہ سمجھنے لگ گئے تھے۔ سترہویں صدی میں دیگر بین فرقہ میں سے ایک فرقہ
تیرہ پنچہ نکلا جس نے بجائے اصلی پھول و مٹھائی وغیرہ کے چانوں کو کبیر میں
رنگ کر کے ان کو پھول۔ اور دھوپ کو نئی وید کبیر میں رکھے ہوئے کو دھوپ قرار دیا۔
اور تازہ پھولوں کی بجائے خشک پھل بادام وغیرہ مورقی کے آگے بچھانے شروع
کئے۔ جو لوگ مثل رسم سابقہ اصلی پھول و مٹھائی اور تازہ پھل مورقی کے آگے
بچھاتے رہے وہ میں منجھی کہلائے۔ انکا مفصل ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔

اب اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ مورقی پوجن سے کیا فائدہ ہے تو پہلے ہم
اُس سے یہ پوچھتے ہیں کہ کسی شخص کے فو تو اترا دنانے سے کیا فائدہ ہے۔ اگر یہ
سامی جو مورقی پوجن نہیں کرتے۔ سو امی و یا مند کے فو تو اپنے آریہ سماج مند میں۔
سکہ جو مورقی پوجا نہیں کرتے بابا نانک کی تصویر گوردوارے میں کیوں رکھتے ہیں
انگریزوں نے جو مورقی پوجا نہیں کرتے لارڈ لارنس کی تصویر لاہور میں۔ بلکہ وکٹوریہ
کی تصویر امرتسر میں۔ حاج پنجم کی تصویر دہلی میں کیوں بنوائی ہے۔ رکی کالج میں
بڑے بڑے پرنسپلوں کی اور بہت جگہ میں بڑے بڑے آدمیوں کی تصویریں۔
کیوں رکھ چھوڑی ہیں۔ اس کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ جن لوگوں نے اپنے ملک
دھرم کی خدمت کی ہے ان کی مورقی جاگوان کی عزت کی طاعت ہے۔ ان کا نام

اُس وقت سے جنہوں میں اگر بھادان وغیرہ سنگار کرتے کارواج بند ہوا۔ اور وہ بھی اپنی مورتی کی اشٹ دربیہ پوجا کرتے گئے۔ اب اگنی کٹا کے بجائے صرف ایک دھوپ دانی رہ گئی۔ جس میں اب تک دھوپ ڈالی جاتی ہے۔ اشٹ دربیہ جو مورتی کے آگے پڑھنے لگے بعض لوگ اُن کو بتروک سمجھ کر شل ویشنوؤں کے گھر لاکر اور پشاد سمجھ کر کھانے لگے اور بعض لوگ اسکو نرالیہ سمجھ کر پوجا رہی۔ مالی وغیرہ مندروں کے لوگوں کو دینے لگے۔ بعض اگنی میں جلائے گئے۔ بعد ازاں ۱۱۹۹ء یا ۱۲۵۶ء بکرم میں مادھواچار یہ ہوئے۔ جنہوں نے شری کرشن جی کی پرستش کا رواج دیا۔ اور ویشنو مندر بنوا کر شری کرشن جی اور مادھواچار جی کی مورتیاں ان میں ستھاپن کرائیں۔ اور مندروں میں نرت یا نچ اکوٹے کا رواج چلایا۔ جب ویشنو لوگوں نے اس طرح اپنے مندروں کو سماجا شریعہ کیا۔ اور مورتیوں کے بڑے بڑے سنگار ہونے لگے۔ تب اُنکی دیکھا دیکھی جنہوں کے سوتیا مہر فرقے نے بھی اپنے مندر شہروں میں بنائے۔ اور بڑی بڑی لاگت کے انکٹ بھگوان کی مورتی پر پڑھانے شروع کئے۔ اور مورتی پوجن بڑی دھوم دھام سے اشٹ دربیہ کے ساتھ ہونے لگا۔ یہاں تک یہ اشٹ دربیہ کی پوجا صرف ارض متول تک ہی محدود نہیں رہی۔ بلکہ دھرم کے دس انگوں۔ آرجو۔ مارود۔ ست شوق وغیرہ کے بھی جو صرف کن ہیں پوجا ہونے لگی۔ جو اب تک جین مندروں میں ہوتی ہے۔ اس طرح جب پوجا سے مراد صرف تعظیم نہیں رہی۔ بلکہ وہ اشٹ دربیہ کے ساتھ ہونے لگی۔ اور مندروں میں ناچ رنگ نرت۔ وغیرہ ہونے لگے۔

۱۔ سوتیا مہر چارہ شانتی نیجے جی اپنی پستک مانوہرم سنگتہا کے صفحہ ۴۷ پر لکھتے ہیں کہ سمت بکرم سے پہلے کی تیل کی چوٹی دھرم سوتیا مہر دول کی پتاؤں میں کچھ زیادہ فرق نہیں تھا۔ اب جہاں زیادہ فرق ہو گیا ہے وہ درہم میں لے ڈالا ہے۔

कियमा राघवाक्षिपादव्यपूजाविधातः ॥३॥

جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اپنے بچن اور جسم کو سمیٹ کر بنگوان کی طرف لگانے کو درمید پوجا۔ اور دل کو یکسو کر کے بنگوان کی طرف لگانے کو بجاو پوجا کہتے ہیں۔ یا گندہ پھول۔ نیچی دید۔ دیپ۔ دھوپ۔ کشت۔ وغیرہ سے پوجا کرنے کو درمید پوجا کہتے ہیں۔ اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نویں صدی سے پہلے مورتی پوجن اشٹ درمید کے ساتھ نہیں کیا جاتا تھا۔ جس طرح اب ہوتا ہے۔ بلکہ اشٹ درمید کو انگی گنڈ میں ڈال کر ہوم کیا جاتا تھا۔ اسی طرح کا ہوم کیا جینی اور کیا ویدک دھرمی سب کرتے تھے۔ اور سب آریہ کہلاتے تھے۔ جینیوں اور ویدک دھرمیوں کے رواج ایک ہی تھے۔ سب گربھاوان جنو وغیرہ سنسکار کرتے تھے۔ جو تین وقت صبح۔ دوپہر۔ شام۔ انگی گنڈ میں ہوم کرتے تھے۔ انگی ہوتری کہلاتے تھے اس کا مفصل حال جن سین آچاریہ کے بنائے ہوئے آد پران سے معلوم ہو سکتا ہے۔ دسویں صدی تک مندر زیادہ تر باغیچوں میں بنائے جاتے تھے۔ جیسا کہ مسو تیا سبر تحریروں سے معلوم پڑتا ہے۔ جن مندروں میں جو مالی رہتے ہیں۔ وہ اس بات کو صاف طور پر ثابت کر رہے ہیں۔ اور ساگا دھرم امرت سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ سنسکرت بکرمی میں رامنچ ہوئے ہیں۔ جو سری رام چندرجی کے بڑے بھگت تھے۔ مہنوں نے جینیوں کے سات سو مندر زٹووائے۔ میسور کے راجہ ہریال کو جینی سے ویشنوی بنایا۔ جینیوں کو بڑی تکلیف دی۔ اور شہر میں ویشنو مندر بنوا کر رام چندرجی۔ اور لکشمی جی اور ستیا جی کی مورتی ان میں استھاپن کرائی۔ دیپ۔ دھوپ۔ نیچی دید سے انکی پوجا شروع کی۔ اور لوگوں کو رغبت دلانے کے واسطے۔ لٹو۔ پٹیرے بطور پختاؤ کے تقسیم کرنے شروع کئے۔ غالباً انکی دیکھا دیکھی جینیوں نے بھی بہت سے مندر شہر میں بنوائے۔ اور

کئے ہیں اچھا جانتا ہے۔ سوامی دیانند سرسوتی بالی آریہ سماج اپنی کتاب سیتا رتھ پر کاش کے گیارہویں سٹالس کے بیسیوں پیڑے میں لکھتے ہیں کہ مورتنی پوجن پہلے جینیوں نے چلایا۔ یہ درست ہے۔ کیونکہ جین شاستروں میں لکھا ہے کہ بھرت چکرہ رتنی کے گیلان پر آئے مندر بنوائے۔ بھرت کا زمانہ تہذیب کا ابتدائی زمانہ ہے۔ بھرت کے بعد اور جینیوں نے جہا پرشوں کی مورتیاں بنوائیں۔ ابراہن اس طرح انکی تعظیم کر کے دنیا کو گمن کی قدر کرنا سکھایا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہلے پہل ان مورتیوں کے آگے صرف ہاتھ جوڑ کر یا آنکھوں کو اشٹ انگ منشا کر کے انکی پوجا یعنی تعظیم کیجاتی تھی۔ بعد ازاں پہل پہول وغیرہ اشٹ دربیہ سے انکی پوجا کرنے کا رواج پڑا۔ پڑانے جین رشیوں شرعی کند گند آچار یہ شرعی حنٹ بعد سوامی۔ شرعی پوج پاو سوامی۔ شرعی امرت چندر سوامی کے کلام میں اشٹ دربیہ سے پوجا کرنے کا صاف طور پر ذکر نہیں ملتا ہے۔ جن سین آچار یہ درجوں صدی بکرچی میں ہوئے ہیں، کے بنائے ہوئے آد پڑان میں گر بھاوان وغیرہ سنگکاروں کے موقعہ پر اشٹ دربیہ آگنی کند میں ڈال کر ہوم دیگ دپو جا کرنے کا ذکر آتا ہے۔ بعد ازاں سری امرت کت آچار یہ کے درج گیارہویں صدی بکرچی کے شروع میں ہوئے ہیں بنائے ہوئے شراو کا چار میں۔ شلوک نمبر ۱۱۱۳۔ اس طرح آتے ہیں۔

बद्धो विनाड सं को चो द्रव्य पूजति नि गच्छते
नव प्रानस सं को चो माव पूजापरा तनै ॥ १२ ॥
गं च प्रसून त्मान्ता य वीप भूपा क्षता धिमि:

پہلے یہ مندر رشب دیوی کے مرکب بنائے گئے۔ بعد ازاں میں رشب دیوی کے مرکب بنائے گئے۔
نام رکھنے کے واسطے استعین کی تھی۔

اور ناشکر گزار ہو جاتا ہے۔ اور قابلِ تعظیم بزرگوں کی تعظیم اور عزت نہیں کرتا وہ ہمیشہ آفات سے گھرا رہتا ہے۔ اس میں سکھ اور شائستگی کبھی پیدا نہیں ہوتی دکن وان پر مش دوسروں کے لئے متنبہل ہوتے ہیں۔ جب تک وہ زندہ رہتے ہیں۔ لوگ مٹی نہیں کہ اوپر بیان ہوا پوچھا کرتے رہتے ہیں۔ خود اتر داتے ہیں۔ اور اپنے گھروں میں رکھتے ہیں۔ مرنے کے بعد ان کی مورتی یا بسٹ بنواتے ہیں۔ ایسے بزرگوں کی مورتی بنانے کا رواج ہر ایک ہندو یا فتنہ ملک اور قوم میں ہے۔ اور یہ بہت پرانار رواج ہے۔ پہلے پہل جینیوں نے اپنے تیرتھنگروں۔ رشب دیو جی۔ پارس ناتھ جی۔ جہا بیرجی۔ وغیرہ کی مورتیاں بنائیں۔ اور ایسی جگہ بنائیں۔ جہاں ان بزرگوں نے لاکھوں انسانوں کو دھرم پدیش دیا۔ انکو ان کے فرائض ادا کرنے کی ہدایت کی۔ جیو ہنساکو بنا کر آیا ہے۔ کشہ۔ چوری۔ جھوٹ۔ زنا۔ وغیرہ پاپوں سے متفکر کیا۔ ایسی جگہ اس دیس میں مشری شیکھر جی۔ گرنارجی۔ کوہ آبو۔ شتر بنجی۔ وغیرہ وغیرہ ہیں۔ اور تیرتھ چیتھر کہلاتے ہیں۔ تیرتھ چیتھر کے سنے گھاٹ کے ہیں۔ گویا یہ جگہ ایسی ہیں جہاں دھرم روپی کشتی میں بیٹھ کر جیو سندر سمندر سے پار ہوتے تھے۔ اور سندر کے دکھوں سے رہائی پا۔ نجات ابدی یا مرگ حاصل کرتے تھے۔ یا جہاں دنیا دار مٹی سا رچکا دسا دھوئی، سٹراوک و شراوک (دھچلہ تیرتھ کہلاتے ہیں) کے درت لیکر اپنا کلیان کرتے تھے۔ ان تیرتھ چیتھروں میں جڑی اچھی اچھی مورتیاں بنی ہوئی ہیں۔ جن کو دیکھ کر انسان کے دل میں ان ہاتھوں کی جن کی وہ مورتیاں ہیں آنکھ کھلے ہوئے اچکاروں کی یاد آتی ہے۔ اس کے متھ سے خواہ خواہ ان کی استی و تعریف نکلتی ہے۔ استی کرنے کرنے اس کا اثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان مورتی کے کمرے ہاتھ جھٹے لگ جاتا ہے۔ پاؤں پوچھتا ہے۔ اس سبکتی جہاں کو وہی شخص محسوس کرتا ہے جو ان کاموں کی جو ان بزرگوں نے

سیکھنا چاہتا ہے تو وہ پہلے دیوار پر ایک سیاہ نشان بنا کر اس پر تیرا تار ہے
اور جس وقت مشق ہو جاتی ہے۔ پھر وہ اُس نشان کو استعمال نہیں کرتا۔
اسی طرح جو شخص وہیان لگانے کی مشق کرنا چاہتا ہے۔ وہ بھگو ان کی مورقی
کے سامنے بیٹھ کر اُسکو اپنے وہیان کا ذریعہ بناتا ہے۔ اور پھر جب مشق ہو جاتی
ہے۔ تب اُس کو مورقی کے درشن کرنے کی کچھ ضرورت نہیں رہتی۔ چنانچہ ساتویں
گن استھان میں چڑھے ہوئے منی کے واسطے مورقی پوجن کی کوئی ضرورت
نہیں ہے۔ کیونکہ اُس وقت وہ خود ویسا ہی جن ہو جاتا ہے۔ لیکن جو شخص ابتدائی
حالت تک مورقی بد دن وہیان کا لگانا۔ اور چپٹ کا اکیو کرنا چاہتا ہے وہ گویا غلام
میں تیرھ پیک کر تیر اندازی سیکھنا چاہتا ہے۔ جو ناممکن ہے۔ اب یہ تو ثابت
ہو گیا کہ جن پر تانیک خیالات کے پیدا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ مگر پھر یہ سوال
پیدا ہوتا ہے کہ اسکی پوجا کرنے سے کیا فائدہ ہے؟

لفظ پوجا کے اصلی معنی کسی گن وان کی عزت و تعظیم کرنے کے ہیں۔ جو
لوگ اپنی قوم کا۔ اپنے ملک کا۔ یا تمام انسانوں کا آپکار کرتے ہیں۔ اُنکو کسی طرح کا
فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اُنکو کہہ دو کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اور ہر ملک میں قابل تعظیم
سمجھے جاتے ہیں۔ وہ اپنی صفات حسنہ کی وجہ سے ہر ایک کا دل اپنی طرف کھینچ لیتے
ہیں۔ اور ان میں خود بخود کچھ ایسی کشش سی پیدا ہو جاتی ہے کہ دوسرے انسان
خواہ خواہ ان کی طرف رجوع ہو جاتے ہیں۔ اور جس طرح بھی بن سکے انکی تعظیم کرتے
ہیں۔ ان کے آگے ہاتھ جوڑتے ہیں۔ ان کے پاؤں میں پڑتے ہیں۔ دیکھ کر کھڑے
ہو جاتے ہیں۔ یعنی خدمت کرتے ہیں۔ پھل پھول اُنکے سامنے پیش کرتے ہیں۔
وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کچھ پوجا کہلاتی ہے۔ جس قوم میں گنوان کا ادب و تعظیم کیا جاتا
ہے۔ وہ قوم و ملک ہمیشہ خوش حال رہتا ہے۔ اور جو قوم و ملک احسان فراموش۔

پیدا کرنے کے لئے نیک اور عمدہ کارن کی تلاش درکار ہے۔ چنانچہ اربنت دیو کی پرتمادیکھ کر دل میں ویراگ ہوتا ہے۔ اور وہ مورتی اس ویراگ بھاء اور نیک خیال کا کارن بنتی ہے۔ جیسا کہ پنڈت پتو درواس جی نے مشہری پارسش پوران میں کہا ہے۔ دوہا۔

جن پر نامن جن بہو بندے انتھاناہ تن بھاؤن کوہنت ہے جن پر تاجک ماہ
ویراگ مندر تر کہہ شدھ آوے بھگوان وہی بھاؤ کارن مہا جن بندھ کو جان
راگ دولیش برجت اہل سکھ دکھ داتا ناہ درجن دت بھگوان ہیں یہ آ تو آراہ
پیدہ شلپی کرت کرت منور بھج بیت ندہنی سنہی انتر بکھے شہ بھاؤن کوہنت
ترجمہ۔ جن نیک خیالات سے جن کا بندہ ہوتا ہے۔ ان کے پیدا کرنے والا
بھگوان کی مورتی ہے۔ تارک الدنیا کی تصویر کو دیکھ کر پر ماتما کا خیال آتا ہے
اور یہی خیال پھر مہا جن بندہ کا باعث ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ بھگوان کی مورتی
الغت اور نفرت سے مبرا ہے۔ نہ کسی کو دکھ دیتی ہے۔ اور نہ شکہ وہ تو
مثل آئینہ کے ہے۔ بیسے ہیا سیدھایا ٹیر حاشنہ آئینہ کے سامنے کیا جاتا ہے
ویسا ہی اس میں نظر آتا ہے۔ اسی طرح بھگوان کی مورتی بھی پو جنے والے کو
اس کے خیالات کے اجرٹنے میں مدد دیتی ہے۔ اگرچہ بھگوان کی مورتی سنگ
تراش کی بنائی ہوئی مصنوعی شے اور جڑو ستو ہے۔ تاہم دل کے اندر نیک
خیالات پیدا کرنے کا سبب ہے۔

جس طرح ایک رنڈی کی تصویر دیکھ کر فاسد خیال پیدا ہوتا ہے۔
ایک بہاؤ شخص کی مورتی دیکھ کر دلیری آتی ہے۔ اسی طرح اربنت دیو کی پرتما
دیکھ کر نیک خیال اور ویراگ بھاؤ پیدا ہوتا ہے۔ نیک خیال کو پیدا کرنے کے
علاوہ پرتمادھیان کو سدھارنے کا بھی کام دیتی ہے۔ جیسے جب کوئی شخص تیرا انداز

اس کے اُسے گدھے پرنا کا کام کیا۔ اور راجندر جی کی استری ستیا جی کو چڑا کر لگیا
 جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُس کا اور اُس کے خاندان کا ستیا ناس ہو گیا۔
 غرضیکہ جب بزرگانِ سلف نے عام لوگوں کے سمجھانے کے واسطے مختلف
 بھاؤں کی تصویریں بنائیں۔ تو انہوں نے میثور کا بھی چتر بنایا۔ جس کا سب سے
 اعلیٰ نمونہ جین و گہر مورتی ہے۔ جس سے ویراگتا۔ نیرموتتا۔ آواستنا۔ پر م شانتا
 اور پر م آندتا تکیتی ہے۔ اور دیکھنے والوں پر اپنی ان صفات کا اثر ڈالتی ہے
 جینیوں کی یہ مورتی سکل پر ماتا کی تصویر ہے۔ اور ماخذ دیگر اہل ہندو کی مورتیوں کے
 سنساری جیون کی یہی اور گڑبھتیوں جیسی نہیں ہے۔ یعنی نہ اس کے پاس استری
 ہے۔ نہ کوئی ہتھیار ہے۔ اور نہ کوئی پوشاک وغیرہ سامان عیش ہے۔ دنیا دار کو دنیا دار
 کی تصویر دیکھنے سے کچھ روحانی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایسا تو وہ خود
 ہی ہے۔ بلکہ اُس کو شانتی حاصل کرنے کے واسطے دیگر مٹی مورتی کے پرشخوں
 کی ضرورت ہے۔ انسان کے نیک و بد ہونے کا دار و مدار اُس کے خیالات پر ہے
 کیونکہ خیال ہر نیک و بد کام کی سب سے پہلی منزل ہے۔ ہر ایک کام کا سب سے
 پہلے خیال ہی پیدا ہوتا ہے۔ خیال کے بعد خیال کردہ بات۔ ارادہ اور زبان پر آتی
 ہے۔ اور پھر اُس پر عمل کیا جاتا ہے۔ اور یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ کوئی کارن اپنے
 کارن بدون نہیں ہوتا۔ چنانچہ خیال بھی بغیر کسی کارن کے پیدا نہیں ہوتا۔ جیسے
 ایک معشوق کی یاد آوری کے کارن اُسکی صفات کا شننا۔ اُسکی آگاہی کا دیکھنا
 اُسکی چٹھی کا پڑھنا۔ اُسکی تصویر کا دیکھنا ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح نیک خیال کا
 کارن۔ نیک آدمیوں کی داستانیں شننا۔ اور انہی تصویریں اور فوٹو دیکھنا ہیں۔
 ایسے کارن ہر نیک (بہر مٹی) کارن کہلاتے ہیں۔ اور ان کا ہونا ایسا ہی ضروری ہے
 جیسا کہ نیک گمزنے کے بنانے کے واسطے چاک کا۔ انسانوں کو نیک خیالات پیدا

بہشت آغما کہ آزار سے نباشد کسے را با کسے کا سے نباش۔
 مگر اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا جیو جو کت کہ چلا گیا ہے۔ ہمارا کیا بھلا کر سکتا ہو
 اور جب اس کا انضمام دنیا میں نیکی اور بدی کے پھل دینے میں کوئی تعلق نہیں ہو
 تو اسکی پستش کرنے سے اور اس کا نام لینے سے کیا فائدہ ہے؟ درحقیقت ہر ماتما
 ہماری آتما کے لئے موڈل ہے۔ وہ ہمارا آدرش ہے۔ جیسے طفل کتب کو اپنا خط
 درست کرنے کے واسطے کافی سلیپ کی ضرورت ہے۔ کافی سلیپ ہمارا ماتما پکڑ کر ہر سے
 نہیں لکھواتا۔ نہ ہم کو کچھنے کی لئے کہتا ہے۔ لیکن ہم اس کو اپنا آدرش بنا کر اس کی نقل
 کرتے ہیں۔ اسی طرح پہلا آداسین اور وینراگ ہوتے ہوئے اور ہمارے کسی کام
 میں دخل نہ دیتے ہوئے ہمارے لئے ہمارے کلیان کا کارن بنتا ہے۔ جو مذہب
 آسٹیک کہلاتے ہیں وہ سب ایثور کے وجود سے تو اقرار ہی کرتے ہیں۔ اگر ان میں
 نا اتفاقی ہے تو اسکی صفات کے بابت ہے۔ اور ایثور کے بچنے نام ہیں وہ سب
 صفتی نام ہیں۔ اور یہ صفتی نام اپنا سنا کرنے والوں نے اپنے اپنے مطلب کے وافق
 جو وہ اس سے نکالنا چاہتے ہیں رکھے ہوئے ہیں۔ مثلاً رومی کا طالب اسکو سرب
 ملکیتان۔ تادویطلق دخیو ناموں سے پکارتا ہے۔ سکند کا خواہش مند اس کو اننت سکند
 کا بنڈار و منیج سرور بتاتا ہے۔ گیان کا طالب سرور گیہ و علم عمل نام دھرتا ہے۔ ویراگ
 پسند وینراگ۔ بنائے کا چاہنے والا نیلے کاری۔ گناہ کی معافی مانگنے والا۔ جیو
 کریم۔ دیوالو۔ اور نجات کا متلاشی پریم پرست۔ نپدریشک۔ سرور گیہ۔ اور نہروش کہ سکر
 اس سے مدد مانگتا ہے حتیٰ کہ دشمنوں پر فتح چاہنے والوں نے اس ہم و مرین سے برت
 دراک دوش سے مہل پرماتما کو اس سرنگبار کرنے کے لئے اتنا لینے والا تک بتلایا ہے
 ان سب سے یہی ظاہر ہے کہ وہ وراسل ہمارا امیڈین (آدرش) ہے اور جیسا ہم بننا
 چاہتے ہیں ہم اس کو اس ہی روپ میں دیکھتے ہیں۔ اور اس کا ویسا ہی نام پکارتے

اور پھر وہ پاک دوح و تپائیں نہیں آتی۔ کیونکہ پھر کرم روپ بیچ نہ رہنے سے جگت روپ
 درخت نہیں لگ سکتا۔ اس دلیل سے آریہ سماج کے گنتی سے واپس آنے کے مسئلہ
 کی تردید ہوتی ہے۔ اور پھر ایک مت کے ادکار و ہارن کے مسئلہ کی اور ایثور کا متوریک
 اور امورتیک دونوں ہونا غایت ہوتا ہے۔ جیو جو گنتی میں جاتے ہیں ان کا گیان و دشمن
 یکساں ہوتا ہے۔ اس لئے وہ تمام مل کر ایک روپ برہم ہوتے ہیں۔ مگر اپنی ہستی ملجھا
 جلیدیہ قائم رکھتے ہیں۔ ویدانت مت میں جو جیو کا برہم میں ملجانا اور اس میں لئے ہو
 مانا لکھ رہے وہ درست نہیں ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ جیو کرموں کا ناش کر کے گوڈو
Godhood جس کا دوسرا نام ”برہم“ ہے میں مل جاتا ہے۔ اور ایک مڑ روپ
 ہو جاتا ہے جو کہ مقصدِ اعلیٰ ہی ہو سکتا ہے۔ نہ یہ کہ وہ اپنی ہستی ہی کو کھو بیٹھے جیسا
 کہ ویدانت مت کا خیال ہے۔ اس طرح پرمیشور کے ایک اور ایک مبعولے کا مسئلہ
 حل ہوتا ہے۔ لوگ ایثور کو سرب ویاپک کہتے ہیں۔ لیکن سرب ویاپک کا اصلی مطلب
 نہیں سمجھتے۔ جب ایثو جیو ہی کی ایک حالت کا نام ہے۔ اور جیو گھٹ گھٹ میں براہمان
 ہے۔ تو اس طرح ایثور سرب ویاپک ہے۔ اس ہی راز کو سمجھ کر منصور جیسے جیوں نے
 ”انا الحق“ کا نعرہ بلند کیا ہے۔ اور ویدانت کے رموز و انوں نے ”انت اسی“ کہا ہے
 دوسرے ایثور بذریعہ اپنے گیان کے سرب ویاپک ہے۔ کیونکہ وہ اپنے گیان سے دنیا
 کے ہر جیو اور ہر شے کی ہر حالت کو یک دم جانتا ہے۔ مگر ایک ایثور کا سب میں کسی اور
 طرح بناؤ ممکن نہیں ہے +
 شدہ گنت یافتہ جیو یا پرانا انا انت وشن۔ انت گیان۔ انت سکھ۔ انت ویرج
 والا اجر۔ امر۔ پوتر۔ امورتیک۔ اور ویتراگ ہوتا ہے۔ وہ اپنے سرور و روحانی میں مت
 رہتا ہے۔ وہاں اس کو کسی اتم کی خواہش کسی قسم کا دکھ نہیں ہوتا۔ اس کو کسی سے کچھ
 مطلب نہیں ہوتا کسی نے کیا اچھا کیا ہے

میل کی ہو گئی تو چورسی لاکھ جونیوں سے رہائی بھی ہو گئی۔ جن مرنے کے جھگڑے سے
 بری ہو گیا۔ بری ہونے کا ہی نام نجات یا نکتی ہے۔ ایسی حالت میں جیو کا نام پر اتنا
 یا مائیکل ہو جاتا ہے۔ جیسے جی چراغ سے ملکر خود چراغ ہو جاتی ہے۔ اور درخت اپنے
 ہی سے گس کر آگ ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی انتہا تر اتنا اپنے پہلی سبھا تو میں لگ کر شدھ
 ہو جاتا ہے اور پرماتما کہلاتا ہے۔ پرماتما کی دو قسمیں ہیں ایک شکل پر اتنا۔ یا جیون ملک
 دوسرا شکل پر اتنا یا دیہہ ملک۔ جیون ملک کی حالت جیو کی اس وقت ہوتی ہے۔
 جب اسکو کیول گیان ہوتا ہے۔ یعنی جب وہ سب اشیاء کی ہر حالت کو جاننے لگتا
 ہے اور اٹھارہ دوشوں سے بری ہو جاتا ہے (دیکھو صفحہ ۱۶۵) اس وقت جیسے کہ
 آٹھ کرموں میں سے چار گھاتیا کرم تو بالکل دور ہو جاتے ہیں۔ اور باقی چار اگھاتیا کرموں
 کی خاص خاص ہر کرتیاں باقی رہ جاتی ہیں۔ اس وقت وہ اپنے آخری جسم میں ہوتا جو
 اور سناری جیووں کو دھرم اپدیش دیتا ہے۔ اور جس رستم پر چلکر اس کو یہ درجہ
 حاصل ہوا ہے اسکی تعلیم و تلقین دوسروں کو کرتا ہے۔ وید و شاستر اس ہی وقت بنتے
 ہیں۔ بعض مذہب والے جو پرماتما کو صرف امور تیک مانتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں کہ
 اس نے وید اور شاستروں کا اپدیش لوگوں کو دیا غلطی کرتے ہیں۔ کیونکہ وید وغیرہ شاستر
 الفاظ کا مجموعہ ہیں۔ اور الفاظ کا ادا کرنا زبان اور حلق کے بدون نہیں ہو سکتا۔ اس لئے
 بدون جسم والے پرماتما کے۔ یوں کہیں کہ جیون ملک کی حالت ماننے بدون ایشور کا
 اپدیش دینا تسلیم کرنا بالکل خلاف عقل ہے۔ جب وہ شکل پر اتنا اگھاتیا کرموں کا
 بھی ناش کر دیتا ہے اور اویو کرم کو ختم کر کے آخری جسم کا تیاگ کر دیتا ہے تو پھر شکل پر اتنا
 یا دیہہ ملک کہلاتا ہے۔ اس وقت جیو کا تعلق جسم اور کرم سب سے چھوٹ جاتا ہے
 پاک جیو رہ جاتا ہے۔ اس کا اکالا اپنے آخری جسم کے ساتھ صرف ایک عکس کی مانند رہتا ہے

جب جیو کر مرنے سے رہائی پا کر اور پُنگل سے علیحدہ ہو کر نجات حاصل کر لیتا ہے تو اس جی کا نام جیو آتما سے پر ماتا ہو جاتا ہے۔ جیو کے بلی نڈ گیان کے تین حالتیں ہیں جب اُس کی گیان گتھن پر گیا نا ورن کرم کا گڑھا پر وہ پڑا ہوا ہوتا ہے اور وہ اپنے اور پرانے میں بیٹھ جیو۔ ۲۔ آتما۔ ۱۔ اور پُنگل میں تیز نہیں کرتا۔ پُنگل کو جی آپا جاتا ہے۔ جسم کے ساتھ تعلق رکھنے والے زن و فرزند کو اپنا سمجھتا ہے۔ کسی کو درست سمجھ کر اُس سے محبت۔ کسی کو دشمن مانکر اُس سے دشمنی کرتا ہے۔ اشیاء و دنیا اور لذات محسوسات کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اصلیت کو نہیں سمجھتا۔ رسی کو بہرم سے سانپ سمجھتا ہے ایسی حالت بے تیزی میں جیو کو بھر آتا یا جاہل کہتے ہیں۔ اور جب وہ بیدار گیان سے جیو اور پُنگل میں۔ نیک و بد میں فرق معلوم کر لیتا ہے۔ اشیاء کی حقیقت سمجھ لیتا ہے۔ اور جانتا ہے۔ کہ میرا نہ کوئی دوست ہے نہ دشمن ہے۔ نہ محروم ہے۔ نہ مرد ہے۔ نہ باپ ہے نہ بیٹا ہے۔ بلکہ یہ صرف ایک دنیاوی رشتہ مثل سرائے کے مسافروں کے ہے۔ اور وہ دنیا میں رہتا ہوا۔ دنیا کی اشیاء میں محو نہیں ہوتا کہ نول کے پھول کی طرح جس طرح وہ پانی میں رہتا ہوا بھی پانی سے اوپر ہمیشہ طیفی رہتا ہے زندگی بہر کرتا ہے۔ اور بہرم کو دور کر کے رسی کو رسی سمجھنے لگتا ہے۔ اور اس میں سانپ کا بہرم چوڑ دیتا ہے۔ تو ایسی حالت والے جیو کو انتر آتما یا عارف پوتے ہیں۔ اس انتر آتما کی حالت میں جیو پھلے اکتھے کئے ہوئے کرموں کی زبرد کرتا ہے۔ اور آئندہ کرم باندھنے سے رکتا ہے جس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ پھلے اکتھے کئے ہوئے کرم آہستہ آہستہ دور ہو جاتے ہیں جب پھلے کرم دور ہو گئے اور آئندہ باندھے نہ گئے تو جیو اکیلا رہ جاتا ہے۔ اُس کا ساتھ پُنگل سے ہٹ جاتا ہے۔ جب پُنگل سے اور پُنگل روپ

ادوچوتھے پرتماوالے کالام ہے۔ اُن لوگوں سے کرایا جاتا ہے جو پاک شک بھی کھلائے
کے لائق نہیں ہیں۔ اس گرو بڑا نتیجہ یہ ہے کہ ان مکمل صرف پہلی پرتما والا بھی کوئی
ہی نظر نہ تاسے۔ ایسا کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی شخص سبزی کھانا اور رات کا
بھوجن ترک نہ کرے۔ بلکہ مدعا یہ ہے کہ باقاعدہ دھرم کو پالن کرے۔ جو شخص باقاعدہ
جاوت وار تعلیم پا کر سند حاصل کرتا ہے وہی تعلیم یافتہ سمجھا جاتا ہے۔ مکتبی تعلیم
جہاں نہ کوئی سلسلہ ہے اور نہ قاعدہ۔ تعلیم نہیں سمجھی جاتی۔ جین مذہب پر چلنا۔ اس
بے قاعدگی ہی کی وجہ سے مشکل ہو رہا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ پہلے آٹھ شول گری
دہارن کئے جاویں اور پھر آہستہ آہستہ اپنی طاقت کے مطابق آگے چلا جاوے۔
اور گزشتہ آشرم کو چھوڑنا کہ دنیا کا سلسلہ شروع کرے اس طرح میں نے آپ کو ان
ٹوٹے پھوٹے محفوظوں میں بتا دیا ہے کہ سمیک درشن گیان اور چارتر کے اکٹھا کرنے سے
ممکن ہی ملتی ہے۔ اسکو حاصل کیا جاوے۔

نجات یا مکتی

مشددہ مکت یافتہ جیو ہی کا نام پرتما ہے جو انت درشن

انت گیان۔ انت مسکھ۔ انت ویرج والا اجر۔ اور پوتر۔ امور تیک۔ اور

ویراگ ہے۔ وہ سنساری جیو کے لئے موڈل (دھون) بنکر اُسکی راہ

نجات میں رہ کر کام دیتا ہے۔ اس لئے ہر انسان کو اپنی تہی اور مکتی

حاصل کرنے کے لئے اُسکی پستش واجب ہے۔

میں رہتا ہے۔ اس لئے یہ بان پرست اکثر م کہلاتا ہے۔ اور اس ہی کا نام اپنا دلتک بھی ہے۔ اس کے بعد سنیت آخرم ہے۔ جس میں مٹی یا سادھو ہو۔ تے ہیں۔ جن کو جن کلمی۔ چترنگی۔ ات سرگ لنگی بھی کہتے ہیں۔ اور جو بالکل برہمنہ اور جگل میں رہتے ہیں۔ ان کے اقسام ریشی۔ مٹی۔ سادھو۔ اور جی۔ اور پھران کے بھی کہتے ہی بھیہا ہیں۔ جن کو شاستروں میں دیکھنا چاہیئے۔ ان کے لئے چوتھا اور آخری پشارتھ موکش پشارتھ حاصل کرتا ہے۔

دگمبر فرقہ کے شاستروں کے مطابق شودر چھوٹک تک ہو سکتا ہے۔ ایکاب اور مٹی نہیں ہو سکتا۔ ایکات اور مٹی۔ برہمن۔ اور چھتری۔ اور ویش۔ تین بڑے گل والے انسان ہی ہوتے ہیں۔ سو تیا مبر فرقہ کے خیال میں ہر انسان خواہ وہ کسی ورن کا ہو مٹی تک ہو سکتا ہے۔ لیکن ان کے موجودہ مٹی جن کو وہ مستھا اور کلمی مٹی کہتے ہیں پر گرہ کے پورے تماگی نہیں ہوتے۔ لہذا دگمبر فرقہ کے خیال کے مطابق انکو چھوٹک کے درجہ تک سمجھنا چاہیئے۔ دگمبر فرقہ میں جن کو مٹی کہا ہے وہ سو تیا مبر فرقہ کی اصطلاح میں ”جن کلمی مٹی“ کہلاتے ہیں۔ جو بالکل برہمنہ اور جگل میں رہتے ہیں۔ ایسا ہی حال ار جکا کا ہے۔

دہرم پر چلنے کا راج مارگ دشاہ راہ اور چنہ مرگ، تو یہی ہے کہ پہلے برہمچاری رہ کر دین و دنیاوی علوم سیکھے۔ پھر گروہست آخرم میں داخل ہو کر پہلے پاکش شرادک بنے اور پھر شرادک کھلی برتائیں داخل ہو۔ پھر دوسری میں۔ پھر تیسری میں۔ اور اس طرح درجہ بدرجہ میں ترقی کرے۔ لیکن آجکل یہ سلسلہ بالکل ٹوٹ گیا ہے۔ اور دگمبر فرقہ میں تو کوئی گرو بھی نہیں رہا ہے جو شرادکوں کو سلسلہ وار دہرم پر لگاوے۔ اس لئے لوگ اپنے من مانا دہرم کرنے لگ گئے ہیں۔ سبزی کا تیاگ جو پانچویں برتائیں بھی نہیں ہے۔ چاروں قسم کے بھوجن کو راستہ میں کھانا جو چھٹی برتائیں ہے۔ ورت رکھنا جو دوسرے

سوتک سوتک یا بچہ کے جنم لینے کی وجہ سے جو اشد تپ مانی جاتی ہے وہ تین طرح کی ہے ایک سرد (SATA) دوسرے پات۔ تیسرے پرشوت۔ جو گرہ تیسرے یا چوتھے پینے گر جاوے اُس کو سردو جو پانچویں یا چھٹے پینے اسقاط ہوا سے پات بعد ازاں بچہ پیدا ہونے کو پرشوت کہتے ہیں۔ گرہ سردو گرہ پات میں مانا کو صرف اتنے دن تک آئندہ سمجھا جاہئے جتنے پینے کا گرہ تھا۔ پتا وغیرہ صرف ایشان کرنے سے شدہ ہو جاتے ہیں۔ گرہ پات کے موقع پر ایک روز کا اشویج (پاپاکی) مانا جاہئے عام طور پر سوتک دس دن تک مان کر گیارہویں روز گھر۔ کپڑا وغیرہ شدہ کر کے مٹی کے چرائے بنوں کو تبدیل کر کے بھگوان کے دشن کرنے چاہئیں۔ گوشت کے لوگوں کو سوتک پانچ روز ماننا چاہیئے (دیکھو دہرم سنگرہ شراد کا پارشلوک ۲۵۸ نفاہت ۲۶۱۔ ہندو مت کی رو سے چھتری کو پانچ دن۔ برہمن کو دس دن۔ ویش کو بارہ دن۔ اور شورو کو پندرہ دن تک سوتک ماننا چاہیئے۔ دیکھو شلوک ۲۶۲۔

پاتک کسی کے مرنے کی وجہ سے جو شہر بھی مانی جاتی ہے وہ بھی دس دن تک مشاکر گیارہویں دن مکان وغیرہ صاف کرنا چاہیئے۔ بارہویں روز بھگوان کی پوجا کر کے پاتر یا شراد کوں کو بھوجن کرنا چاہیئے۔ اگر اپنے گھر میں نوکر مر جائے تو تین دن کا پاتک مانے۔ بچہ اگر پیدا ہونے کے دن مر جاوے تو صرف ایک دن کا۔ آٹھ سال تک کی عمر کے بالک کا پاتک آٹھ روز کا۔ سادھو کے مرنے کا ایک دن کا۔ اور گھوڑے گتے وغیرہ جانوروں کا جب تک اُن کو ٹٹھا کر باہر نہ بیجا یا جاوے پاتک ماننا چاہیئے۔ دیکھو دہرم سنگرہ شراد کا پار۔ زیادہ حال مہین گرتھوں میں دیکھو۔ یا جو کچھ جہاں رواج ہو ویسا کرو۔ سوتک پاتک میں بھگوان کی پوجا کرنی منع ہے۔ مگر دشن کرنا منع نہیں ہے۔

دسویں پر تہا تک گر بہت آشرم ہے۔ گیارہویں پر تہا والا ایک چمک جگمل

والی عورت کے چھوٹنے سے آنکھوں کا مریض اندھا ہو جاتا ہے۔ پکوان وغیرہ چیزیں
خراب ہو جاتی ہیں۔ اور مہیضہ وغیرہ کا رنگ بے رنگ ہو جاتا ہے۔

لہذا حیض والی استری کو مناسب ہے کہ وہ ایام حیض میں گٹھا کے آسن پر
سووے۔ صاف من کوکے یکسو میٹھی رہے۔ کسی سے نہ بولے اور نہ کسی کو چھوٹے
خو کا منتر پڑھتی رہے۔ دن میں نہ سووے۔ مالتی ہو گری یا کند پھل کی پیل ہاتھ میں رکھے
دہی دودھ کا استعمال نہ کرے۔ سرمہ و تیل کا استعمال نہ کرے۔ زیور نہ پہنے۔ آئینہ میں
اپنا منہ بھی نہ دیکھے۔ دن میں ایک دفعہ اپنے ہاتھ پر یا تپتے پالیکر بھون کرے۔ اگر دولت
کے برتن میں بھون کرے تو اسکو آگ سے شدہ کیا جاوے۔ اگر اس کا کوئی دودھ پیتا
بچہ ہو اور وہ اسکو چھوٹے تو صرف پانی چھڑکنے سے اور اس سے بڑا۔ اشٹنان کر کے
سے شدہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص حیض والی عورت کے ہاتھ کا بھون کر لیوے تو اس کو
ایک دو دن کا آپہاس کرنا مناسب ہے تاکہ کوئی بیماری نہ ہو۔

حیض کے دن تین گئے جاتے ہیں۔ اگر سورج غروب ہونے سے پہلے حیض
آ جاوے تو اسی روز سے تین دن شمار ہونگے ورنہ اگلے روز سے۔ تین دن تک اشٹنان
کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ چوتھے دن چھ گھڑی دن پڑھے اشٹنان کر کے کپڑوں
اور سوکھی چیزوں کو چھنا چاہیئے۔ (دوہرم سنگو شرا کا چارادھیہ۔ و شلموک ۴۷) میں لکھا
ہے کہ چوتھی رات استری کے ساتھ بھون کیا جاوے۔ ورنہ اس کے بدکار ہونے کا اندیشہ
ہے۔ پانچویں دن اشٹنان کر کے کپڑے تبدیل کر کے مندر میں پوہا کرنا اور کھانا بنانا چاہیئے
اگر کسی عورت کو حیض ہونے سے اٹھارہ دن کے اندر پھر حیض آ جاوے تو وہ صرف
اشٹنان کر کے شدہ ہو جاتی ہے۔ اور اٹھا رہیں دن سے اکیسویں دن تک حیض
ہونے سے دو دن اور اکیس دن کے بعد ہونے سے تین دن ناپاک رہتی ہے۔ (دیکھو
تروہنا چار سوم سین سوری کرت)

سلمانک وغیرہ دھرم دیبان میں اپنا وقت گزارے۔ دسویں اور گیارھویں پر تہا شکر الہی کی انٹریں کلاس ہے۔

استری دھرم شرادک کے جو گیارہ پر تھا اور پر بیان کئے گئے ہیں یہ صرف مرد کے ہی واسطے نہیں ہیں۔ بلکہ ان پر عمل کرنے کی عورت کے لئے بھی ہدایت ہے۔

عورت جب دسویں پر تہا تک کے ورت پالتی ہے شرادک کا کہلاتی ہے۔ اور جب گیارھویں پر تھا میں داخل ہوتی ہے تب اشکو اور جب کاڈریہ پکا کہتے ہیں۔ اور جب اپنے پاس صرف ایک سطحی ساٹھی اور پچھی اور کنڈل رکھتی ہے اور سر کے بال فوج ڈالتی ہے۔ اور چھوٹا کاک کی طرح بھکشا سے بھون کرتی ہے۔

بدھوا کے فرائض اگر کوئی استری اپنے پہنے کرموں کی وجہ سے بچہ ہوا ہو جائے تو اسکو جو مناسب ہے کہ شرادک اور ت ومارن کرے۔ تمام زیورات کو اتار دیوے۔ دھوئی پہنا کرے۔ اوپر کے کپڑے سے پیشانی کو ڈھانپے رکھے۔ ہار پائی پر نہ سو یا کرے۔ سر نہ لگایا کرے۔ آئینہ یا تیل لگا کر اٹھان نہ کیا کرے۔ اپنے پی کا شوک نہ رکھے ورنہ رو دے۔ کوئی قصہ کہانی نہ سنے۔ تینوں وقت کوئی ستوت پڑھا کرے۔ یا شاسترٹ نا کرے۔ یا جاپ کیا کرے۔ بارہ بجاؤ نا کا وچار کیا کرے۔ جہان تک اپنے سے بنے دان بڑا کرے۔ مقوی غذا نہ کھایا کرے۔ دن میں صرف ایک دفعہ بھون کیا کرے۔ پان کا استعمال نہ کرکھا کرے۔ اگر ان باتوں پر عمل ہوگا تو اسکی زندگی دھرم و سنجھ سے گزرے گی۔ ورنہ اس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے (دیکھو ترو رناچار)

حیض والی استری کا دھرم عورت کو جو ہر ماہ حیض سہ ماہ ہے وہ صرف اندام نہانی سے ہی نہیں آتا۔ بلکہ ان دنوں میں اس کے تمام سام سے ایک قسم کا خراب مادہ نکلتا ہے اس لئے اس کی چھوٹی ہونی اشیاء منا پاک ہوجاتی ہیں۔ اور ان کے استعمال سے بیماری کا کا اندیشہ ہے۔ لہذا دھرم سنگرہ شرادک کا چار دس یا ۶۶ میں لکھا ہے کہ حیض

کرتا تھا۔ وہ پہر کو بھون کے لئے جو بلائے جاتا ہے اس کے یہاں چلا جاتا ہے۔ پہلے سے
نوتہ نہیں ملتا۔ اور نہ یہ کہتا ہے کہ فلاں شے پکاتا۔ نویں پر تھامیں نوتہ بھی مان لیتا تھا۔
اور یہی کہہ دیتا تھا کہ فلاں شے بولا لینا۔

ادیشٹ تیاگ پر تھما۔ شرادک کی گیارہویں اور آخری پر تھماؤ شرٹ تیاگ نام ہے
اور دیشٹ نام اُس اہار کا ہے جو کسی کے لئے بنایا جاوے۔ چنانچہ اس پر تھما والا کسی کے
بلائے سے بھی کسی کے یہاں کھانا کھانے نہیں جاتا۔ بھون کے وقت مٹی کی طرح جاتا ہے
جو ملگتی کے ساتھ کھانا کھلاوے اُس کے ہاں کھا لیتا ہے۔ بند دروازہ کھولتا نہیں۔
آواز کر کے مانگتا نہیں۔ اس پر تھماوے شرادک کی دو قسم ہیں۔ ایک چھوٹک۔ دوسری
ایک۔ چھوٹک وہ جو سفید کو پین اور کھنڈ بستر و کسں رکھے۔ اپنی مچھہ ڈال دے۔
سر کے بال تنہی۔ یا استرے سے کتروائے۔ ایک ماہ میں چار دن وہ پرب کے دن
چار دن قسم کا بھون تیاگ کر لیا کرے۔ چٹھہ کر یا اپنے ہاتھ میں رکھ کر۔ یا برتن میں
لیکر کھانا کھاوے یا ہاتھ میں برتن میں لئے ہوئے گڑبستی کے گھر میں اُس کے سمن
تیک جاوے اور کھڑا ہو کر دھرم لایجہ کہے۔ اگر وہ آہار کے لئے کہیں تو لیوے۔ ورنہ
دوسرے گھر چلا جاوے۔ اُس کو اختیار ہے خواہ وہ ایک ہی گھر بھون کر لیوے خواہ
پانچ گھر تک مانگ کر اخیر گھر بیٹھ کر اور پانی لیکر بھون کر لیوے۔ دو برتن۔ ایک آہار
دوسرا پانی کے لئے رکھے اور گڑ کے پاس ورت لیوے۔ اور گھر کو چھوڑ کر شٹھ یا سندر
میں رہے۔ سپرٹ شودر اسے کا برتن۔ اور برہمن۔ گشتری۔ دییش۔ پشیل وغیرہ دہات
کے برتن رکھے۔

ایک وہ جو صرف ایک کوٹین بھیجی اور کنڈل رکھے۔ شرادک کے گھر جا کر اکثر شے
مان کہے۔ کھڑا ہو کر بھون کرے۔ صرف ایک برتن پانی کے لئے رکھے۔ ہاں نوج
ڈالے۔ جنگل میں رہے وہ دوسری گرمی کی تکلیف برداشت کرے۔ پلو میں پانی پیوے

میں آجاویں (دہی گوڑ بڑھ چاری۔ جو پچھلے مٹی جو کرنا ستر پٹھیں اور پھر پریشہ سہنے کے قابل نہ ہو کر گھروا پٹاں جاویں۔) نہ نیش شک بڑھ چاری۔ جس کے سر پر چٹی اور چھاتی پچنیو ہو۔ سفید یا لال کپڑے پہنتے ہوں۔ اپنے گھر پر یا دوسرے گھر کھانا کھاتے ہوں۔

ساتویں پر تھالا نیش شک بڑھ چاری ہی ہوتا ہے اسکو چاہیے کہ بچہ بونے وغیرہ آرام دہ بستروں پر نہ سوتے۔ پان نہ کھائے۔ ہمیں کپڑے نہ پہنے۔ نہ گار نہ کرے۔ جسم پر تیل وغیرہ نہ لگائے۔ کڑی کی دانت نہ کرے۔

آرنجہ تیاگ پر تھالا آٹھویں پر تھالا آرنجہ تیاگ ہے جس میں ہر قسم کا لین دین چھوٹا ہوتا ہے۔ اس پر تھالا اپنا مال و متاع اپنے لڑکوں کے سپرد کر تھوڑا سا روپیہ اپنے گزارہ کے لئے اپنے پاس رکھ لیتا ہے۔ مگر اس سے کوئی لین دین نہیں کرتا۔ دھرم کے متعلق آرنجہ اس کے رہتا ہے۔ دنیاوی کاموں کا آرنجہ نہیں رہتا۔
نوٹ۔ زندگی مارگ کا شروع یہاں سے ہو جاتا ہے۔

پرگرہ تیاگ پر تھالا نویں پر تھالا پرگرہ تیاگ ہے۔ اس کا دہارنے والا ہر قسم کے سامان دنیا کا تیاگ کر صرف ضروری ہلچل پوشیدہ فی و برتن کو رکھ لیتا ہے۔ اور اکیلے گھر میں یا دھرم شالہ میں رہ کر رات دن دھرم دھیان میں گزارتا ہے۔ کسی کے بلانے سے بھوجن کرتا ہے۔

نوٹ۔ چھٹی پر تھالے نویں پر تھالک کے شرادک کو ہم شرادک کہتے ہیں۔ گویا نویں جماعت تک شرادک کی بائبل کلاس ہے۔

انومتی تیاگ پر تھالا دسویں پر تھالا انومتی تیاگ والا شرادک کسی کو دنیاوی کاموں کے متعلق صلاح تک نہیں دیتا۔ اس سے پہلے خود تو نہیں کرتا تھا مگر صلاح مشورہ دیدیا

ان کو کرت۔ کمارت۔ انومو ذما میں قریبے = $۳ \times ۱۲ = ۳۶$

۱۸۰ = $۵ \times ۳۶ =$ ان کو پانچ اندریوں سے ضرب دو = ۱۸۰
(کیونکہ مباشرت میں پانچوں اندریوں کی پہنچتا ہوتی ہے)

۱۸۰۰ = $۱۰ \times ۱۸۰ =$ ان کو دس قسم کے سنگاروں سے ضرب دو تو = ۱۸۰۰

۱۸۰۰۰ = $۱۰ \times ۱۸۰۰ =$ ان کو دس قسم کے کام پیشہ سے ضرب دو = ۱۸۰۰۰

دس قسم کے سنگاریہ ہیں (۱) شریہ سنگار کی نگلی پٹی سے آ رہتہ کرنا۔ (۲) سنگار زیور کپڑے سے جسم کا آ رہتہ کرنا (۳) ہاسیہ کرٹیا۔ یعنی ہنسی مغل کرنا۔

(۴) سنسنگ باجمالینے خواہش مباشرت (۵) دتے سنگاپ۔ یعنی مباشرت کا ادا دہ

کرنا (۶) شریہ نریمکش یعنی عورت کے جسم کو دیکھنا (۷) شریہ منڈن۔ یعنی جسم کو ٹیکا وغیرہ

لگا کر سہانا (۸) دان۔ یعنی عورت کو خوش کرنے کے لئے کوئی تحفہ دینا (۹) پورب رت سمرن۔ یعنی پہلے پیش یا دکرنا (۱۰) من ہنتا۔ یا من میں مباشرت کا خیال کرنا۔

دس قسم کے کام پیشہ تھے ہیں۔ (۱) ہنتا۔ استری کی فکر دس درشن اچھا۔ استری کے

دیکھنے کی خواہش۔ (۲) دیگہ اسواس۔ آہ کرنا (۳) شریہ آرتی۔ جسم میں ہیر معلوم کرنی

(۴) شریہ داو۔ شریہ میں جلن پیدا ہونا (۵) مسنا گنی۔ باضہ کم ہو جانا اور کھانا نہ بچنا۔

(۶) مورچھا۔ غش آجانا۔ (۷) مدن مت۔ دیوانہ ہو جانا (۸) پران مسندھیہ۔ پران نکلنے

کا ششہ کرنا (۹) شکر موچن۔ زنا مال ہو جانا۔

برہم چاریوں کی پانچ قسم ہیں (۱) آپ نے برہم چاری۔ جو ہ سال کی عمر میں جینے

لیکھ پیر گردل میں جا کر دیا پڑھتے ہیں (۲) اوکیشا برہم چاری۔ جو ہ دن کسی نہیں دہان

کے شاستر پڑھ کر گریہ استرم میں داخل ہوتے ہیں (۳) اونسب برہم چاری۔ جو پہلے

چھٹلک ہو کر شاستر پڑھیں۔ اور پھر لوگوں کے کہنے سے یا کسی اور سبب سے گریہ استرم

فورا تھے ہو جاتی ہے چوٹھی کے کھانے سے جلندھر روگ ہو جاتا ہے۔ مگڑی سے کھانج اور کٹھنک ہو جاتا ہے۔ رات کو سو سوچ نہ ہونے سے کھانا پیہ میں منہم ہوتا ہے۔ اس سے رات کو کھانا نہ کھانا یا بیماری اور گناہ دونوں سے بچا تاہ۔ رات کھانا۔ جہا بھارت ومارکنڈے پڑان میں بھی منع کیا ہے۔ اور بودھ مت کا چٹا شیل بھی یہی ہے۔ اس پر تادالادون کو مباشرت بھی نہیں کرتا۔ دن کو مباشرت کرنے سے کمزوری زیادہ آتی ہے۔ جو شخص رات کو بھوجن نہیں کرتا اس کے ایک سال میں چھ ماہ کے بپاس کا قہل ہوتا ہے۔

برہم چریہ پر شکر [شرادھ کی ساتویں جاعت: برہم چریہ پر تپا کہلاتی ہے۔ جب شرادھ اس میں داخل ہوتا ہے تب وہ اپنی استری کے ساتھ بھی بھوک نہیں کرتا ہے۔ وہ جن۔ بچن۔ کاسے۔ رکت۔ بکارت۔ انو موونا۔ ہر ج سے استری بھوک کا تیاگ کرتا ہے اور شیل کی نو باڑ پالتا ہے (۱) جہاں استری رہتی ہو وہاں نہ رہتا (۲) محبت کی نگاہ سے عورت کی طرف نہ دیکھتا (۳) محبت آمیز گفتگو نہ کرنا (۴) سنگھڑ نہ کرنا (۵) عورت کے بہتر نہ سونا (۶) سابقہ عیش یاد نہ کرنا (۷) مقوی غذا نہ کھانا (۸) عشقیتہ فقہ کہانی نہ چہنلہ سننا (۹) شکم سیر ہو کر بھوجن نہ کھانا۔ جیسا کہ زراعت کو بریشیوں کے حملہ سے بچانے کے لئے کھیت کے گرد باڑ بنانی جاتی ہے ویسی ہی شیل دودھ قائم رکھنے کے لئے یہ نو باتیں کار کا کام دیتی ہیں۔

برہم چاری شیل کے اٹھارہ ہزار بیدوں کو پالتا ہے جو اس طرح پر ہیں:-

استری جسکو دیکھ کر غمیش پیدا ہوتی ہے۔ چار ستم کی ہوتی ہے۔

دیونی دوجا منشی دوعرت (پشتونی دجیوان) اچیتن لینے

لکڑی۔ پتھر۔ کاغذ۔ وغیرہ کی تصویر =

۲

۱۳

ان کو تن۔ بچن۔ کاسے۔ تین میں غرب دو = ۳ × ۳ =

کو کھاتا ہے تو برائے اسک کر کے کھاتا ہے۔ پراسک کو کھانے سے مراد جیورہت کرنے سے ہے۔ وہ چیز کو توڑ پھوڑ کر یا آگ میں پکا کر یا دھوپ میں خشک کر کے۔ یا نمک یا کھانی کھا کر کی جاتی ہے۔ اناج پس کر یا بھن کر۔ دھان کٹ کر پھل پک کر پراسک ہو جاتا ہے۔ دہرم سنگرہ شراد کا چارادھکار ۸ شلوک ۶ اس کے مطابق موسم یا آنگ یا کسی اور طرح پکایا ہوا پھل چھت تیاگ پر تھالا لکھا سکتا ہے۔ اور کچے پانی میں لونگ وغیرہ ڈال کر پی سکتا ہے۔ پانچویں پرتھو الے کے صرف اندری خیمہ سے پران خیمہ نہیں ہے یعنی وہ پرتھو اور جیوڑوں کا کھات اپنی ضرورت کے مطابق کرتا ہے۔ مگر اپنی زبان کو فرسے سے روکنے کے لئے ان کو جیسا کا تیا جبکہ وہ چھت ہے نہیں کھاتا۔ اور نہ کسی کو کھلاتا ہے تیو بڑو تر بھگوتی کے چھٹے سنگ میں لکھا ہے کہ دھان۔ جوار۔ کنگنی۔ مٹر۔ اجرو۔ یہ پانچ اناج۔ ادد۔ مٹر۔ مسور۔ بزل۔ مونگ۔ ارڈو۔ کلثہ۔ وچنا۔ پانچ سال بعد اسی۔ کرڈ۔ کوہا۔ کنگنی۔ ارل۔ سن۔ برسوں۔ سات سال بعد اچت ہو جاتے ہیں بنو ابھی تین سال کے بعد پھر پوسنے سے نہیں آگ سکتا۔

پانچویں پرتھو تک جگنید شراد کہلاتا ہے۔ یعنی پانچویں پرتھو تک شراد کہلاتا ہے۔

کی براتری کلاس ہے۔

شراد کی چھٹی پرتھو راتری بھوجن تیاگ ہے۔

اس میں چاروں قسم کا بھوجن۔ دیکھو صفحہ ۲۶۳

راتری بھوجن تیاگ پرتھو

و دوا میتھ تیاگ پرتھو

تیاگ کرنا چاہتا ہے جس شخص کے راتری بھوجن تیاگ ہے وہ دوسرے کو بھی رات کو کھانا نہیں دیتا۔ اور رات کے وقت کوٹے پیٹے۔ جھاڑو دینے وغیرہ کا لاکھ نہیں کرتا رات کو بھوجن لیکھنے۔ اور کھانے میں بہت سے چھوٹے چھوٹے جیوڑوں کا جو کہ آگھ سے غریب نہیں آتے کھات پرتھو ہے اور بہت دفعہ بڑے بڑے جیو بھی بھوجن میں گر جاتے ہیں۔ جن کے کھانے سے بہت مضر کسر مل بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کبھی کھانے سے

۳۵-۱۶-۹-۵-۴-۳-۱- اکثر دالے کسی شتر کا جاب کیا جاتا ہے۔ ۳۵- اکثر دالے
شتر نو کا شتر ہے۔ دیکھو صفحہ ۲۸ کتاب ۱۶-
۱۶- اکثر کا شتر

अरहंत सिद्ध आइरिया

उबकाया साह ।

अरहन्त सिद्धा चत्तरी पाध्याय सर्व साधु भोजनः ।

नमोऽर्हसिद्धेभ्यः अरहंत सिद्ध

असि आ उ सा अरहंत सिद्ध

یا سلامیک کرستم وقت بارہ بجائو ٹالا کسی اور سترونی کو بڑھا اور اپنی آستنا کا پتھر روپ
وہاڑا چاہیے زیادہ دیکھو صفحہ ۲۳۱

سلامیک کو کشادرت میں بھی شمار کیا ہے اور یہاں علیحدہ پر تعامی بیان کیا
ہے اس کا تفاوت اتنا ہے کہ کشادرت والا اششی و چودش وغیرہ پرب دونوں میں تو
سلامیک ضروری کرتا ہے مگر باقی دونوں میں اس کا نیم نہیں ہوتا۔ گریسا ایک پرتما والا
ہر روز تین وقت سلامیک ضرور کرتا ہے۔

پروشد و پرباس پرتما چوتھی پرتما پروشد و پرباس ہے۔ اس پرتما والا ہر اششی

وچو کش کو تا عمر کبھی جب تعصیل صفحہ ۲۳۳ ورت کرتا ہے۔ ورت تو دوسری پرتما
والا بھی کرتا ہے مگر اس کی نیم نہیں ہے۔ اس پرتما میں صرف یہی بات زیادہ ہے۔

سخت تیاگ پرتما شریک کی پانچویں جماعت تیاگ نام ہے اس پرتما والا کوئی

پکٹی سبزی۔ ساک۔ شلخ۔ کند۔ پھول۔ جڑ۔ بیج۔ وغیرہ کوئی شجر جو دالی ہو یا

جس میں پیدا ہوئے کی طاقت ہو نہیں کھاتا۔ ٹھنڈا پانی نہیں پیتا۔ کسی پھل کو منہ سے

نہیں کھاتا۔ خشک ایلچ بھی جس میں لہو یا مائے کی طاقت ہو نہیں کھاتا۔ جب ان چیزوں

اس طرح پہلی جماعت واسے شرادک کی کارروائی جسکو وارثنگ شرادک کہتے ہیں۔ ختم ہوئی۔ اس کا سب سے بڑا کام اپنے اعتقاد کو ٹھیک کرنا۔ چاروں انویوگوں پر تہانویوگ۔ چزانویوگ۔ کرناٹویوگ۔ دریانویوگ۔ شاستروں کو پڑھ کر گیان حاصل کرنا اور میتھیا آچرن کا چھوڑنا ہے۔ نشپور دشن کے حاصل ہو جانے سے وہ اپنی آتما کو شدہ۔ مجبورہ۔ گیاہک۔ ولیراگ۔ آندامنی۔ نرغجن۔ اپنی برناموں کا کرتا اور بھوگنا مانتا ہے اور خود ہمیشہ آند میں رہتا ہے +

ورت پرتما ورت پرتما شرادک کی دوسری جماعت ہے۔ اس درجہ میں مایا۔ متھیا۔ ندان۔ تین شلیہ چھوڑ کر بارہ ورتوں کا پالنا ہوتا ہے۔ یعنی وہ کسی ورت کو باہر کے دکھاوے کے لئے دہراتا کھلائے کیلئے نہیں کرتا۔ اس کا نام مایا ہے وہ ورتوں کو پالتا ہوا پیشہ نہیں کرتا کہ وہ معلوم ان سے کچھ فائدہ ہو گا یا نہیں۔ اس کا نام متھیا ہے۔ وہ یہ نہیں چاہتا کہ مجھے ان کے کرنے سے سہراک وغیرہ مل جائے چلن میں بہت سے دیوتھاؤں سے بھوگ کروں اور بہت سے دیوتاؤں پر حکومت کروں۔ اس کا نام ندان ہے بارہ ورتوں کی تفصیل اس طرح پر ہے +

پانچ انوبرت۔ تین گن برت۔ چار شکشا ورت تفصیل صفحہ ۲۰۸ نہایت ۲۳۶ دیکھو ورت پرتما والا۔ شرادک ان کو معہ اتی چاروں کے کرتا ہے۔ اگر کوئی اتی چار لگ جاوے تو پراشمت لیتا ہے۔ تین گن برت اور چار شکشا ورت کو سات شیل بھی کہتے ہیں +

ساماہیک پرتما ورت پرتما کے بعد تیسری ساماہیک پرتما ہے۔ اس پرتما واسے کو دن میں تین دفعہ صبح۔ دوپہر۔ شام۔ کو کم سے کم ایک اتر مہورت یعنی ۸۴ منٹ اور زیادہ جس قدر عرصہ تک چاہے ساماہیک کرنی ہوتی ہے۔ ساماہیک میں چن بانی۔ چن دھرم۔ چن پرتا پنچ پویشی۔ چن مندان نو دیوتاؤں کو بندناکی جاتی ہے۔ اور پنچ پویشی باجک

پانچ اومبر پھل کے اتنی چار - اجان پھل - بدن چھوڑی سپاری پھل کا کھانا۔

جوتے کے اتنی چار - جو اکیلے ہوئے کسی کو نہ دیکھنا۔ لوٹری نہ ڈالنا۔

سٹانہ لٹکانا۔ تاس اور بھینڈ بھی شرط لگا کر نہ کھیلنا۔

رندی بازی کراتی چار - رندی کا تاج نہ دیکھنا۔ اس کی رہائش کی جگہ نہ جانا۔

اور رندی بازوں سے صحبت نہ رکھنا۔

چوری کے اتنی چار - محصول چگی نہ مارنا۔ رشوت نہ لینا۔ کسی کا حق نہ مارنا وغیرہ۔

فحکار کے اتنی چار - آٹے یا دہی کے مرغے وغیرہ کی بھینٹ نہ دینا۔ اور کاغذ

یا مشائی کے جانوروں کو نہ توڑنا اور نہ کھانا۔

چرہ تہری کے اتنی چار - کنواری سے صحبت نہ کرنا۔ گندہ رٹ بیاہ نہ کرنا۔

راتری بھوجن کا اتنی چار - جو پہلی پر تھوڑا لا بچاتا ہے وہ پہلے سے کہہ کر دھڑی دن

رہنے کے بعد اور دھڑی صبح ہونے سے پہلے بھوجن نہیں کرتا۔

علامہ انیس گیارہ نمبر خوار کا چار کے بموجب پہلی پر تھوڑا دینے سے شروع کر کے ۲۲

ابکس یا تاخوردنی اشیا بھی جن کی تفصیل صفحہ ۲۲۸ پر درج ہے نہ کھانی چاہئیں

ان میں سے بہت سی اشیا اور بیان ہو چکی ہیں یہاں انکو ایک جگہ کر دیا گیا ہے۔

۱۔ بیاہ کی چھ تہیں ہیں ۱۔ گندہ رٹ ۲۔ بواہ۔ حوریت مرد کا محبت کے میں ہو کر والدین کی بلا مرضی پوشیدہ

طہ پناہ میں بیاہ کر لینا ۳۔ سر بواہ۔ جو سے کی شرط میں بارگرا اپنی لڑکی دوسرے کو دینا (۴)

۴۔ کھس بواہ۔ دوسرے کی لڑکی نہ بدلتی چھین کر اپنے گھر میں ڈال لینا (۵) ۵۔ پٹلیج بواہ۔ چھل کپٹ

سے دھوا کے زور سے کسی کی لڑکی کو ڈال بچانا (۶) ۶۔ آرش بواہ۔ بن ہاسی رشی دیوتہنوں کے مینیا

کے نہیں اپنی کنیا کو دوسرے بن ہاسی رشی کے لڑکے کے ساتھ ایک لگائے یا بچھڑا دیکر بیاہ دینا

۷۔ چار پٹ بواہ۔ والدین کی رضا مندی سے بچوں کے سامنے جو بیاہ ہو ان میں سے پہچا پٹ بواہ

جانز باقی نامہ تہیں۔

فرمایا ہے اور جس کی کچھ مٹوڑی سی نشیب کا حصہ ہے اس کتاب میں کی ہے۔ ویسا ہی ماننے کو کہتے ہیں۔ سمیک درشن کا ہی نام آخیکا ہے اور سمیک گیمانی یا سچے مشرود بانی کو ہی استیک کہتے ہیں۔ اور جو بڑے اعتقادی یا مبتدیانہ کو ناستیک سچے اعتقادی یا سمیکتی میں ۴۸ مول گن اور ۱۵۰ ترگن پائے جانے چاہئیں۔ ۴۸ مول گن اس طرح ہیں۔ سمیک کے آٹھ رنگ دیکھو صفحہ ۱۶۸۔ آٹھ دیکھو صفحہ ۱۷۲۔ تین موڑنا دیکھو صفحہ ۱۷۲۔ چھ انارے تن دیکھو صفحہ ۱۷۴۔ آٹھ سمیک وغیرہ دیکھو صفحہ ۱۷۵۔ سات بے یا خوف دیکھو صفحہ ۱۶۹۔ پانچ اتی چار بہت بنا دیکھو صفحہ تین ٹلیہ دیکھو صفحہ ۲۳۹۔ اور ۱۰۵۔ ترگن جسٹیل ہیں۔ پانچ اور کاتیاگ تین مکار کاتیاگ اور ستار کاتیاگ۔ پانچ اتی چار جو ۴۸ مول گن میں شمار کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں۔ شنکا۔ کانشا۔ پچکشا۔ انیہ درشنی چرسنا انیہ درشنی رستو لیکن یہ آٹھ انگوں میں ہی آگئے ہیں۔ بعض شاستروں میں ان کو الگ گنا ہے۔ انیہ درشنی چرسنا اور انیہ درشنی رستو۔ ایلوہ درشنی نام انگ کے بعد ہیں۔ پاکشک مشراوک کے پانچ ادھر تین مکلا اور سات ویس تیاگ اتی چاروں کے ساتھ نہیں تھا پہلی پر تار والے کے پتیاگ اتی چاروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اتی چار اس طرح ہیں۔ اس کے اتی چار۔ چرم کے رکھے ہوئے برتن کا گہی۔ تیل۔ پانی وغیرہ۔ یا چڑے کے اونا چھال وغیرہ کا چھو اہلج و اہل۔

بہنگ۔ گانجہ۔ وغیرہ لٹے کا تیاگ۔ آٹھ پہرے

مد یا شراب کے اتی چار

زیادہ کا اچار و مرتبہ۔ دہی و چھاپہ۔ پھولی گل ہوئی چیز کا گہی۔ شرابی کے ہاتھ کا چھو

ہوا جو جن و پانی +

جن پہلوں سے چھوٹے چھوٹے جیو علوہ نہیں

مد ہو یا شہد کے اتی چار

ہو سکتے۔ جیسے کوہی۔ کھار و خروان کا تیاگ۔ اور شہد کو کسی دوا وغیرہ میں بھی استعمال

نہ کرنا +

وہ چند مضامین میں داخل کا امتحان لیتے ہیں۔ اسی طرح جین مذہب کے اچار یہ اور گرو شراوک دہرم میں داخل کرنے سے پہلے یہ معلوم کرتے ہیں کہ آیا اس شخص میں شراوک دہرم گرن کرنے کی قابلیت ہے یا نہیں اور وہ قابلیت آٹھ مول گرن کے معہ اتنی چار پالن جو بارسمیک کے دھارن اور سات ویسوں کے تیاگنے کی مشق سے پائی جاتی ہے۔ جو شخص ان میں قابلیت حاصل کر لیتا ہے اسکو نٹھک مٹرا دک کے درجہ میں داخل کیا جاتا ہے۔ شراوک دہرم یا گربھت دہرم اس ہی کا نام ہے۔

شراوک کی گیارہ پرتما
شراوک دہرم گیارہ درجوں میں تقسیم کیا ہے (۱) درشن سمیک پرتما (۲) درت پرتما (۳) سلاک پرتما (۴) پوسٹہ پرتما (۵) سوت تیاگ پرتما (۶) واسن تیاگ پرتما (۷) بہم چرہ پرتما (۸) کرنجہ تیاگ پرتما (۹) پرگرہ تیاگ پرتما (۱۰) فومتی تیاگ پرتما (۱۱) اوشٹ سمن بہوت پرتما۔ جن کی تشریح اس طرح ہے۔

درشن پرتما
درشن پرتما دارک سکول کی پہلی جماعت ہے۔ اس میں نیاوہ تر شروان یا اعتقاد کی درستی کی جاتی ہے۔ اور اس ہی وجہ سے اس کا نام درشن پرتما ہے کیونکہ درشن سے مراد جین فلسفہ میں اعتقاد سے لی ہے۔ اعتقاد جھوٹا و سچا دو طرح کا ہوتا ہے۔ چنانچہ مین فلسفہ میں سچے اعتقاد کو سمیک درشن یا صرف سمیک اور جھوٹے اعتقاد کو متعیا درشن یا صرف متعیا کہتے ہیں۔ پھر سچے اعتقاد یا سمیک کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بیوہار سمیک۔ دوسرے نچھ سمیک۔ بیوہار سمیک سچے دیو۔ سچے گرو۔ سچے دہرم کے ماننے اور جھوٹے دیو۔ جھوٹے گرو۔ اور جھوٹے دہرم کے چھوڑنے کو کہتے ہیں سبائی پھان کے لئے دیکھو صفحہ ۱۶۵ لغات ۱۶۸۔ بیوہار سمیک تو درشن پرتما میں داخل ہونے سے پہلے پاکش کی حالت میں ہی ہو جاتی ہے۔

درشن پرتما میں داخل ہو کر نچھ سمیک حاصل ہوتی ہے۔ نچھ سمیک سچے دیو (جس کو آپت بھی کہتے ہیں) کے فرمائے ہونے سات تھوں کے سروپ کو دیا انہوں نے

جہاں دانش شائستوں نے دوزخ میں بھگتنا بتلایا ہے۔ اسکی پاشنی شکل آتشک سوزاگ
 وغیرہ اس ہی غالب اور اس ہی دنیا میں مل جاتی ہے۔ اس موزی دوزنا کاری کے
 کھلے ہوئے کے واسطے مندرجہ ذیل منتر ہے۔ جس کے بار بار چپنے سے اس کا اثر
 دور ہو سکتا ہے +

سو یا اسم۔ از و ہرم پر کیٹا

اگیا نی کہنت کچ کنکم کنک جھوی
 اگیا نی کہنت جگ امرت کورس گنڈ
 اگیا نی کہنا ر بند و یکھ دیکھ تر جی مانے
 اگیا نی اگیا نی متی و پریت دیکھے سب
 ترجمہ اگیا نی تو پہستان کو رنگ زعفران کا ہوا ہوا سونے کا گھر اجتماع ہے۔ مگر
 اگیا نی کے نزدیک وہ صرف ایک مانس کا نو نظر ہے۔ اگیا نی اندام نہانی کو اجیات
 کا چشمہ جانتا ہے۔ مگر اگیا نی اسکو ناپا کیوں کی کان بھرتا ہے۔ اگیا نی کنول جیسے چرم
 کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ مگر اگیا نی جانتا ہے کہ یہ تو کف خون اور ماس کے سولے
 کچھ نہیں ہے۔ اگیا نی کو ہر چیز الٹی ہی نظر آتی ہے۔ مگر اگیا نی اور شیا کی حقیقت
 کو جاننے والے ہیں وہ صرف راہ نجات ہی پر چلتے ہیں بعض آدمی سوال کیا کرتے
 ہیں کہ زندگی بازی اور دوزنا کاری کو سات دینوں میں علیحدہ علیحدہ کیوں کہلے ہے۔
 یہ دونوں پر استری میں آجاتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ کلت کے لحاظ سے یہ ہر دو
 باتیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ کسی کو زندگی بازی کی اور کسی کو خانگی بازی کی لت ہوتی ہے۔
 اس طرح پاک شک شرادک کے فرائض بیان کئے ہیں۔ پاک شک شرادک کا درجہ لیا
 ہے جیسا کہ رکی کالج کے پرنسپل اپنے کالج میں داخل کرنے سے پہلے یہ جانا چاہتے
 ہیں کہ آیا یہ لڑکا ہمارے کالج میں تعلیم پاتے کے لائق ہے یا نہیں۔ اس واسطے پہلے

دان کے سمیپ رہے گن گرام دہی۔
 گھر کی شکنج سونی چوری کو دین جان۔
 بچ ناری بن پر ناری دوش سہنی۔
 اسی نگر نائیکا کو بچھے جو کہا وے سلوہ۔

اس کو ملا پنی سوہیا پانی کھئی۔
 ترجمہ۔ نڈی بازی میں ساتوں دینس کا پاپ لگتا ہے۔ دھن کا جو ناسل بہتا ہے
 اُس کو تو قمار بازی سہو۔ بوس و کنار کو ناسل خوری جانو۔ مباشرت کرنے کو شکار
 کے برابر فرض کرو۔ چونکہ اپنی عورت سے پرشیدہ رکھا جاتا ہے۔ اس لئے چوری
 اور چونکہ وہ اپنی عورت نہیں ہے اس لئے زنا کاری ہے۔ اس کی صحبت سے تمام
 نیک صفات مٹا لے ہو جاتی ہیں۔ اس کا ترک کرنے والا زاپہ شمار کیا جاتا ہے۔
 شکار میں پانچ اندری جیو کا گھات ہے۔ اس لئے ممنوع ہے۔ جو شخص دوسرے
 کی تکلیف کو پتی تکلیف جیسی جانتا ہے وہ ہرگز اس کا عادی نہیں ہو سکتا۔ ہندو دھرم
 میں تو کسی جائدار کو ایذا پہنچانا بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ اہل اسلام کے ہاں بھی بہت اللہ
 خدا کا گناہ۔ ہر آدمی میں خون گراتا منع ہے۔ مگر افسوس کہ یہ جانعت کعبہ تک ہی محدود
 رکھی جاتی ہے۔ یہ نہیں سوچا جاتا۔ کہ اگر خدا حاضر و ناظر ہے تو تمام دنیا اس کا گھر ہے
 جس میں خون گرنے کی سخت مانعت ہے۔ نہ کہ صرف کعبہ میں۔ عیسائیوں کا چشما گم
 شرعی ہے۔ مگر یہاں شکاری پرانے بیگناہ حیوانات کے اپنے جذبات چوانی کا شکار کھینچا کیے
 جاتے ہیں۔

جو آپ ہی مر رہا ہو اس کو گمراہ کو کیا مارا	جسے ہیکس کھلے پیرا گمراہ کو کیا مارا
نہنگ و اڑد ہاؤ شپیر نہ مرنا تو کیا مارا	جسے سودی کو مارا نفس مارا کو گمراہ

چوری کو ہر مذہب و ملت میں منع کیا ہے۔ تشریح لا حاصل ہے زنا کاری کا

پتے ہی دھو شیشے میں سندھ نہ دیکھ کی اکن۔ بجکتی دیکھ انجھاڑ۔ (زوجہ) دوس
 دغلام، پتا دمالہ رکھت ہیں ایک سامان۔ نفع نہیں آوت سمجھ بھجار۔ جبری ہے
 پڑا ہوانالی کے بیچ۔ اور مکہ میں مٹوئے سوان لگتا، ڈوڈشا ایسی ہو رہی تب بھی
 کاؤ تیرا وہی کان (زیادہ تیرا کرے ہے ہرم ہی بیکار۔ جبری ہے
 نکل کا دھرم۔ بڑوں کی عزت۔ سب پڑا اٹلے خاک۔ بکتا ہے بے تنگی اور دامن
 کرتا ہے چاک۔ نہیں سو جے وہ جو ہے سدا۔ جبری ہے
 چاند میر کئے شش پیاو۔ تیاگو یہ آگہ مول (پاپ کی جڑ) پر گھٹ دوش و بکھت
 ہیں اس میں اس کے سر پر وصول چلے لے کر آخر کار۔ جبری ہے فقط
 رنڈی بازی کے بدترین اظہار من الشمس ہیں۔ جس شخص کو یہ جبری لت لگ جاتی
 ہے گھر سے محبت تو اس کو باکل نہیں رہتی۔ اپنی عورت۔ خواہ وہ کیسی ہی خوبصورت
 اور بھلی مانس ہو جبری گھنے لگ جاتی ہے۔ رنڈی کی فرمائشوں کے پورا کرنے میں
 روپیہ بہاؤ کرنا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ تو آتشک و سوزاک وغیرہ ملک مرض لگ جاتے
 ہیں۔ دہرم کرم سب جلتے رہتے ہیں۔ بیکش (خوردنی) و ابکش (نا خوردنی) کا خیال
 نہیں رہتا۔ توگ رنڈی باز کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ شراب نوشی۔ مانس خوری
 وغیرہ جبری عادتیں پڑ جاتی ہیں۔ چنانچہ اگر اس کا نام اتم العیوب رکھا جاوے تو بجا
 ہے شندہ جالاساتوں عیوب تو اس میں ظاہر ہی موجود ہیں۔ جیسا کہ پنڈت منوہر لال
 جی نے دھرم پرکیشا میں کہا ہے :

سو یا اس

دھن کو بناس ہوئے سوئی نودت کرم جانو۔

چنین کو دے دھو مانس دوشس لہی۔

بھوگ جو کرت ناما بھانت سوئی کھیت کم

تک کا جوئے میں ہارنا ہر ایک کو معلوم ہے۔ اور پھر اس کا جو آخری نتیجہ جنگ مباحثات جس نے بھارت کو غارت کر دیا۔ کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے۔

مانس خور کا کہنا کہ کرنا ہندو مت کا اصول ہی ہے۔ عاقبت اندیش اہل اسلام صوفی وغیرہ بھی اسے جڑا جاتے ہیں۔ عیسائیوں کی کتاب پیدائش (جو نبیل کا ایک حصہ ہے) سے بھی مانس خور کی مانخت پانی جاتی ہے۔ کہو کہ خدا نے حضرت آدم کو پیدا کر کے اس کو بلیغ عدن میں رکھا تھا۔ اور فرمایا تھا۔

Beddled, I have given you every herb bearing seed, which is upon the face of all the earth, and every tree in the which is a fruit of a tree yielding seed to you it shall be for meat.

ترجمہ۔ دیکھو ہم نے تم کو تمام روئے زمین کے درختان و نباتات عنایت کئے ہیں۔ جن سے بیج اور بیج سے وقت پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سب تمہاری خوراک ہونگے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ انسان کی خوراک نباتات ہے۔ نہ کہ مانس۔ علاوہ انہیں انسان کے جسم منہ۔ اور دانتوں کی بناوٹ مانس خور حیوانات جیسی نہیں ہے۔ حیوانات میں سے صرف وہ جانور مانس خور ہیں جو زبان کے ذریعہ پانی پیتے ہیں۔ جیسے شیر اور کتا وغیرہ۔ جو حیوانات گھونٹ بھر کر پانی پیتے ہیں جیسے بندرہ وغیرہ وہ بھی مانس خور نہیں ہیں۔ چہ جائیکہ انسان جو کشف الحقائق کہلاتا ہے اور جانتا ہے کہ

اے یار کیسکو جو کوئی کل پائے گا | یہ یاد ہے وہ بھی نکل پاوے گا
اس دایر مکافات میں سنے پکارا | جو آج کوئے گا وہ کل پاوے گا
شربتِ نبوی کے بارے میں منہ بے ذہل چند سطور قابل ملاحظہ ہیں۔

لائی ڈھن پلو۔ تال تو اسی طرز۔ نہ کروں کیا نتیجہ کو اسے باد بہار
جڑی ہے مدر کی پشکار۔ مہ بھی۔ ویرج۔ مان اور دولت ناش ہوت ایکبار۔

اسٹھان کرے۔ جہاں ندی یا مٹاب کا پانی بہت گہرا ہو اور وہ ہوایا دھوپ سے مس
ہو تا چو تو وہ جل اسٹھان کرنے کے لائق ہے۔

بادل کا جل جو ہوا سے گرم ہوتا ہو۔ وہ پانی جو قلعہ کے ذریعے صاف کیا جا رہا ہو
یا دھوپ سے گرم ہو اور اس سے پراسک جل یا صاف پانی کہتے ہیں۔

نشأت و لیس [اس کے علاوہ اس کو مناسب ہے کہ اگر دوسات و لیسوں میں

سے کسی کا عادی ہو تو اسکو بھی چھوڑنے کی کوشش کرے۔ وین **मसम**
شوق یا لبت کا نام ہے۔ اکثر آدمیوں کو مندرجنیل سات و لیسوں میں سے کسی بھی
قسم کے وین کی عادت پڑ جاتی ہے۔ سات و لیسوں کا نام اس طرح ہے (دو +
جوا کھینٹا۔ ماس۔ د۔ ویشیا وین۔ شکار۔ چوبی۔ پندنی۔ زن۔ ساتوں۔ پاپ۔ نوار +
یہ اس قسم کی بد عادتیں ہیں کہ انسان ان میں لگ کر باقی سب باتوں کو قبول جانتا ہے
سات دن ان ہی کا خیال رکھتا ہے۔ ہر وقت ان ہی میں لگتا ہوتا ہے اس کو کسی اور
کام کرنے کی فرصت ہی نہیں ملتی ہے اس لئے جن شخصوں کو دھرم کی راہ پر چلنا
منظور ہے ان کو چاہیے کہ وہ پہلے ان عادتوں اور خراب شغلوں کو بھی آہستہ آہستہ
کم کرے۔ ماس اور شراب کا تباہ کن تو پاکشک شراب تین سکڑ میں پہلے ہی کر چکا ہے
اب پانچ بد عادتیں اور باقی ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی اس میں ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ
ان کو بھی چھوڑنے کی مشق کرے۔ بعض آدمی یہ سوال کیا کرتے ہیں کہ ماس اور شراب
کو پہلے تین سکڑ میں اور پھر سات وین میں دو دفعہ کیوں شکار کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان
دو چیزوں میں دو باتیں ہوتی ہیں۔ ایک تو سخت جیو ہنسا اور دوسری بری لت۔ تین
سکڑ میں تو ان کو بلوٹا ہنسا کے شمار کیا ہے۔ اور سات و لیسوں میں بہ لحاظ بری
لت کے +

ان میں سے چھوڑ لینے کو ہر شخص برا جانتا ہے۔ پانڈوں کا اپنی بہتری درپہی

ایسا کرنے سے جو ہنسنا نہیں ہوتی۔ پانی کا چھان کر پنا صرف میں مت ہی کی ہدایت
 نہیں ہے۔ بلکہ منہ سمرتی ادھیائے اشلوک ۴۶ میں بھی لکھا ہے کہ **नस्युतं तं मस्य विवेक**
 اور بوجھ مت میں ہی ایسی ہی کہا ہے۔ پاشک شر اوک کو چاہیے کہ وہ جتنی المقد کھڑی
 بھوجن کا بھی تیاگ کرے۔ بھوجن کی شاستروں چار قسم بیان کی ہیں۔ (۱) کھادیہ۔ (۲) شیار
 جو متھوک جو سکرے کی غرض سے کھائی جاویں۔ جیسے روٹی۔ پوری۔ کچوری۔ مٹھائی
 وغیرہ (۲) سوادیہ۔ جو ذائقہ کے واسطے کھائی جاوے۔ جیسے پانچ۔ الاچی۔ پان۔
 سپاری وغیرہ (۳) لیئے۔ جو چاٹی جاوے۔ جیسے ربڑی۔ پیسی۔ دوانی۔ وغیرہ (۴)
 پئے۔ جو پی جاوے۔ جیسے دو دھ۔ پانی وغیرہ۔ بعض شاستروں میں ان کے بہانے
 (۱) اس یعنی روٹی وغیرہ (۲) پان و پانی وغیرہ (۳) کھادیہ۔ لڑو وغیرہ مٹھائی (۴)
 لیئے۔ ربڑی وغیرہ لکھے ہیں۔ ان میں سے پاشک شر اوک کے لئے ساگھار و ہم امرت
 کے تیکائیں صرف رات کو ذائقہ کھانے کی ممانعت بتلائی ہے۔ ہماری رائے میں بھی
 یہ ٹھیک بات نظر آتی ہے۔ کیونکہ ایک قبتدی سے رات کو پانی کا تیاگ کرنا اس کے
 لئے ایک مشکل کا پیدا کرنا ہے اور یہ بات رواج کے مطابق بھی ہے۔ کیونکہ بہت سے آدمی
 رات کو صرف انانج کھانا چھوڑ دیتے ہیں اور پانی و دھ وغیرہ پی لیتے ہیں۔ پاشک
 شر اوک کو مناسب ہے کہ اگر اس شہر میں جس میں کہ وہ رہتا ہے۔ بھگوان کا مندر ہو تو ہے
 دیو کا شردھان کرنے کے لئے ہر روز صبح جن پرتھکا کا دشن بھی کیا کرے۔ اور بھگوان کی
 پوجا کرنے اور اپنی تپستی قائم رکھنے کے لئے ہر روز پراسک جل سے اشنان کیا کرے
 جیسا کہ دھرم سنگھ و شراد کا چارادھکار و شلوک ۵ تا ۵ میں مرقوم ہے جہاں لکھا ہے
 کہ چونکہ بھگوان کی پوجا وغیرہ کے لئے گرہستی کو اشنان کرنا ضروری ہے۔ اس لئے مناسب
 ہے کہ صاف جگہ میں جہاں کوئی جیونہ ہو چھانے ہونے یا منٹروں کے ذریعہ صاف
 کئے ہوئے جل سے اپنے بال اور دانت دھو کر اور پورب یا انتر کی طرف منہ کر کے ہر روز

دہرم کے رستہ چلنا چاہے۔ یا کوئی اجین جین مت دھارن کرے۔ وہ تین مکار اور
 پانچ اومبر کا موٹا تیاگ ضرور کرے کیونکہ ان آہٹوں اشیاء کا استعمال بہت سے
 چھوٹے چھوٹے چیزوں کی ہنسا کا کارن ہے۔ ان میں ظاہر اہنسا نظر آتی ہے۔ ان کا
 قوسے روحانی پیدا ہوا ہوتا ہے۔ ریگنٹشو وغیرہ ویدک شاستروں میں یہ اشیاء دل
 و بلیغ و جگر و معدہ کے لئے بالخصوص مضر بتلائی ہیں۔ ان کے ترک بدوں کوئی شخص
 شراوک کہلائے گا مستحق نہیں ہو سکتا۔ ان کا تیاگ محل گن یا بنیادی صفت کہلاتا
 ہے۔ جیسے بدوں بنیاد کے مکان نہیں بن سکتا۔ اسی طرح ان کے ترک کے بدوں
 شراوک نہیں کہلا سکتا۔ یعنی جو شخص ناس۔ شرب۔ شہد۔ گولر وغیرہ میں آنکھوں سے
 جیر ہنسا دیکھتا ہو بھی ان کا تیاگ نہیں کر سکتا۔ وہ دیا دہرم ہانسنے والا سرائیگی دیہ لفظ
 شراوک کا بگڑا ہے، کیسے ہو سکتا ہے؟ ساتھ ہی ساتھ اسکو مناسب ہے کہ وہ حتی
 المقدور چیزیں باہمی پالے۔ اور صبح و شام دو وقت پینچ پیشی کی استی روپ نوکا منتر
 ایکسی اور ستوترا کا باطن بھی کیا کرے تاکہ وہ ہوا سمیکت پاں سکے۔ پینے اس کو
 سچے دیو۔ سچے گرو۔ سچے دہرم کا اعتقاد ہو سکے۔ جل کو صاف پکڑے میں جو میلا کھیل
 نہ ہو اور جو ۳۶۵۔ انگلیں ملے۔ اور ۲۴۔ انگلیں چوڑا ہو۔ یا جو برتن کے منہ سے تین گنا چڑا
 ہو چھان کر استعمال کرے۔ چھانہوا جل صحت کے لئے بڑا مفید ہے۔ بعض کیرے
 جو بغیر پینا پانی پینے سے اندر چلے جاتے ہیں بڑی بڑی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ ناروہ
 ایسی ہی بے اعتیالی سے ہوتا ہے۔ بعض آدمی یہ کہتے ہیں کہ پانی چھانے میں ہنسا
 ہوتی ہے۔ کیونکہ چھنے ہوئے چوبانی سے طلحہ ہو کر مر جاتے ہیں۔ اس کے لیے جین
 مت میں یہ ہدایت ہے کہ ٹول میں دو گنٹے ایک اوپر ایک نیچے لگوانے چاہئیں
 پانی چھان کر اگر دھیلنے کو دو ہو کر وہ پانی پھر کنوئیں میں اس ٹول کے ذریعہ پہنچانا چاہئے
 اور نیچے کنٹے میں دوسری رسی باندھ کر اگر اسکو کھینچ کر پانی کنوئیں میں ڈال دینا چاہئے

لجواوان ہوسے شرم نہ ہو (۷۷) جس کا کھان پان اور طین مناسب ہو (۷۸) اچھے بھلے
 ماضی آدمیوں کے ساتھ جس کی محبت ہو (۷۹) عقلمند ہو (۸۰) احسان ماننے والا ہو (۸۱)
 پانچ اندریوں کو قابو میں رکھتا ہو (۸۲) دہرم کی بات سننے میں جس کا دل لگتا ہو (۸۳)
 جو یاد ان ہمد (۸۴) پاپ سے ڈرنے والا ہو۔ ایسا شخص گرہست دہرم پر چلنے کے
 قابل ہوتا ہے۔ جس شخص میں یہ چودہ باتیں یا ان میں سے چند بھی پائی جائیں اسکو
 اگر دہرم کا آپدیش دینگے تو وہ دہرم قبول کرے گا جس میں یہ باتیں نہ ہوں اس کو
 دہرم آپدیش دینا زیادہ فائدہ نہ کرے گا +

عشراوک کی تین قسمیں جن شاستروں میں عشراوک کی تین اقسام بیان کی

ہیں۔ اول پاکشک۔ یعنی وہ شخص جو دہرم کی کپش رکھتا ہو۔ (۱) جس کا میلان طبع بھی
 دہرم کی طرف جھکا ہو۔ دوسرے شکشک جو عشراوک کی گیارہ پر۔ حما میں سے کسی کا پالنے
 والا ہو۔ تیسرے سادھک جو سنیا س مرن کرے۔ پاکشک عشراوک جو باکل مبتدی ہوتا
 ہے اور عشراوک کلاس میں داخل ہونے کی تیاری کرتا ہے۔ اس کے آٹھ مول گنوں
 کا سندوش تیاگ ہوتا ہے۔ پورا تیاگ نہیں ہوتا۔ اس کے صرف بیوہ سمیک ہوتا ہے
 نشچہ سمیک نہیں ہوتا۔ دہرم سنگرہ عشراوک کا چار۔ ادھکار۔ پانچ شلوک ۸ میں تین بکار
 اور پانچ گومبر کے تیاگ کو مول گن کہا ہے جس کے مطابق پاکشک عشراوک کو صرف
 ماس۔ دراد (شراب) مدھو (شہد) اور بڑبڑی پہل سٹی۔ اومڑ دگولہ، کٹھومڑ کٹھا گولہ، پاکر
 (پکھنی کا پھل) ان آٹھ چیزوں کا ستھول ترک ہوتا ہے۔ ان کی اتنی چاروں کا ترک۔
 اس سے نہیں ہوتا۔ مگر سادھرم امرت میں آٹھ مول گن اس طرح شمار کئے ہیں :-
 (۱) مانس (۲) مدھ (۳) پانچ (۴) سیر (۵) راتری بھوجن (۶) پانچ پریشی کی شتی
 (۷) جیو دیادھ (۸) چھان کر پانی پینا اور برتنا۔ کسی کسی اور شاستر میں تین بکار اور پانچ
 اور بت کو آٹھ مول گن کہا ہے۔ ہمارے خیال میں شروع شروع میں جب کوئی شخص

چھوڑ دیوے۔ اس بات کا خیال کر کے اور نیکلاس مشکل کو آسان کرنے کے لئے اور
دہرم روپی شیرھی پر چڑھنے کے لئے ہمارے دہرم دیالوہین آچار یوں نے گیارہ
ڈنڈے مقرر کئے ہیں۔ یا یوں کہتے کہ دہرم کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے گیارہ
کلاسیں قائم کی ہیں۔ جسکو شراوک کہتے گیارہ پرتا کہتے ہیں۔

شراوک لغتی معنی شے سے واسطہ ہے۔ اصطلاحاً شراوک اس گروہی
شخص کو کہتے ہیں جو سادھوؤں اور آچار یوں سے دہرم کو سنے۔ **شراوک کی تعریف**
شراوک کے تین حروف **श. व. का.** کو لیکر بعض آدمی اس

ترجمہ شرداوان۔ دو یک وان اور کیریاوان بھی کرتے ہیں۔ یعنی ایسا شخص جسکو
دہرم اور دہرمات میں شردایا اعتقاد ہو۔ بھلے بڑے کی تمیز ہو اور جو دہرم کے
کاموں پر چلتا ہو۔ شراوک اور سادھو میں چید اور گرو والا تعلق ہے۔

شراوک دہرم آپدیش سننے والا۔ اور سادھو دہرم آپدیش سنانی والا ہوتا ہے
جسکو دہرم سنا یا جاوے اس میں چودہ باتیں ہونی چاہئیں۔ جن کو بدساگار دہرم
امت نام شاستر میں اس طرح بیان کیا ہے۔

न्यायोपात्तधनोयजनगुणोक्तकृत्सद्गोविन्द
गन्तव्यो न्यानुगुणोत्तर्हयेहिणीस्थानालयो ह्रीमव
धुत्ताहारविहारप्रसमितिः प्राज्ञः कृतज्ञो वशी
शृण्वन् धर्मविधिं दयालु रघभीः सागार धर्मचरेत

ترجمہ۔ جو شخص (۱) دیانت داری اور نیک متی کے ساتھ دوسرے کو جانے والا ہو (۲)
گنوں میں جو بڑے ہیں ان کا ادب و عزت کرنا ہو (۳) راست گفتار ہو (۴) دہرم آرکھ
ادھکار۔ تین پرشار تھوں کا ان میں سے ایک دوسرے کو مناسب میں رکھ کر سون
کرنے والا ہو (۵) تین پرشار تھوں کے لائق استری اور ستمان رکھنے والا ہو (۶)

کسی نے منکر ہو کر کسی دوسرے شخص کی ازا میت حیثیت عرفی کی ہے اور دفعہ ۱۰۰ ہیا
 ۱۰۱ کا گنہگار ہو ہے تو ان کشائے کا دوش ہے۔ اگر کسی شخص کو دھوکا دیا ہے۔ اور زیر
 دفعہ ۱۰۴ لغایت ۲۰۰ منرا پائی ہے تو یا کا قصور ہے۔ اگر رشوت ستانی یا جھٹکاری
 جرائم دفعہ ۱۶۱ و ۱۶۵ کا گناہ کیا ہے تو بعد میں آکر کیا ہے۔ اگر کسی حیوان کو بگناہ
 ستایا ہے اور زیر دفعہ ۲۲۸ و ۲۲۹۔ آریا ہے تو اسکی بنیاد منسا ہے جھوٹ کی منرا
 زیر دفعہ ۱۹۳ چوری کی منرا زیر دفعہ ۱۷۹ لغایت ۳۸۲ زنا کی منرا زیر دفعہ ۳۷۶
 یعنی ہے۔ چکرہ یا دوسرے اسباب دنیا کی فراہمی کو کہتے ہیں جو دھج گناہوں کا باعث
 ہوتی ہے۔ دنیاوی جیلخانوں کو چھوڑ کر دینی ترک اور دوزخ بھی ان ہی چاروں کشایوں
 اور پانچ پاؤں کی بدولت ملتے ہیں۔ اس لئے ان سے بچنا ہی دہرم ہے۔ دہرم کے
 دوسرے معنی دسٹر کے سبھاؤ یا خاصیت جلی اشیاء کے ہیں۔ جیسے آگ کا دہرم
 جلانا۔ ادیائی کا پیاں بھانا۔ اسی طرح آتما (روح) کا دہرم شانت (امینان) اور حیت
 دگیاں ہے۔ یہ دہرم آتما میں ایسے ہی موجود ہیں جیسے آگ میں گرمی۔ جو فٹے کسی
 دوسری شے کے صاف کو قائم رکھتی ہے وہ اس کے موافق۔ اور جو ان اوصاف
 کو کم کرتی ہے وہ مخالف کہلاتی ہے۔ چونکہ مندرجہ بالا اشیاء آتما کے شانت چت
 پہنے ہیں ہرچ ڈالتے ہیں۔ اس لئے ان کو دہرم کہتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ
 یہ آتما کے دہرم کے مخالف ہیں۔ اس کے برخلاف۔ کشنا۔ اردو۔ آرجو۔ بت۔ انجن
 شوق۔ تیاج۔ سخم۔ پ۔ بھجریہ۔ آتما میں شانت اور چت پنا قائم رکھتی ہیں۔ اس لئے
 ان کو دہرم کہتے ہیں۔ دہرم ہی کا نام پن اور دہرم کا نام پاپ ہے۔ پاپ دراصل مندرجہ
 بالا دہشیاء یعنی پانچ گناہ اور چار کشائے کو کہتے ہیں۔ جن کو ترک کرنا مناسب ہے
 لیکن تاب جانتے ہیں کہ ایک گرہستی جسکو دنیا کے سب کچھ کا رد بار کوئے پڑتے ہیں
 ان نوباتوں کو جس کا اس کو قدم قدم پر لحظہ۔ لحظہ مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن کیسے

امراض سے بچ جاتا ہے۔ مہم گرامیں جلج سے جہاں تک ہو سکے پر ہیز کرنا بہتر ہے
ہم نے کام پر اشارتہ کا یہ فتور اس حال اس جگہ موقوفہ سمجھ کر مہج کر دیا ہے۔ زیادہ
کام شاستر سے معلوم کیوں ہے

دعہرم پر اشارتہ اب ہم آپ کو یہ بتلاتے ہیں کہ دعہرم کس کو کہتے ہیں فقط
دعہرم سنگرت زبان میں ہے دعا تو (مشتق) سے نکلا ہے جس کے معنی دہر
کے ہیں تہذا دعہرم سے وہ شے مراد ہے جو جو کو کو کہہ سے نکال کے سکھ میں دعہرم
اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ ایسی شے کو کہتے ہیں۔ اس کا جواب مندرجہ ذیل دو دہروں
کے اخیر میں ہے۔ دو ہرا

دہرم دہرم سب کو کہتے ہیں ہرم نہ جانے کوئے	دہرم دہرم جٹ بنے بنا۔ کہو کہاں سکھ ہوئے
جٹو بچہ سے پوچھے ہے آئے بتائیں توئے	پنج چار کو تیاگ کے۔ بھگوت بھجن بھجئے

یعنی جبکہ دہرم کہتے ہیں وہ کیا ہے؟ وہ پانچ پاپ (دہسہ۔ چوری۔ جھوٹ
زنا۔ پرگہ۔ دہس) اور چار کشائے (کرودھ۔ ان سایا۔ بوجھ) کو ترک کر کے بھگوان
کے نام لینے کا نام ہے۔ تمام مذہبی کتابوں کا خلاصہ اس میں آ گیا ہے۔ جو شخص ان
نوجیزوں سے جب قدر پر ہیز کر کے اپنا من بھگوت بھجن میں لگائے وہ اسی قدر مذکور
سے نکل سکے میں داخل ہوتا ہے۔ دنیا میں جو کچھ دکھ اور بچہ کالیف۔ جو کچھ بھگوت
جو کچھ فساد۔ جو کچھ جنگ نظر آتے ہیں۔ ان سب کی تہ میں ان لو باتوں میں سے کچھ
نہ کچھ منور ہوتا ہے۔ کیا دنیا کے تمام جیٹھانے ان ہی اشخاص سے نہیں بھرے
ہے ہیں جہاں میں سے کسی نہ کسی جرم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اگر کسی شخص نے
غصے کی ہشتالک میں اگر کسی دوسرے پر حملہ کیا ہے یا اسکو زد و کوب کیا ہے۔ اور
دفعہ ۲۵۲ یا ۲۵۳ یا ۲۵۴ یا ۲۵۵ سے مندرجہ پاپ ہوا ہے۔ یا کسی کو قتل
کر کے ذریعہ دفعہ ۲۰۲ سے مندرجہ پاپ ہے تو وہ کرودھ کشائے کا پھل ہے۔ اگر

بچی بھتی۔ و موثر۔ وغیرہ سواریاں بڑھنے کے لئے میسر آویں تو ان کے استعمال میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ لیکن دوسروں کو ٹھک کر، دوسروں کی عورت کو بھٹسا کر امانت میں خیانت کر کے خربے اڑانا پاپ اور اہم ہے۔ بھگتوں کے بھوگنے میں اعتدال کو لگا دیں رکھنا دالائی ہے۔ اور ان میں محو ہو کر آپ کو بھول جانا جو قوفی اور روانی۔ اہلاد (عورت) اور طلبہ کا ہر دم خیال رکھنا بنگلہ باندھتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ استری بھوگ اولاد پیدا کرنے کی غرض سے ہے نہ کہ خط کے واسطے۔ جو شخص اس بات کو خیال میں رکھتا ہے وہ دوسرے کی عورت اور زبانی کے پاس جانا ہرگز پسند نہ کرے گا۔ کیونکہ اولاد پیدا کرنے کی غرض وہاں پوری نہیں ہوتی۔ اپنی عورت کے ساتھ بھی ایام حیض میں جماع کرنے سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ مناسب ہے کہ حیض آنے سے چھٹی رات صحبت کی جاوے۔ حکمت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ پانچویں۔ ساتویں۔ نویں۔ گیارہویں۔ تیرہویں اور پندرہویں رات جماع کرنے سے لڑکی۔ اور چوتھی۔ چھٹی۔ آٹھویں دسویں بارہویں۔ چودھویں۔ سولہویں رات صحبت کرنے سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ حیض سے سولہویں دن کے بعد بچہ دانی کا منہ بند ہو جاتا ہے۔ پھر صحبت کرنے سے اطلاع پیدا نہیں ہوتی۔ حیض سے گیارہویں روز اور ششمی۔ چودس۔ اداوس اور پندرہواشی کو ہٹا کر اور دس گھنٹی میں اور دن کے وقت جماع کرنا منع ہے۔ عمل قرار پا جائے کہ بعد بچہ پیدا ہونے سے چالیس روز بعد تک جماع کرنا مناسب نہیں ہے۔ جب تک عورت کو حیض آنا شروع نہ ہو۔ اور چالیس سال کی عمر سے زیادہ عورت کے ساتھ صحبت کرنا گنہگار پیدا کرتا ہے۔ بارہ سال سے کم عمر کی لڑکی کے ساتھ خواہ وہ اپنی ہی عورت کیوں نہ ہو جماع کرنا حرام منع ہے۔ بھوک کے وقت اور جب تک کھانا اضم نہ ہو اس وقت تک جماع کرنا گنہگار ہے اور بھمی پیدا کرتا ہے۔ جل کے بعد پانی پینے سے پیٹ میں درد ہو جاتا ہے لیکن دھو پینا بہت فائدہ مند ہے۔ جماع کے بعد پیشاب کرنے سے انسان بہت سے

کام پر شارتھ۔ اقد پر شارتھ سے کماٹے ہوئے جن کو اپٹ اور اپٹے کٹنب کے پان پٹن میں کام لائے اور جو بھوک میسر آویں انکو بھوگنے کا نام کام پر شارتھ ہے بھوگ کے اقسام۔ بھوگ اور آپ بھوگوں کے ساگر می کو بزرگوں نے آٹھ قسم میں تقسیم کیا ہے۔ یعنی (۱) خوشبو (۲) ہشری (۳) پوشاک (۴) گیت (۵) پان (۶) بھوچن (۷) مکان (۸) سواری۔ دیکھو صفحہ ۲۷۶ چنانچہ گریہتی کے لئے جائز طور پر ہیا ہوئے ہوئے ان اسباب میں آرام کے کام میں لانے کی ممانعت نہیں ہے۔ اگر کسی شخص کو خطر و بھیل وغیرہ خوشبو یا ت سوچنے اور لگانے کے لئے۔ اپنی خوبصورت استری بھوگنے کے لئے۔ نخل و کنو اب شال ووشالے پہننے کے لئے۔ سنہرے اور مد پھلے زیورات زیب تن کرنے کے لئے۔ جڑیہ ماگ سننے کے لئے۔ ہار و نمیم۔ ستار جل ترنگ باجے وغیرہ بجانے کے لئے پان گلوری کھانے کے لئے۔ حلاوا۔ چوری۔ لڈو جینی۔ قند۔ تند۔ گلاب باسن وغیرہ وغیرہ لذیذ کھانے تناول کرنے کے لئے۔ جھاڑ خاؤس گدی۔ ٹکیوں سے تہ ہوئے مالیشان سکانات و محلات رہنے کے لئے۔ باجی۔ گھوڑے

۱۔ ہیو پٹھن میں بان گن اس طرح بیان کئے ہیں

ترجمہ۔ پان کر دھا۔ جو چاگم۔ میٹھا۔ کھانا۔ کھانا ہوتا ہے۔ یہ بانی کو دور کر دھا۔ کف کا نام علی کر نوالہ۔ شہ کی بوجھ کر نوالہ۔ لاکرم کو دور کر نوالہ۔ منہ کا سنگا رہے میل کو دور کر نوالہ۔ شہوت پیدا کرتا جو اس طرح اس میں تیر و گن ہیں اور اس کا مناسوگ میں ہی مثل ہے۔ مگر پان کے یہ تیر و گن اس ہی وقت ہوتے ہیں جب سکون مند و دل صاف کھیا کھا یا جلتے ہیں یہی کافر ککول لوگ۔ بافضل۔ جاوڑی۔

تامبولکدنتیکاموण्याمپور۔
کامیہکساہانویتام۔
واتدھکفناشاکمہیہ
دویرنندیدوہاپہم۔
وکننسیاامسااملاپہسا
کامامیسنیپن۔ تامبول
سے سے ویو دہا۔ گویا
کویا

۱۔ ہیو پٹھن میں بان گن اس طرح بیان کئے ہیں

مشتمل کیا ہے۔ اور دہرم پر شارتحہ کو سب سے اول رکھا ہے۔ اس کا منشا یہ ہے کہ ارتھ اور کام میں بھی دہرم کا خیال رکھا جاوے بیٹے روپیہ کاتے وقت یہ خیال رہے کہ یکو دھوکہ فریب نہ دیا جاوے اور بھوک بھوگتے وقت جائز ناجائز کا خیال رہے۔ ارتھ پر شارتحہ - ارتھ پر شارتحہ روپیہ کمانے کی تجاویز کا نام ہے۔ جس میں بذیتی و جبل سازی کو کام میں نہ لایا جاوے۔ زیادہ قیمت کی شے میں کم قیمت کی شے ملا کر فروخت نہ کی جائے۔ خریدتے وقت زیادہ وزنی اور فروخت کرتے وقت کم وزنی باٹ استعمال نہ کئے جاویں۔ کپڑا چھوٹے کڑے نہ ناپا جائے۔ کم نفع مقرر کر کے زیادہ نہ لیا جاوے۔ مال آرڈر کے مطابق تیار کیا جاوے۔ آجکل اس قسم کے دھوکے بڑے کئے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کسی کو کسی کا اعتبار نہیں۔ ایک وقت یہ تھا کہ اس آریہ وقت دیس کے لوگ پتے آریہ (دھرماتار) تھے۔ یونانی سفیر میگاستھینز نے جسن میں سیوی کے تین سو سال پہلے ہنرستان میں آیا تھا۔ لکھا ہے کہ ہند کے آدمی راست گو اور بہادر عورتیں نیک اور پاک نفس۔ ہر شخص ایک دوسرے کی بات پر اعتبار کرتا تھا۔ کوئی اپنے دروازے کو قفل نہ لگاتا تھا۔ کیونکہ چور اور اٹھائی گیرے ہوتے ہی نہ تھے۔ مقدمہ بازی کا سلسلہ نہ تھا۔ لیکن اب حال بالکل برعکس ہے۔ ہر ایک پیشہ میں ٹھگی اور فریب سے کام لیا جاتا ہے اور اس کا نام دوکانداری، جلا یا جاتا ہے۔ انیسویں اس لئے اے دیس اور اے قوم کے یہی خواہو۔ اے آریہ بھوی کے سپوتو! جلد منہمعلو اور رستی اور دیاننداری کا بیوا کر دو۔ پاپ سے ڈرو۔ جن پیشہ میں زیادہ ہنسا ہوتی ہے وہ بھی نکو۔ ہر جن ہتھری اور ولین کے لئے جو اپنے (دیکھو صفحہ ۱۵۵) منہ کئے ہیں ہرگز اختیار نہ کرو باقی آپکو اختیار ہے کہ خواہ اپنے دیس میں خواہ پردیس میں تجارت کرو۔ جن شاستروں میں سمندر پار تجارت کرنے اور علم سیکھنے کی ممانعت نہیں ہے۔ بشرطیکہ تم وہاں اپنا کھان پان و شر جان ٹھیک رکھو۔ غرضیکہ ارتھ پر شارتحہ پورا کرتے ہوئے دہرم کا خیال رکھو۔

اور کب ہوئی۔ ہندوستان کے مختلف و سیراٹے کب سے کب تک رہے۔ ان باتوں سے کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہے۔ دماغ پر بیفائدہ زور پڑتا ہے۔ حافظہ خراب ہوتا ہے۔ آج کل بعض مضامین مثلاً اقلیدس۔ الجبرا حصہ دوم وغیرہ ایسے پڑھائے جاتے ہیں جن کا پریکٹیکل لائف یا گریسٹ آشرم میں کچھ کام نہیں پڑتا۔ ان کے بجائے سائنس تعلیم میں قوانین و پوائنٹس و فوجداری سکھلانے چاہئیں۔ جن کا کام انسان کو ہر وقت پڑتا ہے۔ اگر لیا گیا جاوے تو لاکلاس و میٹیکل کالج علیحدہ کھولنے کی اور وکالت و ڈاکٹری کو بطور ایک پیشہ کے سکھلانے کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی ہر ایک شخص اپنے حقوق کو خود جاننے لگے گا اور اپنا اور اپنے بال بچوں کا اعلان خود کر لیا۔ سب سے اخیر کام شاستری کی تعلیم دینی چاہیے۔ اور بتلانا چاہیے کہ کن کن خراب عادتوں سے مختلف قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ کس کس موسم میں کیا کیا بھولگ آپ بھول بھول گئے چاہئیں۔ جب برہم چاری اس طرح دینی و دنیوی تعلیم پاکر برہم چریہ آشرم یا سکول کو چھوڑ کر گریسٹ آشرم میں داخل ہو تو پھر اس کا بیاہ کرنا چاہیے۔ برہم چریہ کی حالت یا سکول لائف میں بیاہ نہیں کرنا چاہیے۔ بیاہ کے واسطے مناسب کنیاں اور بتلاش کرنے چاہئیں +

گریسٹ آشرم۔ گریسٹ آشرم میں انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے درن کے مطابق یا جس طرف اس کی طبیعت کا میلان ہو۔ اچھے اچھے بیوہ رجن میں ہنساکم ہوتی ہو کر کے روپیہ پیدا کرے۔ اور گریسٹ ہستی کے واسطے جو چھ فرائض۔ آج (دو بوجھا) وارتا (روزگار) تپتہ (سایک وویت) دان (خیرات) سٹوٹیا (کتب مذہبی کا مطالعہ) شجند (حسب طاقت من کو اور مانہ یوں کو قابو میں رکھنا اور دیگر جائزہاں کو تکلیف نہ دینا) مقرر ہیں انکو جوشہ ادا کرتا رہے اور دھرم کے ساتھ کھائے ہوئے دھن سے جو بھول میسرا دیں ان کو بھول رہے ہندو گان سلف نے ان سب باتوں کو تین پشت راتہ و تیرم۔ آرتھ۔ اور کام میں

سیکھی ہوئی باتوں کو پر یک نیکلی ~~یہاں تک کہ~~ کام میں لاتا ہے۔ یعنی
 اُن پہل کرتا ہے۔ آجکل چاروں آشرم۔ برہم چریہ۔ گرہست۔ بان پرست۔ اور
 سنیت۔ خراب فتنہ ہو گئے ہیں۔ اور اس ہی وجہ سے سوسائٹی کی حالت خراب
 ہے۔ آجکل کے موجودہ سکولوں اور کالجوں میں اور برہم چریہ آشرموں میں جواب پھر
 کھلنے لگے ہیں، ان ہی چھ باتوں۔ وحر۔ ارتھ کام۔ شاریک سمیتی۔ سماجک سمیتی۔
 اور نیک سمیتی کی تعلیم ہونی چاہیئے۔ بچوں کو شروع ہی سے جھوٹ نہ بولنے۔ بلا مشور
 ہنسانہ کرنے۔ چوری نہ کرنے۔ جواز نہ کھیلنے۔ انس نہ کھانے۔ شراب نہ پینے۔ سگریٹ
 استعمال نہ کرنے کی تعلیم چھوٹی چھوٹی کہانیوں کے ذریعے سے دینی چاہئیں۔ پھر
 اُن کو خطان صحت کے اصول اور سب بتلانا چاہیئے۔ پھر دس سال کی عمر کے
 بعد ارتھ دیا۔ یاروپہ کمانے کے علوم مثلاً درزی کا کام۔ جڑھی کا کام۔ صرافی کرنا۔
 دکان کرنا۔ کلرکی کا کام۔ پلانٹسٹ کا کام۔ خراچی گری۔ روپیہ پکبنا۔ ٹائپ کرنا۔ ہو پاد
 کرنا۔ حکمت۔ ڈاکٹری کرنا۔ وغیرہ وغیرہ وہ کام جن کے ذریعہ سے وہ گرہست آشرم
 میں جا کر اپنی روزی کما سکے سکھلانے چاہئیں۔ پھر سماجک ہتی سوسائٹی کی تعلیم دینی
 چاہیئے۔ پھر نیک سمیتی۔ یا میونسپل قواعد و قوانین دیوانی و فوجداری وغیرہ کی تعلیم
 دینی چاہیئے۔ اپنے ملک کی ہٹری اور غیر مالک کی تواریخ پڑھانی چاہئے جس سے وہ
 یہ جانے کہ ملک میں ترقی اور زوال کے کیا کیا اسباب ہوتے ہیں۔ سلطنتیں کن کن وجوہ
 سے ضائع ہوئیں۔ مغلیہ خاندان کی حکومت کے زوال کے کیا اسباب ہوئے۔
 انگلینڈ نے کس طرح ترقی کی۔ جاپان نے اپنی حالت کس طرح سدھاری وغیرہ وغیرہ
 تواریخ کی کتابیں جو آجکل سکولوں میں پڑھانی جاتی ہیں۔ ان میں ان باتوں پر زیادہ زور
 نہیں ہے۔ ان میں زیادہ تر یہ بتلایا جاتا ہے اور امتحان کے وقت یہ پوچھا جاتا ہے
 کہ اکبر بادشاہ نے کس سند سے کس سند تک سلطنت کی۔ سکھوں کی لڑائی کہاں

کرتا ہے یہ سب پروردی مارگ ہے۔ نورنی مارگ ترک کا نام ہے۔ یہ سادہوں کے واسطے ہے اور اس ہی کا نام مٹی حرم۔ انا کا دہرم۔ سنت دہرم۔ یوگ مارگ یا ویراگ مارگ ہے۔ اس کا کچھ ابھیاں جو تیاگ روپ ہے گرمہست آشرم میں ہی شروع ہو جاتا ہے۔ پروردی مارگ۔ نورنی مارگ کی پہلی منزل ہے۔ پروردی مارگ اور نورنی مارگ پر چلنے کے لئے چار آشرم۔ برہم چریہ۔ گرمہست۔ بان پرست۔ اور سنہت مقرر ہیں۔ اور ان چاروں آشرموں کا آداب گرمہست پر ہے۔ گرمہستی کے واسطے چار پرشار عقل (مقاصد زندگی) دہرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش میں سے پہلے تین پرشار تھے ہیں۔ باقی چوتھا پرشار تھ سادہ ہو کے لئے ہے۔ گرمہستی کے لئے جز تین پرشار تھے ہیں۔ ان کو پورا کرنے کے لئے اس کے واسطے تین باتوں کی ضرورت ہے۔ ایک شایرک سمپتی (تندرستی) دوسرے سماجک سمپتی (سماج یا سوسائٹی کی اچھی حالت) اور تیسرے نیتیک سمپتی (ملکی قوانین کا اچھا ہونا)۔ ان چھنوں باتوں۔ یعنی دہرم، ارتھ، کام۔ شایرک سمپتی۔ سماجک سمپتی۔ اور نیتیک سمپتی کی تعلیم۔ جب تک انسان پہلے حاصل نہ کرے۔ یعنی جب تک وہ یہ نہ جانے کہ دہرم کس کو کہتے ہیں۔ ارتھ یا روپیہ کہاٹے کے اصلی طریق کیا ہیں۔ کام۔ یاوشے بھوگ کس طرح اور کس وقت بھوگئے چاہئیں۔ تندرستی قائم رکھنے کے کیا اصول ہیں۔ سماجک ترقی کن باتوں پر منحصر ہے۔ اور اس کے زوال کے کیا اسباب ہیں۔ ملکی قوانین اور میلنپل قواعد کیا ہیں۔ ان میں کس کس ترمیم کی ضرورت ہے۔ تب تک گرمہستی ایک اچھا گرمہستی یا مہذب انسان نہیں بن سکتا۔ ان علوم کی پکھنے کے لئے برہم چریہ آشرم ہے۔ جس میں انسان اوائل عمر یا زندگی کے پہلے چھٹے صدی میں پانچ سال کی عمر سے کم سے کم سولہ سال اور زیادہ سے زیادہ بیس سال کی عمر تک رہ کر ان تمام علوم کو تئوری کی *theoretically* یا ذہنی طور پر سیکھتا ہے۔ اور جب وہ برہم چریہ آشرم چھوڑ کر گرمہستی بنتا ہے۔ تب ان

کے اسی کہیں اٹھ جائیں کہیں کے
 کے اسی پہ نام کریں گھر مورت
 کے اسی پہاڑ چڑھیں چڑھ چھین کے
 کے اسی کہیں آسمان کے اوپر
 کے اسی کہیں پہوہیٹ زمین کے
 میرا دھنی نہیں دور دسا منتر
 موہے میں ہے موہے سو جھٹ نیچے

تارک الدنیا ایسی حالت میں رہتا ہے۔ جس میں فعل۔ فاعل و مفعول کی تیز
 نہیں رہتی۔ سمیک درشن گیان چارتر ایک ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں
 ساوہواپادھیائے آچاریہ کے درجے سے درجہ بدرجہ ترقی کرتا ہوا کیول گیان
 دھم کل حاصل کر لیتا ہے۔ اور بعد ازاں سلسلہ تماشخ کو توڑ ہمیشہ کے لئے
 نہات حاصل کر لیتا ہے۔

پرورتی مارگ اور نورتی مارگ

اس طرح سمیک درشن۔ سمیک گیان۔ سمیک چارتر روپ جو موکش مارگ ہے اس کا
 بیان کیا گیا۔ اس پہلنے کے واسطے دو مارگ ہیں۔ ایک پرورتی مارگ۔ دوسرا نورتی
 مارگ۔ پرورتی مارگ وہ ہے جس میں لگ کر انسان خاص خاص رسومات مذہبی
 ادا کرتا ہے۔ یہ مارگ گرہبستی کے واسطے ہے اور اس ہی کو گرہبست دھرم۔ یا
 شرادک دھرم۔ ساکار دھرم۔ یا بھکتی مارگ کہتے ہیں۔ پراتم استی گرہبست کے ہر ایک
 شعبہ کارج۔ بیاہ۔ شادی۔ وغیرہ کے موقع پر اپنے اسٹ دیو کی پوجا۔ نیت پوجا۔
 پرثشا۔ دان۔ بن۔ شرادک بھوجن۔ یا برہم بھوجن۔ جو کچھ دھرم۔ بنا۔ جی کام گرہبستی

۴) اسکو آئندہ نبھانے کا عہد کرنا *

(۳) پر بارش دہی بھٹوں اقسام کے جانداروں کے دل و زبان و جسم سے ایذا رسانی سے پرہیز کر کے آتما کو کلی طور پر پاک کرنا۔ راگ دوش کو تیاگ کر اپنی آتما کی خاص طور پر شدھی کرنا *

(۴) سوکھشمن پرانے بنیم۔ اپنی آتما کو کشائے سے علویہ کرتے کرتے جب سوکھشمن سو جہ رہ جاتا ہے۔ اسکو سوکھشمن سنہرائے کہتے ہیں۔ نیز اس لئے کہ صادق الاعتقاد صی و صادق العلوی کے ساتھ خود شناسی میں محو ہو کر اور کرموں کا ناسن کر کے اور جذبات نفسانی کو کلی طور پر قابو میں کرنے سے موہنی کرم اور کشائے ناسن ہونے کے قریب رہ جاتے ہیں۔ اس لئے اس کا نام سوکھشمن سنہرائے ہے *

(۵) تھیکا گھیات چارتر۔ موہنی کرم کے ناسن ہونے سے یا اس کے زور گھٹ جانے سے آتما کا اپنی ذاتی صفات میں لگن ہونا۔ اور بھید بگیان کو جان کر پن و پاپ پرو کو چھوڑنا *

تارک الدنیا مندرجہ بالا ۵ ذریعوں پر عمل کرتا ہے۔ دوست و دشمن کو مٹانے جینے کو۔ تعریف و مذمت کو برابر سمجھتا ہے۔ دنیاوی عیش و آرام کی خواہش نہیں کرتا۔ لذات محسوسات سے غصہ و تکبر و ریاکاری و طمع سے کلی طور پر کنارہ کر کے اپنا تمام وقت دھرم شاستروں کی تعلیم و تلقین اور تنہوں کے وچار میں گزارتا ہے۔ اپنی ہی آتما میں رہتا تاکہ دیکھتا ہے۔ مگر انہوں کی طرح بھولا بھٹکا نہیں پھرتا۔ جیسا کہ مشہور شاعر ہندی بنارس داس جی نے کہا ہے۔

کبیت

کے مای آرو اس رہیں پر بھوکا دن

کرے تو اسکو برداشت کرنا (۱۳) کسی سے باوجود سخت بھوک و پیاس و بیماری کے کسی چیز کی درخواست نہ کرنا۔ اور مانگنے کی ذلت کو برداشت نہ کرنا (۱۴) تارک الدنیا جب بوجہ لینے کے لئے شہر میں آتے ہیں۔ اگر ان کو کسی دوش کی وجہ سے کھانا نہ ملے تو اس نا اُمید ہی کو برداشت کرنا (۱۵) بیماری کو مستقل مزاجی سے برداشت کرنا (۱۶) ننگے پاؤں تنگے بدن رہنے سے جو کاسٹے وغیرہ چبے جاتے ہیں انکی تکلیف بہنا (۱۸) بوجہ عربیاں رہنے کے جو بدن پر گرد و غبار پڑ جاتا ہے اس کی تکلیف برداشت کرنا (۱۹) اگر کوئی اہل تعظیم نہ کرے تو کچھ خیال نہ کرنا (۲۰) باوجود عالم کامل ہونے کے اگر کوئی طنزاً برخلاف کہے تو برا نہ ماننا (۲۱) باوجود سخت ریاضت کرنے کے اودھ و من پر یہ وغیرہ گہیاں حاصل نہ ہوتو دل رنجیدہ نہ کرنا (۲۲) ضعیف الاعتقادی سے بچنا

ان ۲۲ پریشہ میں سے ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ ۱۹ پریشہ ہو سکتی ہیں۔ اور جوں جوں تارک الدنیا علم معرفت میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ اسی قدر یہ پریشہ کم ہوتی چلی جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ کیوں گہیاں (دعالم کل) کے صرف گیارہ پریشہ مندرجہ نمبر الغایت ۵، ۹، ۱۰، ۱۳، ۱۶، ۱۷، ۱۸ بوجہ باقی رہنے بیدنی کرم کے رہ جاتی ہیں۔ گو وہ بھی بوجہ ضائع ہو جانے میں ہی کرم کے کچھ تکلیف نہیں پہنچاتی

چارترکی ۵ تھا (۱) سلاطین چارتر بہت کلام بامستی کا پانا۔ کشائے کاجینا۔ من چمن کاشے کی اشجہ یوں کو ترک کرنا۔ دل و حواس پر قابو پانا۔ نجم کہلاتا ہے۔ ان سب کا ایک وقت میں ہونا۔ سلاطین چارتر ہے۔ لینے راگ و دلش کو تیاگ کر دل کے یکسو کرنے کو سلاطین کہتے ہیں

(۲) چھید و پستھان پانا۔ سستی وغیرہ کی وجہ سے۔ اگر کسی شتم کا کیا ہوا عہد ٹوٹ گیا ہو۔ یا کوئی اور ناکردنی گناہ سرزد ہو گیا ہو۔ تو پشچا تا پ اور تاسف کر کے

تعلقات پر غور کرنا۔ اور نیک افعال کا عوض بہشت اور بدکار کا دوزخ جانا۔ سنار کی بناوٹ پر غور کرنا۔

(۱۱) بودھ ڈر لہا نو پیکشا (धर्मानु प्ररिक्षा) اس بات پر غور کرنا

کہ دنیا میں علم معرفت کا حاصل کرنا بہت ہی مشکل ہے۔

(۱۲) دہر بانو پیکشا धर्मानु प्ररिक्षा جن دھرم کی غویوں پر غور کرنا جن میں

رحم درستی۔ وانکساری۔ عنود پر ہیزگاری کے کرنے اور غصہ و کجرا اور فریب و حرص۔

انانیت و لذات محسوسات کے چھوڑنے کی ہدایت ہے۔ اور رتن تربیہ کو راہ نجات

و منہج شریعہ رکھ جانا۔

پہر لیشہ کی ۲۲۔ اقسام۔ جن کو عارف اور کامل درویش برداشت کرتے ہیں

(دیکھو پارس پران چہچہ چھن)۔

ह्रदावृषा ह्रमउष्णा, हुंसमंसकदुरव भारी ।

निशवरतननअरति; खेद उपजावन हारी ॥

चरियाआसन शयन, दृष्टवायक नथबंधन ।

याचैनहीअलाभदोग तिराफरसनिबंधन ॥

मलजनित मानसत्मानवशा, प्रज्ञाऔरअज्ञानकर ।

हरशनमलीनबार्दिससब, साधुपरिवृद्धजाननर ।

ترجمہ (۱) بھوک (۲) پیاس (۳) سردی (۴) گرمی (۵) پسو و پھر وغیرہ (۶) عریانی۔

(۷) اشیائے دنیا سے دل ہٹانا (۸) عورت سے بچنا (۹) آفتاب کی روشنی

میں چار ہاتھ آگے زمین دیکھ کر ننگے پاؤں چلنا۔ (۱۰) کپڑے کو ٹپے سے پاک

زمین پر بیٹھنا۔ اور بار بار بیٹھک نہ بدلتا (۱۱) پاک زمین پر سونا (۱۲) باوجود شہتالک

غصہ کو روکنا (۱۳) اگر کوئی دوسرا حیوان یا انسان کسی طرح کی تکلیف دے یا قتل

(۴) ایک تو اوجھاؤنا **सकलनु भावना** آتما کو نیک و بد افعال کے نتائج بھو گئے میں اکیلا تصور کرنا۔ بھائی برادر کسی کو شریک نہ سمجھنا +

(۵) ایتھو اوجھاؤنا **अन्यत्वनु भावना** آتما کو اشیا و دنیا سے حتی کہ اپنے جسم سے بھی علیحدہ تصور کرنا +

(۶) اشوجیو بھاؤنا **अज्ञाननु भावना** جسم کو ناپاکیوں کی کان سمجھنا۔ اور ایسا سمجھ کر تجھ نہ کرنا۔ اور لذات محسوسات میں محو نہ ہونا +

(۷) آشرو اوجھاؤنا **आश्रयनुप्रेक्षा** افعال کی سزا و جزا کی جزائی پر غور کر کے اُن سے بچنے کی کوشش کرنا +

(۸) سنبز بھاؤنا **संस्कार भावना** آشرو یعنی آمد افعال کو روکنے کی تجاو نہ سوچنا +

(۹) نہر جھاؤنا **निर्जग भावना** یہ خیال کرنا کہ ریاضت ہی سے کروں گل ناش ہو سکتا ہے +

(۱۰) لوکا تو بھاؤنا **लोकानु भावना** روح اور مادہ اور اُن کے

ترجمہ (ب) رام کا جو دوست۔ ہریش کا سنگار۔ سمندر کا بیٹا۔ لکشمی کا بھائی۔ ستاروں کا راہ۔ دیوتاؤں کا منظور نظر۔ ناہوں کا پیارا۔ ایسا جو چاند ہے۔ جب اُس کو بخت گرہن راہ ہٹا کر پکڑتا ہے۔ کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ اس لئے جو دکھ اور مصیبت کے دن ہیں۔ ان میں کوئی کام نہیں آتا +

نوٹ۔ یہ ایک ہزار تک تلازمہ ہے۔ جس کا ذکر بھاگوت پران کے آٹھویں سنگندھ میں ہے جس کے بموجب کنول و برہما و چاند و آب حیات و اپسرا و لکشمی سمندر سے پیدا ہوئے ہیں۔ اپسرا۔ اندکی اور لمبی ناراین کی عورت ہے۔ اس جی لئے باپ۔ بیٹا و خیر و خیر و رشتے ہیں +

(۱۲) باروان د جاتا لوگوں کو حسب مراتب اعظم و کمکم کے ساتھ اور محتاج و مفلسوں کو بغیر رحم کھانا پلانا (۳) اور شدھی دان د بیماروں کو ادویات تقسیم کرنا۔ انکا علاج کرنا۔ ہسپتال و شفا خانہ کھولنا (۴) ایسے دان کسی جاندار کو دل و زبان و جسم سے کسی قسم کی رینا نہ پہچانا۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے انکی حفاظت کرنا۔ تکالیف سے بچانا جب یہ دان مٹی وارجکا شر اوک۔ شراد کا کو دینے جاتے ہیں تو پھر دان کہلاتے ہیں۔ اور جب کسی بھوکے پیاسے کو بھی جو کو دینے جاتے ہیں تو کرونا دان کہلاتے ہیں۔ جودان

(بقیہ صفحہ ۲۴۴) پہاڑ کی چوٹی پر جاٹے میں دریا کے کنارے مراقبہ میں مستغرق ہونا۔ دشت لوگوں کی دی ہوئی گالی کھوج مار پیٹ کو برداشت کرنا جسم کو تکلیف ہوتے ہوئے بھی دھرم میں مشغول ہونا۔ اور اندرونی چھ اقسام اس طرح ہیں (۱) پر آشمت ~~परअश्म~~ بے احتیاطی سے کئے ہوئے دشت کا بموجب ہدایت شاستر پر آشمت کرنا (۲) دے ~~दे~~ سمیک دشن گیان پروردے تارک الدنیا لوگوں کا ادب اور تعظیم کرنا۔ دے کے پانچ قسم ہیں (۱) دشن دے (۲) گیان دے (۳) چارو دے (۴) تپ دے (۵) اُپچار دے (۶) دو یا درست ~~द्वयार्थ~~ تارک الدنیا لوگوں کی بیماری وغیرہ تکلیف میں خدمت کرنا (۷) سودا ہیلے کی پانچ قسمیں ہیں (۱) اپنا یا پڑھنا (۲) پوجنا۔ شکوک رفع کرنا (۳) آمنتا پریتنا۔ بار بار کتب مقدسہ کی تلاوت کرنا۔ (۴) انوپرکشا دھرم اپیش یا دھرم کٹھا۔ اس طرح پڑھے ہوئے کا دوسروں پر پیش کرنا۔ (۵) پرگرو تیاگ ~~परगुरुत्याग~~ روپیہ پیسہ زمین و مکان۔ دفعہ و غور وغیرہ کا ترک کرنا۔ (۶) دھیان تپ ~~ध्यानतप~~ سب تفکرات کو ترک کر کے دل کا یکسو لگانا۔ اور شکل و بیان میں لگنا اپنے برابر والے کو دیا جاتا ہے۔ جیسے زمین گھوڑا۔ کنیا وغیرہ دینا۔ تو وہ سم و ت کہلاتا ہے۔ اور دتے وقت اپنی جائداد ہر قسم کو اپنے بیٹے یا بیٹے وغیرہ کو دینا شکل و ت کہلاتا ہے۔

(۱۹) آتم آکھن ~~आत्मआखन~~ دنیا کی کسی شے سے محبت نہ رکھنا۔ اور مہر ہی ہونا۔

پرتقا بڑ کنا (ب) پان سخم۔ چمنٹل اقسام کے جانداروں میں سے کسی کو بھی ایذا نہ پہنانا +

(۷) اتم تہ - کرموں کے ناش کرنے کے لئے بنی بیج خواہشات کو روکنے اور بیاضت کرنے کو تہ کہتے ہیں۔ اس کے تہ اقسام میں چاندرونی چہ ہیرونی۔ (۸) اتم تہ یا دان، اسکی وہ اقسام ہیں (۱) انشو تہ یا گ۔ حصہ۔ متحجر۔ قویب و طبع محبت۔ لغت و غیرہ کا ترک کرنا (۲) جو ہر تہ یا گ جس کی چار اقسام ہیں (۱) گمان مان۔ دنیاوی و اخلاقی تعلیم دینا۔ مفت کتب تقسیم کرنا۔ مدرسے جاری کرنا وغیرہ وغیرہ

۱۔ (۱) خاکی (۲) بادی (۳) آبی (۴) فنی (۵) نیاگانی۔ ان پانچوں کو ہمارا غیر متحرک کہتے ہیں،
(۶) دوحاسی نہایت پانچ حواسی جو متحرک کہلاتے ہیں

سے نب سے نبی ہوتا ہے اور جبرائیل ہوتی ہے۔ لہذا اسوتا ہے فرقہ میں انگوڑ جرائی بار ماتم کہما جو
دیکھو کوئت چار تھہ مولفہ لاء سون مال دیکھل۔

۳۔ شب کی چھ بیرونی قسمیں حسب ذیل ہیں (۱) انش (۲) اشراق (۳) ایک روزیادہ روز
یا بیانیادہ کے لئے خود نوشت ترک کرنا (۴) نومہ (۵) غم سیر ہو کر کھانا نہ کھانا (۶) بہت

بہر حال، جب کہ اس کے علاوہ کئی اور باتیں بھی ہیں۔ (۳) جس پر تیار

ہی ایک اور (غیر) پاجھوں کا ترک کرنا (۵) بحسن شنیاں (۶) ایسی

جس کو سزا جہاں کوئی عورت اور محنت نہ ہو (۷) کاسے نکلیش (۸) جس سے محبت
 مٹانے کے خیال سے سخت پابند کرنا جیسے جہات میں روزت کے نیچے گرمی میں (۹) جہاں

ہوٹ۔ سرینامبر، اژدہ کا سوج، اشن کو ٹیکہ پڑی، س پڑی ٹیکہ کو، پڑی ساہنہ اور
 بمن غشا کہیت: "اژدہ پر گونا گونا گویا کہتے ہیں۔"

(۱) چارتر۔ دو ترناخ سے بچانے والے احوال کرنا۔ ۵ +

یسنہ اکل۔ ۵۷ +

گپتی کی تین اقسام (۱) منو گپتی۔ دل کی آزادی کو روکنا۔ (۲) بچن گپتی۔

زبان کی آزادی کو روکنا۔ (۳) کائے گپتی۔ جسم کی آزادی کو روکنا +

سمتی کی پانچ اقسام۔ (۱) ایریا سمتی۔ آفتاب کی روشنی میں زمین کو چارہ تھم

انگے تک کیرے مکڑے سے صاف دیکھ کر ضرورت کے موافق چلنا (۲) بھاشا

سمتی۔ حسب ضرورت شیریں کلامی سے بولنا (۳) ایشنا سمتی۔ برائے قیام

جسم دن میں ایک دفعہ پاک طعام کھانا (۴) آوان پنچا پنا۔ اپنے جسم و بچھی و

کرمنڈیل کو زمین پر دیکھ بھال کر رکھنا۔ دانتھانا۔ تاکہ کسی جاندار کو تکلیف نہ ہو۔

(۵) مسترگ۔ بول و بارزہ وغیرہ فضیلت کو صاف زمین پر ڈالنا +

دھرم کے دس اقسام۔

(۱) اتم کشاد **उत्तम क्षमा**۔ بلا وجہ ہنسی کرنے۔ گالی دینے۔ مارنے پیٹنے

حتیٰ کہ ارڈالنے پر بھی غصہ نہ کرنا +

(۲) اتم امد **उत्तम मद**۔ آٹھ قسم کا غرہ نہ کرنا +

(۳) اتم رجو **उत्तम रज**۔ دل و جسم و زبان کو کیساں رکھنا۔ صاف دل ہونا۔

ریا کاری نہ کرنا +

(۴) اتم شوج **उत्तम शौच**۔ کثافت بیرونی سے پاک رہنا۔ اور حص و طبع اور

ایذار سلاقی سے بچنا اور قانع رہنا +

(۵) اتم ست **उत्तम स्त**۔ پاسے جان جائے مگر جھوٹ نہ بولنا +

(۶) اتم پنچ **उत्तम पंच**۔ اسکی دو قسمیں ہیں (۱) اندر کی پنچ۔ دل و دماغ

نذہب میں ہر اچت ہے) کے کلیۃ ترک کا نام ہے۔ جو نبیوں۔ رشیوں۔ یا تارک الدنیاؤں کے ہوتا ہے۔ تارک الدنیا ان پانچوں گناہ کبیرہ کو معافی چاروں کے چھوڑتا ہے اور حق پرچن۔ لگائے۔ کرت۔ کثرت۔ انہو دنا۔ قسم۔ قبیہ۔ سمارنبہ۔ آرنہ سے کسی حالت اور کسی شکل میں بھی نہیں کرتا۔ مال و دولت۔ دوکان و مکان۔ زر و زیور۔ برتن و کپڑا وغیرہ جملہ سب باب ذریعہ کو ترک کر کے مادر و پدر زن و اولاد وغیرہ و مجملہ متعلقین سے قطع تعلق کر کے جنگل میں عریان رہتا ہے۔ ۲۸ گن مول جو اس طرح پر میں ہوتا ہے۔ باپ بیوگوں سے بہت پانچ مہارت۔ پانچ سمتی۔ پانچ اندری فرقت کیس نوع و نسب۔ چھ آدینک۔ سب۔ دیگر اوستھا (عراں رہتا) اشنان نہ کرنا۔ زمین پر سونا۔ و نعتن نہ کرنا۔ کٹھن ہو کر بھیجن کرنا۔ دن میں ایک دفعہ کھانا۔ داز پر بجن سارا دھیائے ۳۔ شلوک ۸) اور کرموں کی آمد کو روکنے کے جو مند جہ ذیل ۴ ذرا بعد ہیں۔ ان پر عمل کرتا ہے +

(۱) گپتی یعنی ضعیف الاعتقادی سے بچنا۔ اور جذبات نفسانی سے حذر۔

و پرہیز کرنا۔ ۳

(۲) ہمتی ہر ایک ہاذا رک کی خاطر کا خیال دل میں رکھ کر چلنا پھرنا۔ بولنا

و کھانا۔ پینا وغیرہ۔ ۵ +

(۳) دھرم۔ روح کے توصات ذاتی کے موافق احوال کرنا۔ اور جو برخلاف ہیں

ان سے بچنا۔ ۱۰ +

(۴) انو پرکپٹا۔ دنیا کے عیش و آرام کو بے ثبات سمجھنا۔ اور ان کے ہر پہلو

پر غور کرنا۔ ۱۲ +

(۵) پریشہ ہے۔ بھوک و پیاس۔ مسوی و گرمی وغیرہ تکالیف کو مستقل مزاجی

سے برداشت کرنا۔ ۲۳ +

بات کو نیند نہ آوے۔ اور تمام اُمیدیاں اپنا اپنا کام چھوڑ دیں۔ سانس سخت چلے ورد
 ہو جائے۔ چمکی لگ جائے۔ سخت پیاس لگے۔ گردن نہ ٹھہرے۔ سب اشیاء لال رنگ
 کی نظر آویں۔ دھشت چلتے ہوئے معلوم ہوں۔ لیکن یہ باتیں عرصہ کی بیماری کے لئے
 ہیں۔ جو شخص ایک دم بیمار ہو جائے جس کے لئے یہ علامات لا علاج نہیں سمجھنی چاہئیں
 جس مریض کے پاؤں گرم ہوں۔ وہ ابھی طرح بات کرے تو لا علاج نہیں ہے۔ جس
 شخص کی آنکھ کی چمک مرنے کے پانی کی طرح اتر جاوے اور کسی کو نہیں پہچانے
 تو سمجھو کہ لا علاج مریض کی ابتدا ہوئی ہے۔ جبکہ اپنی زبان اور ناک کی نوک اپنی آنکھ
 سے دکھائی نہ دے جس کو اپنے سانس میں اپنا مستک نظر نہ آئے۔ اور رات کو قطعی
 تار نظر نہ آئے۔ ہر دوکان میں انگلیاں دیکر اندہ کا شبہ نہ مٹائی نہ دے تو موت نزدیک سمجھو
 بیمار کی بیویں ٹیڑھی ہونے پر نو دن زندہ رہے۔ آواز نہ مٹائی نہ دینے پر سات دن۔
 خوشبو یا بدبو معلوم نہ ہونے پر پانچ دن۔ ہاتھ کی لکیریں نہ دیکھے تو تین دن۔ اور زبان
 سے ذائقہ معلوم ہونا نہ ہو جائے تو ایک دو دن زندہ رہے۔ اگر چھینک کے ساتھ
 پیشاب یا غائے آوے تو مرنا نزدیک سمجھو۔

سیکھنا سکے پہنچ اتنی چار جو ترک کرنے چاہئیں (۱) جیوت شفسا۔ دھپے زیادہ
 زندہ رہنے کی خواہش۔ (۲) مرن شفسا۔ زیادتی تکلیف سے مرنے کی خواہش۔
 (۳) مرن ترانہ۔ اپنی استری و پتر وغیرہ میں مود رکھنا۔ (۴) سکھا لو نہا۔ پہلے بھوگے
 ہوئے سکھوں کا یاد کرنا دھندلان۔ مرنے کے بعد دو مرتبہ جنم میں بھوگوں کی خواہش
 اس طرح بارہ برت۔ چار بھاؤنا۔ سولہ کارن بھاؤنا۔ اٹھ شدھی اور نیاس
 مرن جب تک چار ترک نہ ہوتا ہے۔ اور جو شرارک یا دھرم آتما خانہ دار کو لازم ہے بیان کیا گیا۔
 سکل چار تر۔ سکل چار تر کا پاپ ہنسنا بھوٹ۔ چوری نہنا۔ پیر گہ دھوپاچ گناو
 کیرہ کے نام سے معروف ہیں۔ اور جن کے ترک کرنے کی ہر ایک

سامنے دلو اہلئے۔ کیونکہ بعض نالایق اولاد بعد میں نہیں دیتی ہے۔ رخِ شکم کبھی رحمت
اور دشمنی کو ترک کرے۔ مرنے کا کچھ خوف نہ کرے۔ کیونکہ متقیاد رشتہ حقیقت سے غافل
ہو جو جہالت تبدیلی قالب کو اپنا فنا ہونا سمجھتا ہے۔ اور جب اسکو ایک قالب سے دوسرا
قالب میں جانا چاہیے۔ اور زن و فرزند اور سبب دنیاوی سے جن کو وہ اپنا سمجھ
رہا تھا۔ ملحوظ کی ہوتی نظر آتی ہے تو اسکو پراخ ہو جاتا ہے۔ لیکن سمیک و رشتہ۔ یا
حقیقت دان کو کچھ رخ نہیں ہوتا۔ وہ جانتا ہے کہ جسم پیدمی۔ تکلیف۔ جگر سے فساد
کی جڑ ہے۔ قید خانہ کی مانند ہے۔ ایسے جسم سے ملحوظ کی کا کیا خوف۔ مرنے کا رخ
اسکو ہوتا ہے جس کا دل اسباب دنیوی میں محو ہوتا ہے۔ حقیقت داں جانتا ہے
کہ پیدائش کے بعد موت لازمی ہے۔ اور موت صرف تبدیلی جسم کا نام ہے۔ موت
سے روح فنا نہیں ہوتی۔ اس لئے مرنے کا خوف ترک کر کے بارہ انوپر بچتا ہو
کرے۔ اور آہستہ آہستہ اللہ دیہاتی کم کرنا چاہے۔ ہر وقت پر ماتما کا دھیان رکھے
یا دھرم شاستہ سنتا رہے۔ اپنے پاس شورو فل یا دنیاوی جھگڑوں کا ذکر نہ ہو
وے۔ دھرم اتھا آدمیوں کے سوائے کسی کو پاس نہ آنے دے اور دھرم و دھیان
میں ہم کو چھوڑ دے +

نوٹ :- واضح رہے کہ سلیکٹنا سادھی مرن کی اجازت صرف اس وقت ہے
جب بیماری لاعلاج ہو۔ یا کسی ایسی آفت کا سامنا ہو جس سے موت یقینی ہو۔ اور
دھرم و بتا فطرۃ آتا ہو۔ کیونکہ جس شخص کو بہت عرصہ شراوک یا مہنی و محرم انو برت
و ہمارت سوا دھیائے۔ پیل۔ تپ ورت۔ دس لکشن دھرم ہوتا دیکھے۔ اسکل بوجھ
ترک کر کے مرنا آتم گھات یا خودکشی میں داخل ہے۔ سلیکٹنا آتم گھات نہیں ہے
کیونکہ آتم گھات کر دھمکی وجہ سے اور آلات کے ذریعہ سے ہوتا ہے +

لااعلاج بیماری کی شناخت

لااعلاج بیماری کی شناخت

تین شلیہ یہ ہیں :- (۱) ندان شلیہ - ندان آئندہ جنم کی خواہشات کو کہتے ہیں - ندان تین طرح کا ہے - (۱) پرست ندان - عمدہ خواہشات - مثلاً سہم دھارنے کے عوض میں اعلیٰ نالذات - اعلیٰ شگفتن - اعلیٰ طاقت - نیک صحبت - عقل سلیم وغیرہ ہوتا ہے - (۲) اچست ندان - بد خواہشات - محضے وغیرہ میں کسی کے مارنے یا عزت بگاڑنے یا محرت و بچہ و دمن وغیرہ کے جاتا رہنے کی خواہش کرنا (۳) ریاضت یا نیک اعمال کا نتیجہ لذات محسوسات - دمن و دولت وغیرہ ہوتا (۲) یا شلیہ کہتے (۳) ہتھیارشن شلیہ - بد اعتقادی +

سلیکنا یا سماجی مرن
سلیکنا کے معنی کمزور کرنے کے ہیں - اور وہ دو قسم کی ہے
اول کائے سلیکنا - خواہشات نفسانی میں مستغرق نہ ہونے

اور شہوت پرستی میں نکلنے غضب و حرص و بکھوریا کے قابو میں بچنے سے بچنے کے واسطے لذات محسوسات سے باز رہ کر کم طعام کھانا - یا صرف دو دو پر ہی گزار کرنا اور اس طرح جسم کو کمزور کرنا - و نم - کشائے سلیکنا راگ و دیش - موہ - وغیرہ جذبات کو کمزور کرنا - سلیکنا کو ہی سماجی مرن اور سنیا مرن کہتے ہیں - اس کے کرینکا طریقہ اس طرح ہے کہ جب بیماری لا علاج ہو جائے - یا کسی ایسی آفت کا سامنا ہو جس سے بچنا ناممکن معلوم ہو - تو اس وقت راگ و دیش و اسباب دنیا سے محبت ترک کر کے صاف دل ہر جاوے - اور پھر اپنوں و بیگانوں سے معافی مانگے - پہلے کہے ہوئے گناہوں کی تلافی کرے - اگر کسی شخص سے کچھ لینا دینا ہے تو لے دے لیوے - اگر کسی کو کچھ قرض دینا ہے - اسکو ادا کرے - اگر کبھی کسی شخص سے کوئی چیز ادا دینا ضروری نہ ہیں - مکان - وغیرہ سبے ایمانی سے لی جو - تو واپس کرے - اور ایسے فعل کی بابت اپنی ذمہ داری کو بڑا سمجھ کر اپنے مال و دولت کی بابت و محبت کرے - یا اپنے شوکے - لڑکیوں - محرت وغیرہ میں تقسیم کرے - کچھ حصہ دھرم استخوانوں غریب پرستہ و اراں - اور دیگر متاعوں - بیواؤں اور یتیموں کے لئے بھی دے اور اپنے

خاص کر تعریف کرنا۔ (۴) پرتی کر من۔ تمام دن میں جو پہاؤ و غفلت و بے پرواہی،
کے بس ہو کر یا جذبات کے قابو میں آکر کسی سے سخت کلامی سے پیش آیا ہو۔ یا
جھوٹ بولا ہو۔ کسی کی مذمت یا چغلی کی ہو عشقیہ قہقہے و کہانی پڑھی سنی ہوں۔
کسی کا مال بدون دینے لیا ہو۔ تو اسکو یا دکر کے شام کے وقت اپنی ذمیت کرنا۔
(۵) سواو حیائے۔ مطالعہ کتب مقابہ (۶) کاہت سرگ۔ ریاضت۔ دھرم سنگھ
شراد کا ہار کے نویں ادھیار کے ۲۶ دیں شلوک میں جو اس طرح ہے۔

बन्या बालो तपो दाता दय्यच्छापं सपमस्वधा

बवटसपी । री। सुविनयः । बहूताना हरायता ।

پو جا۔ دارتا (درد) تپ۔ دان۔ سواو حیائے۔ بنج۔ شٹ۔ آد شیک کہے ہیں۔
(۱۵) سن مارگ پر بھارنا۔ موکش۔ مانگہ۔ (دراہ نجات) کی پڑائی۔ بذریعہ اشاعت کتب
واپس۔ دھرم وغیرہ دوسروں پر ظاہر کرنا۔ (۱۶) پچھن واسلیہ۔ دھرم اتھانوں
و دھرم شاستوں و دھرماتما پرشوں سے کمال محبت رکھنا

اشٹ شدھی۔ یا پاکیزگی مشنگانہ (۱) سبھاؤ شدھی۔ صفائی قلب و پاکیزگی
خیالات (۲) کائے شدھی۔ پاکیزگی جسم اور ایسے لباس پہننے سے احتراز۔ جس سے

غرو پیدا ہو۔ جیسے آجکل بہت سے ہندوستانی کوٹ پتلون پہنتے ہی مغرور ہو کر لاندہ
ہو جاتے ہیں۔ نیز ایسے اشارات و کنایات کا ترک جن سے عشق پیدا ہو (۳) بنے شدھی
بادب گفتگو (۴) اپریاتہ شدھی۔ جلدی جلدی نہ چلنا۔ اور چلتے وقت آگے پار ہاتھ

زمین دیکھ کر چلنا تاکہ کسی کیڑے مکوڑے کو تکلیف نہ پہنچے۔ (۵) بھوجن یا بھکشا
شدھی۔ پاک طعام کھانا (۶) پرشٹا پنا شدھی۔ بول و باز وغیرہ فضیلت دیکھ بھال کر

زمین پر ڈالنا۔ (۷) شین آسن شدھی۔ ایسی جگہ میں سونا۔ جہاں شور و غل۔ جھگڑا
وغیرہ نہ ہو (۸) واکہ شدھی۔ سخت کلامی۔ ذمیت۔ چغلی۔ وغیرہ سے پرہیز کرنا +

(۴) رحمت بجاؤنا۔ جو اشخاص لازمہ حب۔ ہرٹ و ہرم۔ غصہ آور۔ مغرور۔
ریاکار اور طامع ہیں۔ ان سے نہ آفت رکھنا۔ اور نہ نفرت۔ بلکہ میانہ روی سے
برتاؤ کرنا۔

سورہ کارن بجاؤنا۔ یعنی سورہ متم کی خصلت جو شر اوک کو اپنی بنا لینی چاہیے
جو آئندہ جنم میں تیر خنکر ہونے کا کارن (باعث) ہوتی ہیں۔ یہ ہیں۔ (۱) درشن
ہشدرھی یعنی پاکیزگی اعتقاد (۲) بنے پختہ۔ ادب و تعظیم جو دو طرح کا ہے۔ ۱۔
(۱) نشچ بنے۔ اپنی روح کی جذبات اور باعقاد ہی سے مخالفت (ب)
بہر ہار بنے سے زیادہ درشن۔ گیان ہار تر والے اشخاص اور دیگر لوگوں سے حسب
مراتب تعظیم و تکریم سے پیش آنا (۳) شیل در تیش دستی چار۔ اپنی آتما کو ہنسنا وغیرہ
گناہوں سے عموماً اور زنا سے خصوصاً بچانا۔ (۴) اسی چھتن گیانو ہوگ۔ ہمیشہ
گیان۔ ابھیاں و مطالعہ کتب مقدسہ میں مصروفیت (۵) سم گیگ۔ لذات۔ اور
محسوسات سے دل کی رکاوٹ (۶) سکیش نیاگ۔ حسب مقدور خیرات دینا۔ اور
اندرونی و بیرونی پر گرد کو ترک کرنا۔ (۷) سکیش تپ۔ حسب طاقت ریاضت کشی کرنا۔
(۸) ساوہو سماوہی و حرم سے ڈگتے ہوئے دہرم آتایا ساوہو کو پھر دہرم پر
لگاؤ (۹) دو یادرت۔ تارک الدنیائوں کی خدمت (۱۰) ارہنت بھگتی۔ ارہنت
دیو کی تعظیم و تکریم (۱۱) آچار یہ بھگتی۔ آچار یوں (علمائے دین) کی تعظیم و تکریم (۱۲)
بہو شرت بھگتی۔ کتب مقدسہ کے رموز و انوں کی تعظیم و تکریم (۱۳) پوجن بھگتی۔
کتب مقدسہ کی تعظیم و تکریم (۱۴) آرشیہ کا پرہان۔ مندرجہ ذیل چھ قرآن فیض بلاناغہ
ادا کرنا (۱) ساما یک قبیح پھینا (۲) ہستون۔ پرانا تاکو۔ جن۔ سنبھو۔ مشکر۔ شیو
وغیرہ ناموں سے بلحاظ گتوں (انوصاف) کے یاد کرنا (۳) بندنا۔ چوبیس تیر تنکوں
میں سے کسی ایک کے یا ارہنت۔ برہدھ۔ آچار یہ۔ ساوہو میں سے کسی ایک کی۔

کی صفائی دیا کی یعنی طہام پاک کھلانا +
 دان دینے والے کو مناسب ہے کہ بھوجن ایسا کھلاوے جس سے وہ (مخویت)

کام (شہوت) مستی - فکر - خوف - الفت - نفرت - پیدا نہ ہوں +
 دوتا دوت کے اتی چار - (۱) ہرت چھان - سبز پتے سے مہانپ کر کھانا دینا -
 (۲) ہرت نہ جان - سبز پتے میں رکھ کر دینا (۳) انا در - غرت و تعلیم سے نہ دینا (۴)
 احرن - کسی پاتر کو بھوجن کے لئے بل کر اور کام میں لگ جانا (۵) مت سرتو
 دوسرے دان دینے والے سے حمد کر کے دان دینا -

मत सारतो
 شہر اوک یعنی وہ ہر اتاگر ہستی کا فرض ہے - کہ مندر چ بال باو ورتوں بیض پانچ
 انوبرت - تین گن برت - چار بیکش برت کو اختیار کرے - علاوہ اسکے اسکو لازم ہے
 کہ وہ اپنی زندگی میں مندر چ بال چار بھاؤنا - سولہ کارن بھاؤنا - اور اشٹ شدھی کو
 اپنا شعار بناوے - تین شکیہ کا ترک کرے - اور آخر میں سلیکنا اختیار کرے -
 بھاؤنا کے سنے برتاؤ اور خلعت کے ہیں - شدھی پاکیزگی کو کہتے ہیں - اور
 شکیہ سے مراد دل کی گھٹائی سے ہے - چنانچہ چار قسم کا برتاؤ جو شراوک کو ہر ایک
 جاندار سے رکھنا چاہیے اس طرح ہے +

(۱) میتھی بھاؤنا - ہر ایک جاندار سے محبت سے پیش آنا - دشمنی کا خیال نہ رکھنا
 اور کسی کے لئے کسی قسم کا دکھ یا تکلیف نہ پہنچانا

(۲) چود بھاؤنا - جن اشخاص میں ہمیک درشن - گیان اور چارتر زیادہ ہے
 یعنی جو اپنے سے اعتقاد میں علم میں اور عمل میں بڑے ہیں - انکو دیکھ کر خوش ہونا
 اور انکی تعریف و توصیف کرنا +

(۳) کروٹھا بھاؤنا - بیماروں - اندھوں - بولوں - بکیوں - بیواؤں - یتیموں -
 بوڑھوں وغیرہ کی تکلیف دور کرنے اور انکی مدد کرنے کا خیال رکھنا +

وان دینے اور تکلیف یا بیماری کے وقت انکی خدمت کرنے کا نام ہے۔ اور جگوان
 کی پوجا بھی اس میں شامل ہے۔ وان چار طرح کا ہے۔ (۱) آمار دان (۲) اوشد دان۔
 (۳) وویا دان (۴) ایسے وان۔ گرہستی کو ان چاروں ہی قسم کا دان کرنا مناسبت
 وان کے مستحق جنکو اصطلاحاً پاتر کہتے ہیں۔ تین قسم کے ہیں۔ (۱) اتم (اعلیٰ) منی
 یا ہمارک الدنیا (۲) بدھ (متوسط) ورتی شہراک یعنی وہ خانہ دار جو شراوک کے کیا و
 درجوں میں سے کسی ایک میں داخل ہوں (۳) جگنہ (ادنیٰ) اور ترقی حسیکتی شہراوک
 یعنی وہ شخص جو صادق الاعتقاد ہوں۔ چارتر کے بہت سے حصہ کے حامل ہوں۔ مگر
 انہوں نے کسی قدم کا عہدہ نہ کیا ہو۔ یعنی وہ شراوک کے گیارہ درجوں میں سے کسی
 میں داخل نہ ہوں۔

وان دینے والے میں مندرجہ ذیل سات گٹن (اوصاف) ہونے چاہئیں۔
 (۱) دن دینے میں دنیاوی شکہ یا دھن یا شہرت کی خواہش نہ رکھنا (۲) دان دینے
 میں کروہ نہ کرنا (۳) ریاکاری نہ کرنا (۴) کسی دوسرے دان دینے والے سے
 رشک یا حسد نہ کرنا (۵) اس خیال سے (ان نہ دینا کہ اگر نہ دوں گا تو بدنام ہو گا۔ (۶)
 خوش ہو کر دنیا (۷) دان دینے میں غور نہ کرنا۔ نیز اس میں حسب ذیل نو قسم کی جگتی
 (تعلیم) ہونی چاہیے۔

(۱) پرتی گرہ۔ آئیے آئیے کہنا (۲) آج آجس۔ ادنیٰ جگہ پر بٹھانا (۳) پا دو وک
 پاؤں دھونا (۴) ارچن۔ پوجا کرنا۔ تعریف کرنا (۵) پنام۔ سیرتیم غم کرنا (۶) من شندی
 دل کی صفائی (۷) یچن شندی۔ زبان کی صفائی یعنی کوئی قابل اعتراض لفظ نہ بولنا۔
 (۸) کائے شندی۔ جسم کی صفائی۔ یعنی ادب سے چلتا پھرنا (۹) ریشنا شندی۔ طعام

سے شراوک کے گیارہ درجے آگے بیان کئے جاویں گے۔

ہنسکے۔ تصرف ایک دفعہ پانی پیکر "اُن آپ باس" یا ایک دفعہ طعام و پانی پیکر "ایک ٹھگت" کرے۔ اور جیسا کرنے کی اپنے میں طاقت دیکھے۔ اس کا فیصلہ سختی یا تریدوشی کی دو پہر کو کھانا کھانے کے بعد کر لے۔ ایسا نہ کرے کہ ارادہ تو سولہ پہر کے آپ باس کا کیا جاوے پھر جس وقت گرمی کی شدت معلوم ہو وہاں سے گئے۔ اس وقت پانی پیکر "اُن آپ باس" تصور کرے۔ یا صبح پانی سے حرکت کے زمانہ بندھے۔ بار بار غسل کرے۔ اور ہر وقت یہی خیال رکھے کہ کب وقت پورا ہو اور آپ باس ملے۔ آپ باس کے دن صرف اربع کھانا ہی منع نہیں ہے۔ بلکہ پھل ہار و میوہ جات حقہ متبا کو مچرٹ و پان و دو دودھ و شٹائی سب کچھ منع ہے۔ اور ایسا بھی نہیں ہے کہ دن کو کھانا ترک کر کے رات کو کھاوے۔ رات کو کھانا تو بالکل اور ہمیشہ کے لئے ہی ممنوع ہے۔ آپ باس کرنے سے مطلب صرف اس کو قابو میں کرنے کی مشق کرنا۔ غفلت اور ہستی کو۔ نیند کی دیا دتی کو دور کرنا ہے۔ یہ نہیں کہ اگلے جنم میں شرگ۔ یا دھن۔ دولت ملیگا۔ ایک ماہ میں ہلہ دفعہ آپ باس کرنے سے قبض نہیں رہتی۔ انسان بہت سی بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔ بیمار ہونے سے وہ دھرم اچھی طرح پال سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ باس کو دھرم کا انگ کہا ہے +

۱) پاشدوپ باس کے اتنی چار۔ (۱) بدون دیکھے اور صاف کپڑے سے صاف کئے پوجا کے برتن لینا۔ یا سوا دھیاے کی یا دیگر اشیاء اٹھانا۔

(۲) بدون دیکھے بھالے تو شک یا سولے کا کپڑا بچانا۔ (۳) آپ باس کی بڑائی اپنے دل میں نہ رکھنا۔ بلکہ اس کو ایک رسم سمجھ کر کرنا۔ (۴) آپ باس کے دن پوجن یا ستون وغیرہ کا پائٹ بھولنا۔ یا آپ باس کے دن کے فرائض کو فراموش نہ کرنا +

(۵) بدون دیکھے بھالے کوئی شے زمین پر دھرنا۔

(۶) دو یا درت جن کو آستی سمجھا جاتا ہے۔ چھ تارک الہ تباروں کو

جسم کا سبب سے رہت متحرک کرنا (۳) منہ و پرانی دان - دل کو آرت در و در و حیان سے نہ رو کرنا (۴) نامور - سامایک کو ایک بیگانی سمجھ کر کرنا (۵) اسمرن - سامایک کرتے وقت پاٹ بھول جانا - یا کام میں ایسا لگنا کہ سامایک کرتے ہی کو بھول جانا +

(۳) پر شد و پ باس - بچنے میں ہر وہ آسٹھی اور ہر وہ چودس کو ہر قسم کے کھانے پینے کا ترک کر کے سبب سے باز رہنے کا نام ہے۔ لازم ہے کہ آپ باس سولہ ہر کا کیا جائے۔ آپ باس کے دن نلج تماشہ دیکھنے کا۔ باجہ بچانے کا۔ سب قسم کے لین دین و کاروبار دنیاوی کا ترک کرے۔ تمام دن جین مندر میں یا خلوت میں بیٹھ کر تمام قسم کے جذبات و خواہشات نفسانی کو دل و زبان و جسم کی بدتحریک کو ترک کر دہرم و حیان میں گزارے صبح و شام سامایک کرے۔ اور رات دو دن جن پوجن - و شاستر سوا دھیاے میں صرف کرے۔ اگلے روز صبح کو کسی پاتر (مستحق خیرات) کو اگر مل سکے۔ کھانا کھلا کر بچا۔ میں آپ کھاوے۔ یہ اعلیٰ ترین آپ باس ہے۔ اگر سولہ ہر کا رت نہ ہو سکے۔ تو بارہ ہر کا یا آٹھ ہر کا جیسا ہو سکے کرے کارکنی سوامی نے پرہش و پ ورت کی بابت ایسا کہا ہے۔ کہ ششی و چودش کو ہشمان کرتے۔ چن دن وغیرہ لگانے۔ زیور پہننے۔ ہم صحبت ہونے۔ بچھول سو گھننے سے پرہیز کر کے آپ باس کرے خواہ دن میں ایک بار کھانا کھاوے۔ یا بلاز کا بھوجن کرے +

سوامی امت گت آچار یہ کرت شراد کا چار میں ایسا لکھا ہے کہ ان ہر وہ دنوں ہر دشمنی جو چودش کو ہر قسم کی اشیاء خوردنی و نوشیدنی کا ترک "آپ باس" اور دن میں صرف ایک دفعہ پانی پینا "ان آپ باس" اور ایک دفعہ بھوجن و پانی لینا "ایک شکت" کہلاتا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے۔ کہ آپ باس (روزہ) اپنی طاقت کے موافق کر کے۔ اگر سولہ ہر کا آپ باس ہر قسم کی اشیاء خوردنی و نوشیدنی کا ترک

کرے۔ خواہ ہر روز کرے۔ خواہ دن میں دو دفعہ۔ خواہ تین دفعہ کرے۔ دو گھنٹہ کی مساجد
مقرر کرے۔ سامایک کرتے ہوئے۔ دل و زبان اور جسم کی تحریک کو روکے کسی شخص کو
مشغول نہ کرے۔ پتھر کی سورتی کی طرح کہ جو غاصک اسی مطلب کی رہنمائی کرنے کے لئے
ہوتی ہے۔ غیر متحرک ہو جائے کسی طرف نہ دیکھے کسی سے بات نہ کرے۔ لذات
محموسات کا خیال تک دل میں نہ گزرنے دے۔ جملہ اشتیاء و درک۔ غیر درک۔ جلدنا
و غیر جلدنا سے کلفت و نفرت ترک کرے۔ خوشی و رنج کے خیال کو چھوڑ دے۔ دشمنی
و دوستی کو تیل گے۔ امید و بیم کو دل میں جگہ نہ دے۔ اگر کوئی دشنام دے۔ یا
کوئی جانور نقصان پہنچائے۔ یا کوئی ارضی و سماوی آفت آ جاوے۔ سب کو برداشت
کرے۔ دل کی ایسی یکسو حالت پر۔ پرماتما کا وہ بیان کرے۔ اس کے اوصاف کو یاد
کرے۔ روح و مادہ وغیرہ چچوہرہ کے خواص و سات تئو کی کیفیت و ماہیت پر غور کرے
بارہ بجائے۔ یا سولہ گھنٹہ پر دو چار کرے۔ دن میں جو جو نیک و بد افعال کئے ہیں ان کو
رات کے وقت۔ اور رات کو جو کئے ہیں ان کو دن کے وقت یاد کرے۔ اور سوچے کہ
آج میرا کتنا وقت دھرم کا راج میں لگا ہے۔ کتنا عرصہ ست سنگ (نیک صحبت) میں
گزارا ہے۔ اور کتنا خواہشات نفسانی کے پورا کرنے میں صرف ہوا ہے۔ جس طرح صراف
اپنی پونجی کا نفع و نقصان دن میں دو دفعہ پتال کرتا ہے۔ اسی طرح اپنے دھرم و پنی
و من کا حساب لگا دے۔ جو بڑے افعال ہنسا۔ احسان فراموشی۔ زنا کاری۔ چوری
وغیرہ سرزد ہونے پہلے۔ ان کے واسطے افسوس کرے۔ اور آمینہ مان کے بچنے کے
واسطے ارادہ کرے۔ سامایک کرنے میں تاخیر نہ کرے۔ اور اس کا پھل۔ دامن۔ اولاد۔
دولت وغیرہ نہ چاہے +

سامایک کے اتی چار۔ (۱) بچن دو پر نی دھان۔
سامایک کرتے ہوئے دنیاوی معاملات کی گفتگو کرنا۔ (۲) کائے دو پر نی دھان۔

(۴) روپا ہری **रूपाभी** مدت باہر والے کسی شخص کو اپنا جسم دکھانا۔
تاکہ وہ سمجھ جائے کہ کچھ کام ہے۔

(۵) پھل چھپ **पुवगत छेप** حد مقررہ سے باہر ننگری وغیرہ
چھپنا۔ یا چھپی وغیرہ بھی کہ اپنا مطلب بھانا۔

(۶) سامایک۔ سامایک کے فعلی معنی سامیہ بجاو یعنی اُلفت و نفرت دوستی
و دشمنی ترک کر کے میانہ روی اختیار کرنے کے ہیں۔ اعلیٰ عالم ایک وقت معبود کے
واسطے پانچ گناہ کیوں کا ترک سامایک کہلاتا ہے۔ سامایک مختلف طریقوں سے کی
جاتی ہے۔ مناسب ہے کہ جنالہ دمنہ، بن یا کسی اور علحدہ جگہ میں پورب یا اتر کی
طرف منہ کر کے۔ اور چتر شُدھی۔ کال شُدھی۔ آسن شُدھی۔ تن شُدھی۔ تپ شُدھی
شر شُدھی۔ بنے شُدھی۔ سات طرح کی شُدھی کر کے سامایک کرے۔ انگلیوں کے ہر
حصہ۔ یا ہتھکے کے ہر واسطے پر ایک ایک دفعہ اپنے معبود کا نام لیوے۔ یا اکی صفات
بیان کرنے والے کسی منتر کو پڑھے۔ کاغذ یا دیوار پر سیاہ نقطہ بنا کر اس کی طرف یا کسی
مورتی کی طرف لگاتا رہے۔ اور پراگمنا کا دھیان یا سات تتو کا دھار کرے۔
اور جب کافی مشق ہو جاوے تب کسی بیرونی ذریعے کی کچھ ضرورت نہیں ہے اُس
وقت خود بخود دل کیس کرے۔ اِس دل بھی کے واسطے جگہ ایسی پسند کرے جہاں
دل کے کھینچنے والی کوئی شے نہ ہو۔ شور و فل نہ ہو۔ عورت یا خنث کے آسنے جانے کا
مقام نہ ہو۔ جگنا بجانا۔ ناچنا جس کے نزدیک نہ ہوتا ہو۔ جہاں چندے پرندے نہ آتے
ہوں۔ زیادہ گرم۔ یا زیادہ سرد ہوانہ آتی ہو۔ بہت بارش نہ لگتی ہو۔ ڈانس۔ مچھر۔

سانپ۔ بچھر۔ وغیرہ موذی جانوروں کا خوف نہ ہو۔ غرضیکہ علیحدہ مکان میں یا مندر
میں جھل یا باغچہ میں جہاں دہرم آتما لوگ ورت کرتے ہیں کھڑا ہو کر۔ یا بیچہ کر کے
کو اکٹھا کر کے بالوں کو باندھ کر ایک طرف دل کو لگا دے۔ سامایک خواہ ورت کے دن

ایسا کرنے سے خواہشات کم جاتی ہیں۔ پہنچ کر وہ ہری سبزی نہ کھائے گا اور ارج
ہے وہ بھی خواہشات کے کم کرنے کے لئے ہے اس لئے اچھا ہے۔ بالکل نہ کھائے
میں اندھی بنجم و پران بنجم دونوں ہیں اور کوئی بھی کھائے میں صرف اندھی بنجم
بھوک آپ بھوک برت کے اتنی پار۔ (۱) انور پیکشا۔ خواہشات۔ محسوسات کا
نہ گنا (۲) انوسمرت۔ گزشتہ زمانے کے بھوکے ہوئے عیش و عشرت کو یاد کرنا
(۳) اتی لولہیہ **आति लोल पप** محسوسات میں محبت۔

(۴) اتی ترشنا۔ زمانہ مستقبل میں بھوگنے کی خواہش۔

(۵) انوبھو۔ جس وقت میں وحشیوں (ذات۔ محسوسات) کو نہ بھوگتا ہو۔ اس
وقت بھی یہی خیال کرنا کہ میں بھوک رہا ہوں +

سکثارت سکثارت چار ہیں (۱) ویشیا کا شک (۲) سلاک۔

(۳) پروشد وپ باس (۴) وڈیاورت۔ چونکہ یہ چاروں گہرست پنہ میں
سنی پنہ کی سکثارت (نصیحت) کہتے ہیں۔ اس لئے ان کو سکثارت کہتے ہیں۔

(۱) ویشیا کا شک۔ وگ برت میں جہرمت میں جانے لانے بھیجنے۔ مشکانے
کی حد عمر بھر کے لئے مقرر کی تھی۔ اس میں سے ہر روز کے لئے حد مقرر کرنا۔ مثلاً
وگ برت میں یہ جب کیا تھا کہ میں تا عمر شمال کی طرف کیلاش تک ہی جاؤں گا۔

اس سے آگے نہ جاؤں گا۔ اب ویشیا کا شک برت میں یہ عہد کرنا کہ آج میں صرف
دس یاہیں کوں تک ہی سفر کروں گا۔

اتی چار (۱) پریشن **प्रेषण** حد مقررہ سے باہر خود تو نہ جانا۔
مگر وہ سرے کو بھیجنا۔ یا مال وغیرہ منگوانا۔

(۲) شبد۔ حد مقررہ سے باہر بات کرنا یا اشارے سے کام لینا۔

(۳) آہن **आहण** حد مقررہ سے باہر کسی کو بلانا۔

پہل انی تھ۔ نشاد اوس کا پانی پالا یا برن چلت دس جن مت یہ پائیں آکھان۔
یہ تمام اشیاء دلیغ کے واسطے مضر ہیں۔ بعض میں ہنسا بہت ہے۔ بعض نود ہضم
نہیں ہیں۔ سستی اور کاہلی پیدا کرنے والی ہیں۔ انکا تازہ سیت ترک کرنا لازم ہے
چونکہ گٹ۔ م۔ وغیرہ غلہ میں سرشری و کیرٹے چڑھاتے ہیں۔ آڑو و مونگ وغیرہ پر
سفید تھلی آجاتی ہے سکھانڈ۔ شکر۔ گڑ۔ میں لٹ جو پیدا ہو جاتے ہیں اسلئے
چاہیئے کہ جاڑے کے موسم میں سات دن گرمی کے موسم میں پانچ دن۔ اور
برسات میں تین دن سے زیادہ کا سامان بہیا نہ کریں۔ جس چیز میں پانی ملا ہو
جیسے پکوان۔ اسکو دو دن سے زیادہ کا مال ہوا۔ اچار۔ لوبخی۔ ٹکڑا۔ آٹھ ہر سے
زیادہ کا استعمال نہ کریں۔ دہی پہلے دن سے زیادہ جمانی ہوئی۔ اور روٹی۔ و۔
کچڑی۔ دال بھات۔ دوپہر کے بعد۔ پکی رسونی۔ لڈو۔ گھیور۔ کھویا جس میں پانی
کم ہو۔ آٹھ پہر بعد۔ پوڑہ۔ ربڑی وغیرہ جس میں پانی زیادہ ہو۔ چار پہر کے بعد۔ جس
چیز میں پانی نہ پڑا ہو۔ جیسے گہی۔ شکر و گڑ کا لڈو۔ جاڑے میں سات روز کے بعد
گرمی میں ۵ روز کے بعد۔ اور برسات میں تین روز کے بعد چلت دس ہو جاتا ہے
گرم پانی کے ساتھ جو چھا چھ بنائی جائے اس کی میعاد چار پہر۔ ٹھنڈے پانی والی
چھا چھ کی میعاد دوپہر ہے۔ کچے پانی کی دو گھڑی۔ پراسک یعنی لڑنگ وغیرہ والی
ہوئی کی دوپہر معمولی گرم پانی کی چار۔ اور بیلے ہوئے کی آٹھ پہر ہے۔ دو کیہو
کر یا کوش

دودھ بھی نکالنے کے بعد فوراً گرم کر کے پیوں۔ پانی چھان کر استعمال کریں
پھاگن کے بعد تیل اور نگہاڑے میں جو پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے پھاگن کے
بعد کا نکالا ہوا تیل اور نگہاڑے کا بنایا ہوا کھانا ترک کریں۔ اول تو مندرجہ بالا اشیاء کا
ترک تمام عمر کے لئے کریں۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو ایک عرصہ مقررہ کے واسطے ضرور کریں

جن اشیا کے کھانے سے ہنس بہت ہو جیسے کٹہ۔ گمل۔ ساوٹھارن۔ بیسپی۔
 نینی گھی۔ نیم کا پھول۔ کیوڑا۔ جیجا ہوا۔ انلی۔ ٹیڈل۔ جن سے قوت واد بہت پیدا ہو
 جیسے موصلی جات جو طاقت کا باعث ہوں جیسے سکلیا۔ جن سے کاہلی پیدا ہو مثل
 خراب ہو۔ جیسے انڈینی کا دودھ۔ گدھی کا دودھ۔ گلے کا پیشاب۔ شراب اور دیگر
 اشیا پر مشقی گندی جگہ۔ خراب جگہ میں پڑا ہوا۔ چڑے سے لگا ہوا۔ شرابی یا
 مانس خور کے ہاتھ کا پٹکا ہوا۔ چھوڑا ہوا کھانا جس سے کراہیت آوے جیسے مانس۔
 ان کا کلی ترک کرنا مناسب ہے +

بائیس ایکسٹش۔ مندر ج ذیل ۲۲۔ اشیا پر بھیجا یا ناخوردنی قرار دی گئی ہیں +
 چھند۔ اوراد اول کہوڑا کا کبھی یا دی کا ٹرا۔ نش بھون۔ پشو بجا۔ بیگن۔ شد۔ بان۔ چاہ
 جڑ۔ پیل۔ اور دگر گولر۔ کٹھ۔ اور دگٹیا گولر۔ پا کر پھل (دینگن) جو ہر سٹا جان دہاوی پل
 کندول۔ مائی دھنی۔ ریس۔ زہر۔ آکھ۔ داس۔ (د شہر)۔ اکھن۔ اور دہا پان (شراب)

۱۔ کندو۔ ٹٹے جو زمین کے اندر ہی اندر پیدا ہو۔ جیسے آگو
 ۲۔ مری۔ وہ جو زمین کے اندر ہی طرح ملی جائے۔ جیسے موصلی جات
 ۳۔ بیسپی۔ نباتات، وہ طرح کی ہوتی ہے۔ ایک پتیک یعنی ایک جسم میں ایک حیوانی۔ دوسری سادہ مان
 یعنی ایک جسم میں بہت سے حیوان الی۔ ایسی بیسپی کی یہ پہچان ہے کہ جس کا سر نیچے چھاپا ہو اور دوسرے میں
 کپڑے ہیں اور وہ جی کی کانٹہ نہ لگائی ہے (۴)۔ ڈرنے سے فگہ و گٹھ ہے جو اس جال ہی ٹوٹ جائے۔
 (۵)۔ جیکے اندر سوت یا نامہ (۶)۔ جو ڈر کر کوئی ماسکے جوڑ۔ دھر چھلنے سے بے بینی کو بل چھٹی شیخ پتہ پھول
 پھل بچ۔ فلی۔ ڈرنے سے ٹوٹا ٹوٹ جائے اور جھلا کھلے ہو جائے تو سادہ مان ہے۔
 ۷۔ اڈل لے فلیج کی بی ہوتی چیز کے (۸)۔ دبی یا چاچو میں ملا کر کھانا جیسے بڑا۔

۹۔ جیجا جس میں بہت سے بچ کرے سے لگ ہوں اور پھل ڈرنے سے نیچے گر پڑیں جیسے تر بوزہ
 ۱۰۔ کھن ناخوردنی نہیں ہے۔ مانت دیکھ کن کی جو کہیں میں تھوڑی دیکے جو کہیں چڑے لگ جاتے ہیں

کھانے مکان سواریاں جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔

सुगंधो वनिता वरचमीतं तां हत घोमं
अदिरं बाहनं यैव सख्यौ मेमगाः प्रकीर्तितौ॥

جوشے ایک دفعہ شمال کی جانب اُس کو بھوک کہتے ہیں جیسے روٹی۔ مٹھائی وغیرہ
اور جو ایک ہی شے بار بار شمال میں آئے اُس کو آپ بھوک کہتے ہیں۔ جیسے کپڑا
حدوت وغیرہ چنانچہ بھوک اور آپ بھوک کے شمال کے لئے ایک حد مقرر کیا وہ جب
ہے مثلاً یہ کہ آج میں ایک دفعہ بھوجن کروں گا۔ فلاں فلاں (ناچ فلاں فلاں منبری
فلاں فلاں مٹھائی کھاؤں گا۔ فلاں فلاں سواری پر چڑھوں گا وغیرہ وغیرہ مقرر
کرنا دو طرح ہو سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ عرصہ خاص کے لئے مثلاً ایک روز دو روز
دس روز۔ بیس روز۔ ایک ماہ دو ماہ۔ چھ ماہ۔ ایک سال۔ پانچ سال۔ دس سال۔
وغیرہ کے لئے اسکو نیم (Diyar) کہتے ہیں۔ دوسرے تازلیت جو نیم (Diyar)
کہلاتا ہے۔ جن شاستروں میں حکم ہے کہ گرمی کو اپنی خواہشات کم کرنے کے
واسطے ہر روز سترہ چیزوں کے نیم کرنے چاہئیں یعنی (۱) بھوجن کتنی دفعہ کھاؤں گا
(۲) چھ رسوں میں سے کون کون سے کھاؤں گا (۳) پانی کتنی چھوچھوٹا (۴) چندن
تیل وغیرہ کتنی دفعہ لگاؤں گا (۵) پھول کتنی مرتبہ سونگھوں گا (۶) پان کتنی دفعہ
کھاؤں گا (۷) گیت کتنی دفعہ سنوں گا (۸) ناچ کتنی دفعہ دیکھوں گا (۹) باشرت
کتنی دفعہ کروں گا (۱۰) ہشمان کے دفعہ کروں گا (۱۱) زیور کتنے پہنوں گا (۱۲)
کپڑے کتنے پہنوں گا (۱۳) سواری پر گئے دفعہ چڑھوں گا۔ (۱۴) کتنی طرح کے لبتون
سوؤں گا (۱۵) کتنی طرح کے آسن پر سوؤں گا۔

(۱۳) منبری کون کون سی کھاؤں گا۔

(۱۴) بھوجن میں کتنی چیزیں کھاؤں گا +

تام آسکوی بھی تو لازم نہیں ہے۔ کہ خواہ خواہ بلا مطلب وہ افعال کرے جن سے گناہ ہوتا ہو۔ اگر انسان خود گناہ سے نہیں بچ سکتا تو وہ کم سے کم دوسروں کو ترغیب دے کہ تم کسی دوسرے ہاذا کو تکلیف دو۔ میں بچا کرو۔ جال بناؤ۔ پھرو بناؤ۔ کشتہ بناؤ۔ ناخود دنیٰ اشیاء کھاؤ۔ شراب پیو۔ زنا کاری و زنی بازی کرو۔ غیبت کو چلی کرو۔ محوٹ ہو لو۔ بیاہ میں آتش بازی سے جاؤ۔ تعلق تاشا کرو۔ دیکھو۔ مجرورہ فروشی کرو۔ شکار کھیلنے جاؤ۔ بھاڑے کی دلائی کرو۔ ایسا روز گذارو جس میں ہنسنا بہت ہوتی ہو۔ حقہ۔ تباکو۔ چمچت۔ بھنگ۔ گانجہ۔ وغیرہ پیو۔ پڑاؤ لگاؤ۔ اس میں بڑا فائدہ ہو گا وغیرہ وغیرہ +

انترہ ڈنڈ کے اتنی چار۔ (۱) کندرپ (कंदरप) ہنسی مغل کرنا۔ بھنڈا پن۔ بولنا (۲) کوت کچہ (कोतकच) یا گنہرب کھوٹے اشارے کرنا (۳) موسرویہ (मोस्रविह) پیو وہ بھگاس یا مفت کا طول کلام (۴) ہیکلشور کرنا (ससमी लाघि करण) جہن مطلب ول و زبان و جسم کو کسی کام میں لانا و من ایمکتا و من (ससमी क्षाधि वारण) لغت و نصرت یا خواہشات نفسانی کے بڑھانے والے اشارے گیت پھن۔ وغیرہ بنانا۔ (۵) پرساد و من (प्रसाधन) ضرورت سے زیادہ بھوگ۔ آپ بھوگ کا سامان لینا۔ جیسے ایک و استن کی ضرورت ہے۔ دس کاٹ لینا۔ نیم کے ایک پتے کی ضرورت ہو۔ تمام شاخ کاٹ لینا۔ (۶) بھوگ آپ بھوگ پران۔ خواہشات نفسانی کے کم کرنے کے لئے۔ اور (۷) قابو میں کرنے کے واسطے بھوگ و آپ بھوگ کی ایک مدد مستر رکھنا۔

بھوگ آپ بھوگ پران کہلاتا ہے۔ بھوگ و آپ بھوگ کی ۸ قسم کی ساگری ہوتی ہے خوشبخت۔ عورت۔ کپڑے۔ وزیرہ۔ گانا بجانا۔ پان گھوری۔ انواع و اقسام کے

اس میں شامل نہیں ہے +

(۱۳۴) آپ دھیان - ایسے خیالات رکھنا کہ فلاں شخص کا لہجہ یا عورت - یا والدین وغیرہ فوت ہو جائیں - کسی کا کان ناک کٹ جائے - اندھا - لنگڑا وغیرہ ہو جائے - دھن لٹ جائے روز گلہ خواب ہو جائے - وغیرہ وغیرہ - دوسرے کے نقصان ہونے کے خیالات فاسد رکھنا جن سے اپنا کچھ فائدہ نہ ہو - آپ دھیان کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) آرت دھیان (۲) رور دھیان - پھر آرت دھیان کی چار فروع ہیں -

(۱) انٹ سینجک - نام خوب طبع اشیاء کے لئے پتھر کرنا (۲) اسٹ پیوگ - مرغوب طبع اشیاء کے علاوہ ہونے کا فکر رکھنا (۳) روگ تدان - تکلیف و بیماری میں بے استقلالی رکھنا (۴) سورج - مستقبل کے واسطے طرح طرح کے تردد کرنا -

رور دھیان کے چار فروع اس طرح ہیں (۱) ہنسنا - جہ ہنسنا میں خوشی (۲) مرکھنا - جھوٹ بولنے میں خوشی (۳) چرہا - چوری کر کے یا کرا کے خوش ہونا (۴) سنگ رکھنا - بہت دھیرہ جمع کر کے خوش ہونا +

(۴) دوشرت - ایسی کتابیں - شاستروں کو پھٹنا یا سننا - جن میں کفر و ہتھی - لڑائی جھگڑے - شہوت پرستی - بناؤ سنگھار - مہنسی محول - مارن - تارن - بسی کرن - سائن وغیرہ کا ذکر ہو کسی کتاب کو اس علم کے عیب و ثواب دیکھنے کے لئے پھٹنا - جس کا اس میں ذکر ہے کچھ ہرج نہیں ہے +

(۵) پراہ چریا - خواہ مخواہ زمین کھودنا - پتھر پھوڑنا - پانی سینچنا - چھڑکنا - آگ جلانا - نہات کا کٹنا - دختوں کی شاخیں تراشنا - ادرہ ادرہ مطلب مٹا کر گشت کرنا - تاجا - تاش - چوسر - گنجد - وغیرہ کیلوں میں قلعہ اوقات کرنا - پتنگ بازی - شیر بازی میں وقت کھونا - ہمت دین یا ہمت جیوب میں وقت گزارنا +

ہم نے مانا کہ دنیا دار تمام باپوں سے اور دنیا کی کاروائیوں سے باز نہیں رہ سکتا

چونکہ یہ انوہڑوں کے گھٹوں (اوصاف) کو بڑھاتے ہیں۔ اس لئے ان کا نام گن بہت ہے :

(۱) دگ بہت۔ عمر بھر کے لئے دسوں سمتوں میں خود جانے اور کسی دوسرے کو بلائے کی۔ پنج دیو پار کرنے کی۔ ایک حد مقرر کرنا۔ مثلاً یہ کہ میں شمال کی طرف فلاں ملک تک جانوں گا۔ فلاں ولایت تک لیکن دین پنج دیو پار کروں گا۔ اور یہاں تجارتی بھجوں اور سنگاؤں گا۔ ایسا کرنے سے طمع کم ہوتی ہے۔ سودیشی اسٹیڈ کے دیو پار کی عادت پڑتی ہے۔ اور خواہشات گھٹتی ہیں۔ تیرتہ جاترہ وغیرہ کاموں کی حد مقرر نہیں ہوتی۔ دگ بہت کے پانچ آتی چار ہیں۔ (۱) اور دھوتی کرم۔ بے طمع و فحشیت۔ سے پہاڑ وغیرہ پر مقررہ حد سے اوپر چڑھنا۔ (۲) آدھے دلی کرم۔ کنوئیں یا باؤلی وغیرہ میں مقررہ حد سے نیچے اتارنا۔ (۳) تریک دیتی کرم۔ پہاڑ کے غار و گھاہ وغیرہ بھی طرف میں حد سے زیادہ دور تک جانا۔ (۴) چھتر برو دھی۔ مقررہ حد کو توڑنا۔ مثلاً ایک طرف سو۔ اور دوسری طرف پچاس کو س جانے کا عہد کیا ہوا ہے۔ تو ایک طرف ہیں ڈیرہ سو کو س تک چلا جانا۔ (۵) بسمترن۔ معتر کی ہوئی حب کو بھول جانا :

(۲) انرتہ ڈنڈ۔ جس کام سے اپنا کوئی مطلب نہ سرے اس کے کرنے کا حرک کرنا۔ اسکی پانچ اقسام یہ ہیں۔ (۱) پاپ اُدیش۔ مویشیوں اور دیگر جانداروں کو تکلیف دینے۔ باندھنے۔ پھرنے میں بند کرنے۔ مارنے پیٹنے۔ بہت بوجھ لادنے۔ اختہ کرنے۔ ناگ۔ کان چھیدنے۔ قتل کرنے۔ خواب دیو پار کرنے۔ قصابوں۔ ابھی گزیرن کہ وہ چھ قرض دینے۔ اور طمع طرح کے پاپ کرنے کا اُدیش دینا :

(۳) ہنساوان۔ پھاوٹا۔ کدال پھری۔ ہنہ۔ ہندون۔ بارہ وغیرہ اسکو ملدینا دینا کیونکہ نہ معلوم ان سے کوئی کیا کام لے۔ آپس میں جاتو۔ موصل وغیرہ لینا دینا

اشرف المخلوقات سے مگر بے دم کا حیوان رہ جاتا ہے۔ اقیون۔ بھنگ۔ معجون۔
چوست۔ سب نشی اشیاء پر کی مانند قابل ترک ہیں۔

ونیا میں بد اعمالی اور تمام گناہوں کی بنیاد تین چیزیں ہیں: (۱) مستحبات۔ یعنی
کاذب الاعتقادی (۲) انیائے۔ بے ایمانی و بے ایمانی۔ (۳) ابھیم۔ ممنوعات
کا کھانا۔ چنانچہ جو شخص سمیک و برشتی (جیسے اعتقاد والا ہے) اسکی منیات نہیں دیکھتی
جس نے پانچ انورث اختیار کئے ہوئے ہیں۔ وہ انیائے نہیں کر سکتا جس نے تین مکار کو
ترک کر دیا وہ منیات (۱) فی اشیا نہیں کھاتا۔ اس لئے کہ وہ برشتی میں پانچ
گنہ کرے۔ (۲) تین مکار کا ترک ہو اُس میں کل گنہ یا بنیادی نیک اوصاف پائے جاتے ہیں
بعض تانہوں میں پانچ اہم اور تین مکہ رکے تیک کا عام آٹھ سو گن کہا ہے
پانچ اہمہ ہیں: (۱) بڑ کا پھل (۲) پھل کا پھل (۳) مادہ یا گوار (۴) کھوٹا کھٹا یا گوار
(۵) پاک یا پلکھن کا پھل۔ ان پانچوں میں بہت سے چھوٹے چھوٹے کبڑے ظاہر ہوا نظر
آتے ہیں۔ اس لئے ان کا نقصان نہ کرنا برابر ہے۔ ساگار، ہرم امرت نام شاستریں آٹھ
مٹول گن اس طرح شمار کئے ہیں۔ تین مکار پانچ اہمہ پانچ پریشی استی۔ چھان کر
پانی پینا۔ رات کو بھوجن تیاگ جو، یا۔

گن برت

گن برت تین ہیں: (۱) وگ برت۔ (۲) انرہ فوٹا۔ (۳) بھوگ آپ بھوگ۔ پران
مہ کشور ایک مہ کا بھیگی گوار چوتھا ہے جس کے بتے کو لے کر بے پوں سے وارٹس ہوئے ہیں۔ اور انکے
چھوٹے سے ہاتھوں میں بھل جوئے لگتی ہے۔ اور ان میں سے دو وہ نکلتا ہے۔ ایک بچہ مخصوص ویک شاستر
سے بیٹھوگ ورت و بھوگ۔ واپ بھوگ وغیرہ کا پرمان کرنے سے تارک کے حد سے باہر کی اشیاء کی
بابت بھوت۔ چوری۔ ہنسا وغیرہ کا خود بخود ترک ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ گن برت انورث کو ترقی
دیتے ہیں۔

خیال کرنے سے نقصان ہوتا ہے۔ بھلا خور تو کرو۔ جب پٹن جاتا رہا۔ تو غرت کبے رہ سکتی ہے۔ اگر اس وقت فرض نیکر۔ یا عابد اور گورد رکھ کر طاقت سے زیادہ خراج کر بھی دیا۔ تو اس کا خمیازہ بعد میں اٹھانا پڑے گا۔ اس وقت اگر ایسی جڑ سے کٹے گی کہ جسم کا ٹھکانا نہیں۔ غرضیکہ جھوٹی غرت۔ جھوٹی نمائش سے پرہیز کرنا۔ اور دنیاوی اسباب اور خواہشات سے دل ہٹانا۔ اور اعلیٰ ایک حد مقرر کرنا خانہ دار کے بہت ہی مناسب حال ہے۔

اس طرح پانچوں انوبروں کا ذکر ختم ہوا۔ انکو معہ بھاؤ ناکے اختیار کرنے سے جن میں پنگلی ہوتی ہے۔ غذا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ پرگرہ۔ جو پانچ تہا پ۔ یا گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں۔ ہر مذہب و ملت میں ممنوع ہیں۔ انکو معافی چاروں کے چھوڑنے سے ترک مکمل ہوتا ہے۔ مگر اوستی بشر اوک کے لئے ان پانچوں کو موداتی چار موداتی یا مدوں کے چھوڑنا ہوتا ہے۔

آٹھ مٹول گن

بایزادی تین مکار (۱) مدھو۔ شہد (۲) اس۔ گوشت (۳) ددرا۔ ستراب۔ اٹھ مٹول گن۔ (۴) دنگ مروت کی بنیاد کہلاتے ہیں۔ مدھو۔ ماس۔ مار تینوں مکار میں جائز روں کا کہلاتے ہیں۔ اس کے ممنوع ہیں۔ مدھو کے بھائے کو بچھاری کے واسطے ہندو مت کے مشہور شاستر سنو سترقی میں بھی منع کیا ہے (دیکھو اوصیائے ۲ منتر ۷) ماس کے کھانے میں حد درجہ کمی ملتی ہے۔ جو غور و فکر کرنے والے انسان کے ہرگز خیال میں نہیں ہے۔ اور حیوانی طریقہ ہے۔ اور کٹھیا وغیرہ بہت سے امراض کا پیدا کرنے والا ہے۔

دراسے دل مدھو اور انسان دھویش ہو جاتا ہے۔ دل کے محو ہونے سے دھرم کا خیال جلتا رہتا ہے۔ اور جب دھرم کا خیال نکلے۔ تو پھر مٹھا وغیرہ پکرنے میں کچھ رکاوٹ نہیں رہتی۔ بیہوشی سے اپنی خبر نہیں رہتی کہ میں کون ہوں۔ جسم کیا ہے۔ اس لئے خواہشات نفسانی کے قابو میں آ جاتا ہے۔ عقل ٹھیک نہیں رہتی۔ عاقبت کا خوف جاتا رہتا ہے۔ ماں۔ بہن اور بیوی سب یکساں نظر آنے لگ جاتے ہیں۔ غرضیکہ دراپیکر انسان اور جڑ

اسکی ایک حد مقرر کرنا ہی لازم ہے۔ دنیا میں ایسا کون شخص ہے جو عورت کے بس میں
 نہیں ہے؟ ایسا کون ہے جو شہوت کے قابو میں نہیں آ جاتا؟ خواہشات محسوسات
 میں کون کچسا ہوا نہیں ہے؟ جذبات کے بس میں کون نہیں ہے؟ جو شخص باطنی
 مظاہری پر گرہ کو ترک کرتا ہے۔ وہی ان آفات سے بچتا ہے۔ جو شخص حرص و طمع کو
 چھوڑ کر صبر و استقلال حاصل کرتا ہے وہی شکمی ہے۔ بیرونی پر گرہ ہر دن تو بہت سے
 مغفیل ایسے دیکھنے میں آتے ہیں۔ جنہوں نے جہنم سے کاسی۔ پینس۔ تانبے کے برتن
 نہیں دیکھے۔ جنہوں نے گئی۔ دودھ نہیں پیا۔ برقی۔ تلافند۔ شیشی۔ لڈو۔ پیڑا۔ کبھی
 نہیں کھایا۔ انگہ۔ پا جامہ۔ کوٹ۔ تہلن نہیں پہنا۔ عورت سے جن کا بیاہ ہی نہیں ہوا۔
 پیٹ بھر کر کھانا کبھی نصیب نہیں ہوا۔ سونے چاندی کا زیور کبھی نہیں دیکھا۔ محل
 و مکان تو بڑی چیز ہے۔ جو نیڑی کبھی اپنی نہیں ہوتی۔ لیکن اندرونی پر گرہ چھوڑنا بڑا
 مشکل ہے۔ دراصل پر گرہ باطنی پر گرہ ہے۔ ظاہری پر گرہ باطنی پر گرہ سے ہوتی ہے۔
 دنیا دار کے واسطے پر گرہ کا کلیتہً ترک کرنا بڑا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ کیونکہ اسکو
 وقت بیوقوف۔ بیاری۔ بیکاری۔ ناتوانی۔ ضعیفی۔ بیاہ شادی۔ مرنے پہنچنے وغیرہ
 میں اسباب جنائی ضرورت بنتی ہے۔ مگر وہ اپنی خواہشات کو محدود کر سکتا ہے۔
 تبارک الذی اگر ذرا سی چیز بھی اپنے پاس رکھے تو گنہگار ہے۔ لیکن اگر خانہ دار نہ رکھے
 تو پرانے دول ہو کر دہرم سے ہٹ جاوے۔ اس لئے فائدہ دار کو مناسب ہے کہ وہ
 دہرم سے۔ انصاف سے۔ راست بازی سے۔ دیا خداری سے۔ ایمان داری سے
 ملک اور وقت کے مناسب مال اپنے فائدہ کی پرورش کرے۔ آمد سے زیادہ خرچ
 نہ کرے۔ بیاہ شادی کے موقع پر چھوڑ دینا پیش اور دنیا کی بھیڑ پا چال کی پیروی کر کے
 روپیہ برباد نہ کرے۔ اگر کم خرچ کرنے کی عادت ہے تو یہ خیال نہ کرے کہ ہمارے بزرگوں
 نے اس قدر روپیہ بیاہ شادی پر لگایا ہے۔ اگر ہم نے کم لگایا تو ناک کٹ جائے گی۔ ایسا

پر گروہ ۲۴ متم کی جوتی ہے۔ چودہ اندرونی اور کس بیرونی۔ تفصیل پچھلے صفحوں میں دی گئی ہے۔ اس جگہ بیرونی پر گروہ کے پر بان سے مطلب ہے۔

پر گروہ کے اتنی چار (۱) اتنی باہن۔ گھوڑے۔ اونٹ۔ بیل وغیرہ جانوروں کو گھر دو تعداد معہودہ سے زیادہ جو جاویں۔ بھائی یا لڑکے وغیرہ کے نام کر دینا۔ اور اس طرح ناچا کر طور پر رکھنا (۲) اتنی سنگروہ۔ ضرورت سے زیادہ سامان ہیا کرنا۔ اور تعداد مقررہ سے زیادہ روپیہ پیسہ و زیور کو عورت یا لڑکے کے نام کر دینا (۳) بیسے۔ دور دراز ملک یا ولایت کی اشیاء یا دوسرے شخص کے دھن دولت و سامان کو بچھ کر۔ یا سنگر جمع کرنا (۴) اتنی بوجہ۔ تعداد مقررہ سے زیادہ روپیہ پیسہ کو بیٹے پوتے کے نام پر طعہ رکھنا (۵) اتنی بھاؤ۔ طبع سے متیل و تانبے کے برتنوں کو تعداد میں تو مقررہ تعداد کے اندر رکھنا۔ مگر وزن میں زیادہ کر دینا +

اپر گروہ کی بھاؤ نا (۱) بے ایمانی سے روپیہ کھانے کا ترکہ (۲) ناخودنی۔ ناوشیدنی اشیاء کے کھانے پینے کا ترکہ (۳) قناعت رکھنا۔ اور جو اشیاء حسب خواہش ملیں ان کا گرویدہ نہونا (۴) نفرت انگیز اشیاء سے نفرت نہ کرنا (۵) دوسرے کی عیش و عشرت دیکھ کر حسد و رشک نہ کرنا۔ اشد پاہڑ میں لکھا ہے کہ شہد سپرس رس۔ روپ۔ گندہ۔ مرغوب طبع یا نامرغوب طبع میں راگ دویش نہ کرنا۔

پر گروہ اسباب دنیا کی انھیں حرص طبع کو کہتے ہیں۔ انسان پر گروہ کے بس میں ہو کر ہنسا کرتا ہے۔ چوری کرتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے۔ زنا کرتا ہے۔ کروہ کرتا ہے ربا کاری کرتا ہے۔ دوسروں کو قتل اور زنج کرتا ہے۔ خود تکلیف اٹھاتا ہے۔ بلکہ مرتکب جاتا ہے۔ غرضیکہ پر گروہ تمام گناہوں کی بنیاد ہے۔ اس ہی وجہ سے تمام ناکرذنی افعال سرزد ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر گناہوں سے بچنا منظر ہے تو پر گروہ کا ترک کرنا واجب ہے لیکن پر گروہ کا قتل تک تارک الدنیاؤں سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے خاندان کے واسطے

نام محبوب کا بیچ دے۔ جیسا کہ اندر جو ذیل سخن میں کہا ہے :-
 (مہجین ز کو سیما) سب گائیں ہیں ان نازوں میں جن میں من تہذت بسا ہے نیک
 بچو پونچھ بٹکے پس جانو ناگن کے نگہ بن پچانو ناری زہر جراثیم میں کامی
 کاسن ڈسار ہے۔ ٹیک۔ نہ گت جال کی بیدگ ہے۔ اور نہ بامت او پٹنگ ہے۔
 رن پر جن کو رے ترک باس جن کاسن ران سہل لٹار ہے۔ ٹیک۔

(مطلب: عورت جس میں کام دینا ہر وقت موجود رہتا ہے۔ تمام خوب کی کان
 ہے مجھ کے تصرف میں ہی رہے۔ اور تان کے صرف منہ میں ہے۔ مگر عورت کی
 رگ رگ اور جڑ جڑ میں رعبہ اہوا ہے۔ اور بچھو او ناگن کا زہر تو چھوٹے سے اثر
 کرتا ہے مگر عورت کا زہر ایسا ہے کہ دیکھتے ہی چڑھ جاتا ہے عورت دنیا کے جاں ہیں
 بھلا۔ اس لئے فن میں بڑی مہارت ہے۔ اور مہربانیت اور مہذب کے اوپر میں دیکھنے
 میں مساف ہے اس لئے دوسری عورت سے مہربان اور محترم سے بھی زیادہ عزیز
 کرنا واجب اور لازم ہے۔)

(۵) ستھل بگرہ پانچویں باب

पारोचितपरितरु सयोरच्या परिपीण ताम्यवि।

ترجمہ: جس قدر دوست۔ مثلاً۔ مہاشی۔ مکان ملک۔ کپڑے۔ نیرور وغیرہ اسباب دنیا
 کی ملکیت سے دل صاف ہو جاوے۔ اس قدر رکھنے کا عہد کر کے زیادہ میں جمع نہ رکھنا۔ ہرگز
 پران اور بچا پران یا ترک ہو جس وقت پہلے تا ہے۔

مگر کسی شخص کے پاس سوری چیز موجود ہے مگر وہ اس سے زیادہ کا عہد کرنا ہے
 مثلاً ایک شخص کے پاس ہزار روپہ موجود ہے۔ اور دوسرا عہد کرتا ہے کہ میں دس ہزار
 سے زیادہ روپہ اکٹھا کرے گی ہوس طرح نہیں کروں گا۔ نو۔ بھی جائز ہے۔ مگر
 بے اندامی۔ جیوت۔ غریب۔ دغا سے حاصل کر سنے کا ترک کرنا لازم ہے۔

ترجمہ۔ گناہ کے خوف سے دوسرے کی عورت سے خود مباشرت نہ کرنا۔ اور دوسرے سے نہ کرنا۔ متھنوں پر ہم چریہ۔ سودا را سننوش یا ترک نہا کہلاتا ہے۔

اپنی بیاہتا عورت کے سواے دوسری عورت۔ رنڈی۔ کنیز۔ لونڈی یا کنواری کے ساتھ محبت یا محبت آمیز گفتگو۔ جیس و کنار وغیرہ سب کا ترک کرنا مناسب ہے۔ برہم چاری اپنی عورت کے سواے دوسری کو مانا بہن۔ اور بیٹی کے برابر سمجھتا ہے۔ اُن سے خلوت میں بات تک نہیں کرتا۔ اور نظر بدست نہیں دیکھتا۔

زنا کے اتی چار (۱) ان بیاہ کرن۔ اپنے لڑکے لڑکی کے سواے دوسرے کا بیاہ مان بھاؤ سے کرنا۔ (۲) انگ بکرا۔ اُغلام کرنا۔ (۳) بی متو **विनत्व** عورت کا سانگ بھڑاد (۴) اتی نہ سنا۔ زنا کاری کا خیال ہر وقت رکھنا۔ اور انیوں و بھون وغیرہ کا استعمال کرنا (۵) اتوار کا اپگرہ ستا گن۔ رنڈی کے ہاں یا زنا کار عورت کے ہاں آمد و رفت رکھنا۔ اُن کو اپنے ہاں بلانا۔ ننگ تماشا۔ کھینا باٹن سے صحت کانا یہ سمجھ کر کہ یہ رنڈی بتوڑے عرصہ کے لئے میری عورت ہے۔ بیوہ اور کنواری سے زنا کرنا۔ یہ سمجھ کر کہ یہ کسی کی عورت نہیں ہے۔

برہم چریہ کی بھاؤنا (۱) عشقیہ قصہ بہان کا سننا ترک کرنا (۲) دوسرے کی عورت کے ہاتھ تان۔ منہ وغیرہ اعضا کو عشق کی لگاؤ سے دیکھنے کا ترک کرنا۔ (۳) سابقہ عیش و عشرت کو یاد نہ کرنا (۴) بہت زیادہ قوت باہ پیدا کرنے والی اشیاء کے کھانے کا ترک کرنا (۵) اپنے جسم پر محض پھیل و غیہ نہ لگانا۔ اور کگار وغیرہ نہ کرنا۔ اسٹ پاٹر اگر تھ میں اسکی جگہ استریوں کے نزدیک مکان میں نہ رہنا کہاہے۔

زنا کاری بہت بڑا پاپ ہے۔ دنیا میں دانگ۔ فساد۔ مفلسی بے غرق وغیرہ کا باعث ہے۔ اور آخرت میں عذاب ہائے شدید کا موجب جنگی چاشنی بھل موزاک آتشک۔ و جریان وغیرہ جہلک یہ امراض یہاں ہی نظر آجاتی ہے۔ دوسرے کی عورت

نہ ہو۔ جہاں کوئی چوہ بد معاش۔ قمار باز۔ جگمو۔ وغیرہ جیسی ذرہ ہوتا ہو (۲) ہو جتا دوسرے
ایسے مکان میں رہنا جہاں کسی دوسرے کا جگمگانہ ہو۔ ایسے مکان بلا شہادت
دیگر ہے چوہ (۳) پرو پرودہ کرنا۔ جیسا کسی کے مکان میں نہ رہنا۔ اور جس میں آپ بھیرا
ہو دوسرے کو اس میں آنے سے منع کرنا۔ (۴) بھیچہ شدھیا ایشنا شدھ۔ بچے انصافی
اور بے ایمانی سے حاصل کی ہوئی اشیاء خوردنی و نوشیدنی کا ترک کرنا (۵)
سدرہا ہنہواد۔ دھرتا پرشوں سے لڑائی جھگڑا نہ رکھنا۔ انسان دھن کے واسطے
اپنی جان تک کی پیدا نہیں کرتا۔ موتی کے واسطے سمندر میں غوطہ کھاتا ہے۔ گرچہ کا خوف
نہیں کھاتا۔ روپیہ کے لالچ میں پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے۔ مگر نے کا خطرہ نہیں کرتا۔ عرضیکہ
دھن جان سے زیادہ عزیز ہے۔ جیسا کہ کہا ہے

گر جاں طلبی مضائقہ نیست و ز طلبی سخن دریں است

لہذا کسی شخص کے ال کلام نہ کرنا اس کے قتل کرنے سے کم نہیں ہے۔ مثل مشہور ہے
کو مہرودے کو بھید کر دیتے ہیں۔ اور دھن کو کھڑے ہو کر چوری۔ بڑائی۔ دھرم کرم سب کو
ناش کرنے والی ہے۔ چور کو ہر شخص ہرا جاتا ہے۔ کوئی اس کا اعتبار نہیں کرتا۔ چور کو
ہر وقت طبع ماتی ہے۔ چوری کا روپیہ نیک کاموں میں خرچ نہیں ہوتا۔ رنڈی بازی۔
زنا کاری۔ شراب نوشی۔ قمار بازی وغیرہ عیوب میں آڑ جاتا ہے۔ چرمیشہ متفکر و عکسین
اور اندیشہ میں رہتا ہے۔ ظاہر ہو جانے پر راج سے ڈرتا پاتا ہے۔ ہندو سلطنتوں
میں جلیخانے و خزانہ دانا زینہ کی سنا پاتا ہے۔ غیر ہند میں ہاتھ پاؤں وغیرہ کاٹے
جاتے ہیں۔ دنیا میں اس طرح زندگی بسر کر کے عاقبت میں غفلت و بے رغبتی ہو جاتا ہے
(۶) مستقول۔ برہم چرہ یا ترک زنا۔

नच परदात नग चरति नपावगम कीति च पापभीषे
मुना परदाति मुनिः स्वदार. पेतोव नाम्ना वि० ५०

نامر و مخن نگفت باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد

انسان کے لئے ظلیق ہونا بہت اچھا ہے۔ اس میں اپنا خرقہ نہیں ہوتا۔ اپنے آپ کو کچھ تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ بہت سے فائدہ حاصل ہوتے ہیں۔ بھوٹ سے سینکڑوں قسم کے جنگل کے فساد ہوتے ہیں۔ خانہ جنگیاں ہوتی ہیں۔ دشمنیاں ہوتی ہیں۔ دوستوں میں نفاق ہوتا ہے۔ حکام میں بغیرتی ہوتی ہے۔ جو پار میں کمی ہوتی ہے دنیا میں ہر طرح کی رسوائی۔ عاقبت میں دوزخ کا دکھ۔ ادنیٰ خاندان میں ختم مغلسی۔ بیماری۔ لنگڑاپن۔ پیراپن وغیرہ ہوتا ہے۔ مستعمل چوری کی تعریف جس کے ترک سے اچرا بہت ہوتا ہے اس طرح ہے۔

निर्द्वन्द्व्या पतितं वामृति समृतं प्रत्यसै विद्वत्

भूषितयत्न च कनेत कृष्ण योषां पादपण

ترجمہ۔ اگر کسی شخص کا زمین میں دھن گڑا ہوا ہو۔ یا مکان وغیرہ میں دھینہ ہو۔ یا کوئی شخص امانت سونپ گیا ہو۔ یا اپنی یاد دوسرے کی جگہ میں بدون اطلاع رکھ گیا ہو یا داد و مستد میں شمار میں بھول گیا ہو۔ تو ایسے روپے۔ پیسے۔ کپڑے۔ برتن کا۔ خواہ بہت ہو۔ خواہ معوثا ہو۔ بدون دینے کے خود لینا۔ یا ایک کا مال اٹھا کر دوسرے کو دنیا مستعمل چوری ہے۔

چوری کے اتنی چار (۱) چور پر لوگ۔ دوسرے کو چوری کرنے کی تجاویز بتانا۔

(۲) چور تھوڑا۔ چوری کا مال لینا (۳) بلو پچنگی وغیرہ محصول نہ دینا (۴) سدھن سن

سشر اپنی روپک ساسا ساسا قیمتی شے میں کم حیت شے ملانا۔ جلی مکہ

بنانا (۵) بنیاد رکھنا ان

لینا اور کم دینا

اچور یا برت کی بھاؤنا (۱) سونیا گار۔ ایسے مکان میں رہنا جہاں کوئی رہا

ترجمہ یہ کہ جھوٹ نہ بولنا۔ دوسرے سے نہ بلانا جس لفظ کے کہنے سے اپنے
یاد دوسرے کو یاد پانچھو مصیبت نازل ہو۔ ایسا ہیج بھی نہ بولنا۔ مستحول جھوٹ کا ترک
کہلانا ہے ۛ

انسان کو چاہیے نہ فتنے سے۔ غور سے۔ ریاکاری سے۔ طمع سے۔ کوئی ایسا
لفظ نہ بولے جس سے دوسرے کا قتل ہو۔ ہتک غرت ہو۔ جھگڑا ہو۔ کسی کا دہرم
بگڑ جائے۔ اعتقاد میں فرق آجائے۔ عشق میں گرفتار ہو جائے۔ فتنے کی ہتھ نکالک
میں آجائے۔ نیز ایسا کلمہ نہ کہے جو راستی سے دور ہو۔ انسان سے گراں ہوا ہو۔
منہ جہاڑنا لوگوں میں ایسا کہ جس لفظ سے کہنے سے اپنے یاد دوسرے کو یاد
پانچھو مصیبت نازل ہو۔ یہ بات بھی نہ بولے۔ اس سے کوئی صاحب یقینہ نہ نکالے کہ
میں نہ برب میں بغول سعی شیرازی۔ ”روح مصیحت آمیزہ۔ درستی فتنہ بچھے۔“
جھوٹ نہ بولنے کی اہانت ہے۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ اگر آپ کو کوئی ایسی بات
معلوم ہو جائے جس کے ظاہر ہونے سے زندہ فساد یا ہمارے یا کوئی مصیبت نازل
ہونے کا احتمال ہو۔ اور اس کا ظاہر کرنا آپ سے سے ضروری ہو۔ تو ایسا ہیج
نہ بولے بلکہ ایسے موقع پر خاموشی اختیار کرے ۛ

جھوٹ کے اتنی چار (۱) پری یاد۔ کہ شیخ کو خود بخود چہرہ رنا کا دغیر

کہنا۔ صحیحاً پیش۔ ایسی بات کا پیش دینا جو جھوٹی ہو۔ خلاف منشا شاستر ہو۔

(۲) ہو یا گھیاں۔ پردہ دری (۳) پے سنیہ یا سا کا منتر۔ غیبت و جہلی۔ راز افشائی

(۴) کوٹ دیکھ جھوٹی تحریروں جلد بازی (۵) نیا سا پہنا رتا۔ امانت میں خیانت۔

سست کی بھاؤنا (۱) ترک غضب (۲) ترک طمع (۳) ترک خوف (۴) ترک

ہنسی و مغل (۵) ترک موہ (۶) اشت پاہڑ

دنیا میں انسان کا بھلا و برہ اس کی گفتگو ہی سے جانا جاتا ہے کیونکہ سے

کے سبز جہیز دل آتی چاہو بھی ترک کرے۔ اور ہنسائی پانچ بھائیوں کا عامل ہو۔

ہنسائے پانچ اتنی چار

(۱) چھیدن کسی جاندار کے۔ ناک۔ کان۔ ہونٹ وغیرہ وغیرہ جس میں سوراخ کرنا۔ یاٹن کو خستی کرنا (۲) بندھن۔ جس سے بچا کرنا۔ بانوین کو سختی سے باندھ رکھنا۔ ہندوؤں کو پھرو میں بند کرنا وغیرہ (۳) پٹن ہذا انسان و حیوان کو لٹ۔ گھوسنے۔ جاکب وغیرہ سے مارنا۔ (۴) اتنی بھارت۔ طاقت سے نیاہ بوجھ لاوٹا۔ (۵) خراگرن۔ کہانے پینے سے روکنا اور بھوکا رکھنا۔

اہنسائی پانچ بھائیوں

(۱) ہنسائی۔ سن کو قابو میں رکھنا۔ بے ایمانی و بیانی سے خواہشات نفسانی کے پورا کرنے کا خیالی ترک کرنا۔ اپنی بڑائی۔ اور دوسرے کی تکلیف باختر ہنسک یا دین نامش وغیرہ و چاہنا۔ ۲۔ بچن گنشی۔ ہنسی۔ محول کی گفتگو و نگہ و باہکی بات۔ خیر کلام یا یہ الفاظ جس کے کہنے سے کسی کی جھک عزت یا نقصان ہو۔ نہ کہنا۔ (۳) ہیر یا سمی۔ کچھ حال کر چلنا۔ پھرناد (۴) آوان پھینپن کپٹھ وغیرہ اشیا کو بچھ بٹان کرنا۔ مرنانا۔ اٹھانا۔ تاکہ کسی جاندار کو تکلیف نہ پہنچے۔ (۵) نہ کوکت راپن۔ بھون۔ اشیا خوردنی و نوشیدنی۔ درجہ۔ چھتر۔ کال۔ بھاؤ کا خیال رکھ کر مہارنا۔ (۶) ستمول جھوٹ جس کا ترک ست مدت کہا آتا ہے۔

सद्यलमतीकंतवदीत न, पातवादपतिस्वमयिविषये
पचेद्धवितं सतः सधून मृवावादवैरमाणं

۱۰ اتنی چار کے سنے کلنگ کے ہیں۔

۱۱ درجہ۔ ۱۲۔ چھتر۔ ۱۳۔ ہنسک۔ ۱۴۔ ہنسک۔ ۱۵۔ ہنسک۔ ۱۶۔ ہنسک۔ ۱۷۔ ہنسک۔ ۱۸۔ ہنسک۔ ۱۹۔ ہنسک۔ ۲۰۔ ہنسک۔ ۲۱۔ ہنسک۔ ۲۲۔ ہنسک۔ ۲۳۔ ہنسک۔ ۲۴۔ ہنسک۔ ۲۵۔ ہنسک۔ ۲۶۔ ہنسک۔ ۲۷۔ ہنسک۔ ۲۸۔ ہنسک۔ ۲۹۔ ہنسک۔ ۳۰۔ ہنسک۔ ۳۱۔ ہنسک۔ ۳۲۔ ہنسک۔ ۳۳۔ ہنسک۔ ۳۴۔ ہنسک۔ ۳۵۔ ہنسک۔ ۳۶۔ ہنسک۔ ۳۷۔ ہنسک۔ ۳۸۔ ہنسک۔ ۳۹۔ ہنسک۔ ۴۰۔ ہنسک۔ ۴۱۔ ہنسک۔ ۴۲۔ ہنسک۔ ۴۳۔ ہنسک۔ ۴۴۔ ہنسک۔ ۴۵۔ ہنسک۔ ۴۶۔ ہنسک۔ ۴۷۔ ہنسک۔ ۴۸۔ ہنسک۔ ۴۹۔ ہنسک۔ ۵۰۔ ہنسک۔ ۵۱۔ ہنسک۔ ۵۲۔ ہنسک۔ ۵۳۔ ہنسک۔ ۵۴۔ ہنسک۔ ۵۵۔ ہنسک۔ ۵۶۔ ہنسک۔ ۵۷۔ ہنسک۔ ۵۸۔ ہنسک۔ ۵۹۔ ہنسک۔ ۶۰۔ ہنسک۔ ۶۱۔ ہنسک۔ ۶۲۔ ہنسک۔ ۶۳۔ ہنسک۔ ۶۴۔ ہنسک۔ ۶۵۔ ہنسک۔ ۶۶۔ ہنسک۔ ۶۷۔ ہنسک۔ ۶۸۔ ہنسک۔ ۶۹۔ ہنسک۔ ۷۰۔ ہنسک۔ ۷۱۔ ہنسک۔ ۷۲۔ ہنسک۔ ۷۳۔ ہنسک۔ ۷۴۔ ہنسک۔ ۷۵۔ ہنسک۔ ۷۶۔ ہنسک۔ ۷۷۔ ہنسک۔ ۷۸۔ ہنسک۔ ۷۹۔ ہنسک۔ ۸۰۔ ہنسک۔ ۸۱۔ ہنسک۔ ۸۲۔ ہنسک۔ ۸۳۔ ہنسک۔ ۸۴۔ ہنسک۔ ۸۵۔ ہنسک۔ ۸۶۔ ہنسک۔ ۸۷۔ ہنسک۔ ۸۸۔ ہنسک۔ ۸۹۔ ہنسک۔ ۹۰۔ ہنسک۔ ۹۱۔ ہنسک۔ ۹۲۔ ہنسک۔ ۹۳۔ ہنسک۔ ۹۴۔ ہنسک۔ ۹۵۔ ہنسک۔ ۹۶۔ ہنسک۔ ۹۷۔ ہنسک۔ ۹۸۔ ہنسک۔ ۹۹۔ ہنسک۔ ۱۰۰۔ ہنسک۔

کہ ہنسا اگر ہستی سے ترک نہیں ہو سکتی تو خدائی کرم کی ہنسا کو اسے شام - دم - ٹونڈا - بھیدہ -
 سے ٹالنا مناسب ہے۔ یعنی اپنے حاسد دشمن سے پہلے تو جہاں تک ہو سکے شام یا نرمی
 سے پیش آوے اور اگر وہ اس سے بھی نہ مانے تو دم پیش کرے یعنی روپیہ پیسہ دیکر ٹالے۔
 اگر اس سے بھی وہ باز نہ آوے تو ڈنڈے سے ڈنڈا لیکر سامنے ہرگز ٹالنا نہ کرے اور پھر اس کے دوستوں
 میں بھید بھلائی نکالتی کرے۔

مندرجہ ذیل پندرہ پیشہ جن میں ہنسا بہت ہوتی ہے قابل ترک ہیں (۱) اگمال
 کرم - آگ کے کام - جیسے پٹاؤہ لگوانا - کولہ بنانا - بھڑ بھونچ کا کام - حلوانی دلو ہار کا
 کام وغیرہ (۲) بن کرم - لکڑی کٹنا اور چینا - سنہری چینا (۳) گاڑی کرم - گاڑی
 بیل وغیرہ چینا (۴) بھاری کرم - بیل - اونٹ گدھا وغیرہ کرایہ پر دینا (۵) پھوڑی کرم -
 کنوؤں تالاب وغیرہ کھدوانے کا کام - ان پانچوں کو کرم کہتے ہیں (۶) دنت کرینج
 دانتی دانت گلانے کی دم - آہو کے سینگ وغیرہ چینا (۷) لاکھ کوئنج - لاکھ - سخی
 کھار تیل - صابن وغیرہ چینا - (۸) رس کوئنج - دودھ - دہی - شراب - چینا (۹) کس کوئنج
 بھیترو وغیرہ کی اون چینا (۱۰) بس کوئنج - بارود - سکھیا - افیون - گانچ وغیرہ کا چینا
 ۶ سے لیکر آٹک کوئنج کہتے ہیں - (۱۱) میٹرینے کو من بیلن کرم - تیل سرسوں وغیرہ
 پٹوانے کا کام (۱۲) نر لائنجن کرم - گھوڑے بیل وغیرہ کو خسی کرانے کا کام (۱۳)
 واہ اگنی کرم - بن بھیل کو آگ لگانا (۱۴) سوسن کرم - تالاب - باؤلی - وغیرہ کے
 پانی نکالنے کا ٹھیکہ (۱۵) استی جن پوسن کرم - شکاری کتے پالنا - اون فاحشہ عورت
 کی پرورش کرنا - اور ماہی گیر - اور کھدیک وغیرہ کو روپیہ قرض دینا - دراصل یہ پیشے
 برہمن - چھتری - اور ویش جاتیوں کے واسطے نہیں ہیں - اور انکو شور کیا کرتے ہیں -
 اور جگہ سوتر کے صفحہ ۸ پر لکھے ہیں -

جگر ہستی ہنسا کو چھوڑ کر ہنسا ورت اختیار کرے - اسکو لازم ہے کہ وہ ہنسا

نہیں لگھڑتا +

بعض آدمی یہ جبت کیا کرتے ہیں کہ اگر انش کھانے میں گناہ ہے تو دودھ پینے میں بھی ہونا چاہیے۔ کیونکہ وہ بھی جانداروں سے حاصل ہوتا ہے۔ اسکے لئے دھرم سنگرہ خیراد کا چار کے پانچویں اور مکار کا بالیسواں شلوک ملاحظہ کریں۔ جو کہ

اس طرح ہے - असं दुग्धं व व मैव नमु तो गावे शीघ्रणी

मिषतोः पम पाणे न कृन्न सं मृषि कृन्न पोता ॥ ४५ ॥

اس کا مطلب یہ ہے کہ دودھ تو پینے لایا ہے۔ مگر انش نہیں ہے۔ کیونکہ اشیاء

کا حال ہمیشہ ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ زہر کے درخت کا پتا تو بیماری کو ڈور کرتے والا

ہوتا ہے۔ مگر اسکی جڑ کھانے سے موت آجاتی ہے۔ اسی طرح اگرچہ دودھ اور اس

ایک ہی جگہ سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن دودھ خوردنی اور انش نا خوردنی ہے۔ دودھ

نکالنے سے حیوان کا کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ وہ ویسا ہی موٹا مازہ اور تیار رہتا ہے

لیکن اگر اس کی بجائے اس کا خون نکالا جائے تو وہ فوراً کمزور ہو جاتا ہے۔ اس لئے

دودھ اور خون میں مطابقت نہیں ہے۔

پنسا چار قسم کی ہوتی ہے (۱) آدھی۔ وہ جو پیشہ اور ہمو پار کے طور پر کچا دے۔

جیسا کہ قصاب و چڑیا، دماہی گیر و خیرہ کا پیشہ (۲) شکلی۔ وہ جو ارادہ کر کے کچا دے

جیسے بدھن وچہ اور اڈا کسی جاندار کو مارنا۔ اور وہ جو قرار و بیکری جائے۔ جیسے بھلی کا مرغا

بنار گریں و بوتما کی جھینٹ دینا۔ دشمن کی تصویر بنا کر اسکی مہترتی کرنا۔ (۳)۔ دوسری۔ وہ جو

دشمنی کی وجہ سے اپنے چاؤ کے لئے کی جائے۔ یا اپنا مطلب حاصل کرنے کے واسطے

کی جائے۔ (۴)۔ (۴)۔ اور بھی۔ وہ جو کار و بار دنیاوی کے کرنے میں ہوتی ہے۔ جیسے چلنے پھرنے

دہرے اٹھانے وغیرہ کاموں میں۔ مکان بنانے میں۔ روٹی پکانے میں وغیرہ وغیرہ

ان میں سے پہلی دو قسم کی پنسا کا دھرم آتا اگر مہتری کو کھلی ترک کرنا چاہیے۔ باقی دو قسم

نہیں ہوتا۔ اس لئے ایسے کام کرتا ہوا انسان گنہگار نہیں ہے۔ جیسا کہ پرشار احمد مدظلہ
اوپر نے نام گرفتہ میں سہری امرت چند رسوائی لکھے کہا ہے :-

पतवत्तद्व्याय पोगात प्राप्तं तां दव्यं प्राव तपां ए
व्यवरो पाणस्प करणं सुखिता भवति सादृशं
प्रफ्ला चरणम्यसतो रागादनी वेसा संत रेणमि
तद्विभवति जाह्नवेदिसा प्रणाव्यपेस पाणादेप्र

ترجمہ :- نہ اوہ عمل بذات کے بس میں ہو کہ جس کے دوسرے ظاہری دماغی کے طریقہ
کرنے کو کہتے ہیں۔ صاف، اہل ذوق کی، نفرت وغیرہ کے۔ ہونے سے کاروبار
دنیاوی کرے جس بازدارن کا گھٹا ہونے جیسا نہیں ہوتا ہے۔ "ہر وقت
انسان کسی کام کے کرنے کا تہ تیوہ ہے۔ بہت جب اس کو راگ و دیش و مود کے
ساتھ بہ جذبات کھڑے ہیں کرتا ہے وہ نہ نہیں ہے۔ آگ، شہو جن نہایت بہاری داس
جی کے ہی کہا ہے۔

سو ۲۴ - پیسے دو پھنگری۔ "کی پ بنا مہین بستر دار و مچھٹ : نگ، نیرن
بہو رہے چنگال سروخانہ ہندال بھیہ نہیں اتر سپیادی رہے ہیں
تیسے ہی چمکت دست رگ و دیش تو دینا۔ رہے جس با مہر گرہی کی بھیہ تہا
پورب کرم ہرے نیون نہ بندارے۔ جلتے کیراچے نہ مشریت۔ نہ
ترجمہ :- جیسے لوہ پھنگری، درہر کی پٹ کے بدھن سفید کپڑا عینہ کے رنگ میں نہواہ
کتنے ہی عرصے پڑا رہے مگر وہ سفید ہی رہے گا۔ رنگ نہیں چڑھے گا۔ سب سے ہی
صادق، الا عقاد بدھن راگ و دیش و مود کے باوجود۔ دن رات کا کاروبار چلتا ہی کرتا
ہوا اچھی پیشتر کے گئے ہوئے، اعمال کا ناش کرتا رہتا ہے اور نئے اعمال میں اہل
نہیں دیتا۔ دنیاوی پیش کی خواہش نہیں کرتا۔ اور جسم کے بناء و سنگار و پالن و پوشن میں

گاڑی۔ گھوڑا ہیں۔۔۔ نوٹ وغیرہ رکھنا۔ اُن پر چڑھنا لگانے۔ بھینس۔ بکری وغیرہ مویشی
 رکھنا۔ بڑی بڑی چو جا کرنا۔ ایسے کام ہیں جن میں جیو۔ ہنسا اور کرنبھ ہوتا ہے۔ مگر
 چونکہ اس کے ارادے میں ہنسا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ہنسا کرنے کو بھلا جاتا ہے۔
 ہر کام کو احتیاط سے کرتا ہے۔ اس لئے وہ ان کاموں کو کرتا ہے، انہنگار بنیں ٹھیکرنا۔
 دنیا میں جیو بھرے بڑے ہیں۔ ہر لمحہ ہزاروں۔ لاکھوں مرتے ہیں۔ اس میں کسی کا
 کیا قصور ہے؟ گرمہی کو چاہیے کہ وہ بچی ایسا کرے جس سے وہ مر۔ راستی و انصاف
 میں فرق نہ لے۔ اپنے خاندان کے مناسب حال ہو۔ مثلاً اگر بچہ منہ تو نہ بہت
 باطل کے بڑھانے والے ہنسا کا آپریٹا دینے والے۔ راگ و دیش کے پیدا کرنے
 والے شاستر (کتب) نہ پڑھاوے۔ اگر چھتری۔ بتا تو محتاج اور کمزور کو نہ ستاوے۔
 جو پیدا جنگ سے پشت رکھا کر جاگ جاوے۔ اس کا پیچھا نہ کرے۔ کسی کو اس کا مال
 ٹوٹنے کی غرض سے حق مارنے کی خاطر نہ بھرتے۔ ورنہ منی سے یا غور سے نہ مارے۔
 بلکہ محتاج و کمزور کی۔ محکمیا و رنگال کی حفاظت کرے۔ گردیش ہے تو ہنسا کے کارو
 بار چھوڑ کر اچھے چو جا کرے۔ کم نہ تو۔ لے۔ زیادہ نہ لیوے۔ اچھی چیزیں خراب۔ اور گراں
 میں ارزاں نہ ملاوے۔ جھوٹ بولکر زیادہ لفع نہ بیوے۔ اگر شور دے تو اپنے آٹھائی
 خدمت کرنے میں کوتاہی نہ کرے۔ کام سے دل نہ چراوے۔ اگر عمر یا کلرک ہے۔ تو
 حساب میں دھاو فریب نہ کرے۔ آمد و خرچ کا حساب ٹھیک ٹھیک رکھے۔ رشوت نہ لیوے
 امانت میں خیانت نہ کرے۔ اگر مالی۔ یا کسان یا جاٹ۔ یا فزارے ہے۔ تو کھیتی بکرتے
 ہونے بھی دیادہرم کا خیال رکھے۔ زیادہ لاچ نہ کرے۔ مالک کے حق میں سے نہ کھائے
 ضرورت سے زیادہ درختوں کو نہ کاٹے۔ اگر چھیتی کرنے میں جائداروں کا بہت گھات
 ہوتا ہے۔ تاہم دید و دانستہ کسی جائدار کو نہ مارے۔ غرضیکہ جو کام کرے احتیاط سے کرے
 جو باغیر وہ ہرم کے کاموں میں بھی ہنسا ہوتی ہے۔ مگر چونکہ اس میں ہنسا کرنے کا نشانہ

بہت سے مالش خور آدمی محبت کیا کرتے ہیں کہ چونکہ نباتات میں بھی جان ہے۔
 اس لئے اس کو بھی نہ کھانا چاہیے۔ اور چونکہ چٹنے پھرنے اور کار و بار دنیاوی میں بھی
 ہنسنا ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو بھی نہ کرنا چاہیے۔ ان کو لازم ہے کہ وہ اس رشتی و آئینہ
 (قول) کا لحاظ کریں جس سے عافیت حاصل ہے کہ اگر مہنتی کے واسطے صرف چار قسم
 کے جانداروں یعنی دو حواسی سے لیکر پانچ حواسی تک کے گناہات (قتل و زانیہ) کی
 ممانعت ہے۔ نباتات کے کھانے کی جو ایک حواسی جاندار ہے ممانعت نہیں ہے۔ مگر مہنتی
 جب منزل بہ منزل چڑھا ہوا شرادک کے پانچوں درجہ میں پہنچتا ہے۔ اس وقت سب سے زیادہ
 کے کھانے کا ترک کی قدر الہیہ کرتا ہے۔ باقی رہی چٹنے پھرنے اور دنیاوی کاموں کی
 ہنسنا اسکو گریہ ہستی ترک نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہسکی ہوجو موجودگی پر تنہا کھان کشا سے اجتناب
 اور جسم، گھبراہٹ کے کاروبار سے محبت نہیں چھوٹ سکتی۔ لہذا اس کے صرف جانداران
 متحرک (دو حواسی سے لیکر پانچ حواسی تک) کے ارادنا ہنسنا کرنے کا ترک ہوتا ہے۔ اگر
 کوئی شخص حسد سے یا دشمنی سے اسکو قتل تک کرنا چاہے۔ یا اس کے دھن دولت اور زکا
 و غیرہ کو بگاڑے تو بھی حق الویس اس کا قتل نہیں چاہتا۔ اگر کوئی شخص بہت رو پیہ دے کر
 اس سے قتل کرنا چاہے۔ تو بھی ایک چوڑی ہتھیار تک کو تکلیف نہیں دیتا۔ اگر کسی جاندار کے
 مارنے سے یا مالش کھانے سے کوئی بیماری دور ہوتی ہو۔ تو بھی ایسا نہیں کرتا۔ دھرتا
 خدا دار اگر کسی جاندار کو ارادنا قتل نہیں کرتا۔ مگر دنیا کے دھندوں میں جو ہنسنا ہوتی ہے
 اس سے وہ بیچ بھی نہیں سکتا۔ مگر پھر بھی وہ ہر کام کرتا ہوا دھرم کو نہیں بھولتا۔ چھلے
 میں آگ جلاتا۔ پکی میں پیسٹا۔ اوکھلی میں کوٹتا۔ جادوب دیتا۔ برتن دھوتا۔ دھن اکھا
 کرتا۔ ایسے کام ہیں جو ہر روز اس کو کرتے پڑتے ہیں۔ لہذا لوگوں کی مشادی کرنا۔ مندر
 یا مکان بنوانا۔ لیٹنا۔ پختا۔ چھلانا۔ رت کو اور اندھیرے میں چھلانا۔ وصات۔ پتھر لکڑی
 وغیرہ بچ کرنا۔ تو خشک بھانا۔ برتن دھونا۔ آٹھانا۔ دوست آشناؤں کی منیافت کرنا۔

چار تو دو طرح کا ہے (۱) بکل یا محدود جسکو مشراوک یعنی وہ دنیا دار و حرام تھا کرتے ہیں جو زن و فرزند کے ساتھ رہتے ہیں۔ پاپ سے ڈرتے ہیں۔ وفا و غریب سے روپیہ نہیں کھاتے۔ اور رہتہ بازی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ بکل یا غیر محدود۔ نہیں رشتہ ہیں۔ اور تارک الدنیاؤں کے ہوتا ہے۔ جو زن و فرزند سے قطع تعلق کر کے دنیا کے دشمن دولت کو چھوڑ کر شغل میں رہتے ہیں۔ اور اپنا تمام وقت گیان و صیان میں صرف کرتے ہیں۔

بکل چار تر - بکل چار ترکی تین اقسام ہیں (۱) انورث (۲) گن ورت (۳) سکشا ورت۔ انورث - پانچ گناہ کبیرہ۔ ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور پرگروہ کے مستعمل دسویں ترک کو کہتے ہیں۔ ہنسا کا ترک اہنسا۔ جھوٹ کا ترک سست۔ چوری کا ترک اچوریہ۔ زنا کا ترک برہمچریہ۔ اور پرگروہ کا ترک اپرگروہ و طبع (۴) ورت کہلاتا ہے۔
(۱) مستعمل ہنسا کی تعریف جس کے ترک سے اہنسا ورت ہوتا ہے:-

संकल्पात् कृतकारितमननाद्योगात्स्यक्सत्वात्।
न हिनस्ति यत्तदाहं सुखं वधाद्विरमराणि पुराणः।
ترجمہ:- من (دل) بچن (زبان) کا سے (جسم) کرت (دھوکہ کرنا) کا بت (کسی سے کرانا)۔
اور ہذا دہوتے ہوئے کار کا بھید بانٹا۔ چار قسم کے جانداروں کا نکات ذکر کرنے کو گندھر دیو
مستعمل ہنسا کا ترک کہتے ہیں۔

لے مستعمل ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور پرگروہ سے مراد ایسی ہنسا وغیرہ ہے۔ جس کے کرنے سے راجہ
نیشہ اور لوک بھٹکے لہجہ راجہ منراد سے۔ اور نہ نیکے لوگ بھاکیں۔ مستعمل سے مراد معمولی
ہنسا ہے۔

دلیل نہ دینا۔ (۱۳) آدھک۔ بلا ضروری بات بولنا۔ (۱۴) پوتر و کتی۔ تکرار کلام کرنا (۱۵) انونو بھاشن۔ مطلب کے پہنچنے پر جواب نہ دینا۔ (۱۶) اگیان۔ مطلب کو نہ سمجھنا۔ (۱۷) اپرتی بھا۔ جواب نہ آنا۔ (۱۸) وکشپ۔ ضروری کام کا بھانا نہ کرنا۔ (۱۹) متنا انو گیا۔ مدعی کے دعوے میں جو نقص دکھلایا گیا ہے اسکی بابت کہنا کہ یہ نقص متعارف دعوے میں ہے۔ (۲۰) پریا انو یو جیو سپکیشن۔ جو نگہ استھان میں آگیا ہے اسکو ظاہر نہ کرنا۔ (۲۱) نرا نو جیو سپکیشن اگر نگہ استھان میں نہ آیا ہو اسکو کہنا کہ نگہ استھان میں آگیا ہے۔ (۲۲) آپ سد بانت اپنے سد بانت کے خلاف کہنا۔ (۲۳) ہیو تو ابھاس۔ غلط دلیل دینا۔ منطق کا زیادہ حال نیلے۔ دیکھا۔ پرے کھل۔ مارنڈا۔ پرمان۔ پریشا۔ پریشا کہہ۔ نما کے مکد۔ چند رادے وغیرہ جین گرنھوں سے ماننا۔

سیمک چارتر۔ سچا چلن عمل

سیمک چارتر حقیقت میں تمام دنیاوی دیرونی جگڑوں کو چھوڑ کر روحانی خیالات میں لگنے کو کہتے ہیں۔ لیکن چونکہ دنیاوی جگڑوں سے اُس وقت تک چھٹکارا نہیں ملتا۔ جب تک کہ ہنسنا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور بے گھرہ کا جو بچھا پاب یا گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں۔ کلی ترک نہ کیا جائے۔ اس لئے سری رتن کریشن شرا د کا چار نام گرنھہ میں سیمک چارتر کی تعریف اس طرح کی ہے:-

हिसानुत चौर्येभ्यो मैथुनसेवापरिग्रहाभ्यां च
पाप प्रणालिकाभ्यो विरतिः संशस्य चास्त्रिम
ترجمہ ہنسنا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور بے گھرہ۔ یہ پانچ جو پاب یا گناہ کبیرہ کہلاتے ہیں۔
انہی ترک کو ست پرش سیمک چارتر کہتے ہیں۔

کہ جس نے شراوک — کے ورت دہان کئے ہیں۔ وہ ایسا فعل نہیں کرتا۔ لیکن
دوسرے شخص کہے کہ میں نے بہت سے شراوکوں کو رنڈی باز دکھا ہے۔ تو اس میں سلامتی
چھل ہے۔ کیونکہ اس نے شراوک سے مراد ہر ایک چینی سے لے لی ہے +
(۳) اچھا چھل۔ آپکار سے کہی ہوئی بات میں اعتراض نکالنا۔ مثلاً جب ایک
شخص کہے کہ فلاں جیو مر گیا۔ تو دوسرا اس پر اعتراض کرے کہ جو تو امر ہے۔ اس نے
تم یکے کہتے ہو کہ فلاں جیو مر گیا۔ دوسرے۔ جب ریل میں سفر کرتے ہوئے ایک
شخص کہے کہ کرناں آ گیا۔ تو دوسرا کہے کہ کرناں تو ساکن ہے۔ وہ انہیں آسکتا۔ بلکہ
ہم خود کرناں آ گئے۔ ایسا کہنا چاہیے تھا۔ اس قسم کے اعتراض اچھا چھل کہلاتے ہیں۔
اور ان سے کوئی مطلب حاصل نہیں ہوتا +

نگرہ استھان

جب بحث کرنے والا اپنے دعوے کے برخلاف یا فضول دلائل دینی شروع
کرے۔ تو وہ نگرہ استھان میں آجھنگا ہے۔ یعنی وہ بار بار ہوا سمجھا جاتا ہے۔ ایسے موقع پر
پہنچ یا جلسہ کے پرزیدنت کو مناسب ہے کہ بحث کو ختم کرا دے۔ نگرہ استھان ۲۲ ہیں۔
(۱) پہنکیا پانی۔ دعوے سے گر جانا۔ (۲) پہنکیا منتر۔ اصل دعوے کو چھوڑ کر دوسرا
دعوے قائم کرنا۔ (۳) پہنکیا بودہ۔ دعوے کے برخلاف ہو جانا اور برخلاف دلائل دینا
(۴) پہنکیا سنیاس۔ دعوے سے انکار کرنا اور کہنا کہ یہ میرا دعوے نہیں تھا۔
(۵) ہنیو منتر۔ دی ہوئی دلیل کے۔ دھوئے پر دوسری دلیل پیش کرنا۔ (۶) ارتھان منتر
اصل مطلب کو چھوڑ دوسرے مطلب کو لینا۔ (۷) نارا تھک۔ بے سنیے بحث کرنا۔
(۸) او گیا تارکتہ۔ ایسی بات کہنا جسکو عام سمجھا اور مخالف نہ سمجھے (۹) اپار تھک مطلب
کو خبط کرنے والی بحث کرنا (۱۰) اپا پت کال۔ بے موقع بات کہنا۔ (۱۱) پتون۔ پوری

ختم نہ ہو۔ مثلاً کوئی کہے کہ ہم اودیت ہیں۔ اس پر سوال کیا جائے کہ پھر گت کا کارن کیا ہے۔ اس پر جواب ملے کہ مایا۔ تو ایسا کہنے میں اودیت کا گھنڈن ہوتا ہے۔ کیونکہ مایا یعنی ایک دوسری شے کی ہستی ثابت ہوتی ہے۔ اس پر پھر جواب ملے کہ مایا کوئی نیتہ شے نہیں ہے، بلکہ انیتہ ہے۔ اس پر سوال کیا جائے کہ انیتہ ہونے کی وجہ سے وہ معلول ہو جائے گی۔ پھر اسکی علت کیا ہے۔ جواب ملے کہ مایا۔ پھر سوال کیا جائے کہ اس مایا کی علت اور مایا اور اسکی اور۔ اس طرح جو یہ سلسلہ بندہ گیا۔ اسکو انوستھا کہتے ہیں

(۵) اتی پوسنگ۔ جرات زیر بحث تھی۔ اس سے زیادہ پر بحث کرنا۔ اور اس طرح اپنے اصل معنوں سے پرے چلے جانا۔

(۶) بیگمات۔ اپنی بات کو خود کاٹنا۔ جیسے پہلے کہنا کہ کوئی شے بدون بننے والے کے نہیں بنتی۔ اور پھر جب پوچھا جائے کہ ایٹو جسکو آپ بگت کرتا کہتے ہیں اسکو کس نے بنایا تو کہنا کہ اسکو کسی نے نہیں بنایا۔ ایسا کہنے میں بیگمات دوش ہے۔

چھل و نگرہ استھان

گوتم کے نیاے درشن میں جو چھل اور نگرہ استھان چلائے گئے ہیں۔ ان کا استعمال بھی جین منطق میں ہوتا ہے۔ چھل یعنی دھوکے کی تین قسم ہیں؛

(۱) وہا کہ چھل یا غلطی دھوکہ۔ ذومعنی لفظ کے دوسرے معنی لیکر اسکی تردید کرنا۔ مثلاً جین مت میں دھرم کو ایک درمہ مانا ہے۔ اس کے دوسرے معنی پون کے لیکر جین سدھانت کی تردید کرنا۔ ایسے چھل کو غلط نہ تو سمجھ جاتے ہیں۔ لگو بے سمجھ غلطی میں پڑ جاتے ہیں۔

(۲) سامانیہ چھل یا عام دھوکہ۔ جو صفت خاص پر مانہ ہوتی تھی۔ اسکو عام پر مانہ کرنا۔ جیسے ایک شخص ملے کہ ہاکہ شہر اوک رہی باز نہیں جوتا۔ تو اس کا مطلب یہ تھا

جب کوئی شخص اپنا خود کوئی سہ حانت نہ رکھتا ہو۔ بلکہ دوسرے کے خیال کی تردید کرنا ہی جسکی غرض ہو۔ اُس کو متنبہ کہتے ہیں، بحث میں پہلے جو شخص سوال کرتا ہے اُسکو ہادی یا معترض اور جو اسکو جواب دے۔ اُسکو پرتی ہادی کہتے ہیں۔ ہادی کا جو پکشن ہو اُس کو پورب پکشن۔ اور جواب دہندہ کا جو پکشن ہو۔ اُس کو اتر پکشن کہتے ہیں +

جگیا سا۔ ترک۔ دوش

کسی شے کی ماہیت معلوم کرنے کی خواہش کو جگیا سا کہتے ہیں۔ اس کے متعلق سوال و جواب کرنے کو پاؤ۔ اور پاؤ میں جو اعتراض پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو ترک کہتے ہیں اعتراض کو ہی بعض دفعہ دوش کہتے ہیں۔ جسکی چہ نہیں ہیں (۱)، آتم شرے وہ دوش ہے کہ جو دعوے ہے۔ وہی اس کا ثبوت ہے۔ جیسے کہیں کہ وید ایشور واکہ ہے۔ اور ثبوت میں کہیں کہ وید میں لکھا ہے۔ (۲) ان ائیتہ آشرے یا اتر آشرے۔ اُس دوش کو کہتے ہیں۔ جہاں دعوے اور ثبوت کا ایک دوسرے پر انحصار ہو۔ مثلاً کوئی شخص سوال کرے کہ ایشور کی ہستی کا کیا ثبوت ہے۔ اس کا جواب دیا جاوے کہ وید میں لکھا ہے پھر سوال کیا جائے کہ وید کی صداقت کا کیا ثبوت ہے۔ جواب ملے کہ کیونکہ وہ ایشور کا کلام ہے۔ اس گفتگو میں ان ائیتہ آشرے دوش ہے۔ یعنی ایشور کی ہستی کا ثبوت دیوے اور وید کی صداقت کا ثبوت ایشور واکہ ہونا دیا گیا ہے جس میں ایک بات کا انحصار دوسری پر ہے (۳) چکر دوش اُسے کہتے ہیں۔ جب دو سے زیادہ باتوں کا انحصار ایک دوسرے پر ہو۔ جیسے کہیں۔ ایشور سا گوی۔ شاہد ہے۔ اور وہ سرب شکتیمان ہے۔ اور سرشٹی کرتا ہے۔ اس میں پہلے اگر ایک شاہد ایشور کی ہستی ثابت ہو تو وہ سرب شکتیمان اور سرشٹی کرتا ثابت ہو۔ اگر سرب شکتیمان ثابت ہو تو شاہد اور سرشٹی کرتا ثابت ہو۔ اگر سرشٹی کرتا ثابت ہو تو شاہد اور سرب شکتیمان ثابت ہو (۴) انوس تھا دوش اُسے کہتے ہیں جس کا سبب

کیونکہ وہ انسان کے آشرے ہے۔ لیکن یہ آگم کے بچن کے کڈھرم سکھ کا دینے والا ہے
برخلاف ہے ۴

(۴) سوچن با دھت وٹے جیسے کہیں کہیری والد ماجد ہے۔ وغیرہ وغیرہ ۵

درشٹا نٹا بھاس

درشٹا نٹا بھاس (مخالطہ تیشیل) وہ ہے جو اصل تیشیل نہ ہو۔ مگر تیشیل جیسی معلوم ہو۔
اس کی دو بڑی تئیر ہیں۔

(۱) سادھرم یا آکرے درشٹا نٹا بھاس یعنی مثبت مخالطہ تیشیل۔ یعنی ایسی تیشیل
جو نفی کی بابت دینی متی۔ مگر وہ مثبت ہو۔ جیسے کہیں کہ سروگیہ کی ہستی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ
جو اس سے معلوم نہیں ہوتا۔

(۲) دینی دھرم یا دینریک درشٹا نٹا بھاس۔ یعنی منفی مخالطہ تیشیل۔ ہستی والی شے
کے واسطے مثبت تیشیل دینی متی۔ مگر تیشیل منفی کی دی گئی ہو۔ جیسے کہیں کہ پیل سروگیہ ہے
کیونکہ وہ اچھا نہیں ہے۔ جیسے ارنہت۔ لیکن ارنہت اچھا ہست نہیں ہے۔ لہذا
یہ دینی دھرم درشٹا نٹا بھاس ہے ۶

بادیا بحث

گرد اور چیلے کے درمیان جو کسی تئو کی تحقیقات کرنے کی غرض سے بات چیت ہوتی ہے
اس کو بہت راگ کٹھا کہتے ہیں۔ اور دو شخصوں کے درمیان اپنا اپنا سدھانت ثابت کرنے
کی غرض سے جو گفتگو پران ترک وغیرہ کے ذریعہ ہوتا ہے اس کا نام بگیش کٹھا विजिगी कथा
कथा یا بادیا بحث ہے۔ گوتم کے نیائے درشن میں لکھا ہے کہ دو شخصوں کے
درمیان جو ست است کی تحقیقات کی غرض سے گفتگو ہو۔ استہاد کہتے ہیں۔ اور جو اجڑت
کے خیال سے گفتگو ہو اور جس میں چوں وغیرہ سے کام لیا جائے۔ اس کو مطلب کہتے ہیں۔ اور

دھواں ہی ہے یا بھاپ +

برودہ - وہ ہیتو ہوتا ہے جس کا تعلق سادھید کے مخالف کے ساتھ ہو جیسے کہیں
کہ آواز غیر فانی ہے - کیونکہ وہ مصنوعی ہے - لیکن مصنوعی کا تعلق فانی کے ساتھ ہے -

جو غیر فانی کا مخالف ہے +

ایک ٹانگ - وہ ہیتو ہوتا ہے - جو بکیش - پکس اور بکیش - تینوں میں رہے - اسکی
دو اقسام ہیں - ایک نشیٹ بکیش ورتی جس کا بکیش میں رہنا یقینی ہو - جیسے کہیں
کہ یہاں پر دھواں ہے - کیونکہ یہاں آگ ہے - لیکن اگر آگ اٹھارہ ہوتی ہوئی ہے - تو
دھواں نہیں ہو سکتا - اس لئے ایسی حالت میں یہ دلیل نشیٹ بکیش ورتی کہلاتی ہے
دوسری شکایت بکیش ورتی - جس کا بکیش میں رہنا مشتبہ ہو - جیسے کہیں کہ زید کا
حل والا لڑکا دوسرے لڑکوں کی طرح سیاہ ہو گا - کیونکہ وہ زید کا لڑکا ہے - لیکن یہ
امر مشتبہ ہے

انکھت کر - اس ہیتو کو کہتے ہیں - جس سے کوئی مطلب حاصل نہ ہو - اسکی دو قسمیں
ہیں - ایک سدہ سادھن جس کا سادھید دوسرے پر ان سے ثابت ہو گیا ہو - جیسے کہیں
کہ آواز کان سے سنائی دیتی ہے - کیونکہ وہ آواز ہے - چونکہ یہ بات پر تنکیش ہے - اسلئے
یہ دلیل بیفائدہ ہے - دوسرے بادھت وشنے جس کا مفہوم کسی پر ان کے برخلاف ہو
اسکی حسب ذیل اقسام ہیں - (۱) پر تنکیش بادھت وشنے جو پر تنکیش پر ان سے اپنے ظاہر
غلط ہو جیسے کہیں کہ آگ گرم نہیں ہے - اس کا غلط ہونا سپریش اندر می (دوبت لاسمہ)
ظاہر ہے - (۲) انومان بادھت وشنے جو انومان کے برخلاف ہو جیسے کہیں کہ آواز تبدیلی
پذیر نہیں ہے - کیونکہ وہ غیر مصنوعی ہے - مگر آواز کا غیر مصنوعی ہونا اس انومان کے
برخلاف ہے کہ آواز تبدیلی پذیر ہے - کیونکہ وہ محسوس ہے +

(۳) آگم بادھت وشنے - جو آگم کے برخلاف ہو جیسے کہیں کہ دھرم دکھ کا دینے والا ہے -

کہتے ہیں۔ اس لئے ان کو بد ہی سادہ کہ یا "ابرو دھوپ بدھی" کہتے ہیں۔
 ٹکید سادہ کہ یا برو دھوپ بدھی وہ ہیت ہے۔ جو خود مثبت ہو۔ اور کسی شے
 کی نیستی کو ثابت کرے۔ جیسے اس ہيو کے متعلقات نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے آسٹکپٹا
 ہے۔ بھگوان سروگہ دو کے فرمائے ہوئے جو دیگر متون میں شرد پان ہونے کو
 "اسٹک پنا" کہتے ہیں +

پرتی کھید روپ ہیتو کی بھی دو متیں ہیں۔ ایک بد ہی سادہ کہ جو موجودگی کو
 ثابت کرے۔ جیسے اس انسان کے سمکت ہے۔ کیونکہ اسکے متعلقات نہیں ہے۔
 دوسرا ٹکید سادہ کہ جو غیر موجودگی کو ثابت کرے۔ جیسے یہاں دھواں نہیں ہے۔
 کیونکہ یہاں آگ نہیں ہے +

اس طرح ہیتو کا بیان ختم ہوا۔ اسی طرح ہیتو سادہ کہ کی برسی کہتے ہیں۔ دیگر طرح
 کے باقی سب ہیتو ہیتو نہیں۔ بلکہ وہ ہیتو ابھاس ہیں +

ہیتو ابھاس یا مغالطہ

میں منطق شاستروں میں ہیتو ابھاس کی چار اقسام بتلائی ہیں۔ جن کے نام (۱) آسیدہ
 (۲) برو دھ (۳) آئے کاٹنگ اور (۴) انکٹ کر ہیں +

اسد ہیتو دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک سرو پاسدہ جس کے سرو پ کا نہ ہونا یقینی ہو
 جیسے کہیں کہ آواز فانی ہے۔ کیونکہ وہ آنکھ سے نظر نہیں آتی۔ اس بحث میں آنکھ سے
 نظر نہ آنے کی جو دلیل ہے۔ وہ مغالطہ ہے۔ کیونکہ آواز کا آنکھ سے تعلق نہ ہونا ایک
 یقینی امر ہے + دوسرا سنی وگدا سده सद्धिश्चिश्चि جو شنبہ ہو۔ جیسے
 دھوکے اور بھاپ میں تیز کو کے کوئی شخص کہے کہ یہاں آگ ہے۔ کیونکہ یہاں دھواں
 ہے۔ لیکن اس میں شعبہ ہے کہ آیا دھوئیں کی جو دلیل دی گئی ہے وہ دلیل

ہے۔ اس میں اتوار کا روز کی پیش ہے۔ اور کل ہونا سادھیہ ہے۔ آج سنچر ہونا دلیل ہے۔
یہ دلیل یعنی سنچر کا ہونا اتوار کی پیش میں نہیں رہتی۔ مگر تعلق لازمی کی وجہ سے درست
ہے۔ آئندہ اگر قمر رسی کے بیان کئے ہوئے ہیتو کی تعریف کہ جس میں ۵ بائیں مندرجہ
بالا پائی جاویں شیک نہیں ہے۔ اور اس میں اربا پتی روش ہے۔ کیونکہ یہ تعریف
تمام ہیتوں پر صادق نہیں آتی۔ نیز اس تعریف میں اتی سیا پتی دوش بھی ہے۔
مثلاً یہ ایک محبت ہے کہ زید کا لڑکا جو محل میں ہے۔ وہ سیاہ فام ہوگا۔ کیونکہ وہ زید
کا لڑکا ہے۔ زید کا جو کوئی لڑکا ہے وہ سیاہ فام ہے۔ جیسے زید کے موجودہ لڑکے
اس محبت میں اگرچہ زید کا لڑکا ہونا جو دلیل ہے۔ اس میں ہیتو کے متعلق جو پانچ
بائیں ہیں وہ سب صادق آتی ہیں تاہم یہ دلیل شیک نہیں ہے۔ کیونکہ ممکن ہے
کہ محل والا لڑکا سیاہ فام نہ ہو۔ اس لئے جن شاستروں میں ہیتو یا دلیل کی تعریف
کی ہے یعنی کہ اس میں اور سادھیہ میں تعلق لازمی ہو۔ یہی شیک ہے +

ہیتو کی دو متیں ہیں۔ (۱) بدھی روپ۔ مثبت۔ (۲) برتی کپ۔ روپ منفی۔ پھر
بدھی روپ کے دو بعید ہیں۔ ایک بدھی سادھک جو کسی شے کی ہستی کو ثبوت کرے
دوسرا کیمید سادھک۔ جو ہستی کو ثبوت کرے۔ بدھی سادھک کے اقسام ۲ ہیں (۱) کارن
روپ۔ جیسے یہ پہاڑ آگ والا ہے۔ کیونکہ اس میں دھواں ہے۔ (۲) کارن روپ جیسے
یہاں بارش ہوگی۔ کیونکہ بادل جو رہا ہے +

(۳) کشیش روپ جیسے یہ درخت ہے۔ کیونکہ اسکی شاخیں ہیں +

(۴) پورب چر۔ جیسے اتوار کل ہوگا۔ کیونکہ آج سنچر ہے +

(۵) آترچ۔ جیسے کل اتوار تھا۔ کیونکہ آج سوموار ہے +

(۶) سچر سہار جیسے ہم میں رنگ ہے۔ کیونکہ اس میں رس ہے۔

مندرجہ بالا تمام تشبیہوں میں ہیتو مثبت ہیں۔ اور سادھیہ کا بھی مثبت ہونا ثابت

سم باست ہتی پکش۔ یا مستحالیث۔ جو دعویٰ کا اُلٹ ہو۔ جیسے کہیں کہ کلام خانی
ہے۔ کیونکہ اس میں غیر خانی کی صفات نہیں پائی جاتیں۔
نیز گوتم کے نیائے درشن میں ہیتو کی ۲۴ متیں بیان کی ہیں۔
(۱) اَنُو سے بترکی (مثبت منفی) (۲) کیول اَنُوئی۔

(صرف مثبت) (۳) کیول بترکی (صرف منفی)۔

اَنُو سے بترکی اُس کو کہتے ہیں جو پکش اور سپکش میں رہے۔ مگر پکش میں
نہ رہے۔ جیسے کہیں کہ اَنُو از خانی ہے۔ کیونکہ وہ مصنوعی ہے۔ جو جو مصنوعی ہے وہ خانی
ہے۔ جیسے گھڑا جو خانی نہیں ہوتا۔ وہ مصنوعی بھی نہیں ہوتا۔ جیسے آکاش۔ اس بحث
میں جو مصنوعی پنا دلیل دی ہے وہ اَنُو از پکش اور گھڑے سپکش میں رہتی ہے۔ مگر
آکاش سپکش میں نہیں رہتی۔ کیول اَنُوئی اُس ہیتو کو کہتے ہیں۔ جس کا پکش اور
سپکش تو ہو مگر پکش جس کا کوئی نہ ہو۔ جیسے کہیں کہ جو چیز ہم کو نظر سے نہیں دیکھتی۔
اُس کا دیکھنے والا کوئی ضرور ہے۔ کیونکہ وہ محسوس ہے جو محسوس ہوتی ہے۔ وہ
کسی کو ضرور دکھائی دیتی ہے جیسے کہ گل۔ اس محبت میں پکش کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ چیز
کا اطلاق تمام چیزوں پر ہے

کیول بترکی۔ اُس ہیتو کو کہتے ہیں جو پکش میں رہے اور پکش میں نہ رہے۔ مگر
سپکش جس کا کوئی نہ ہو۔ جیسے کہیں کہ زندہ جسم میں جان ہونی ہے۔ کیونکہ اُس میں
سائنس ہوتا ہے۔ جو زندہ نہیں ہوتا اُس میں سائنس نہیں ہوتا۔ جیسے مٹی کا ڈھیلا۔
اُس میں زندہ جسم پکش اور مٹی کا ڈھیلا پکش ہے۔ مگر سپکش کوئی نہیں ہے۔
کیونکہ تمام چیزیں پکش اور پکش ہی میں آگئی ہیں۔ اس طرح ہیتو میں جو پہلی باتوں کا
جو نا ضروری بیان کیا گیا تھا۔ وہ اَنُوئی بترکی ہیتو میں ہوتا ہے۔ کیول اَنُوئی اور کیول
بترکی میں نہیں ہوتا۔ نیز مثلاً یہ ایک محبت ہے کہ اقوار کار روز کل ہو گا۔ کیونکہ آج پیپھر

کے کہ جب ہیئت سادہ میں یا دلیل، میں پانچ باتیں ہونی ضروری ہیں (۱)، پکیش میں
 رہتا ہو جیسے تمثیل بالا میں دھواں پہاڑ میں ہے (۲)، پکیش میں رہتا ہو۔ جیسے
 رسونی گھر میں۔ مگر یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ہیئت سیکش کے ہر پہلو میں رہتا ہو۔ بلکہ
 اگر وہ صرف ایک پہلو میں پایا جائے۔ تو بھی کچھ ہرج تہیں ہے (۳)، پکیش میں
 نہ پایا جاوے جیسے کہ تالاب میں (۴)، سادہیہ کے برخلاف ثابت کرنے والا کوئی
 قوی ثبوت جس میں ممکن نہ ہو۔ جیسے کہ مذکورہ بالا تمثیل میں ہے۔ کیونکہ آگ اور
 دھواں میں تعلق لازمی ہونے کی وجہ سے کوئی پرمان پر تیکش وغیرہ اس کے برخلاف
 نہیں ہے (۵)، جیسا ثبوت سادہیہ کو ثابت کرتا ہو۔ ویسا ہی کوئی اور ثبوت اس کے
 برخلاف نہ ثابت کرتا ہو۔ مذکورہ بالا تمثیل میں یہ بات بھی نہیں ہے۔ کیونکہ جہاں
 دھواں ہوتا ہے وہاں آگ کے نہ ہونے میں کوئی ویسا ہی انومان پران نہیں ہے
نوٹ۔ بروہ منطق و ان ہیئتوں میں صرف پہلی تین باتوں کا ہونا ضروری سمجھتے ہیں۔
 اگر ہیئتوں میں پانچ باتیں نہ پائی جائیں تو وہ ہیئت ابھاس (مغالطہ) کہلاتا ہے۔ جسکی
 پانچ قسمیں ہیں (۱)، سادہ یا سادہیہ سم با محتاج ثبوت = جس کا پکیش میں رہنا ثابت
 نہ ہو۔ جیسے کہیں کہ آواز زفانی ہے۔ کیونکہ وہ آنکھ سے نظر نہیں آتی ہے۔ اس میں
 یہ غلطی ہے کہ آواز کا تعلق آنکھ سے نہیں ہے۔ بلکہ کان سے ہے (۲)، بروہ دھ
 یا متضاد = جب پکیش میں نہ رہتا ہو یا جس کا پکیش کے متضاد کے ساتھ تعلق ہو۔ جیسے آواز
 غیر زفانی ہے۔ کیونکہ وہ مصنوعی ہے (۳)، اسلئے کا ٹنک یا دھجاری۔ یا غیر حقیقی۔ و
 ہرجائی = وہ ہیئت ہے جو پکیش۔ سیکش۔ اور پکیش تینوں میں رہے۔ جیسے کہیں کہ
 آواز زفانی ہے۔ کیونکہ وہ ایک شے ہے۔ لیکن شے زفانی و غیر زفانی دونوں طرح
 کی ہونی ہے (۴)، کالائیا پر شٹ یا کالائیت یا دھت و شے یا مخالف = جو پرمان
 کے برخلاف ہو۔ جیسے کہیں کہ آگ گرم نہیں ہے۔ کیونکہ وہ شے ہے (۵)، پر کر کن

جو منطق کا بخوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ اُس میں صرف تین قضیہ دتیسرا۔ چوتھا پانچواں مانے جاتے ہیں۔ جن میں سے پہلے دو کو مقدم اور تیسرے کو نتیجہ کہتے ہیں۔ جس مقدمہ میں طرف اصغر ہوتی ہے۔ اُسکو قضیہ صغریٰ بولتے ہیں۔ جیسے مثال بالا میں۔ اس پہاڑ میں دھواں ہے۔ جس میں طرف اکبر ہوتی ہے۔ اُسکو قضیہ کبریٰ کہتے ہیں۔ جیسے اوپر کی مثال میں۔ جہاں دھواں ہوتا ہے وہاں آگ ہوتی ہے؟

جین شناساتروں کے بموجب اعلیٰ ہینتو وہ ہے جو سادھیہ کے سواے اور کہیں نہ رہے۔ یا یوں کہئے کہ (سادھن دلیل) اسادھیہ (معرفی بحث) میں ویاکب ویاپ یا کارج و کارن والا تعلق ضرور ہو۔ یا یوں کہئے کہ ہینتو اور سادھیہ میں سہ بھاؤ ویاکرم بھاؤ جو ۱۰ ایسے تعلق کو ہی تعلق لازمی کہتے ہیں +

آبھاس یا مغالطہ

آبھاس اُسے کہتے ہیں۔ جو اصل بات نہ ہو۔ مگر اصل جیسی معلوم پڑے۔ آبھاس کی تین قسمیں ہیں (۱) کچشا آبھاس (۲) ہینتو آبھاس (۳) درشت ثانت آبھاس۔ کچشا آبھاس ایسے دعوے کو کہتے ہیں (۱) بدون ثبوت کے مان لیا جائے۔ جیسے ایشور کرنا ہے۔ جو (۲) ثابت نہیں ہو سکتا۔ جیسے ہر شے فانی ہے۔ جو (۳) پرتیکش کے برخلاف ہو۔ جیسے سامانیہ (جنس) اور وشیش (فروع) کو بالکل جدے جدا ماننا۔ جو (۴) الزامان کے برخلاف ہو۔ جیسے کوئی سرورگیہ نہیں ہے جو (۵) عام رائے کے برخلاف ہو۔ جیسے بہن کو عورت سمجھنا جو (۶) خود دعوے کے ہی خلاف ہو۔ جیسے ہر شے نیست ہے +

ہینتو آبھاس

اگر ہینتو میں تعلق لازمی نہ ہو تو وہ ہینتو نہیں کہلا سکتا۔ گو تم نے نیاے درشن

راہم ذات ہوتا ہے۔ محمول اسم صفت اور لفظ وصل کوئی فعل ہوتا ہے۔ پڑ گیا اور گھن
 میں جو موضوع ہوتا ہے۔ اسکو ”کپش“ یا طرف اصغر اور جو محمول ہوتا ہے اسکو ”سادھیہ“
 یا طرف اکبر۔ یا معرض بحث (ثابت کرنے والی بات) ہوتے ہیں۔ دوسرے اویب
 (تضییہ) میں جو محمول ہوتا ہے۔ اسکو ”تہو یا سادھن یا دلیل یا حد“ واسطہ کہتے ہیں پکش
 اسے کہتے ہیں جسکے ساتھ سادھیہ کا قابل ثبوت تعلق دکھایا جائے۔ مذکورہ بالا پڑ گیا
 میں پڑ پکش یا طرف اصغر ہے۔ آگ سادھیہ یا طرف اکبر۔ اور دھواں ہیئت یا سادھن
 یا حد واسطہ ہے۔ ہیئت وہ ہونا چاہیئے جسکے ساتھ سادھیہ کا تعلق لازمی ہو۔ ہیا کہ اوپر
 کی مثال میں دھوئیں کا آگ کے ساتھ ہے۔ درمشتانت اسے کہتے ہیں جو سادھیہ
 اور کپش کے تعلق کو ثابت کر اویب۔ اور فریقین کی تسلی کر دے۔ یہ دو طرح کا ہوتا
 ہے۔ ایک سادھرم یا انویس روپ (مغبت یا موجب) جس میں صفت کی موجودگی
 پائی جاوے۔ جیسے کہ تیسرے تضییہ میں دھوئیں کی موجودگی پائی جاتی ہے۔ دوسرے
 وحی دھرم و ترکیب روپ (منفی یا سالب) جو سادھیہ کی نفی سے سادھن کی نفی کا ثبوت
 دے۔ جیسے جہاں آگ نہیں ہے وہاں دھواں نہیں ہے۔ جیسے تالاب۔ سادھیہ۔
 اور سادھن میں جو تعلق لازمی ہوتا ہے اسکو دیا پتی کہتے ہیں۔ اور سادھن سے
 جو سادھیہ کا علم ہوتا ہے۔ اسے انوان بولتے ہیں۔ جہاں سادھیہ اور سادھن دونوں
 پائے جاویں اسے پکش کہتے ہیں۔ جیسے رسوئی گھر۔ سادھیہ سے متضاد صفت رکھنے
 والے کو پکش کہتے ہیں۔ جیسے آگ کے واسطے تالاب۔

اوپر چنانچہ تضییہ بیان کئے گئے ہیں۔ گوتم رشی کے نیلئے شاستریں بھی یہی پانچ
 تسلیم کئے گئے ہیں۔ مگر بعض دفعہ دوہی سے مطلب براری ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ
 تین سے۔ بعض دفعہ چار سے۔ بعض دفعہ پانچ سے۔ اس کا انحصار سمجھنے والے کی
 عقل پر ہے۔ عقلمند آدمی صرف پہلے دوہی تضییوں سے مطلب نکال لیتا ہے۔ آجکل

کو جانچتے ہیں کہ کونسا قیاس درست ہے۔ چنانچہ اگر چھڑکاؤ ہوتا تو سرک کے
 ادھر ادھر زمین خشک رہ جاتی۔ مگر یہاں تو تمام سرک تھپے۔ اس لئے چھڑکاؤ نہیں
 ہوا ہے۔ تو شاید مینہ برس ہو۔ اس قیاس کو لے کر ہم آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔
 تو بادل بھی نظر نہیں آتا ہے۔ اور ادھر ادھر کے مکانات کی چھتیں بھی تر ہیں۔ اس
 طرح کی جانچ پڑتال کو آداسے یا استخراج کہتے ہیں۔ اب ہم نے جانچ پڑتال کے بعد
 یقین کر لیا کہ صحرائیں برس رہی ہیں۔ تو اسکو دہا یا تصدیق کہتے ہیں۔ پارہ انومان ہے۔
 (دلیل استخراجی) دوسری چیزوں کے ذریعے جانچ پڑتال کرنے کو کہتے ہیں۔ اور یہ
 دہی ہے جسکو ہم نے سوارتھ انومان کے تیسرے مرحلے آداسے میں بیان کیا ہے۔
 فرق اتنا ہے کہ ”آداسے“ میں پرانا قیاس کرنے والے کو خود بخود گمان ہوتا ہے۔ اور
 پارہ انومان میں دوسرے کے کہنے یا گرو کے اوپر پیش سے۔ پارہ انومان اس طرح
 کیا جاتا ہے۔

یہ پہاڑ آگ والا ہے

کیونکہ اس میں دھواں ہے۔

جہاں دھواں ہوتا ہے وہاں آگ ضرور ہوتی ہے۔ جیسے، سوئی گھر۔

ایسے ہی اس پہاڑ میں دھواں ہے۔

اس لئے یہ پہاڑ آگ والا ہے۔

انومان (دلیل یا حجت) کے ان پانچوں جملوں کو اویب یا بچن (دقتیہ) کہتے ہیں۔

ان میں سے پہلے چلے کا نام پرگیا (دعوئے) ہے۔ دوسرے کا نام ہتیو (دلیل)

تیسرے کا نام درشانت یا آداسرنا (غلیل) چلے کا نام آپ نے (مطابقت)

پانچویں کا نام بگن (دقتیہ) ہے۔ ہر ایک اویب میں تین جزو ہوتے ہیں۔ پہلے کو

دہری یا موضوع۔ دوسرے کو دھرم یا محمول۔ تیسرے کو لفظ وصل کہتے ہیں موضوع

نام پنجپ۔ کسی شخص کا نام صرف اسکو دوسرے سے تمیز کرنے کے لئے رکھنا جیسے کسی کا نام شیر سنگھ رکھنا۔ اس میں یہ ضروری نہیں ہوتا کہ جس کا نام شیر سنگھ ہو۔ اس میں شیر جیسے صفات یا بہاوری وغیرہ بھی ہو۔

سخت پنا پنجپ۔ کسی ایک شے کو دوسری قرار دینا یہ دو طرح ہوتا ہے۔ ایک تبادلاکار۔ دوسرے انداکار۔ تبادلاکار سے مراد ہم شکل ہے۔ جیسے مٹی کے کھلونے کو گھڑے کی شکل کا بنا کر اس کو گھوڑا کہنا۔ کسی شخص کی مورتی بنا کر اس کا وہی نام رکھنا۔ جیسے لکھ کے مورتی کو لکھ کہنا۔ جہاں ہر سوامی کی مورتی کو جہاں ہر سوامی کہنا۔ انداکار جیسے غیر شکل ہے جیسے نقشہ پر ایک نشان لگا کر کہنا کہ یہ لاہور ہے۔

دریہ پنجپ۔ ہونے والی بات کو اب خیال کرنا۔ جیسے راج کے بیٹے کو راج کہنا۔
بھانہ پنجپ۔ بوجہ موجودہ حالت کے کہنا۔ جیسے راج کرتے ہوئے کو راج کہنا۔

انومان پرمان

انومان پرمان کو اوروں میں قیاس۔ یا دلیل و محبت کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔
(۱) سوارتھ انومان یا دلیل استقرائی۔ (۲) پرارتھ انومان۔ یا دلیل استخراجی۔
سوارتھ انومان کسی شے کو جس سے محسوس کرنے کے بعد اسکی نسبت یقین کرنے کو کہتے ہیں۔ اس کے چار مرتبے ہیں۔ جنکو اوگرہ (مشاہدہ) (۲) ایہا (قیاس) (۳) آواس (استخران) (۴) دھاناد (تقدیق) کہتے ہیں۔ مثلاً فرض کرو کہ جب ہم ہوا فوری کر کے گھرواپس آئے۔ تو مڑک بالکل خشک تھی۔ مگر اب ایک گھنٹہ بعد جو مڑکی سے جھانک کر دیکھا۔ تو بالکل تر معلوم ہوئی۔ اس پر ہم سوچتے ہیں کہ کیا ہوا۔ ابھی تو مڑک خشک تھی اور ابھی تر ہو گئی۔ لہذا مڑک کا تر دیکھنا۔ اوگرہ یا مشاہدہ کہلاتا ہے۔ اس پر کئی قیاس کئے جاسکتے ہیں۔ کہ مثلاً مینہ ببارا ہو۔ یا چھڑکاؤ ہوا ہو۔ یا کوئی نل چھٹ گیا ہو۔ ایسے قیاسات کو ”ایہا“ کہتے ہیں۔ پھر ہم ان قیاسات

کس نے کائنات کو دیا تو وہ آپ کو بالالاکر نہیں دے گا۔ کیونکہ پرچار شک نے سے کنگن اور بالے میں فرق ہے۔ اس طرح ایک ہی شے سونا بلحاظ دیوار شک نے کے ایک ہر اور بلحاظ پرچار شک نے کے ایک ہے۔ اور پھر وہی ایک ہی ہے۔ انیک بھی ہے۔ اور جب ایک ہی شے ایک ہی ہووے۔ اور انیک بھی۔ تب وہ ناقابل بیان ہو گئی۔ اسکو اوک تیبہ یا انزو چنی کہتے ہیں۔ اس طرح ہر ایک شے کے زیادہ سے زیادہ سات پہلو ہو سکتے ہیں۔ جنکو چین منقہ میں سہت بنگ کہتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ (۱) استی (۲) ناستی (۳) استی ناستی (۴) اوک تیبہ (۵) استی اوک تیبہ (۶) ناستی اوک تیبہ۔ (۷) استی ناستی اوک تیبہ۔

ہر ایک شے اپنے گن اور پریے کے لحاظ سے ہست ہے۔ اسکو ہستی کہتے ہیں۔ دوسری شے کے لحاظ سے نیست ہے یعنی اس میں دوسری شے کے گن۔ اور پریاے نہیں ہیں۔ اس لئے نیست یا ناستی ہے۔ جب ہر ایک شے اپنے گن سے ہست اور دوسری شے کے گن سے نیست ہے تو وہ استی ناستی ہے۔ ایک ہی شے میں استی ناستی دونوں گنوں کے ہونے کی وجہ سے ناقابل بیان ہے۔ اسکو ہی شک تیبہ یا انزو چنی کہتے ہیں۔ پھر چونکہ شے میں سہی کا گن بھی ہے۔ اور وہ بیان بھی نہیں ہو سکتی اس لئے استی اوک تیبہ ہے۔ جبکہ شے نیست اور ناقابل بیان ہے لہذا ناستی اوک تیبہ ہے۔ پھر جب ایک ہی شے میں ہستی نیستی اور ناقابل بیانی تینوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ تو وہ استی ناستی اوک تیبہ ہے۔ زیادہ حال سہت بنگ ترکنی اور شیا دباؤ، مغوی سے معلوم کریں ۛ

نچھپ کی چار تہیں ہیں (۱) نام نچھپ (۲) استھان نچھپ (۳) درہ نچھپ

(۴) بھاد نچھپ ۛ

(۱) سد بھوت = گن اور گنی کو علحدہ علحدہ تصور کرنا۔ پھر اس کے بھی دو بھید ہیں۔
 (۱) اچا پارت = آپادھک گن اور گنی کو علحدہ تصور کر کے ذکر کرنا۔ جیسے کہنا کہ جو میں متی
 گمان ہے (ب) آن اچا پارت = ناپادھک گن۔ اور گنی کو علحدہ تصور کر کے ذکر کرنا۔
 جیسے کہنا کہ جو میں کیوں گمان ہے۔

(۲) اسد بھوت۔ دوسری چیز کو علحدہ تصور نہ کرنا۔ اس کے دو بھید ہیں۔
 (۱) آپ پارت = اپنے سے علحدہ شے کو علحدہ نہ سمجھنا۔ جیسے کہنا کہ یہ روپیہ میرا ہے
 (ب) آن اچا پارت۔ ایسی دوسری شے کو علحدہ نہ سمجھنا جو مل رہی ہو۔ جیسے یہ کہنا
 کہ چہم میرا ہے۔

سیت بنگ

ہر ایک شے کے کئی پہلو ہوتے ہیں۔ اس لئے اُس شے کا جاننا اور اُس کا بیان کرنا کئی
 پہلوؤں سے ہوتا ہے۔ مثلاً ایک ہی شخص اگر ایک کا باپ ہے تو وہ دوسرے کا بیٹا ہے
 تیسرے کا ماں ہے۔ چوتھے کا نانا ہے۔ پانچویں کا نانا ہے وغیرہ وغیرہ۔ کسی شے کو
 مختلف پہلوؤں سے جاننے اور بیان کرنے کو ایکانت کہتے ہیں۔ اور اسکو صرف ایک پہلو
 سے جاننے کا نام ایکانت ہے۔ آپنے سات انجوں اور بائیں کی کہانی سنی ہوگی۔
 جنہوں نے اُس کو ہاتھ سے ٹھونک کر کسی نے ستون۔ جیسا۔ کسی نے چھلجھیا۔ کسی نے لاٹھی
 جیسا وغیرہ وغیرہ بتلایا تھا۔ ان میں سے ہر ایک کا بیان علحدہ علحدہ ایکانت روپ کہلاتا
 ہے۔ اور سب کے بیان کو اکٹھا کر کے یہ کہنا کہ بائیں وہ جانور ہے جو کان کے لحاظ سے چھلج
 جیسا۔ پاؤں کے لحاظ سے ستون جیسا وغیرہ وغیرہ ہے۔ اس طرح کا بیان ایکانت روپ
 کہلاتا ہے۔ لہذا ہر ایک شے ایکانت روپ ہے۔ اسکی اور تفصیل سنئے۔ مثلاً ایک شخص سے
 کہیں کہ سونالے آؤ۔ اور وہ آپ کے پاس سونے کا ایک بالا اٹھالائے۔ تو دیوار تک گئے
 سے وہ ٹھیک ہے۔ کچھ نلکہ بالا بھی دربیہ کے لحاظ سے سونا ہے۔ لیکن اگر آپ کسی کو کہیں

(۲) آسد بھوت (۳) آپ چرت + دستو دشے اور اس کا گن علحدہ علحدہ نہیں ہیں۔ اور ایسے ہی دستو اور اس کے پرپائے غلطیہ علحدہ نہیں ہیں۔ مگر گن اور گنتی اور پرپائے اور پرپائی میں بھید (تفریق) کر کے ان کا علحدہ ذکر کرنا۔

”آسد بھوت پر بارے ہے کسی ایک شے کی خاصیت کا دوسرے میں اطلاق کرنا۔ آسد بھوت پر بارے ہے۔ اسکی تین قسمیں ہیں (۱) اپنی قسم میں اطلاق کرنا۔ جیسے چاند کے عکس کو چاند کہنا (۲) دوسری قسم میں اطلاق کرنا۔ جیسے مٹی گیان کو مہدیک کہنا (۳) سجاتی بجاتی میں۔ سجاتی اور بجاتی دونوں کا اطلاق کرنا۔ جیسے چو اور اچھو کو دونوں گیان کا دشے ہیں۔ گیان کہنا۔ آپ چرت نے جسکو آپ چرت۔ آسد بھوت پر بارے ہے۔ یہی کہتے ہیں) کا اطلاق بجا و غرض و تعلق کے ہوتا ہے۔ اسکی تین بھید ہیں۔

(۱) سجاتی = اپنی قسم والی شے میں اطلاق کرنا۔ جیسے جیسے کو کہنا کہ پر میرا ہے (۲) بجاتی = دوسری قسم والی شے میں اطلاق کرنا۔ جیسے محل و مکان کی نسبت کہنا کہ یہ میرے ہیں۔

(۳) سجاتی بجاتی = دونوں قسم کی اشیا میں اطلاق کرنا۔ مثلاً یہ کہنا کہ یہ گاڑی میری ہے۔ گاڑی میں چو اور اچھو دونوں شامل ہیں۔

کسی کسی شاعتر میں نے کے بھید اس طرح بھی بیان کئے گئے ہیں۔

نچھہ نے کسی شے کو اس کے گن سے علحدہ تصور نہ کر کے اس کا ذکر کرنا۔

اسکے دو بھید ہیں (۱) شدہ = شے کا اسکے شدہ گن کے مطابق ذکر کرنا۔ جیسے چو کو سرو گیہ یا پرمانند کہنا۔ (۲) اشدہ = اشدہ یا ادا دیک گن کے لحاظ سے ذکر کرنا۔ جیسے چو کو شگبی گوکھی کہنا۔

چو بارے = شے کا اس کے گن سے علحدہ تصور نہ کر کے اس کے دو بھید ہیں

سہ سجاتی = جس میں سجاتی و بجاتی سے گیان کا دشے = ہانے کے لاپتہ =

۱۔ بھار کسی شے کا بیان بلحاظ اس کے پہلے حالات کے نیگم لئے ہے +
 نیگم لئے کی تین قسمیں ہیں (۱) بصورت نیگم لئے = جو حالت شے کی پہلے گزری ہو
 اس کا اطلاق حال میں کرنا۔ جیسے دیوالی کے دن کہنا کہ آج جہا پر سوامی کے موکش کا
 دن ہے (۲) بھادی نیگم لئے = ہونے والی حالت کا اطلاق حال میں کرنا مثلاً راج کے
 بیٹے کو راج کہنا (۳) برتھ نیگم لئے = جو حالت شروع میں ہو گئی ہے۔ مگر مکمل نہیں ہوئی۔
 اس کے لحاظ سے ذکر کرنا۔ مثلاً کوئی شخص چلے میں آگ شعلہ لگے۔ اس سے پوچھیں کہ کیا
 کرتے ہو۔ وہ جواب دے کہ روٹی پکاتا ہوں۔ تو اس کا یہ کہنا برتھ نیگم لئے ہے۔
 "سنہ" = بلحاظ جنسیت ذکر کرنے کو کہتے ہیں مثلاً گھوڑے یا آدمی کا ذکر بلحاظ اس کی
 جنسیت کے کرنا۔ فردیت کے ساتھ نہ کرنا۔ فردیت کے لحاظ سے ذکر کرنے کو "بیروٹے"
 کہتے ہیں۔ جیسے گھوڑے کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہنا کہ یہ تازی یا ترکی ہے۔ "پریا رتھک" لئے
 کے چار معنی ہیں (۱) رچو شوت (۲) مشبد (۳) سمہی روتھ (۴) اسے دم بصورت۔
 رچو شوت = دستوں کی حالت سابقہ اور آئندہ کو چھوڑ کر اس کا ذکر کو حالت موجودہ کے کرنا
 مثلاً اموالک رام پہلے باپ تھا۔ اب پڑا نہ ہے۔ تو ہولک رام بڑا ز کہہ کر اس کا ذکر کرنا۔
 مشبد = غصوں کا مفہوم اس کے معنی کے لحاظ سے جہنا۔ مثلاً اربنت اسکو کہنا۔ جس لئے
 کہوں کا ماش کر دیا ہو۔ اسکو نہ کہنا جو صرف نام ماتر ہو۔ جیسے اگر کسی کا نام اربنت ہو۔
 تو اس کو اربنت نہ مانا +

سمہی روتھ = یا سمہود = لفظ کے معنی منظم کی منشا کے مطابق سمجھنے۔ مثلاً بجلی کو
 کہہ کتے دیکھ کر کوئی کہے کہ دیکھو کیسے نقار سے سج رہے ہیں۔ تو یہاں نقار سے
 مراد کوئلہ ہے۔ نہ کہ اصلی نقار سے۔ آید بصورت = کسی شے کا نام بلحاظ اس کے
 موجودہ جن کے کہنا۔ جیسے انسان کہتے ہوئے کو شخص کہنا۔ وہ سورے وقت نہ کہنا
 اس طرح لفظ کے سات معنی بیان کئے گئے ہیں۔ پوچھنے کے تین معنی ہیں (۱) سد بھوت

ایک بات سے دوسری بات نکالنے کو کہتے ہیں۔ مثلاً ہم یہ کہیں کہ لکھنؤ کو رام اکاؤنٹنٹ ہے اس لئے وہ اس خاص سوال کو ضرور حل کر سکتا ہوگا۔ اہماؤ (لفظی)، ایک شے کی غیر موجودگی سے اس کی مخالفت شے کا نتیجہ نکالنا۔ جیسے اگر کہیں آج گرمی نہیں ہے تو اس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ آج سردی ہے۔ لیکن یہ آہٹان۔ آہتہ۔ ارتقا جی نہیں ہو۔ اور اہماؤ سب انومان کی قسمیں ہیں۔ اور اس کی ذیل میں داخل ہیں۔ اس لئے جن منطق میں پرتیکش۔ انومان اور آگم۔ تین ہی پرمان مانے ہیں۔ ایسے ہی یوگ۔ اور ساکنہ۔ اور ویشٹیک۔ درشن میرا بھی تین ہی پرمان مانے ہیں۔ منوجی بھی تین ہی پرمان لیتے ہیں۔ گوتم رشی کے بنائے درشن میں آہٹان کو علحدہ پرمان سمجھ کر چار پرمان تسلیم کئے ہیں۔ اور جنینی رشی ارتقا جی۔ اور اہماؤ کو ملا کر چھ پرمان مانا ہے۔ بودھ پرتیکش اور انومان۔ دو پرمان لیتے ہیں۔ چارواک ناستک صرف ایک پرتیکش کو ہی پرمان مانتا ہے۔

پرمان سے جانی جوئی شے کے ایک پہلو کو سنے "کہتے ہیں سنی دو بڑی قسمیں ہیں (۱) نشہ لے یا بھوتارتقے لئے ایک شے جیسی وہ اپنی خاصیت جلی سے ہے اس کو ویسا ہی کہنا۔ جیسے یہ کہنا کہ جیو متا ہی نہیں ہے +

(۲) جیو مارتقے یا بھوتارتقے لئے یا اُچھارتقے۔ ایک شے کو دوسری شے کے تعلق کی وجہ سے کسی اور طرح پر بیان کرنا۔ جیسے جسم کے لحاظ سے کہنا کہ جیو متا ہے۔

نشہ لے کے (بہید ہیں) (۱) دبیا رتھک (۲) پر یار تھک۔ ہر شے میں دو طرح کے گن ہوتے ہیں۔ ویشٹیک اور ستانہ۔ سامانیہ گن دو ہوتے ہیں جو اور دو ستوتیں بھی ہوں۔ اور ویشٹیک گن میں جو خاص گن ہی دستوتیں ہوں۔ ستانہ جنہیت اور ویشٹیک فردیت کہتے ہیں۔ دستو کے ویشٹیک گن کا لحاظ نہ کر کے ستانہ گن کے لحاظ سے کہنا دبیا رتھک لے ہے۔ جیسے کرٹے۔ کنڈل وغیرہ کو سونا کہنا۔ اور سامانیہ گن کا لحاظ کر کے ویشٹیک گن کے لحاظ سے کہنا۔ پر یار تھک لے ہے۔ جیسے کرٹے کو کوٹا کہنا۔ دبیا رتھک کے تین بہید ہیں (۱) نیگم (۲) سنگو

یہ وہی دیودت ہے۔ دوسرا سادرسہ پرتیہ بھی گیان " یا مشاہرت۔ جیسے پیل۔ گائے
 جیسا جوتا ہے۔ تیسرے " دینی سادرسہ " یا غیر مشاہرت۔ جیسے جینس گائے جیسی نہیں
 ہوتی۔ دیاجتی (تعلق لازمی) کے گیان کو ترک کہتے ہیں۔ دھلانا۔ سمرتی۔ اور پرتیہ بھی
 تینوں ترک کے کارن ہیں۔ ترک سے جانے ہوئے تعلق میں سے کالج کو دیکھ کر کارن کے
 جاننے کو انومان کہتے ہیں۔ مثلاً گھر سے دھوئیں کو دیکھ کر یہ سمجھنا کہ یہاں آگ ضرور ہے
 سمرتی اور ترک انومان کے کارن ہیں۔ ہم انومان کا ذکر آگے چلا کر تفصیل کے ساتھ کر چکے۔
 آہٹ کے چرن کو آگم کہتے ہیں۔ اور آگم کے ذریعہ جو گیان ہو۔ اسکو آگم پرمان کہتے ہیں۔
 آہٹ سے مراد وہ شخص ہے جو ستر و گریہ۔ دیتراگ اور مہتو پدیشک ہو۔ اور جس کا کہنا۔ قابل اعتبار
 ہو۔ اس طرح ہر دکش پرمان کی دھتیں۔ سمرتی۔ پرتیہ بھی اور ترک۔ انومان۔ اور آگم پرمان
 کی گئی ہیں جسکو غور سے پڑھنے سے معلوم ہو گا کہ سمرتی۔ پرتیہ ہی۔ اور ترک۔ یہ تینوں۔
 انومان کے مرحلے ہیں۔ لہذا مختصر تین شاستروں کے بموجب ہر دکش پرمان کی وہی
 دھتیں سمجنی چاہئیں۔ یعنی انومان۔ اور آگم۔ ان میں چٹیکش کو ملا کر۔ پرمان تین قسم کے
 ہیں۔ پرتیکش۔ انومان۔ اور آگم۔ پرمان کی زیادہ سے زیادہ آٹھ اقسام مانی جاتی ہیں۔
 پرتیکش۔ آلمان۔ شبد۔ آہمان۔ آیتہ۔ ارتھاجتی۔ سنبھو و اتھاکاؤ۔ ان میں سے پہلے تین کی
 قرین کو پہلے ہر چکی ہے۔ آہمان مثلیہ کو کہتے ہیں۔ جیسے کوئی کہے کہ نیل گلے عام گلے
 جیسی ہوتی ہے۔ اب ایک شخص جنگل میں گیا۔ اور اُس نے وہاں گلے جیسا ایک جانور
 دیکھا۔ تو اسکو معلوم ہوا کہ یہ نیل گلے ہے۔ اس طرح کی تشبیہ کو آہمان کہتے ہیں۔
 آیتہ رواہت یا راج کو کہتے ہیں۔ یعنی جو بات بزرگوں سے سنتے چلے آئے ہیں۔ اُس کا
 نام آیتہ پرمان ہے۔ ارتھاجتی مطلب محالے کہ کہتے ہیں۔ جیسے کوئی شخص کہے کہ ہرناد اس
 دن کو نہیں کھاتا۔ لیکن خوب مٹا ہے۔ تو ایسا کہنے سے یہ مطلب نکالنا کہ اگر ہرناد اس
 دن کو نہیں کھاتا تو رات کو کھاتا ہو گا۔ اس کا نام ارتھاجتی ہے۔ سنبھو (مکمل) سے مراد

بھی ہو سکتا ہے۔ جو ہر شے کو جان سکتا ہو۔

اس زمانہ میں ہجرت جدید میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔
 جمہور سوامی دیکھو صراطِ ام کے بعد پھر کوئی شخص ایسا نہیں ہوا۔ چھ زمانہ میں ایسے بہت سے
 رشی متی گذرے ہیں۔ جن کا بتایا ہوا ستاروں۔ سیاروں کا حال اور لاکھوں۔ قسم کی
 اودیات کا علم آج تک رائج ہے۔ پرنیکش کے لئے کسی پران کی ضرورت نہیں ہے مثل
 مشہور ہے کہ آتھ ننگن کو آرسی کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شے آتھا کہ خود بخود
 بذریعہ آدھ۔ آتمن پر یہ پاک یوں کیل گین ملک ملک ہو سکے آتھا بذریعہ حواس حسہ و بین کے بلا شک
 و شبہہ حاصل ہے۔ اس میں کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ دلیل کرنے کی ضرورت
 جب ہی ہوتی ہے۔ جب کوئی شے ظاہر طور پر معلوم نہ ہو سکے۔ آتھا بغیر ظاہر شے کے معلوم
 کرنے کے پانچ ذریعہ ہیں۔ یا یوں کہیے کہ پرکش پران کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) سمرتی۔
 (۲) پرتیہ ہی (۳) ترک (۴) انومان (۵) آگم *

جمہور پر نیکش کے ذریعہ سے جس چیز کو۔ اوگرہ۔ ایہا۔ آوانے۔ اور دھارنا۔ یا
 انوسو کے سلسلے سے جانی متی۔ اس جانی ہوئی شے کو لفظ ”وہ“ سے یاد کرنے کا نام
 سمرتی ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ وہ دیوت جس کو ہم نے پہلے دیکھا تھا سمرتی دھارنا کے بدون
 نہیں ہوتی۔ دھارنا اور سمرتی کے جوڑ سے جو گیان ہوا ”سکو“ پرتیہ ہی“ کہتے ہیں۔
 دھارنا کا اطلاق لفظ ”مید“ کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اور سمرتی کا لفظ ”وہ“ کے
 ساتھ۔ ان دونوں کے جوڑ سے پیدا ہونے والا۔ یادوں میں مشابہت کا جملہ سنے والا
 گیان ”پرتیہ ہی“ ہے۔ مثلاً یہ وہی دیوت ہے۔ گائے بیل کے مشابہ ہے۔ بھینس گائے
 جیسی نہیں ہوتی۔ وغیرہ وغیرہ *

مذکورہ بالا تئیسوں سے ”پرتیہ ہی“ کی تین بڑی قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک ”ایکوت پرتیہ
 ہی گیان“ جس میں پہلے جانی ہوئی اور اب موجودہ دونوں ایک ہی شے ہوں۔ مثلاً

ان سک یا بولگ پر تکیس کہتے ہیں۔ یہ ہر ایک شخص کو نہیں ہوتا۔ بلکہ خاص خاص انھماں کو صفائی قلب۔ صدق عقیدت و کثرت ریاضت سے ہوتا ہے۔ جین فلاسفی اور منطق میں ایسے ہی پرتیکش کو۔ پرتیکش کہلے۔ ہر ہارک پرتیکش کو جین فلاسفی میں ہر وکش کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ آتما کو پر (دوسرے) لینے کو اس غم سے سہارے ہوتا ہے۔

ہر ہارک پرتیکش کے چابید ہیں۔ اوگرہ۔ ایہا۔ آداسے۔ اور وحانا۔ انکا نشا اور طلب متی گیان کے ذیل میں صفحہ ۱۸۰ کتاب ذرا پر بیان کیا جا چکا ہے۔ ہر تھک پرتیکش کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بکل دغوی پرتیکش۔ دوسری سکل اکل پرتیکش۔ اوہ اور من پر یہ گیان بکل پرتیکش یا جغوی پرتیکش ہیں۔ کیونکہ ان سے اشیاء کا علم ایک خاص مدت تک ہوتا ہے۔ اور کیول گیان سکل پرتیکش ہے۔ کیونکہ یہ کل اشیاء کا علم ہر سہ زمانہ کے متعلق جانتا ہے۔ جین مذہب کے موجب جب کسی جو سے کرم کی آلودگی عکس ہو جاتی ہے۔ تو اسکو کیول گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ شخص ایسی حالت میں ہر ایک کی ہر ایک حالت سابقہ۔ آئندہ اور موجود کو من و عن ایسی جانتا ہے جیسے ایک معمولی۔ شخص اپنے ہاتھ کی لکیروں کو دیکھ سکتا ہے۔ عام لوگ ایسے شخص کے ہونے میں شبہ کرتے ہیں۔ مگر جین شاستروں میں اسے ثبوت میں انومان ہونے کی دلیل دی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شے لطیف ہوتی ہے جیسے پرمانو۔ جو شے گذشتہ زمانہ میں گذری ہے جیسے رام و راون۔ جو شے بہت دور ہے جیسے ملک امریکہ۔ اگرچہ ہر ایک شخص کو پرتیکش نہیں ہے۔ مگر ان کو کسی نے غرو دیکھا ہے۔ اس لئے اس کا ماننا مناسب ہے۔ جب ان اشیاء کو اپنے انومان سے مان لیا۔ اور انومان اس کی موت ہے جس کا کسی بھی شخص کو پرتیکش ہو۔ اس لئے جب پرمانوؤں کا ہونا اپنے مان لیا۔ تو ایسے ہی اس شخص کا ہونا بھی تسلیم کر لینا چاہیے جو انکو دیکھ سکتا ہے۔ نیز دنیا میں کسی کا گیان کم کسی کا زیادہ دیکھا جاتا ہے۔ اس سے بھی یہ انومان کیا جاسکتا ہے کہ کوئی شخص ایسا

بتلائے میں ہے۔ کیونکہ یہ گن آکاش میں بھی پایا جاتا ہے۔ اشبو (نامکُن) اسکو کہتے ہیں جو چٹکیش و خیرہ پرمان کے ہر بلاں نہر۔ جیسے گریں کے گڑھے کے سر پر سینگ ہوتے ہیں۔
ایشور نراکلموب ویاکب ہوتا ہمارا سرشتی مکر تاپے۔

سمیک گیان کو پرمان کہتے ہیں۔ سمیک سے مراد اصلی سے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پرمان بھی وہی ہوتا ہے۔ جس سے شے کا علم من و ہن ہو جائے۔ اور جس میں تین نفس سنشے و پرے پاو ہرم اور آندہ و سائے یا ہمو و ہر۔ سنشے سے کہتے ہیں جہاں دنیا باہہ باتوں میں سے کسی ایک پر یقین نہ کیا جاسکے۔ جیسے دو سوے وخت کے ٹنڈ کو دیکھ کر یہ کہیں کہ آیا یہ سنشہ ہے یا کوئی آدمی ہے۔ ایسے موقع پر سنشہ اور آدمی دونوں کے ہونے میں مشہو ہے۔ اسکو سنشے کہتے ہیں۔ ایسے ہی ایغور کو دیاو اور نیائے کاری بتلائے میں۔

دپر ج۔ (دستار) کسی شے کے باطل ہر بلاں سمجھ کر کہتے ہیں۔ جیسے سیپ کو غلطی سے چاندی سمجھنا۔ پاک ذات پر اتھا کر کم پھل دینے والا بتلانا۔ اہنسا ملی پگ اور قربانی میں دہرم پانا۔

اندہ و سائے اسکو کہتے ہیں۔ جب کچھ بھی پتہ نہ ہو سکے کہ کیا ہے۔ مثلاً رستہ چلنے آدمی کے پاؤں میں کچھ لگے۔ اور وہ کہے کہ یہ کیا ہے۔ جس گیان میں سنشے۔ دپر ج۔ اور اندہ و سائے نہ جوں وہی اصلی گیان سمجھا جاتا ہے۔ اسکو ہی سمیک گیان کہتے ہیں۔
اور یہی پرمان ہو سکتا ہے۔ شکیہ علم پرمان نہیں ہو سکتا۔

پرمان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک پر تنکیش یا ثبوت بدیہی۔ دوسرے پر توش یا ثبوت غیر بدیہی و قیاسی۔ پھر پر تنکیش کی دو قسم ہیں۔ ایک بیو مارک۔ دوسرے پر مارٹک بیو مارک پر تنکیش وہ ہے جو حواس خمسہ اور من کے ذریعے ہوتا ہے۔ پر مارٹک پر تنکیش وہ ہے جو آتما کو بدہن حواس خمسہ کی مدد کے خود بخود ہوتا ہے۔ ایسے پر تنکیش کو ہند و فلاسفی میں

گلابی رنگ کا ہوتا ہے تو یہ اس کا لکشن ہے۔ اور پھر جب لکشن کے ذریعے ایک خاص
 پھول کو پہن کر دیکھیں کہ آیا یہ لکشن اس میں ہے یا نہیں تو اس کو پہچان سکتے ہیں۔ جب
 یہ کیش کے ذریعے یقین ہو جائے کہ یہ گلاب کا ہی پھول ہے تو اسکو سمیک گیان کہتے ہیں۔
 اس قسمی علم منطق کا جاننا جو سمیک گیان ہونے کا ذریعہ ہے نہایت ضروری ہے۔
 لکشن ایسا ہونا چاہیے جس کے ذریعہ ہم ایک خاص مطلوبہ شے کو جسکو چاہتے
 ہیں کہتے ہیں۔ مثلاً کیش کے ذریعہ میں سے پہچان لیں۔ لکشن دو طرح کا
 ہوتا ہے۔ ایک آتم بھوت۔ دوسرا ناتم بھوت۔ جو لکشن شے سے علو نہ ہو۔ جس کو
 آتم بھوت کہتے ہیں۔ جیسے آگ کا لکشن گرمی جو کہ لکشن گیا تا دور مشاد دانتے والا۔
 دیکھنے والا جو لکشن شے سے علو نہ ہو کے اُسکو آتم بھوت کہتے ہیں۔ جیسے اموگ دام
 کا لکشن ٹوٹی ہوئی ٹانگے والا۔ آتم کا لکشن ایچھا دوش پر تین۔ مکہ۔ ڈنگہ والا۔

اصلی لکشن وہ ہوتا ہے جس میں تین نفس۔ بیاتی۔ اتی بیاتی۔ اور استنبوری
 پائے جادیں۔ جس لکشن میں ان میں سے کوئی نفس پایا جائے۔ وہ لکشن نہیں ہے۔ بلکہ
 لکشنا رہا نہیں ہے۔ لکشنا جہاں اس سے مراد آیا لکشن ہے جو اصل لکشن تو نہ ہو۔ مگر غلطی
 سے لکشن جہاں معلوم پڑے۔ یہاں بیاتی مسک کہتے ہیں جو شے کے صرف ایک حصہ میں پایا جائے
 مثلاً یہ کہنا کہ جیسا کہ وہ ہے جن کے سر پر سینگ ہوں۔ مگر بہت سے حیوان برحق سینگ
 کے بھی ہوتے ہیں۔ جیسے باغی گھوڑا۔ نیز یہ کہنا کہ ایشور پرستی کرتا۔ نیانے کاری ہے۔ مگر
 پرانے کل میں چکر رہتا ہے۔ اس لئے ان لکشنوں میں ایہا پتی دوش ہے۔ اور وہ شناخت
 کا کامل ذریعہ نہیں ہے۔ اتی بیاتی دو دوش ہے جو شے مطلوبہ میں بھی ہو اور بہت سی
 اور چیزوں میں بھی ہو۔ جیسے کوئی شخص چڑا ہے۔ سے سوال کرے کہ کوئی چند کی گائے کو لانی
 ہے۔ وہ اس کا جواب دے جس کا رنگ گورا ہے۔ گھگھے میں گورے رنگ کی بہت سی گائیں
 ہیں اس لئے گوری صفت کہنے میں ایہا پتی دوش ہے۔ ایسا ہی ایشور کو سرب دیا پک

کیول گیان کی تعریف

(۵) کیول گیان۔ ہمہ دانی کو کہتے ہیں۔ اس کے ذریعے اعلیٰ مستقبل و حال کا دھندلکا مٹا دیا جاتا ہے۔

ارٹھی۔ وسادی کا۔ روح مادہ وغیرہ دیویوں کی حرکات اور کیفیت کا حال یک نکت معلوم ہوتا ہے۔ اس گیان کی کوئی قسم نہیں ہے۔

حس۔ شہرت۔ آوہ۔ سن پر۔ کیول گیان۔ جو لوہ پر بیان کئے گئے ہیں۔ ان میں گوشت۔ گو شہرت۔ گو آوہ۔ طا کر گیان کی آٹھ قسمیں کہلاتی ہیں۔ متیاد رشتی دکا ذوب الاغداد کو جسمی گیان ہوتا ہے۔ وہ گوشتی کہلاتا ہے۔ اور اسکو جڑ شہتی گیان ہوتا ہے وہ گو شہتی کہلاتا ہے اور نا۔ کیوں کو جو آوہ گیان ہوتا ہے۔ وہ گو گو شہتی کہلاتا ہے۔ یہ خطہ گو کے سنے کھڑے کے ہیں۔ لہذا گوشتی سے مراد کھڑا گوشتی گیان۔ گو شہتی سے۔ کھڑا شہتی گیان۔ اور گو گو گو شہتی سے مراد کھڑا گو گو گو شہتی گیان ہے +

درہوں۔ یعنی دنیاوی اشتیہا کا گیان "پرمان" اور "نئے" کے ذریعہ اور ان کا ہیرو یا برتاؤ پنجپ کے ذریعے ہوتا ہے۔ پرمان وہ ذریعہ ہے جس سے کوئی شے باقی جاوے۔ جاننے والے کو پرمانا اور اس شے کو پرے کہتے ہیں۔

"نئے" کسی شے کو اس کے ایک خاص سہاؤ کے لحاظ سے ہنسٹ کو کہتے ہیں پنجپ، قرار دینے کا نام ہے۔

منطق

پران اور نئے کی جس طرح میں تشریح کی جاوے اس کو نیا نئے یا منطق کہتے ہیں۔

منطق میں پرمان اور نئے کا، کر و ویش۔ لکشن۔ اور پیکشا کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔

گردیش کسی شے کے نام سے کہتے ہیں۔ جیسے اگر ہم کو گلاب کا حال معلوم کرنا ہے تو جب

ہم گلاب کا نام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ایک پھول ہوتا ہے تو یہ اس کا گردیش

ہے۔ اور جب ہم یہ بیان کریں کہ اس میں سے خوشبو آتی ہے۔ اور وہ

معلوم ہوتا ہے اسدودو قسم کا ہے۔

(۱) جو پرتیہ **मवप्रत्य** جو دیونا کی بنے بہشتیوں و دوزخیوں کے
پیدائش سے ہی ہوتا ہے۔

(۱) چھوٹے سم نعت۔ جو کرموں کے ناش اور کمزور ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے
اسکی چھ اقسام ہیں۔ (۱) انوکھی۔ جو دوسرے قالب میں بھی ساتھ جاتی ہے (۲)
افردہ لکھی۔ جو دوسرے قالب میں ساتھ نہیں جاتی۔ (۳) بردھان۔ جو جس مقدار سے
پیدا ہوتا ہے اُس سے جو جو سمیک درشن وغیرہ اوصاف کے زیادتی کے بڑھتا چلا جاتا
ہے (۴) ہے بان۔ جو بوجہ ان اوصاف کی کمی کے گھٹتا چلا جاتا ہے (۵) اوستھت
وہ ہے جو مقدار سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی مقدار میں کیوں گیان ہونے تک قائم رہتا رہی
(۶) ان اوستھت جو سمیک درشن۔ گیان وغیرہ کی کمی و بیشی کے ساتھ کم و بیش ہوتا
رہتا ہے۔

من پر یہ گیان کی
تعریف اور اقسام

(۱) جو متی۔ جس کے ذریعے دوسرے کے ارادہ کی اور دل و جسم و زبان سے کی چوٹی
سیدھی بات جانی جاتی ہے۔ اس گیان سے اگلے و پچھلے و جنم کی اور زیادہ سے زیادہ
آئندہ جنم کی اور فاصلہ کے لحاظ سے کم سے کم چار کوس کی اور زیادہ سے آٹھ یو جن پینے
۳۲ کوس کی بات جانی جاتی ہے۔ یہ گیان حاصل ہو کر پھوٹ بھی جاتا ہے۔

(۲) ٹہل متی۔ اس کے ذریعے دوسرے کے ارادے میں جو بات ہو۔ ایک دوسرے
کے دل و زبان اور جسم سے کی ہوئی نیو سی بات بھی معلوم ہو جاتی ہے۔ اس سے کم سے
کم اگلے و پچھلے سات جنم کے اور فاصلہ کے لحاظ سے چار یو جن پینے ۳۲ کوس کی بات معلوم
ہوتی ہے۔ زیادہ کی کچھ نہیں۔ یہ گیان حاصل ہو کر پھر نہیں چھوٹتا۔

جسکی حالت کہی تبدیل نہ ہو (۵) الپ **پ** متوری چیزیں (۶) الپ بدہ متوری قسم
کی چیزیں (۷) پچھت = ظاہر شے (۱۱) لنی صرت۔ وہ چیز جس کا کل حصہ باہر نکلا ہو یا ظہر
آدے (۱۱) اکت کسی کی بتلائی ہوئی چیز (۱۲) آدھرو۔ جلد جلد حالت بد۔ لئے والی چیز۔
لہذا ارتھ کے

$$\left\{ \begin{array}{l} (۱) \text{ آنکھ } (۲) \text{ کان } (۳) \text{ ناک } (۴) \text{ زبان } (۵) \text{ جسم } (۶) \text{ دل } = ۶ \\ (۷) \text{ اوگڑ } (۸) \text{ ایہا } (۹) \text{ آدے } (۱۰) \text{ دھارنا } = ۴ \\ (۱۱) \text{ ہنر } (۱۲) \text{ ہنر } (۱۳) \text{ ہنر } (۱۴) \text{ ہنر } = ۱۲ \end{array} \right.$$

اور انہی کے جس کا صرف اوگڑ ہی ہوتا ہے۔ ایہا۔ آدے
دھارنا نہیں ہوتا۔ اور جس کا علم آنکھ و دل کے سولے باقی

چار حواسوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ $۴ + ۱۲ = ۱۶$ $۱۶ + ۴ = ۲۰$ بعد

اس طرح مت گیان کے کل = ۲۰ + ۲۰ = ۴۰

شرت گیان کی تعریف

دھ شرت گیان وہ علم ہے جو حواس خمسہ و دل
کے ذریعے معلوم ہونے ہوئے علم میں کورت نمیزو اور تنہید کے شامل کرنے سے ہوتا ہے
متی اور شرتی گیان میں یہ فرق ہے کہ متی گیان حواس کے ذریعہ جاسے ہوئے گیان کو
کہتے ہیں۔ جیسے ایک راگ کی آواز کان میں پڑنا۔ اور شرتی گیان متی گیان سے جانی ہوئی
چیز کو کورت نمیزو اور تنہید کے ذریعے دلیل کر کے اسکی تفصیل کرنے کو کہتے ہیں جیسے کان
سے راگ کی سنائی ہوئی آواز سے یہ پہچاننا کہ یہ مالکوس راگ ہے۔ یا ہندوئل۔ متی گیان
کو ہر دو میں مشاہدہ اور شرتی گیان کو تجربہ کہتے ہیں۔ متی اور شرتی گیان ہر ایک چہر کو ہوتا
ہے۔ مگر کسی کو کم اور کم زیادہ +

اودھ گیان کی تعریف و اقسام

(۳) اودھ گیان وہ علم ہے جسکی وجہ
سے اپنے یاد دیگر جانداروں کے چند جم سابقہ اور دیگر امور متعلقہ کا حال ایک خاص مرتبہ

مت گیان کے ۳۳۶

بھید یا اقسام

مونیاس جتنی اشیاء ہیں۔ وہ سب حواس خمسہ
 ڈانگھ۔ کان۔ ناک۔ زبان۔ جسم۔ اور دل۔ ان چھ کے
 ذریعے سے جانی جاتی ہیں۔ لیکن کسی شے کے جانتے کے لئے یہ ضرور ہے کہ وہ حواس خمسہ
 میں سے کسی ایک جس سے ملے۔ اور دل اسکی طرف متوجہ ہو۔ جس شے کو اس طرح جانکر
 اس کی موجودگی یا یقین ہو جائے اسکو ارتقہ کہتے ہیں۔ اور جسکی موجودگی میں شک ہے
 اس کو پنچن **अज्ञान** کہتے ہیں۔ مثلاً کان میں بنگ سی پڑی اور لپکا یک محل
 گئی یہ نہ معلوم ہوا کہ یہ بنگ کہہ رہے آئی تھی۔ ناک میں کچھ خوشبو سی آئی اور جھٹ بند
 ہو گئی۔ یہ نہ معلوم ہوا کہ کہاں سے آئی تھی۔ بلکہ یہ بھی شک رہا کہ آئی بھی تھی یا نہیں۔ ایسی
 مشتبہ شے یمن کہلاتی ہے۔ یمن لطیف شے ہوتی ہے جو آنکھ سے دکھلائی نہ دے
 باقی چار حواسوں کے ذریعہ سے محسوس ہو یمن شے کے ساتھ دل کا بھی تعلق ہوتا ہے
 کسی شے کو کسی جس کے ساتھ شے کے بعد و درشن کہلاتا ہے اس کا جاننا پار مترم کا
 ہندو اور **अवधारण** درشن کے بعد ذرا تفصیل سے جاننا۔ مثلاً یہ کہ یہ شے سفید ہے۔
 (۲) **इहा** اس شے کو شبہ کے ساتھ یہ خیال کرنا کہ آیا یہ کوئی جھنڈی ہے۔
 یا جگن کی قطار (۳) **आदाय** اس شبہ کو بھی دور کر کے یہ یقین ہو جانا
 کہ یہ جھنڈی ہی ہے (۴) **दान** جاننا۔ اس یقین کی ہوئی چیز کو ہمیشہ یاد رکھنا اور پھر نہ بھولنا۔
 منطق میں ان چاروں قسموں کو دلیل استقراری کے چار مرحلے کہتے ہیں۔ اور ان کا نام
 مشاہدہ۔ تیاس۔ طیل استراجمی۔ اور نقدین ہے۔ جن اشیاء کو جاننا جاتا ہے۔ انکی ۱۲
 حالتیں ہیں (۱) **बहुविध्य** جو ایک ہی قسم کی بہت سی چیزیں (۲) **अवधारण** وہ
 بہت سی قسم کی مختلف چیزیں۔ (۳) **इहा** جیسی جوئی چیزیں۔ (۴)
 انی سرت **अविस्त** وہ چیزیں کا تصور واحد۔ باہر نکلا ہوا نظر آوے (۵) **लोक**
अनुसृत جو ان کی دوسرے کے دکھائی ہوئی چیز (۶) **दोष** ایسی چیز

۱۳۹۰ء ترنچ گیتانوفہ رومی (۱۴۰۰ء) ترنچ آریہ (۱۴۱۰ء) اور ت - سچے اعتقاد والا جنم آئندہ میں
 ترک اور ترنچ گیتی لینے دونوں اور حیوانات مطلق کے قالب میں تو جاتا ہی نہیں ہے
 انسانی قالب میں بھی اسی فائدہ میں نہیں پیدا ہوتا۔ غفلت نہیں ہوتا۔ کم نہیں
 ہوتا۔ بلکہ عظمت والا۔ علم والا۔ خوب صورت۔ طاقتور۔ مشہور و معروف۔ نیک صفت
 نیک خلعت۔ فارغ البال۔ دیکھی، فلاح۔ راجہ ہمارا۔ شاہنشاہ۔ زاہد۔ پارسا۔ تیر خنجر
 وغیرہ ہوتا ہے۔ دیوتا ہونے کی حالت میں اندھ ہونے کے سکھ بھوکتا ہے۔ اور
 آخر کار نجات حاصل کرتا ہے +

سمیک گیان یا سچا علم سچا گیان دھرم ہشیار کی کیفیت و ماہیت بلا افزا
 و تفریق و اختلاف جیسی ہے ویسی بڑا شک۔ و شبہ جاننے کا کام ہے۔
 گیان کی وہ قسمیں ہیں۔ (۱) بہت گیان (۲) شرت گیان (۳) اودہ گیان (۴) امن
 پر یہ گیان (۵) کیرول گیان۔ +

مست گیان کی تعریف (۱) بہت گیان وہ علم ہے جو اس غصہ اور دل کے
 زور سے ہوتا ہے۔ سمرتی۔ سنگیا۔ چٹا۔ ایسی بنود یا انومان بھی مست گیان میں داخل
 ہیں۔ گو غصہ و طغیہ نام ہونے سے غصہ و طغیہ معلوم ہوتے ہیں۔ جانی ہونی چیز کے یاد رکھنے
 کو سمرتی و حافظہ یا یادداشت کہتے ہیں۔ پہلے دیکھی ہوئی چیز کو پھر دیکھ کر پہچاننا کہ یہ وہی
 ہے سنگیا یا پہچانی بھی گیان و شناخت کہلاتا ہے۔ مقررہ حلق کو دیکھ کر گڑسی بات کا
 جاننا و یا پہچانی بات کو دلیل یا پتلا ہے مثلاً برست کے موسم میں سور ہوتے ہوئے دیکھ کر
 باگڑی کے موسم میں چیزوں کو نہ لیکر دیوار پر چڑھتے ہوئے دیکھ کر یہ نتیجہ نکالنا کہ بارش
 ہوئی۔ نشان کو دیکھ کر اصل چیز کو معلوم کرنا۔ انومان یا بھی بنودہ (دلیس ہستواجی) کے نام
 سے موسوم ہے۔ مثلاً زمین پر ہستی کے پاؤں کے نشان دیکھ کر یہ معلوم کرنا کہ یہاں سے
 باقی گزرا ہے۔ موسمی کو دیکھ کر یہ معلوم کرنا کہ یہاں آگ ہے۔ وغیرہ وغیرہ +

ہوسنے پر جب چونکا یہی طاقت ماحول چھوٹے۔ کہ دو گھنٹیا کر موس کی سختی میں ایسا
 فوقی کرتے جیسے کہ دھت کی سختی اور ہسکی ہیل کی سختی میں ہے۔ جو بدخت پر ہوتی ہے
 اور گھنٹیا کر موس کی تیزی کو ایسا گھنٹے کہ اس میں نہ ہر پہل اور نیم کی کر دو اہمیت
 میں بد رفت ہے ایسا فرق رہ جاوے تو ایسی طاقت کے حاصل ہونے کو پر لوگ
 بسببی کہتے ہیں (۵) کرن لبدھی۔ جذبات کی کمزوری سے روحانی خرابی کا
 پیدا کرنا۔

سبب درشن: سچا عقلاور گیان (علم) اور چار تر دھم (ہر دو سے افضل ہے۔
 درشن چار ہے اور گیان دو چار تر شلخ اور پھول پتے ہیں جیسے بدون جڑ کے شلخ اور
 پھول خیمہ ناجو ناممکن ہے۔ ایسے ہی بدون اعتقاد کی درستی کے علم و عمل کی درستی
 ناممکن ہے۔ سچے اعتقاد کے ہوئے بدون شاستروں کا جاننا۔ جیسی جیسی ریاضتیں
 کرنا سب فسون ہے جسکے سچا اعتقاد ہوتا ہے۔ اس کے منہ جڑ ذیل اسم کر مر پر کرتیوں کا
 بندہ نہیں ہوتا (۱) تنہیات (۲) ہرنگ شستھان (۳) پننگ بند (۴) سچا لنگ شگھن
 (۵) ایک بندھی (۶) شتھار (۷) آتاپ (۸) سوکھتر (۹) اپریا پت (۱۰) مہے اندری
 (۱۱) چراندھی (۱۲) چتراندھی (۱۳) سادو ارن (۱۴) رنگ گت (۱۵) رنگ گیتانو پودی
 (۱۶) رنگ آوی۔ دیہ سو پر کرتیاں تنہیات کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ باقی ۲۵ پر کرتیاں۔
 اثنافونڈھی کی وجہ سے ہوتی ہیں (۱۷) اثنافونڈھی کرو دھ (۱۸) اثنافونڈھی مان
 (۱۹) اثنافونڈھی پایا (۲۰) اثنافونڈھی لوبھ (۲۱) ستیاں گرو ہی (۲۲) ہندانتہ را۔
 (۲۳) چچلا پر چلا (۲۴) مد بجاگ (۲۵) دو سو (۲۶) انو سے (۲۷) نیر کرو دھ پری شتھان
 شستھان (۲۸) گوبک شستھان (۲۹) کوبک شستھان (۳۰) باداج شستھان
 (۳۱) پکھنا لوج شگھن (۳۲) لوج شگھن (۳۳) ارو دھنا لوج شگھن (۳۴) کیلک
 شستھان (۳۵) اپست ہار گت (۳۶) اٹھری پن (۳۷) بیچ گوت (۳۸) تیچ گت

طرح کی بیماری ہے۔ بیماری کے دور ہونے کے تین درجہ ہوتے ہیں۔ ایک بیماری کا ظاہر طور پر ہٹ جانا اگر اس کے ٹم کا ناش نہ ہوتا۔ اور اس کے پھر آجانے کا اندیشہ رہتا ہے آپ سم کہتے ہیں۔ دوسرے اس کے سبب کا کچھ دھبہ ہو جاتا اور کچھ باقی رہتا ہے اس کو چھ آپسم کہتے ہیں۔ اور بالکل دور ہو جانے کو "چھ" کہتے ہیں۔

سنگسی جو اناد سے آئے کرموں سے بندھا ہوا ہے جس کے نام یہ ہیں (۱) گینا (۲) (۳) دیشنا (۴) انتر (۵) موہنی (۶) ایو (۷) ہیدی (۸) گوترو (۹) نام۔

انہی اقسام اور تشریح و توضیح پہلے بیان کر چکی ہے۔ ان میں سے موہنی کرم کی ایک نوع جو درشن موہنی کہلاتی ہے اس کی تین پرکرتیاں (۱) متھیات (۲) سمیکت متھیات (۳) سمیکت پرکرت متھیات۔ اور موہنی کرم کی دوسری نوع جو رجموہنی ہے اس کی چار پرکرتیاں (۱) انتا نو بندھی کروہ (۲) انتا نو بندھی مان (۳) انتا نو بندھی مایا (۴) انتا نو بندھی لوبھ۔ یہ سات پرکرتیاں سمیکت ہونے میں ملتی جلتی ہیں۔ ان کے آپسم ذکر رہی اس سے آپ سمیکت اور چھ آپسم (درینی حالت) سے چھ آپسم سمیکت ہوتی ہے اس لیے آپسم سمیکت کا دوسرا نام ہیدک سمیکت بھی ہے۔ پہلے جو کہ آپسم سمیکت ہوتی ہے۔ پھر چھ آپسم۔ اور پھر چھ ایک پٹ

سمیکت کے حاصل ہونے کے پانچ موقع ہیں جو پانچ لبدھی کہلاتے ہیں ان

چھ آپسم لبدھی لینے ایسا موقع کہ جس پر مندرجہ بالا آٹھ کرموں کی تمام اچرست پرکرتیوں کی طاقت لمحہ بہ لمحہ روبرو غفلت ہوتی ہے (۱) بشد لبدھی۔ جسے آپسم لبدھی بھی کہتے ہیں کی وجہ سے اس کا بیدنی و خبر و مشہد پرکرتیوں کا بندہ ہو جاتا ہے۔ ان سب پرکرتیوں کے بندہ کے سبب اس کے خیالات پاک ہوتے ہیں۔ اس کا نام بشد لبدھی ہے۔

(۲) دیشنا لبدھی۔ چھ درجہ۔ نو پدارتھ کے آپدیش کرنے والے آچاریہ (عالم) کا غنا اس کے آپدیش کار بننا (۳) پرکرت لبدھی۔ متذکرہ بالا تینوں لبدھیوں کے حاصل

کے دس انگوں سے۔ دھرم آتما پرشوں سے محبت رکھتا ہے۔ ان کا وقت کیل تماشوں میں نہیں گزرتا۔ بلکہ وہ کتب مقدسہ کے مطالعہ میں صرف ہوتا ہے۔

(۲) نہید۔ ترک خواہشات نفسانی۔ سمیک درشتی نادان ہرن کی طرح دنیاوی اشتہار کو جسے اب کی مانند ہیں۔ پانی نہیں سمجھتا۔ اور مست ہامتی کی طرح خواہشات کا غلام ہو کر فار میں نہیں گرتا +

(۳) آتم نندا (خود جوئی) سمیک درشتی (صادق الاعتقاد) اپنے گناہ بد اخلاقی و ترک نیک اخلاقی پر اپنے آپ کو برا جانتا ہے۔ اور یہ سمجھتا ہے کہ اس قالب انسانی کا ایک لمحہ بھی جو بدون دھرم کے گزرتا ہے۔ بڑا ہے۔ بڑا ہے +

(۴) اگر ہا۔ اپنے عیوب اپنے گرو یا بزرگ کے پاس بیان کرنا۔ ایسا کرنے سے آئندہ عیوب کرنے سے بچتا ہے۔

(۵) آپ سم۔ مضہ۔ منجھو بدکاری۔ طبع۔ الفت۔ نفرت۔ شہوت۔ دشمنی۔ راستی۔ این جذبات کا کلیہ ترک کرنا تو نامکن کے برابر ہے۔ مگر سمیک درشتی میں یہ باتیں بہت ہی کم درج میں پائی جاتی ہیں +

(۶) بھگتی آسنکنا پنچ پریشی۔ کلام مقدس۔ جن بہاتما۔ دس لکشن دھرم۔ دھرم آتما پرش۔ تارک النیا انسان کی تعریف و توصیف۔ تقسیم و تکریم میں محویت اور دھرم میں بچی شردھا +

(۷) واسل۔ نیکدل۔ دھرم آتما پرشوں سے خصوصاً اور عام لوگوں سے عموماً محبت سے برتاؤ کرنا۔

(۸) اونیپا۔ چوں قسموں کے جانداروں پر دھرم +

سمیک (صادق الاعتقاد) تین طرح کی ہوتی ہے (۱) آپ سمیک (۲) چھوپ سمیک (۳) چھاپک سمیک۔ نہیات کے دھرم کا نام سمیک ہے۔ نہیات ایک

گوشا سترود ہے جس میں عشقیہ معنائیں ہوں۔ یا شکار کتھا۔ یا کتھا۔ استری کتھا ہو
 یا ستر۔ منجر۔ منتشر۔ بستی کرن۔ اچاٹن۔ بے زبان جانوروں کی قربانی۔ گیگ۔ ہوم۔ دفعیہ
 ذکر ہو۔ یا جو گدیو کی پرستش۔ گو دھرم کی اشاعت کراٹے والا ہو۔ سچے اعتقاد والا ایسے
 شاستروں کو نہ تصنیف و تالیف کرتا ہے۔ اور نہ لکھتا پڑھتا و پڑھاتا ہے۔ اُسکو طبع نہیں
 ہوتی کہ میرے باپ دادا نے ایسے شاستروں کے ذریعہ ہزاروں روپے کمائے ہیں۔
 یہ خواہش نہیں ہوتی۔ کہ انکی تصنیف سے دنیا میں میری تعریف ہوگی۔ میں بڑا مصنف
 اور شاعر سمجھا جاؤں گا۔ اُس کا یہ خیال نہیں ہوتا کہ اس کتاب کے پڑھنے سے بڑا لطف
 آتا ہے۔ یہ داستان بڑی اچھی ہے۔ یہ ناول بڑا دلچسپ ہے۔ غرضیکہ سمیک درشتی
 چتہ اٹائے تن میں سے کسی کو بھی اپنے دل اور اپنی مرضی سے سخت۔ خواہش اور محبت
 سے منشا کار نہیں کرتا۔ اگر کوئی جبر و منشا کار کر اویں تو اُس سے اُس کے اعتقاد میں فرق نہیں
 آتا۔ بنجہم والا تارک الدینا تو راجہ کو۔ دیوتا کو۔ مانا کو۔ پتا کو۔ کسی کو بھی منشا کار نہیں کرتا۔
 ابرنی سمیک درشتی۔ اپنے میں سے گدیو۔ گوگرد۔ گوشا ستر کو منشا کار نہیں کرتا۔ حکام
 والدین۔ یا بدست۔ آشناؤں کی تعظیم و تحکیم حسب مراتب کرتا ہے۔ جو لوگ بنے یا
 جو مار بنے۔ یا دردم دراجی تعظیم و تحکیم کھلاتی ہے۔ سمیک درشن۔ گو دیو۔ گوگرد۔ گوشا ستر کو
 منشا کار نہ کرنے سے ہی نہیں ہوتا۔ کہ بڑے حیوانات بھی ایسا نہیں کرتے۔ بلکہ روح مادہ
 وغیرہ جو ہروں کی کیفیت و ماہیت جاننے سے ہوتا ہے۔
 سمیک درشتی یا سچے متقدم میں مندرجہ ذیل آٹھ باتیں اور بائی جانی ہیں۔ ۱۔
 سمیک درشتی کے باجمہ گن یا غاہری اوصاف کہا کرتے ہیں۔

۱۔ اسم گیگ۔ دھرم میں توجہ۔ جو شخص تمہارا درشتی یا کاذب الاعتقاد ہوتا ہے اُسکی
 توجہ دھرم میں نہیں ہوتی۔ وہ اپنے جسم کے بناؤں نگار میں۔ پرورش میں۔ زن و فرزند
 اور دولت کی محبت میں۔ نہ کاروں کی محبت میں نگار ہوتا ہے۔ مگر سمیک درشتی دھرم

آٹائے تن کہتے ہیں۔ جو اس طرح ہیں:-

(۱) گودیو۔ کھوٹے دیو (۲) گودو۔ کھوٹے گرو۔ (۳) گوشا ستر۔ کھوٹے شاستر (۴) گودیو کو ماننے والے (۵) گودو کو ماننے والے (۶) گوشا ستر کو ماننے والے۔ سچا شر دھان ان چودوں کی جو چہ "اٹائے تن" کہلاتے ہیں۔ سنگت (صحبت) نہیں کرتا +

گودیو وہ ہے جس میں گام دشوت (کروہ و غضب) جیسے (خوف) (آچھا دھڑلش) (چھٹھا) (بھوک) (ترشاد) (پاس) (راگ) (الفت) (دویش) (نفرت) (تموہ) (محبت) (تندما) (نیند) (ہزل) (دوشی) (بلاو) (غم) (جسم) (مرن) وغیرہ دوش پائے جاویں۔ اور جو جانوروں کی قربانی سے خوش ہو +

صاوق الاعتقاد یہ خیال نہیں کرتا کہ فلاں دیوتا کی راجہ وغیرہ ہزاروں انسان پرستش کرتے ہیں۔ ہمارے بزرگ پرستش کرتے رہے ہیں۔ اگر میں اسکی پرستش نہ کروں گا۔ راجہ خفا ہو جائیگا۔ حاکم ناراض ہو جائیگا۔ ماں باپ اور دنیا کے لوگ برا مانیں گے۔ دیوتا میرے زن و فرزند کو مار ڈالے گا۔ یا بیمار کر دیگا۔ یا میرے دھن دولت کا ناش کروے گا۔ فلاں دیوتا نے اندھوں کو آنکھیں دی ہیں مفلوسوں کو دولت دی ہو فلاں دیوتا کی پرستش سے اولاد برباد ہو جائیگی۔ بیاہ ہو جائے گا۔ دھن بڑھ جائے گا وغیرہ وغیرہ +

گودو وہ ہے جس کے دل میں کہت ہو کسی سے محبت۔ کسی سے دشمنی ہو روپیہ و پیسہ۔ کپڑا و مکان وغیرہ اسباب دنیا سے محبت رکھے۔ اپنی بڑائی و دوسروں سے کرا یا جا رہے۔ میں ایسے ایسے عیوب پائے جاویں۔ سچے اعتقاد والا اسکوبہیں خوف کہ یہ ماہا گارو ہے۔ حاکم کے دین کا پیشوا ہے۔ ہزاروں آدمی اسکو اپنا رہبر سمجھتے ہیں۔ اس کے پاس نارن۔ اٹھائیں وغیرہ بہت سی دیوتا آتی ہیں۔ بدیں خواہش کہ یہ مجھ کو کمیا آگرمی۔ منطق۔ جانش۔ طب وغیرہ سکھلا دیگا۔ وغیرہ و مشکا و نیکنا

دنیا اور دین کے واسطے - لکشی کی پوجا - بیلری ڈور ہونے کے واسطے - تاناساتی کی پوجا
اولاد وغیرہ ملنے کے واسطے - چنڈی - بھوانی وغیرہ کی پوجا کرتے ہیں مگر ماوجودان کی
پوجا کرنے کے انکی اولاد و دین وغیرہ کا ناش ہوتا ہوا نظر آتا ہے - اس لئے دنیاوی
اغراض کو لئے ہونے دینے کی پوجا کرنا مناسب نہیں تو - دین - دولت - نون و فرزند - آرام
و تکلیف - سابقہ نیک و بد اعمال کا نتیجہ ہوتے ہیں - اس میں کسی دین و تاناکا کچھ اختیار نہیں ہے
اعتقاد کی درستی اور نجات حاصل کرنے کے واسطے صرف پرما کی پوجا کرنا مناسب ہے
(۳۶) کرو موثر تھا - دنیا داری کے کاموں میں جن میں بگڑا - آرنجہ اور ہنسا ہوتی ہے -

لگے ہوئے آدمیوں کو گرد مانگرائی تعلیم و تکریم کرنا - بہت سے آدمی اپنے آپ کو فقیر و وریش
کے لقب سے لقب کرتے ہیں - مگر باتھی - گھوڑے - کو کر چاکر - سب کچھ سامان دنیا داروں
کی طرح رکھتے ہیں - فاقہ - قحط - یاد آہمی و ریاضت وغیرہ اوصاف میں سے جتنی میں
ہونے ضروری ہیں - ان میں ایک بات بھی نہیں ہوتی - ایسے شخص جو خود دنیا کے دھندوں
میں پھنسنے ہوئے دنیاوی اشیاء سے محبت رکھتے ہیں - خود گمراہ ہیں ہم کو راہ نجات میں بدرقہ کا
کام نہیں دے سکتے - ایسے پاکھنڈیوں - ریاکاروں - گندم ناجو فروشوں کو گرد مانا سزا دانی ہو
آٹھ دہائی میں جگوترک کے سیک کے آٹھ انگ فی شا کتا وغیرہ پہلے بیان کئے گئے ہیں حاصل ہوتے ہیں -

آٹھ دہائی کاغور (۲) جو سیکٹ یعنی سچے اعتقاد ہونے میں جاس جہتے ہیں اور جن کا ترک
کرنا لازم ہے - یہ ہیں :-

(۱) گیان مدھ - علم کاغور (۲) تپ مدھ - زہد و تقویٰ کاغور (۳) نکل مدھ - بڑے خانان
کاغور (۴) جاتی مدھ - بڑی ذات کاغور (۵) بل مدھ - طاقت کاغور (۶) روپ مدھ - خوبصورتی
کاغور (۷) لکھ مدھ - آمدنی کاغور (۸) ادھیکار یا ایشوریہ مدھ - اختیار حکومت مال و دولت کا
غور (۹) غور کرنے کو ہر ایک مجرا جانتا ہے - بے ثبات اشیاء پر غور کرنا نادانی ہے - اس لئے حقیقت
ہیں کسی کاغور نہیں کرتا - چھ انانے تن - دھرم کے آشہے کو مانے تن - اور کوٹے آشہے

دھرم ہیں۔ چنانچہ ان کا جس طرح ہو پرکاش کرنا پرہیز کرنا ہے۔ اپنے دھرم میں از حد محبت رکھنے۔ بے لوث دے دینا یا ریاضت کرنے۔ نعل برت رکھنے۔ بلا غصہ گمان دان بھوجن دان۔ اوشد دان وابھے دان دینے۔ نیک چلن رہنے۔ بدکاری و زنا کاری۔ قمار بازی۔ شراب نوشی وغیرہ عیوب سے پاک رہنے۔ پرمانہ میں پرہی رکھنے سے عام لوگوں پر عین مذہب کی سچائی کا اثر ڈالنا۔ بڑی بڑی پوجا کرنا۔ لیکچر دینا۔ کتب تالیف و تصنیف کرنا۔ مفت ہانڈا۔ سبھا میں قائم کرنا۔ جلسے کرنا۔ وغیرہ وغیرہ کاموں کے ذریعہ سے اپنے مذہب کی بڑائی ظاہر کرنا۔ اور غلط فہمیوں کا دور کرنا وغیرہ وغیرہ سب پرہیز کرنا ہے۔

جس سے اعتقاد کو بڑی کوشش۔ تصبیحات اور چھان بین کے بعد حاصل کیا ہے۔ اس کو دوسروں پر ظاہر کرنا اور اسکی سچائی کا ثبوت دینا۔ صادق الاعتقاد آدمی کا اعلیٰ ترین فرض ہے۔

سچے اعتقاد پر مضبوط رہنے کے لئے ۲۵ ل کا دور کرنا بھی مناسب ہے جو ۳ موڑ تھا

۸ دوسرا ۹ اور ۱۰ اسے تن ہیں۔

تین قسم کی موڑ تھنا تین قسم کی موڑ تھنا (ضعیف الاعتقادی) اس طرح ہے۔

(۱) لوک موڑ تھنا۔ دنیا کی دیکھا دیکھی بلا سچ جھوٹ کی تمیز کئے۔ دیالوں۔ پہاڑوں۔ درختوں۔ جانوروں وغیرہ کو دیتا سمجھ کر پوجنا۔ قبر پرستی۔ پیر پرستی۔ ستارہ پرستی۔ آفتاب پرستی۔ آتش پرستی کرنا۔ ہناسانی وغیرہ کو ماننا۔ لنگا گوداوری وغیرہ دیالوں میں اشنان کرنے کو تپن سمجھنا۔ چاند سورج گرہن کے موقعہ پر رو پیہ پیہ حتیٰ کہ جوتک کو ان کر دینا۔ پہاڑ سے گر کر۔ یا آگ میں جل کر۔ یا آہ سے کٹ کر مرنے میں دھرم جاننا۔

(۲) دیو موڑ تھنا۔ اولاد۔ دھن۔ استری۔ وغیرہ لینے۔ اور دے۔ تکلیف۔ سوچ و فکر وغیرہ دہرے کی غرض سے دیوتا کی پوجا کرنا۔ نذر چڑھانا۔ منٹ ماننا وغیرہ وغیرہ۔

سے کھڑے اپدیش سے تنگدستی سے۔ مذہب تبدیل کر لیتے ہیں۔ بیماری کی وجہ سے ناخوردنی اشیا کھا لیتے ہیں۔ اعتقاد بدل لیتے ہیں۔ ایسے آدمیوں کو پھر راہ راست چلانا صادق الاعتقادوں کا فرض ہے +

(۷) واسئل کے سنے محبت سے برتاؤ کرنے کے ہیں۔ صادق الاعتقاد و دھرم اتنا نیک دل و نیا داروں اور گناہ سے پاک تارک الدنیاؤں کا ادب و لحاظ کرتا ہے۔ ان کو آتے دیکھ کر تعظیم سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ ان کے اوصاف بیان کرتا ہے۔ خاطر و تواضع کرتا ہے۔ اونچی جگہ بٹھاتا ہے۔ اور متعیا دھرمیوں (جموٹے اعتقاد والوں) اور پاپیوں سے بھی نفرت نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ اپنے افعال کے ذمہ دار ہیں۔ اپنے کئے کا پھل ہاؤنیٹے۔ جس انسان میں واسئل انگ ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے دیوا اپنے دھرم اپنے شاستر اور انکے ماننے اور ماننے والوں سے محبت سے پیش آتا ہے۔ مگر وہ دوسرے مذہب کے مندروں۔ عبادت گاہوں۔ شاستروں۔ مقدس کتابوں۔ عالموں سے بھی نفرت نہیں کرتا۔ کیونکہ ہر شخص اشیا کی حقیقت و ماہیت سے واقف ہو جاتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہر شخص اپنی اپنی خاصیت کے مطابق کام کرتی ہے۔ اپنی خاصیت کو چھوڑ کر ہمارے منشا کے مطابق کیسے ہو سکتی ہے۔ زہر کا خاصہ ہلاک کرنے کا ہے۔ ہم اس سے اس خاصہ کو علیحدہ نہیں کر سکتے۔ غرضیکہ واسئل انگ والا ہر شخص سے محبت سے پیش آتا ہے کسی سے بھی دشمنی و فساد نہیں کرتا +

(۸) پر بھاؤنا۔ نادان و ناواقف انسان۔ جہالت میں ایسا پھنسا ہوا ہے کہ اسکو یہ خبر نہیں ہے کہ میرا کیا سروپ ہے۔ میرے کرنے کے لائق کیا چیز ہے؟ کھانے کے لائق کیا ہے؟ چھوڑنے کے لائق کیا ہے؟ مجھے کیا چال و چلن رکھنا ضروری ہے؟ سکھ کیا ہے؟ دکھ کیا ہے؟ زن و فرزند سے میرا کیا تعلق ہے؟ چاچا۔ بچہ۔ گرو۔ دھرم کیا ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان سب باتوں کے ہٹلانے والے جین شاستر اور جین

مکالیف میں ایک طرح کا افاقہ ہے۔ اور صولئے زندگی میں چہستان ہے۔ حقیقت وان
ایسے ماضی سکھ کو سکھ نہیں سمجھتا۔ اور اس ہی سے وہ اسکی خواہش بھی نہیں کرتا۔ اور
پن۔ روپکم دھرم سادھن وغیرہ سے دنیاوی پھل کی آرزو نہیں رکھتا
(۳) نہ چکلتا۔ یعنی وہ بول و ہزار و زخم و حیر و نفرت انگیز اشیا دیکھ کر کراہت
نہیں مانگا۔ بیماروں اور دکھیاؤں کی تیار داری دل سے اور بدن کسی بدے کی
امید کے کرتا ہے +

(۴) موڑھ و ریشی۔ یعنی وہ نرک اور ترینج گئی دونوں وجوہات مطلق کے قالبہ
میں لے جانے والے متقی مارگ (جھوٹے مذہب و رسوات) اور اس متقی مارگ میں لگے
ہوئے انسان کی دل و زبان و جسم سے تعریف نہیں کرتا۔ اور انکو بھلا نہیں مانتا۔
دیوتاؤں پر نذر وغیرہ چڑھانے۔ منٹ انگنے۔ ہنساکے کام۔ قربانی دیگ وغیرہ کو نہ
میں وہرم نہیں سمجھتا۔ اور لوگوں کی دیکھا دیکھی دیو۔ گرو۔ دھرم اختیار نہیں کرتا۔ بلکہ
انکو بعد آزمائش کے مانگا ہے

(۵) آپ گوہن نام پر وہ پستی کا ہے۔ اگر کسی دھرم آتما و نیک آدمی میں کسی
وجہ سے کوئی ویش لگ گیا ہو۔ اور اسے نادانی اور غلطی سے کوئی ناکردنی فعل صادر
ہو گیا ہو۔ اور سمیک و ریشی و صادق الاعتقاد کو وہ معلوم ہو جاوے۔ تو وہ اس کو ظاہر
نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ بصداق "الانسان مرکب من الخطا و النسیان" جانتا ہے کہ انسان
سے بھول بھی ہو جاتی ہے۔ وہ عام لوگوں کی طرح دوسروں کی پر وہوری اور نکتہ چینی
نہیں کرتا +

(۶) استستی کرن۔ یعنی اگر کسی کے اعتقاد میں بوجہ نہت و مسہت بیماری
منطقی۔ کہوٹے اپدیش وغیرہ کے فرق آگیا ہو۔ تو صادق الاعتقاد اسکو پھر دھرم پر
پر قائم کر دیتا ہے۔ ہیئت سے آدمی کرہ وہ۔ مان۔ لیا۔ لوبھ۔ وغیرہ باتوں سے بڑی محبت

ہدایت کیا ہوا پیش دیا ہوا سزا و نجات سچا ہو۔ اور روح و مادہ کی کیفیت اور ماہیت درست ہو غرضیکہ اس کا اعتقاد راغ اور غیر تذبذب ہوتا ہے اور چونکہ اس کا اعتقاد راغ صحیح ہوتا ہے اور وہ اشیاء کی حقیقت و ماہیت کا حقہ جانتا ہے۔ اس لئے اس کو منہ پر جو ذیل سات قسم کا بچے (خوف) بھی نہیں ہوتا۔

سات قسم کا بچے (۱) اٹل لوک بچے۔ کنبہ وغیرہ کے لوگوں کے سر جانے۔ بچہ نہ لے اور روزگار وغیرہ بگڑنے کا خوف (۲) پر لوک بچے۔ عاقبت کا خطرہ (۳) بید نہا بچے۔ بیامنی وغیرہ تکلیف کا خوف (۴) ان رکھشک بچے۔ مرنے کا خوف (۵) اکپت بچے۔ مال و اسباب چوری ہلنے کا خوف (۶) اکسات بچے۔ اچانک کسی مصیبت و آفت میں گرفتار ہونے کا خوف (۷) مرنے کا خوف۔ کیونکہ وہ بخوبی جانتا ہے۔ کہ بھائی بند۔ زن و فرزند۔ وطن و دولت۔ آرام و تکلیف جو کچھ ملتا اور علمیدہ ہوتا ہے وہ سب کچھ نیک و بد اعمال کا نتیجہ ہے اور اٹل ہے۔ اس لئے کسی قسم کا خوف و خطر حاصل ہے (۲) فی کائنات۔ یعنی اسکو دنیاوی شکموں کی جو اس کے ذریعے محسوس کیئے جاتے ہیں۔ دنگوں سے گھر سے رہتے ہیں۔ خواہش نہیں ہوتی۔ وہ جانتا ہے کہ شکہ۔ نیک اعمال کا نتیجہ ہے۔ نیک اعمال کرنے سے خود بخود ملتا ہے۔ بدن سابقہ نیک اعمال کے ہزاروں طرح کی تجاویز کرنے پر بھی نہیں ملتا۔ نیز وہ سمجھتا ہے کہ یہ سکھ جہنم و فرزند۔ وطن و دولت وغیرہ دو سرے کے سہارے ہیں اور ان وسائل کے بگڑ جانے پر قائم نہیں رہتا متواتر اور قابل اعتبار نہیں ہے۔ پاپ کا بیج ہے۔ اور اگر اسکی اصلیت پر غور کیا جائے تو دراصل اندری سکھ۔ سکھ ہی نہیں ہے۔ بلکہ تکلیف دہ کرنے کا پاؤں ہے۔ یا سلسلہ

بچہ۔ سہا مہر پرستھانا نگ سوتھیں اسلوک بچے سے مراد انسانوں سے ہے۔ اور پر لوک بچے سے

مراد حیوانات وغیرہ۔ دوسرے چیزوں کا بچہ ہے۔

مشکہ کہ ہلا تین صفات سے موصوف دیو۔ چھ صفات سے موصوف شاستر اور چار صفات سے موصوف گرو کے سوا کسی اور سے یہ امید نہیں ہو سکتی کہ وہ اشیاء کی حقیقت و اہمیت کو ٹھیک ٹھیک بیان کرے۔ اس لئے انہوں نے جیسے سات توہیان کئے۔ نیکے اور بتلائے ہیں۔ انکو بلا کم و کاست ویسا ہی سمجھنا۔ سمیک درشن یعنی سچا اعتقاد ہے۔ جس شخص کا ویسا تھا اعتقاد ہوتا ہے اس میں مندرجہ ذیل آٹھ باتیں پائی جاتی ہیں جو سمیک کے آٹھ انگ یا سچے اعتقاد کے آٹھ اعضاء کہلاتے ہیں :

سمیک کے آٹھ انگ (۱) فی شاکنت۔ یعنی اٹکے اعتقاد میں کسی قسم کا شک

دشہہ کمزوری نہیں ہوتی۔ چنانچہ وہ دنیا میں جو بہت سے لوگوں کو ایسے دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہوئے جو ترسوں و گد اور غیرہ اسلحہ لئے ہوئے صورت کو ساتھ رکھتے ہوئے بکرا و ہینسا وغیرہ بے زبان جانوروں کی بھینٹ لیتے ہوئے۔ توہیوں و جانوروں کو ٹھیک دیتے ہوئے جو نیکے خوف۔ شہوت پرست۔ بھوکے۔ پیاسے۔ لوبھی۔ ظالم۔ غصہ در۔ مغرور۔ وغیرہ ہونے پر دل ہے۔ ایسے شاستروں کو مانتے ہوئے جو ہنسا۔ مالش خوری۔ شراب نوشی۔ زنا کاری وغیرہ کی ہدایت کرتے ہیں۔ ایسے گروؤں کی سیوا کرتے ہوئے جو پاکندھی پر گری۔ لوبھی۔ کرودھی۔ مانی۔ وغیرہ ہیں۔ ایسے دھرموں کو مانتے ہوئے جنکی روت سے یک۔ ہوم۔ قربانی وغیرہ۔ ہنسا کے کام کرنے سے ہیشت و نجات ملتی ہے۔ دیکھتا ہے تو اس کے دل میں ذرا بھی یہ خیال نہیں گذرتا۔ کہ شاید ایسے دیوتاؤں کے ماننے۔ ایسے شاستروں کے سننے۔ ایسے گروؤں کی سیوا کرنے میں کچھ فائدہ ہو۔ یا شاید ان کا بتلایا ہوا

بدن سد بانوں میں جن میں خود ان کرنے سے سمیک پیدا ہوتا ہے کسی طرح کا شک و شبہ نہ کرنا کہ آیا وہ سچ ہیں یا جھوٹ شاکا کہلاتا ہے۔ سمجھنے کے واسطے بھا کرنا۔ ان کے اعتراض کا طفا اور زیادہ علم دار سے چھنا شاکا نہیں ہے +

ترجمہ :- سچا کردہ ہے جس میں چار گن ہوں (۱) خواہشات نفسانی سے بریت۔
 (۲) چھوٹے قسم کے جانداروں کو نقصان پہنچانے والے کاروبار سے بریت۔ (۳)
 اندرونی و بیرونی پرگڑ سے بریت (۴) گیان۔ و حیان۔ تپ لینے معرفت و مراقبہ۔
 و ریاضت میں محویت۔

چھ قسم کے جاندار جن کو سچا کردہ نقصان نہیں پہنچاتا یہ ہیں (۱) خاکی (۲) بادی
 (۳) آبی (۴) آتش (۵) نباتاتی جن کو ستارہ یا ایک حواسی یا جانداران غیر متحرک
 کہتے ہیں (۶) حواسی سے لیکر پانچ حواسی تک جو جگم یا متحرک کہلاتے ہیں۔
 پرگڑہ جن سے سچا کردہ بری ہوتا ہے ۲ قسم کی ہے۔ چودہ اندرونی۔ اور
 دس بیرونی۔

اندرونی پرگڑہ کی تفصیل۔ (۱) استیاء۔ اعتقاد کا ادب (۲) استری یا پریش
 یا نپنسک ہیدہ خواہش مادیہ و نرنیہ و مہانتانہ (۳) ناگ و لغت (۴) دویش۔ نفرت
 (۵) ماسیہ و مہشی۔ مخول۔ (۶) رتی۔ اشتیاء پسندیدہ کے حاصل ہونے کی آرزو۔
 (۷) ارتی۔ اشتیاء نا پسندیدہ کے دور رہنے کی خواہش۔ (۸) شوکن۔ فکر (۹) بے۔ خوف
 (۱۰) جوگسپا۔ حسد و کراہت (۱۱) کردودہ۔ غصہ (۱۲) مان۔ غرور (۱۳) مایا۔ ریاکاری۔
 (۱۴) لوبھہ۔ طمع +

بیرونی پرگڑہ کی تفصیل۔ (۱) چھتیر۔ زمین (۲) وستو۔ مکان وغیرہ۔ دیگر اشیاء
 (۳) ہرن۔ سکہ (۴) سورن۔ سونا (۵) دھن۔ گائے بھینس وغیرہ چار پائے۔ (۶)
 دہانیہ۔ اٹل (۷) اسی۔ کینیز (۸) داس۔ خدمتگار (۹) کوٹھ۔ کپڑے (۱۰) بھانڈہ
 برتن سویتا مہر شاستروں میں نمبر ۷ سے ۱۰ تک اس طرح لکھے ہیں (۱) ٹوپہ۔ داس
 داسی۔ (۲) چوپہ۔ مویشی۔ (۳) شین آسن۔ چار پائی بستر (۴) بان۔ رختہ گاڑی۔
 یا سواری وغیرہ +

(۹) موت (۱۱) تکلیف (۱۲) غرور (۱۳) تعجب (۱۴) خواہش (۱۵) پسینہ (۱۶) نیند۔

(۱۷) بیماری (۱۸) غم (۱۹) جہنم +

سرگدیہ اسکو کہتے ہیں جو چھ درجیہ یا چھ ہر (۱) روح (۲) پدھل = مادہ (۳) و حرم = وہ شے جو روح یا چھ گل کو متحرک کرنے میں مدد کرتی ہے (۴) آدھرم جو ان کو ساکن ہونے میں سہارا بنتی ہے (۵) کال۔ وقت (۶) آکاش۔ ظلاگی ہر ایک خاصیت و حالت کو جزانہ ماضی میں تھی۔ حال میں ہے۔ اور مستقبل میں ہوگی۔ یک نکتہ جانتا ہو۔

پہم ہمت او پدیشک اسکو کہتے ہیں جو ہر ایک کو اس کے فائدے کی کیفیت دیوے چونکہ ہر جیو کا فائدہ اس میں ہے کہ وہ سنار کے دکھ سے رہائی پا کر نجات حاصل کرے اس لئے پہم ہمت او پدیشک وہی ہے جو جیو کو وہ تباہ و برباد سے۔ جن کے تباہیہ اسکو نجات حاصل ہو۔ آپت کو ہی دیو کہتے ہیں۔ چنانچہ دیو ایسا ماننا چاہیے جس میں مذکورہ بالا تین باتیں پائی جائیں۔

अप्रोचन मनुष्यं दयमदृष्ट

سچے شاستر کی شناخت

द्विरोधकं

सुखे पदेश कृतसार्धं शास्त्रं कापयद्युक्तं

ترجمہ :- سچا شاستر وہ ہے جس میں چھ باتیں پائی جائیں (۱) آپت کا کہا ہوا ہو۔ (۲) جس میں اعتراض کی گنجائش نہ ہو (۳) تنیکش الزامان (ثبوت بدیہی و قیاسی) کے خلاف نہ ہو (۴) ہر شے کا بیان دیسا ہی کرنا ہو جیسی کہ وہ ہے۔ (۵) ہر ایک جیو کو فیض پہنچانے والا ہو (۶) جو شے مذاہب کا مد کوئے والا ہو۔

سچے گرو کی پہچان

विद्यया साधरातीतो निसरम्भो परिगतः :

ज्ञान ध्यान तपो रक्त सप्तस्थी स प्रशस्येत

شرع کر دے کہ آلف کا نام ہے اور تے کا نام آلف کیوں نہیں ہے تب تک اس کو علم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کسی چیز کے علم ہونے سے پہلے اس کو محقق علم و ماہر علم کے قول اور سچی علمی کتب کی تحریر پر اعتقاد کرنا مناسب ہے۔ کیونکہ اعتقاد بنیاد ہے۔ اور علم عمارت ہے۔ عمارت سے پہلے بنیاد کا رکنا ضروری ہے۔ یہ تحقیقات بعد میں ہو سکتی ہے کہ آیا یہ بنیاد پختہ ہے۔ یا کمزور ہے۔ اعتقاد و ہر کم کی بنیاد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سو تر میں درشن دا اعتقاد کو گیان و علم سے پہلے رکھا ہے۔ اعتقاد سچا و جھوٹا دونوں قسم کا ہو سکتا ہے۔ اس لئے سچے اعتقاد کے لئے اعتقاد کے منبع کا سچا ہونا ضروری ہے۔ ان سات تئوں کا سچا اعتقاد بدون سچے دیو۔ سچے گرو اور سچے شاستر کے نہیں ہو سکتا۔ لہذا رتن کنڈ شراد کا چار صنف شرعی سمٹ بھدر رسوامی میں سمیک درشن کی قرین اس طرح کی ہے۔

प्राश्नन पर्माध्यानात् प्राग्म तथाभता
मि सुद पोट नम्रागे समक देश नम्ययन
ترجمہ سچے آپت (دیو)، سچے گرو اور سچے شاستر کا اعتقاد جو آٹھ انگ والا ہو۔ اور تین موڑ مٹا اور آٹھ مد سے مبرا ہو۔ وہ سمیک درشن یا سچا اعتقاد ہے۔
سچا آپت کس کو کہتے ہیں اب سچے آپت کی شناخت بتلاتے ہیں۔

प्रोसुतो धिन्न दोषेण सर्वज्ञे नपापोशित
भवि त्वयं म्विगेतनाम्यथा प्रखत भवेत
ترجمہ آپت وہ ہے جس میں تین گن (وصف) ہوں (۱) نردوش۔ مبرا از عیوب و کمزوری (۲) عالم کل یا مبرا دان (۳) پرم ہتو پدیشک۔ نامع نیک ووش جن سے آپت مبرا ہونا چاہیے ۱۸ ہیں۔ تفصیل اس طرح ہے۔
(۱) بھوک (۲) پیاس (۳) آفت (۴) فقرت (۵) سوہ (۶) خوف (۷) فکر (۸) ضعیفی

ہما سو تر میں کہا ہے۔

सम्यक् दर्शनं ज्ञातुं चार्ता ब्राह्मण मोक्षमार्ग ॥ १ ॥

سمیک درشن۔ سمیک گیان۔ سمیک چارتر کا اکٹھا ہونا ہی راہ نجات ہے۔ انہی کو صدق عقیدت۔ صدق علم۔ صدق عمل یا رستی اعتقاد۔ رستی علم۔ رستی عمل یا راسخ الاعتقاد کہتے ہیں۔ بلخ اعلیٰ بلخ اعلیٰ بلخ اعلیٰ مارگ۔ گیان مارگ۔ اور کرم مارگ کہتے ہیں۔ مگر بات اتنی ہے کہ دیگر مذہبوں میں سے بعضوں نے صرف بلجنتی مارگ کو۔ بعضوں نے بلجنتی اور گیان کو۔ اور بعضوں نے صرف گیان کو موکش کا ذریعہ مانا ہے۔ مثلاً پورانک صرف بلجنتی سے مکتی مانتے ہیں۔ مہانک کرم آچارک وغیرہ سے سمکھ۔ ویدانت۔ وشیشک۔ نیائے صرف گیان سے یوگ درشن کے کرنا پانچویں رشی صرف یوگ سے۔ مسلمان جیسا فی صدق عقیدت و عمل یعنی ایمان و دین سے نجات حاصل ہونا مانتے ہیں۔ لیکن جین مذہب کا اُپدیش ہے کہ جب تک سمیک درشن (سچا اعتقاد) سمیک گیان (سچا علم) سمیک چارتر (سچا عمل) تینوں نہیں ملتی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جین مذہب میں ان تینوں کو رتن تریہ یا تین رتن کہتے ہیں۔ ان ہی تینوں کا ٹکڑا ہم اس باب میں کرینگے۔ سات تترؤں (جیو۔ اجیو۔ آشرو۔ ہند۔ شیز۔ نرجوا۔ موکش) کی کہ جن میں دنیا اور دنیا کی سب چیزیں۔ و ہرم۔ کرم وغیرہ سب کچھ آگیا ہے۔ کیفیت و ماہیت کو خوب تحقیقات کے بعد مفصل و مشہج جیسی ہے۔ ویسی جاننے کا کام سمیک گیان یا سچا علم ہے۔ اور اس تحقیقات سے جانے ہوئے پر پختہ اعتقاد کرنا سمیک درشن یا سچا اعتقاد یا ایمان کہلاتا ہے۔ اور پھر اس جانے ہوئے اور اعتقاد کئے ہوئے پر پورا پورا عمل کرنے کو سمیک چارتر یا سچا عمل و چلن یا دین کہتے ہیں۔

اگر کسی چیز پر اعتقاد کرنے سے پہلے اس کا کھد علم حاصل کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ مگر چونکہ علم پہلے اعتقاد کئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ جب تک مجتہدی۔ استاد کے اس کہنے پر کہ جس حرف کا نام الف ہے اور اس کا اب اعتقاد نہ کرے۔ اور اس بات کی بحث

موافق رہتی ہے۔ اور چونکہ نجات یافتہ روح مادی جسم اور مادی اعمال سے مخلوق نہیں رہتی۔ اور نہ اس کو کسی قسم کی خواہش باقی رہتی ہے کیونکہ خواہش کا ہونا ہی تو دکھ تھا۔ جبکہ دور کر کے نجات حاصل کی ہے اس لئے وہ مادی دنیا میں جس سے اس نے ربانی پائی تھی بھگتی نہیں پھرتی۔ وہ بوجہ گیان مجسم ہونے کے خوب جانتی ہے کہ دنیا وہی قید خانہ ہے جس سے جبری مشکل سے ربانی ملی ہے۔ اس لئے وہ اس کا پھر منہ دیکھنا نہیں چاہتی جو لوگ نجات یافتہ روح کا ”دنیا میں پھرنا“ جتلاتے ہیں وہ روح کے اصلی سروپ کو نہیں سمجھتے۔ وہ روح کو ایک ایسا عوامی قیدی سمجھتے ہیں جو بہت عرصہ قید خانہ میں رہنے کی وجہ قید خانہ سے مانوس ہو جاتا ہے۔ اور ربانی کے وقت دوسرے قیدیوں سے کہتا ہے کہ بھائی میری جگہ اسی طرح رہنے دینا۔ میں بہت جلد پھر تمہارے پاس آ جاؤں گا۔ اور قید سے پھر باہر نکلتے ہی کوئی خلاف قانون کام کر کے اور گرفتار ہو کر قید خانہ کی ہوا کھاتا ہے۔

ناظرین! اس مسئلہ کے حتمی نتیجہ پر آپ خود اپنے دل میں غور فرما سکتے ہیں۔ اس طرح اس باب میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ جیو اور مادہ کا تعلق کرم کی وجہ سے ہے۔ کرم جیو کو سنسار میں گھماتا ہے۔ مادہ اور جیو کا تعلق اگرچہ مادی ہے مگر سائنس ہے۔

جیو کو کرم سے ربانی

سمیک روشن۔ سیمیک گیان۔ سیمیک چار تکے اکٹھا ہونے سے ملتی ہے۔ اس ہی ربانی کا جام وہ کمیتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ وہ کمیتی جس کا بیان گورچکی ہے اور جبکہ ہر شخص حاصل کرنا چاہتا ہے اور جبکہ ہر ایک مذہب نے چار پرشار عقول دہرم۔ ارتھ۔ کام۔ موکش ہیں پرم پرشار تھ یا اعلیٰ مقصد انسانی قرار دیا ہے۔ کس طرح حاصل ہوتی ہے۔ شری اور ماسوا کی کرسن تھوار تھ۔

نام سے ظاہر ہوتا ہے کوئی پتھر کی چٹان یا شہر نہیں ہے۔ جس پر یا جس میں کت یافتہ جیو
 بود و باش رکھتے ہیں۔ بلکہ الفاؤں مثلاً اور پور صرف جگہ کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں
 جہن مت میں کت یافتہ روجوں کے رہنے کی جگہ دنیا سے علیحدہ سب سے اونچے طبقہ
 پر قرار دی ہے اور یہ سائنس اور علم کے مطابق ہے۔ کیونکہ روج لطیف ترین شے ہے
 جب تک اس کے ساتھ کثیف اعمال اور جہم رہتے ہیں ذہنی سنساری حالت میں،
 تب تک وہ اسکو دنیا سے دوس سے اوپر کی طرف جانے نہیں دیتے۔ اور جب انکا تعلق
 چھوٹ جاتا ہے تب پھر کوئی شے روج کو روکنے والی نہیں رہتی۔ کثیف شے ہمیشہ نیچے
 اور لطیف شے اوپر جا کر کرتی ہے۔ روج دنیاوی اشیاء سے لطیف ترین ہے اس لئے
 اس کا سب سے اونچے جانا اور رہنا مناسب اور درست ہے۔ مگر اگلی سورتا دھیائے وا
 سورتا دے میں کرم سے چھوٹنے کے بعد اوپر کی طرف جانے کی چارہ جو بیان کئے ہیں
 پورٹ پر یوگ یا بیاس جیسے کہا کا چاک ڈنڈے سے پھر انا بند کر کے بعد میں چلتا
 رہے۔ تیسے ہی جیو پہلے جوا پر جانے کا بیاس کر رہا تھا اسکی وجہ سے اوپر جاتا ہے۔
 آشٹک نیچے سے جیسے مٹی سے بھرا ہوا تو بنا پانی میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے یعنی دور ہوتا
 ہے پھر اوپر چلا آتا ہے۔ اسی طرح جیو کرم سے علیحدہ ہو کر اوپر جاتا ہے۔

تندرہ رہت ہوئے سے جیسے ازنا کا بیج جو ڈوسے میں بند تھا جب ڈوڈا سو کہ کر بھٹ جاتے
 پونج اونکے اچلتا ہے۔ ویسے ہی جیو کرم بندہ سے رہت ہوئے پر اوپر جاتا ہے۔

گنی پڑام۔ جیسے آگ کا سہاؤ اوپر جانے کا ہے۔ ویسے ہی جیو کا سہاؤ اوپر جانے کا ہے
 مگر اس پر اعتراض ہو سکتا ہے کہ ایسا ماننے سے روج ایک مقامی اور مقید ہو جاتی ہے۔

یہ غلط فہمی اور غلط فہم ہے۔ کیونکہ جب کوئی لطیف شے نیچے رہے ہی نہیں سکتی۔ اور جب تک
 اس کے ساتھ کثیف شے کو نہ لایا جائے تب تک نیچے نہیں آسکتی۔ پھر یہ سمجھ کا قصور ہے

کہ آں آواز کو گنی کی حالت میں مقید مانا جائے۔ جہاں وہ اپنے سہاؤ و خاصیت کے

میں ابدی نجات سے بچنے ایک درجہ سرگ کا نام ہے جو دو قسم کا نام ہے۔ سرگ ادنیٰ جہاں اندری بھوگ ہیں۔ اور سرگ اعلیٰ جہاں صرف مانسک بھوگ ہیں۔ ان ادنیٰ و اعلیٰ بھوگوں کے بھی کئی کئی درجے ہیں۔ جتنی تشریح جین شاستروں سے معلوم ہو سکتی ہے۔ ان سرگوں کے مختلف درجوں میں برج کا عرصہ قیام دھرم بھی کم و بیش ہے اور نیاوی عمر سے بہت زیادہ ہے۔ چنانچہ اعلیٰ سے اعلیٰ سرگ میں جو کی عمر ساٹھ لاکھ کر کے ہے جو آریہ سلج کی مکتی کے عرصہ سے بھی بہت ہی زیادہ ہے۔ ان سرگوں میں جو کو اپنی مدت العمر ختم کر کے پھر دنیا میں آنا ہوتا ہے۔ جیسا کہ آریہ سلج مکتی واپس آنا مانتی ہے۔ مگر یہ اصل مکتی نہیں ہے سنساری حالت ہے۔ مکتی صرف وہی ہے۔ جہاں سے روح واپس نہیں آتی۔ آریہ سلج مکتی سے واپس آئے ہیں۔ وہیل پیش کرتی ہے کہ مکتی نیک اعمال کرنے سے ملتی ہے۔ اعمال محدود ہیں۔ اس لئے ان کا نتیجہ غیر محدود نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ سرگ کی نسبت میں یہی کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ نیک اعمال سے سرگ ملتا ہے جس میں عرصہ قیام محدود ہے۔ اصل مکتی اعمال کا نتیجہ نہیں ہے۔ کیونکہ اعلیٰ مکتی اس وقت حاصل ہوتی ہے جس وقت کسی فعل کا بھی نتیجہ جھگٹنا پاتی نہیں رہتا۔ بلکہ حالت بزرگ (مراقبہ) میں دل جو ہم زبان کی تحریک کو جس سے نیک و بد اعمال سرزد ہوتے ہیں، روکنے سے پہلے ایسی حالت میں رہنے سے جس میں ایسے کرم جن کو کہنا چاہیے گئے ہی نہیں جاتے۔ گویا مکتی کرموں کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ کرموں کے نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔

بعض ناواقف جین مت کی مکتی کے مقام سدھ شلاہ اور اس کے نام شب پر پڑھنے لگا کر کہتے ہیں۔ ہم اس کے متعلق ناظرین کو آگاہ کرتے ہیں کہ سدھ شلاہ اور شب پر جیسا کہ ان کے

ملا سار کے جہاں جین شاستروں میں یوحانی ہے وہ تو بہت ہی زیادہ ہے لیکن اگر ملکہ۔ اگر کے عام معنی لئے جاویں جیسا کہ علم صاحب نے لکھا ہے تو یہی ۲۲ سال کے معنی..... ۳۳ سال کا عرصہ ہے اور آریہ سلج کی مکتی کا معیار مدت..... ۴۱۱۰۴۰۰ بی سال ہے

ماننا ہے۔ جب روح ہی کوئی چیز نہیں۔ تو کتنی کس کی؟

جین مت ایسی ہمارے کتنا دکھ سے باطل ہری ہے۔ بدودہ مت کے مطابق جو کتنی
اس ہی زندگی میں مٹی ہے۔ وہ جین مت کی ترو سے جو کو کیوں گیان حاصل ہونے کی
حالت ہے۔ ایسی حالت میں جیو جیون مکت یا سکل پر ماننا یا ایٹور کہلاتا ہے۔ اس میں گھانا
کرموں کی صرف چند پر کرتیاں باقی رہ جاتی ہیں۔ ایٹور کا اپدیش دینا۔ ایسی ہی حالت
میں رہتا ہے جو لوگ ایٹور کو زاکار۔ اور سرب دیاپک ہوتے ہوئے ویہوں کا اپدیش دینے
دراستہ ملتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ اپدیش بغیر تاتوہ زبان وغیرہ اعضا کے نہیں ہو سکتا جو
پدرانک مت کی سالوک مکتی لینے چیشور کے مقام میں بدودہ باش رکھنا جین مت میں
مانا ہی جاتا ہے۔ بیشک جیو اتاکتنی کو حاصل کر کے موکش استھان میں جو رہتا مینے مکت
یافتہ جیوؤں کے رہنے کی جگہ ہے رہتا ہے۔ جین مت میں جیو اتا اھ پر ماننا میں صرف
حالت کا فرق ہے۔ یعنی سناری جیو جیو اتا کہلاتا ہے۔ اور مکت یافتہ پر ماننا سا مہیپ
مکتی لینے ایٹور کے نزدیک مثل خادم کے رہنا۔ اگرچہ وہ حقیقت مکتی نہیں ہے۔ لیکن شاید
اس سے یہ مراد ہے کہ جو پریشد کے نزدیک مثل خادم کے رہتا ہے۔ چونکہ اسکی مکتی لادہ کی
ہے۔ اس لئے گویا وہ مکتی میں ہی ہے۔

سلخ مکتی جین مت میں کسی طرح نہیں مانی جاتی۔ ویسے سناری جیو اتا کو نہایت
یافتہ پر ماننا کا جھوٹا جانی بوجہ اس کے کرم کے آلودہ ہونے کی حالت کے تدار
دے سکتے ہیں۔

سیلخ مکتی۔ ایسی ہے۔ جیسی ویدانت مت کی مکتی جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔

صیائی مت کی مکتی پورانک مت کی سا مہیپ مکتی جیسی ہے۔

دام ملک اور اسلام کی مکتی لذات۔ محسوسات کے حصول کی ہے۔ اور اریہ سلج کی
مکتی جو انبیا سکھوں کی ہے۔ وہ جین مت کے ادنیٰ و اعلیٰ شرک ہیں۔ جین مت

بہر گناہ اور پھر دنیا میں اگر دکھ نہیں اُٹھانا۔

ویدانت مت کے مطابق جو روح کا برہم میں تحلیل ہونا۔ کتنی بتلایا ہے یہ پہلو بھی
جین مت کی گنتی میں پایا جاتا ہے۔ وہ کیا ہے؟

جین مت میں ایسا کہا گیا ہے کہ جتنے جیو کتنی کو فائز ہوتے ہیں۔ سب کے گیان
وسکھ وغیرہ اوصاف یکساں ہوتے ہیں اور وہ سب سیدھا آدستھا کو پراپت ہو جاتے
ہیں۔ یاد دوسرے الفاظ میں یوں کہو گا ڈھنڈھ **سب سب سب** یا برہم میں بھاتے
ہیں۔ سنساری حالت میں جو گیان اور سکھ وغیرہ اوصاف میں کمی بیشی ہتی وہ سب
مٹ جاتی ہے۔ ناظرین غور کریں کہ سائنس کے مطابق کوئی ہستی رکھنے والی شے
کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ حالت تبدیل البتہ کرتی ہے۔ اس حالت کی تبدیلی کو ظاہر
میں اُس شے کا نامش قرار دیتا ہے۔ مگر باریک بین اور حقیقت دان خوب جانتا ہے
کہ وہ شے نیست و نابود نہیں ہوتی۔ مثلاً مصری کی ایک ٹولی کو اگر پانی میں ڈالا جائے
تو وہ ظاہر میں کی نظر میں نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ مگر باریک بین سمجھتا ہے کہ اسکا
ایک ذرہ بھی ضائع نہیں ہوا۔ سب کچھ پانی میں موجود ہے۔ چنانچہ ویدانت کا یہ مسئلہ
کہ جیو کتنی حاصل کر کے برہم میں گئے دھیلیں رہ رہ جاتا ہے۔ شے کی ظاہری صورت کے
لحاظ سے ہے جیسے مصری کی ٹولی پانی میں گھل کر اپنی غٹوس حالت کو چھوڑ کر پانی
روپ ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی جیو کتنی کو فائز ہو کر اپنی کثیف حالت اور محدود علم و صفات
ترک کر کے گاڈ ڈھنڈھ۔ یا سیدھا آدستھا یا برہم میں مل جاتا ہے۔ اور جیسے مصری درحقیقت
ضائع نہیں ہوتی۔ اسی طرح جیو کی اپنی ہستی بھی ضائع نہیں ہوتی۔

ناشک مت کا روح کے مادے میں مل جانے کا مسئلہ جین مت میں نہیں پایا
جاتا درحقیقت ناشک روح ہی کی ہستی سے انکار کرتا ہے اور روح کو مادہ کی ایک حالت

ہے۔ اس پر نازا دی کا اطلاق نہیں آسکتا۔

عیسائی مت کی نجات بھی پورے ایک مت کی سائب کتی جیسی ہے۔

وام مارگ میں لذات، محسوسات کے حاصل ہونے کو کہتی جاتی ہے۔ مگر یہ کہتی ہے اور آزادی کیسی۔ یہ لذات محسوسات ہی تو دنیا میں دکھ کا بیج تھے۔ یہی نجات میں بھی قائم ہے لہذا یہ کہتی ہے اور نجات ہی نہیں۔

اہل اسلام کی کہتی وام مارگ کی کہتی کی مانند ہے۔ اور وہ بھی کہتی کہلانے کی مستحق نہیں۔ آریہ سلج کی کہتی ایک عجیب اور نرالی ہی کہتی ہے۔ اسکی منہ سے جیسا جیو دنیا میں محدود علم، محدود صفات والا تھا۔ ویسے ہی کہتی حاصل کر کے بھی محدود علم اور محدود صفات والا رہتا ہے۔ اور خواہش۔ محبت۔ نفرت۔ دیکھنا۔ چکھنا وغیرہ جو باتیں دنیا میں تھیں۔ وہ سب کچھ قائم رہتی ہیں اور جسم بھی بشکل ارادہ کے رہتا ہے۔ پھر نجات اور نازا دی کس سے ملی۔ سب کچھ کشش تو قائم رہا۔ علاوہ انہیں آریہ سلج نے سب مذاہب سے ملحدہ کہتی سے واپس آنے کا ایک نیا ہی مسئلہ ایجاد کیا ہے۔ جس نے کہتی کی حیثیت کو بالکل ہی خاک میں ملا دیا ہے۔ ہر دیگر مذہب کی رو سے روح اپنی منزل مقصود پر پہنچ کر دنیائیں نہیں آتی۔ مگر آریہ سلج کے قول کے مطابق روح کو کہی بھی جنم مرن سے رہائی نہیں ملتی۔ آریہ سلج کی کہتی ایسی ہے۔ جیسے ایک عورت کے لئے ”پیپر“ یعنی باپ کا لکڑ۔ جب تک جی چاہا وہاں رہی اور جب خاوند یا دیا ”سارے“ چلی آئی۔ پہلے ایک جیو کہ مت تھا۔ وہ ایسی کہتی مانتا تھا۔ جتنی مت کے مطابق جیو کی کہتی جوتی ہی نہیں ہے۔

جین مت چونکہ اچانک مت لیئے ہرات کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے والا ہے۔ اس لئے اس میں ہر مذہب کی مذکورہ بالا دیوز سے ملتی پائی جاتی ہیں۔ ساگندہ یوگ۔ نیاسے ویشیشک۔ اتریمانسا۔ جھانڈ پ نشد۔ بگوت گیتا کے مطابق جو آخری نجات ہے وہ اس میں بھی آتی جاتی ہے اور یہی ہی نجات ہے کہ جبکو حاصل کر کے جیو روحانی شک

ہیں (۱) سمیکتہ مکمل ہستی (۲) اعتقاد (۳) گیان (۴) روشن (۵) چوبیدہ (۵) شوکتیہ طیف
ترجمین (۶) ادگار ہارن (۷) اگر والگہ (۸) ایبا ہادہ مسلسل سکہ پاسروکل۔

مختلف مذاہب کی مکتبی پر
ایک سرسری نظر

ہر ایک روح کا جسم۔ جلد و کھوں۔ خواہشوں۔ لذات۔ محسوسات۔ اور جنم مرن سے پیشہ کے
لئے آزادی حاصل کرنے کو نجات قرار دینا ہے۔ اور یہی ٹھیک ہے۔ کیونکہ اس میں نجات
کے معنی جو مکمل آزادی کے ہیں ہر سے طور پر عائد ہوتے ہیں۔ ویدانت میں روح کا پریشور
میں اور ناستک مت میں روح کا مادہ میں تحلیل اور فنا ہو جانا جو نجات ٹھہرایا ہے وہ درست
نہیں ہے۔ کیونکہ روح نے جب اپنی ہستی ہی کو کھو دیا تو آزادی تو کیا حاصل کی۔ دراصل
ویدانت میں روح کو پریشور کا عکس۔ اور ناستک مت میں مادہ کی ایک حالت بتلایا ہے۔
اسکو علیحدہ ہستی رکھنے والی شے قرار نہیں دیا۔ چونکہ اول میں کوئی ہستی نہیں ہے اس لئے آخر
حالت نجات میں بھی اسکی ہستی کو نہیں آنا۔

نیائے اور ویدانت کے مطابق مکتی میں جیو کو گیان نہیں رہتا۔ اس لئے جیو کو وہ
جڑ بنا دیتی ہے۔ لہذا مکتی نہیں کہلا سکتی۔

بودھ مت کے مطابق نجات خواہشات و لذات۔ محسوسات سے آزادی حاصل
کر کے شانتی پیدا کرنے کا نام ہے اور وہ اس ہی زندگی میں مل سکتی ہے۔ چونکہ بودھ زندگی
کا فائدہ ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ لہذا بودھ مذہب کی نجات بالکل چند روزہ ہے اور اس لئے وہ
نجات کہہ نہیں ہے۔ پورا تک مت کی نجات کے مطابق روح بطور رعیت و خادم کے رہتی

۱۔ اگاننا۔ ایک جگہ میں بہت سما جانا۔ ۲۔ بعد مت میں دوسری زندگی نہیں ملتی ہے۔

۳۔ اگر والگہ۔ تبدیلی برقرار ہوتے ہوئے بھی مل میں لہر کی طرح اپنے من کو نہیں چھوڑنا۔

روح اور مادہ کا جو تعلق غیر مشی ہا نزل اور تس کے تقاضا قائم نہیں رہتا۔ آلودگی جاتی رہتی ہے
روح پاک بن جاتی ہے۔ اس ہی کا نام موکش ہے۔

موکش سکھ کیا ہے؟ نجات کی حالت میں آتما کو خطہ روحانی و سرور اعلیٰ حاصل

ہوتا ہے۔ وہ سرور دنیا کے عیش و آرام سے جو پذیر و رد اس جسد معلوم ہوتا ہے۔ بالکل مختلف
ہوتا ہے۔ عورت و غلمان وغیرہ سے اس حالت آزادی میں کچھ واسطہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان ہی لذات
محسوسات کو جو شل شراب کے ہیں ترک کر کے تو یہ رستہ جاری ملی ہے۔ نجات کے سکھ کو رتن کانٹ
شراد کا چار میں اس میں بیان کیا ہے۔

जन्म मरा भयमणौ लोकैर्दुःखैर्मयै
मया पिपेक्षुं निर्वृणं उद्धा नुखं तिष्यसति सेतित्वं
रिष्याद्वहनं क्षतिके स्वस्व्य प्रवृत्ताद्युपाह इष्टि पुत्र
लिखित शपालिखे धियो निद्रापसना वृष्टांत सुखं
कोते कल्पयेते पिचगते शिवाना वविह्वयात चूया
उतपवे। पिपादि ह्यात जलोक संभ्रात करण पु

ترجمہ۔ نر بان یا نجات۔ پیدائش۔ ضعیفی۔ بیماری۔ موت۔ نکر۔ تکلیف۔ خوف سے بالکل آنکلی
جسم سے علیحدگی۔ اور ہمیشہ قائم رہنے والے پاک شکہ کا نام ہے۔ دکت میں، امنت گیان۔
ہمہ تنی، امنت برہمن، امنت ویرج دطاقت کلی، امنت سکھ۔ ہم دیر لگتا۔ عدم موجودگی خود
کرم سے بریت۔ گیان وغیرہ جنوں میں کمی و بیشی کا نہ ہونا۔ بلا تعین وقت انشنا امنت کال تک سر
ہے۔ متانت نہ ملے۔ نہ تھکنا۔ نہ زمانہ ختم ہو جاویں۔ تب ہی مکت جبو کی حالت تبدیل نہیں
ہوتی۔ اور نہ پران کر جاتی ہے۔ اگر بغیر من محال تینوں جگت کو الٹ پٹ کرنے والی کوئی آفت
ہی آجائے تب ہی نجات یافتہ رعوں کی حالت میں برتر فرق نہیں آتا۔

نجات یافتہ جو کو سیدہ کہتے ہیں اس کے گن بہ شمار ہیں مگر آٹھ سب سے زیادہ شہرہ

پیدا ہونے کے کارن ہیں۔ انکسا کرنا۔ دوسروں کی بڑائی کرنا۔ دوسروں کے نیک اوصاف و اطوار کو ظاہر کرنا۔ دلا و صاف و اطوار کو چھپانا۔ اپنے میں باوجود علم و ہنر ہونے کے شیخی نہ اڑانا۔ غرور نہ کرنا۔ کسی کی غیبت و غلطی نہ کرنا۔ کسی سے نفرت و حسد۔ و لڑائی جھگڑا نہ کرنا۔ دوسروں سے افسوس کی غرت کرنا۔ دوسروں میں دل لگانا وغیرہ وغیرہ نیک افعال سے اوج گوتر (اعلیٰ منزل) میں پیدائش ہوتی ہے۔

یہ بن و باپ یا شمعہ اشجہ کرم پر کرتیوں کے اسباب کی تفصیل دیکھئے۔ ان میں بعض اسباب ایسے کہ گئے ہیں جو کئی پر کرتیوں کے مشترک کارن ہیں۔ مگر چونکہ کئی قسم کی کرم پر کرتیاں ایک قاسم میں جمع ہو کر روح کو آرام و تکلیف پہنچاتی ہیں اس لئے اس مشترک سے کچھ ہرج واقع نہیں ہوتا۔ کیونکہ کچھ کارن شمعہ یا شمعہ ہیں وہ ہر حالت میں حمد و ثناء کو پیدا کرنے والے ہیں اور جو شمعہ یا شمعہ ہیں وہ ہمیشہ خراب کرم پر کرتیوں سے واسطہ ڈالتے ہیں جس فریاد سے سندرجہ بالا ۱۴۸۸۔ اقسام کی پر کرتیوں کی آمد کرتی ہے اس کو سبزی کہتے ہیں۔ سبز یا سیاہ جیسے بیمار کے واسطے پر سبز یا سبز یا سبز کا ہے۔ ایک جھاؤ سبز یعنی وہ بڑا نام و خیالات پر جھاؤ آخرو کو روکتے ہیں۔ دوسرے دیر جھاؤ یا سبز یا سبز کو روکنے کا سبب ہے۔ جھاؤ سبز کی ۵۷ قسمیں ہیں۔ یعنی یہ سبب کہ ۵۷ باتوں پر عمل کرنے سے کرموں کی آمد کرتی ہے۔ ان ۵۷ باتوں کا ذکر ہم تفصیل چاہتے ہیں تو یہیں تک کہ جیل تکسٹ۔

بندھے ہوئے کرموں کا فرد آفرود و دیو جانا نجر ا کہلاتا ہے۔ نجر او متکم کی ہوتی ہیں ایک "سے بپاک" یا "اکام نجر او" **प्रकाम** یعنی سزا و جزا دیکر کرموں کا فرد نجر او علیحدہ ہو جانا اس سے دور تماش سے رہائی نہیں ہوتی۔ دوسری بپاک **अवलि पापी छि** یا سکام نجر او یعنی کرموں کو قبل سزا و جزا دینے کے بذریعہ سخت یا صحت دور کرنا۔ بندھے ہوئے کرموں کو بذریعہ ریاضت دور کرتے ہوئے کرموں کی آمد کو بذریعہ شبنک کے روکنے سے کرموں کے پھندے سے رہائی ہو کر دور تماش منقطع ہو جاتا ہے اور روح کو نجات ابدی حاصل ہو جاتی ہے۔

جو افعال ہیں ان کو نہ کرنا۔

د ۶، شکیتس خیال حسب مقدمہ و غیرات کرنا۔

د ۷، شکیتس تپ۔ اپنی طاقت کے موافق تپشیا اور ریاضت کرنا۔

د ۸، سادھو سلوہی کسی پتے جاتما کے بہت بیل یسجہم تپ میں کسی وجہ سے فنی پڑتا ہے۔ اُس کو دور کرنا۔

د ۹، دیادرت کسی عالم کو کوئی تکلیف جہاں میں اسکی مدد اور خدمت کرنا۔

د ۱۰، اردنت بھگتی کیوں گئیانی دعالمل کے اوصاف پر باہار غور کرنا۔ اور اس میں محبت رکھنا

د ۱۱، آچاریہ بھگتی۔ آچاریہ دکتب مقدسہ کی تعلیم دینے والے درجہ یافتہ عالم کے اوصاف کی قدر و منزلت کرنا۔ ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا۔ اور تعظیم و تکریم کرنا۔

د ۱۲، بھوشرت بھگتی۔ کتب مقدسہ کے معنی و مطلب و رموز و انوں کی تعظیم و تکریم کرنا۔

د ۱۳، پوجن بھگتی۔ کتب مقدسہ کی تعظیم و تکریم کرنا۔

د ۱۴، آدوشیہ کا پرمان۔ چہ ضروری کاموں کا ہر روز وقت مناسب پر دل سے کرنا۔

د ۱۵، ارگ پر بھاؤنا۔ جین و ہرم کی بزرگی پر رعبہ اشاعت کتب ورت تپ و چو جائیہ ہر ظاہر کرنا۔

د ۱۶، پرچین بات سید۔ دھرم استخوانوں و دھرم شاستر میں دھرم آتما پرشوں سے محبت رکھنا۔

گوتز کرم کے آشرو کے اسباب

دوسوں کے عیب خواہ ہوں یا نہ ہوں۔ ظاہر کرنا

اپنے اوصاف و خواہ موجود ہوں یا نہ ہوں، ظاہر کرنا۔ وہ سب شخص کی موجودہ صفات کو چھپانا۔ اور اپنے میں باوجود کسی وصف کے ہونے کے ظاہر کرنا۔ آٹھ قسم کا غور کرنا۔ کسی کی بے ادبی کرنا۔

ہنسی کرنا کسی میں لڑائی جھگڑا کرنا۔ استاد کے نقص ظاہر کرنا۔ بے ادبی کرنا۔ تکلیف دینا۔

قصراف نہ کرنا۔ بھگوان کے کہے ہوئے شاستر پر عمل نہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔ بیچ گوتز داؤنی نسل میں

نام کرم کے آشر و کے کارن اعتقاد باطل رکھنا کسی کی فہیت کرنا۔ دل کر

قابو میں نہ رکھنا کم تولنا قیمتی شے میں کم قیمت شے کا ملانا اور فروخت کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا۔ کسی جائدار کے اعضاء سے ہم کاٹنا۔ جانوروں کو تکلیف دینے والے اوزار بنانا۔ کپٹ رکھنا۔ دوسرے کی بُرائی کرنا۔ اپنی تعریف کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ آٹھ قسم کا فرو کرنا سخت کلامی کرنا۔ شیخ ہونا۔ کسی کے رتبہ وغیرہ میں ہر نہ پہنچانا۔ منتر خیر کرنا۔ دوسروں کو پیہر و مکمل و تماشوں میں لگانا۔ بھگوان کے مندر کی اسٹیا چرانا۔ دھرم شناس ترو وغیرہ کی ہنسی کرنا۔ نپاؤہ لگانا۔ بت شکنی کرنا۔ مندر لوٹنا۔ مال و خف کا تصرف بیجا کرنا۔ انسان یا جیوان کے رہنے یا بیٹھنے کی جگہ میں خواہ مخواہ نجاست مٹانا۔ باغ یا بیچہ وغیرہ آکھاڑنا۔ از حد غصہ و کبر و ریاد طبع رکھنا۔ ناجائز طور سے روپیہ کمانا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسبجہ نام کرم کے آشر و کے اسباب ہیں۔

مندرجہ بالا باتوں کے برخلاف کرنا یعنی دھرم آتما کو دیکھ کر خوش ہونا۔ اعتقاد راست رکھنا۔ سنسار بحر میں سے ڈرنا۔ سست نہ رہنا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسبجہ نام کرم کے آشر و کے کارن ہیں۔ مندرجہ ذیل سولہ بھائو نا کرنے سے غیر متکر مہاراج۔ یعنی شکل پر ماما ہوتا ہے (۱) درشن بیدھی۔ اذہنت بھگوان کے کہے ہوئے میکش مارگ۔ یعنی طریقہ نجات میں دل لگانا اور اس میں کسی طرح کا شبہ نہ کرنا۔

(۲) بنے ستمپا۔ غرو صادق الاعقاد و صادق العلم و صلاقی العمل ہونا اور جو اشخاص ان عنفات سے موصوف ہوں۔ ان کا ادب و لہذا کرنا۔

(۳) شیل پریش دتی چار۔ الفت و نفرت سے پاک رہنا۔ اور دل جسم و زبان سے کسی کو ضرر نہ پہنچانا۔

(۴) گیان پر یوگ۔ تحصیل علم میں لگنا۔ جین شاستروں کا ہمیشہ مطالعہ رکھنا۔

(۵) سم ہیگ۔ سنسار بحر میں سے ہمیشہ ڈرتے رہنا۔ یعنی ذہر تناخ میں پھنسانے والے

کوئی گالی دے دے برا بھلا کہے۔ اس کو بچے بچہ تپشیا کرتے۔ دھرم آتما آدمیوں سے دوستی رکھتے۔ دھرم استھانوں کی حفاظت کرنے دیتا ہے۔ برت کوٹنے۔ بیکسوں پر رحم کسانے۔ دافنی الاقتادہ ہونے۔ سنجولن۔ کروہ۔ ان۔ ایما۔ لوبھ ہونے۔ ٹیکلن میان میں مرنے وغیرہ وغیرہ سے سورگ و بہشت ملتا ہے۔

بیدنی کے آشر و گے کارن اپنے کسی مرنے کے چلا جانے یا فوت ہونے پر از حد رنج و غم کرنے سے جسے شوک کہتے ہیں۔ بڑائی جملگوشے کے بعد از حد تاسف کرنے سے جسے تپ کہتے ہیں۔ کسی وجہ سے از حد گریہ و زاری کوٹنے سے جو اگر دن **परादिन** کہلاتا ہے۔ کسی کے اعضائے صبر کاٹنے۔ دل کو رنج پہنچانے و قتل کرنے سے جو بد **बद** کے نام سے موسوم ہے۔ اور دھیا گریہ و زاری کوٹنے سے جسے دیکھ کر دوسروں کے دل میں غم پیدا ہو۔ جو بری دیوان **परिदेवन** معروف ہے۔ ان سب باتوں کے آپ کرتے دوسروں سے شکرا لے۔ کسی میں نفاق ڈالنے چغلی کوٹنے۔ خوت دینے۔ تکلیف دینے۔ بُرائی کرنے۔ کشتی بخشنے۔ ضرورت سے زیادہ سامان چھپا کر لے۔ احسان فراموش ہونے۔ بلا ضرورت رنج پہنچانے۔ زہر دینے۔ چھانسی ریا حال۔ یا پتھر بنانے۔ جانوروں کو پکڑنے و قید کر کے۔ چھری وغیرہ اوزار بخشش کوٹنے۔ عاریت دینے۔ کپٹ رکھنے وغیرہ وغیرہ سے اساتما بیدنی کا آشر و ہوتا ہے۔

عالم آدمیوں و جانداروں و سچے رویشوں و سادہوں پر رحم کوٹنے۔ زادہ ہونے۔ بے طمع ہونے۔ عصبہ نہ کرنے۔ برہمت دیو کی پوجا کوٹنے۔ صاحبِ ادب ہونے وغیرہ وغیرہ سے ساتا بیدنی کا آشر و ہوتا ہے۔

لے شکل دیہان اپنی آتما میں محو رہنا ہوتا ہے۔ انکی تفصیل اور اقسام کے لئے ہین دھرم شاستر دیکھئے جاہیں۔ یہاں بون طوالت وجہ نہیں کئے گئے۔

سلمان اکشاذ کرتے۔ قاضی ہونے پر متعصب نہ ہونے۔ اپنے سے بڑوں کا ادب کرنے
وہم و حیلان میں مرنے۔ بدون تعلیم کے ہی نیک خصلت و نیک اطوار ہونے۔ زاہد ہونے
و غیر وہم و غیر وہم سے انسان ہوتا ہے۔ سنجہ پانے۔ برت رکھنے۔ دوسرے کے بس میں ہونے
ہونے بدون خیالات بگاڑنے کے بھوک و پیاس کی تکلیف برداشت کرنے۔ زاہد رہنے

(بقیہ صفحہ ۱۵۰) علاوہ ان میں تین لکھا ہے۔ پدم شکل امدادی ہیں۔ جن کا مطلب یہ ہے۔ بیت لکھا اور
انسان زیرک۔ جیم۔ بڑے بھلے میں جیم کر لیا والا۔ نفع و نقصان کو سمجھنے والا ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہا ہے۔

प्रसुङ्ग कद्रवा पुष्टो कामप्रकाशे चित्तः ।

नामसामेयस्त प्रीतिः पथितेतथपि कोः ॥

پدم لکھا والا نیم دل پر ہنر گزار۔ ناند خیرات کرنے والا۔ بھگوان کی لہجہ وغیرہ میں دل لگائے والا۔ ہمیشہ
دک خوش و خوش رہتا ہے۔ جیسا کہ کہا ہے۔

वमशपिशीमपाव्वागी। ववतार्जनतखर ।

शुचिरभूतसबत्सुखे सवलेखमाघलोः ॥

شکل لکھا والا کسی سے الفت یا لغت نہیں رکھتا۔ کسی حالت میں بھی غم و فکر نہیں کرتا۔ سب سے نہیں ہٹتا
دوسرے کے آرام و تکلیف میں شریک ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہا ہے۔

रागवेषविति प्रकी। प्रौकनिका विवर्जिता ॥

परात्मस्तास स्वपत्नः। पाकुले श्याधिकातरः ॥

ان خیالات والا انسان بھی یا اعلیٰ نسل انسان میں پیدا ہوتا ہے یا سوگ میں جاتا ہے۔
شہ آرت و حیلان خیالات و تصورات و فکر و غم و خواہشات لغات۔ محرمات کو کہتے ہیں۔

نوت منو ہذا ملہ وہم و حیلان میں نیک خیالات کو کہتے ہیں۔ جن سے ذہن ناسخ کی برائی کی تباہی پر غور
کیا جاتا ہے۔ اور نیک اعمال کی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

پہلے کو ہر شے میں نیک خیالات کا دور و حال آیا اور نیک خیالات میں غم و فکر نہیں کرتا۔ سب سے نہیں ہٹتا۔ دوسرے کے آرام و تکلیف میں شریک ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہا ہے۔

محبت میں غرق رہنے، خلافت مذہبِ ہال وچہن رکھنے۔ اختتامِ بندگی کرو دھ۔ مان۔ مال۔
 لوبہ کے چھوٹے۔ دوسروں کو تکلیف پہنچانے۔ قتل کرنے۔ قید کرنے کا ارادہ رکھنے۔ اور
 اس ارادہ کو عمل میں لانے۔ جھوٹ بولنے چوری کرنے۔ حاشق خراج ہونے۔ ہشیار منوع
 کے کھانے۔ درویش صادق کی حبیب جہنی کرنے۔ بھگون کے بتلانے ہوئے دہرم پر نہ چلنے
 کرشن لیٹشیل کے ہنام رکھنے۔ دروہر حیان میں مرے وغیرہ وغیرہ سے دوزخ لٹنا ہے۔
 کھوٹی باتوں کا آپدیش دینے۔ اپنی کھان کرو دھ۔ مان۔ مال۔ لوبہ کے رکھنے۔ کسی کا دل کھانے
 کسی کی عزت بگاڑنے۔ علم و ہنر کو چھپانے۔ بیجا عیب لگانے۔ قیل کہوت لیٹشیل کے ہنام رکھنے
 آیت و حیان سے مرے وغیرہ وغیرہ سے حیران مطلق کا قالب لٹنا ہے۔ ضرورت سے زیادہ

ملک کرشن لیٹشیل کی علامات یہ ہیں۔ آرت اور دور و حیان میں رہنا۔ ہمیشہ ضد رکھنا۔ ضد کرنا۔ زنا کار ہونا۔
 دہرم کے خلاف چال میں ہونا۔ بے علم ہونا۔ اور دشمنی رکھنا جیسا کہ کہا ہے۔

प्रीतरौद सवा कीधी। सत्सेरार्थम बर्जि।
 तिष्ठियोद्वैसंयुक्तौ। कृपूालोषाधिकीतरः।
 سہ دروہر حیان فاسد خیالات کو کہتے ہیں جو دوسرے کا ناراہوں کے حق میں باعث
 انہو اسانی ہوں۔

سے قبل پیشیادہ انسان کا بل الوجود۔ کم عقل۔ زنا کار۔ ریا کار۔ کم محبت۔ اور ضرور ہوتا جیسا کہ کہا ہے
 प्राठास्य मंदवद्वय सत्रोत्तुवस्य पयस्वः।
 कातपुस सवा मातो, नीनलेश्याधि कीतरः।
 سہ کہوت لیٹشیل والا ہمیشہ ٹھہرین اور خفا رہتا ہے۔ دوسرے کی خرابی میں خوش ہوتا ہے۔ اگر جنگ کا
 موقع آوے تو اپنی موت مانگتا ہے۔ یعنی بہت حوصلہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہا ہے۔

शोकाकुलोसदारष्टर ययिषा प्रशंका।

(بقیہ آئندہ) सर्गप्रोप्रातसुख करिषतोये पुरिषे

ہو۔ اس کو روکنے سے کسی کو جس بچا کو نے سے۔ قتل کرنے سے۔ آخرت کرم کا شروع ہوتا ہے۔

موتی کے اسباب

عالم باطل پر عیب لگاتے سے۔ دھرم کا پھل لٹا کھنے سے۔

درشن موتی کا آئینہ ہوتا ہے۔ پچیس قسم کے کشائے (جذبات) کے بس میں ہو کر غامض حالات و احوالات کے کرنے سے چار تر موتی کا آئینہ ہوتا ہے۔ زیادہ ان سے زیادہ صفت کشاں ہندو

شناس کی عیب جوئی کرنے سے ان کے زہد و تقویٰ کے بگاڑنے سے۔ ریاکاری کا پھل پھینچنے

سے۔ کھوئی تپش یا کرنے سے۔ آپ غصہ و گبر و ریا و حرص کرنے سے اور سروس کے کرنے سے

کشائے بیدنی کا آئینہ ہوتا ہے۔ بے فائدہ ہنسی و دوسروں کی ہنسی و محول اڑانے۔ مشہوت

پرستی کا ذکر و اذکار کرنے۔ بیفائدہ باتوں میں تفریق اوقات کرنے سے۔ ماسید بیدنی کا آئینہ

ہوتا ہے۔ کھیل تماشوں وغیرہ میں دل لگاتے سے بلی بیدنی کا آئینہ ہوتا ہے۔ کسی کے میل

و آرام کے سلمان کے بگاڑنے سے۔ خواب آدمیوں کی صحبت میں رہنے سے۔ برسے کاموں

میں غم ہونے سے۔ شوک بیدنی کا آئینہ ہوتا ہے۔ دوسروں کو خوف دکھانے سے۔ بے رحم

ہو کر ایذا پہنچانے سے بے بیدنی کا آئینہ ہوتا ہے۔ برہمن یا پھتری یا ویش یا شورو جنہوں نے

ست و صرم کو اغیار کر لیا ہو۔ ان کے خاندان یا ذات کے غراب رسم و رواج کی وجہ نفرت کرنے

سے۔ کسی کی بے عزتی کرنے سے جو گپا بیدنی کا آئینہ ہوتا ہے۔ بہت غصہ کرنے سے بہت

تکبر کرنے۔ حسد کرنے۔ جھوٹ بولنے۔ ریاکار ہونے۔ عیاش ہونے۔ نرنا کرنے۔ عورت کا

سانگ بھرنے سے استری بید کا آئینہ ہوتا ہے۔ عقوبت غصہ کرنے۔ ریاکار و عیاش و حرص

و ماسد وغیرہ نہ ہونے۔ صرف اپنی عورت پر مایہ زہنے سے پُرش بید کا آئینہ ہوتا ہے۔

بے حد غصہ و گبر و ریا و حرص کرنے سے۔ کسی کے آئے ناسل کاٹنے سے۔ غلام وضع نظری

مباشرت کرنے سے۔ زائد تکلیف پہنچانے سے۔ بہت زنا کرنے۔ نفس پرست وغیرہ ہونے

سے جو غم ہوتا ہے۔

آئیو کرم کے آئینہ کے کارن۔ ضرورت سے زیادہ سامان ہیرا کرنے۔ اور دنیا کی

اُس میں ابچ ہونا اور سب باب تعلیم کا بگاڑ دینا۔ کوئی شخص ترقی معلوم و ہنر کے واسطے کوشش کر رہا ہو۔ اُس کی ہمت توڑ دینا۔ اسکو اُتارنے کہتے ہیں۔ وہم شاستروں میں خواہ مخواہ جت نکالنا اس کو اچکھات کہتے ہیں۔ اور مندرجہ ذیل باتیں بھی اِس ذیل میں آتی ہیں۔ عالم سے جنس رکھنا۔ کتب مقدسہ کا بے وقت چرہنہ۔ اور ان میں اعتقاد نہ رکھنا۔ علم سیکھنے میں سستی ظاہر کرنا۔ شاستر کی سنی و نشا کو بقید ہی کی نگاہ سے دیکھنا۔ وہم استہانوں کو بگاڑنا۔

اپنے علم پر بھوکھ کرنا۔ ناجائز کاموں کی ترغیب دینا۔ عالموں کی بے عزتی کرنا۔ جھوٹ پھیلانا۔ گمراہ کرنے والی و اخلاق بگاڑنے والی کتب شائع و فروخت کرنا۔ کسی کو ایذا پہنچانا۔ وغیرہ
دوستناورنی کے اسباب دوسروں کی مینائی پر حسد کرنا۔ یا کسی کی مینائی میں

ضرر پہنچانا۔ اپنی تیز مینائی پر بھوکھ کرنا۔ بہت سونا۔ دن میں خواب کرنا۔ سست رہنا۔ بے اعتقاد ہونا۔ وفاق الاعتقاد میں نقص نکالنا۔ کھوٹے تیرتھوں کی تعریف کرنا۔ جائداروں کو قتل و زبح کرنا۔ دوسروں کی غیبیت کرنا۔ وغیرہ وغیرہ +

اُتارنے کے اسباب کوئی شخص تجسّش یا خیرات کرنا چاہتا ہو۔ یا کرتا ہو۔ اُس میں ابچ جھوٹنے سے دان اُتارنے کے کرم کا اُشرو ہوتا ہے۔ کسی شخص کو فائدہ ہوتا ہے اُس میں باوج ہونے سے لا بہرہ اُتارنے ہوتا ہے۔ کسی کے عیش و عشرت میں خلل انداز ہونے سے بھوگ و آپ بھوگ اُتارنے ہوتا ہے۔ کسی جاندار کی روحانی و جسمانی طاقتوں کے بڑھانے کے ذرائع میں خلل ہونے سے یا اعضائے جسم کا ٹٹنے سے ویرج اُتارنے ہوتا ہے۔ کسی کے ذرائع تعلیم میں یا اشاعت کتب مقدسہ یا پڑانے وہم استہانوں کی مرمت و تعمیر میں باوج ہونے سے کسی کی خدمت جیتی ہو۔ اُس میں ہرج کرکھنے سے۔ کسی کے جائز عیش و آرام کے بگاڑنے سے۔ حسد کرنے سے۔ کنوسی برتنے سے۔ مال و دولت کی بہت خواہش سے دیوتا پر بچڑھی جھوٹی شے کے لینے سے۔ مال وقف و ختم کرنے سے۔ وہم میں نقص نکالنے سے۔ عالم باعمل کے حق سے۔ سوتی گھنڈن کوٹنے سے۔ کوئی شخص کسی غریب و عیاس کی مدد کرتا

کرشن **संक्रामण** کسی کرم کا جو مستحق اور انوبھاگ چھٹے تھائے
 کرم کے ٹٹنے سے اس میں زیادتی ہوتا ہے، آپ کرشن - کئی ہونا دہم ہسنگرن
संक्रामण ایک کرم پر کرتی کے کچھ پرمانوں کا دوسری پر کرتی میں تبدیل ہو جانا
 جیسے سلاہیدی کا سلاہیدی میں تبدیل ہونا۔ تو کرم کی جوارفتیں ہیں۔ ان میں آپس
 میں تبدیلی واقع نہیں ہوتی، اودے - کرم بندہ کے چھپے جب تک وہ کرم پھل نہیں
 دیتا۔ اس کو "آباد کال" کہتے ہیں۔ آباد کال سے پیچھے کرم کی سستی تک جتنے سے ہوتے
 ہیں۔ اتنے جو حصہ کرم پرمانوں کے ہو جاتے ہیں۔ اسے حصوں کو ٹھیک **वचक**
 کہتے ہیں۔ ایک ایک ٹھیک ایک ایک سے میں اودے آتا ہے۔ یعنی پھل و دیگر اکل ہوتا ہوتا
 ہے (۶) اور نا۔ جو ٹھیک ابھی اودے میں نہیں آئے۔ انکو جلد اودے میں لاتا ہے، اپشتان
 ان کا حصہ میں لاکر ازل کر دیتا (۸) نہ دھت **नष्ट** وہ ٹھیک جو ابھی اودے
 میں نہیں آئے یا ان کا سنگرن نہیں ہوا۔ مگر اودے ہونے والی ہے (۹) نکلیخت
निवांयित وہ ٹھیک جو ابھی اودے آئے والے یا سنگرن ہونے والی - یا
 ات کرشن آپ کرشن ہونے والی نہیں ہیں۔ مگر ان کی اودے نا ہو سکتی ہے (۱۰) پاپ ستو
सुतव کرموں کا موجود رہا۔

पुनः पापं कृतं اب ہم ہن دوپاپ کر تہوں کی تشریح مختصر اہمہ ناظرین کرتے
 ہیں تاکہ انکو معلوم کر کے ناظرین کو نیرسے افعال سے بچنے اور نیک کے کرنے کی ترغیب ہو۔
गिनातुर्नि कर्म के साप علماء دین کے ہندو فصل کو مسٹرک اور ان سے
 فلسفہ جا کر مد سے ان کی تعریف نکھنا اور خاموش رہنا۔ اس کو اصطلاحاً پروش کہتے ہیں
 اپنی جانی باتوں کو دوسرے کے استفسار پر بھی نہ بتلانا اور کہنا کہ میں نہیں جانتا اس کو
निवृत्त اصطلاحاً نینو کہتے ہیں۔ کسی کو اپنا کسر ہونے کے خیال سے شاسترو علم و
 ہنر سکھانا۔ اسکو اصطلاحاً **मात्सी** کہتے ہیں۔ کوئی شخص علم سیکھتا ہو۔

ایک کا بندہ ہوتا ہے۔ مٹی کی کرم کی باقی سب اتر پر کرتیوں اور گیا کا مٹی۔ درشتنا درتی اور انترائے کی سب پر کرتیوں کا بندہ ایک ہی سے میں ہوتا ہے۔ نام کرم میں جو اتر پر کرتی ایک دوسرے کے برخلاف ہے اُن میں سے ایک ہی قسم کی پر کرتی کا بندہ ہوتا ہے۔

اس طرح جن جن پر کرتیوں کا ایک سے میں بندہ ہوتا ہے اُن سب میں کرم پر مانو ایک ہی سے میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ مگر جس حالت میں اور جس گن استخوان میں جس پر کرتی کا بندہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اُس میں کرم پُگل کا جواہر ہی نہیں ہوتا۔ ایک وقت میں جو شے انسان کھانا ہے۔ جس طرح اُس کے خلات سے ہڈی۔ خون۔ مختلف اشیا وغیرہ بن جاتی ہیں۔ ٹھیک یہی طرح کرموں کی تقسیم ہوتی ہے۔ اور جس طرح کسی کھائی ہوئی شے کا اثر غصہ و عصبہ۔ اور کسی کا زیادہ عصبہ رہتا ہے۔ اسی طرح کرموں کا استہتی بندہ ہے۔ اور جس طرح کسی شے کے کھانے سے کچھ تکلیف اور کسی کے کھانے سے کچھ فائدہ ہوتا ہے اسی طرح انوبھاگ بندہ کا حال ہے۔ اور جس طرح کھائی ہوئی شے جسم کے حصوں میں بٹل جاتی ہے ویسے ہی پریش بندہ سمجھنا چاہیے۔ اور جس طرح بعض اشیا کا کھانا پہلی کھائی ہوئی اشیا کے اڑ میں تبدیلی پیدا کر دیتا ہے۔ اسی طرح کرموں میں بھی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ مثلاً فرسن کرو کر پہلے ہم نے ایک تیل چڑھائی۔ اور اُس نے وہ پیدا کیا۔ پھر اُس پر کوئی چرن کھالیا۔ تو اُس نے اُس وہ رو کر دیا۔ اسی طرح کرموں کا بھی حال ہے۔ اور جس طرح بلغم کی زیادتی میں انسان جو شے کھاتا ہے بلغم بن جاتی ہے۔ اسی طرح ایک خاص کرم کے سخت اثر سے بھی ہوتا ہے۔ غصہ کرموں کا حال سمجھنے کے لئے کھانا کھانے کی تھیل کے ہر پہلو پر غور کرنا چاہیے۔ کرم پر کرتیوں کے ایک دوسرے میں تبدیل ہونے کو اصطلاحاً یہ جن **विसंयोग** کہتے ہیں۔ یہ تبدیلی مول پر کرتیوں میں نہیں ہوتی صرف اتر پر کرتیوں میں ہوتی ہے۔ اس کے متعلق۔ جو اصطلاحات مقرر ہیں وہ اس طرح ہیں۔ دا، بندہ کرم۔ پگل کا جیو کے ساتھ ملنا ملاآت

بڑے بڑے اور چوٹی کے لئے چھوٹے چھوٹے اور سنسٹان زمان جس کی وجہ کو مناسب مقام پر ہوں۔

(۸) ترشنگ جس کی وجہ ترشنگ کا جسم مناسب ہے یہ جسم درخشاخ کا خانہ کرنے والا ہوتا ہے۔
(۹) پرلیٹ۔ مکمل جسم (۱۰) اپرلیٹ۔ نامکمل جسم جس کو پیشتر پورا اور مکمل ہونے کے چھوڑنا پڑتا ہے۔ جیسے اسقاط حمل میں ہوتا ہے۔

(۱۱) پرلیٹ۔ ایسا جسم جس کا خلق ایک ہی روح سے ہوتا ہے۔
(۱۲) سادارگ۔ ایسا جسم جس میں بہت سی روئیں ایک دفعہ ہی پیدا ہوں۔ ایک دفعہ ہی فوت ہوں۔ ایک دفعہ ہی سائنس وغیرہ لیوں۔

(۱۳) استقاو۔ جس کی وجہ جو کو ایک حواسی جسم ہوتا ہے۔
(۱۴) نس جس کی وجہ جو آتما و حواس سے لیکر پانچ حواس تک جسم ہوتا ہے۔
(۱۵) کاشم جسم۔ جسم لطیف جو کسی شے سے نہڑ کے لینے پھرو وغیرہ سب پنجم اشیا میں سے گذر جاتا ہے۔

(۱۶) بادیاست قبول جسم کثیف۔ (۱۷) سوسوریہ۔ خوش الحان۔
(۱۸) سور۔ ناخوش گوار آواز۔ (۱۹) شجہ۔ جس کی وجہ جو جسم کے خط و خال خوبصورت ہوں
(۲۰) اشجہ۔ خوبصورت نہ ہوں۔ (۲۱) مستقر۔ قابل برداشت مسوی و گرمی وغیرہ۔
(۲۲) استقر۔ ناقابل برداشت (۲۳) آویژہ۔ صاحب غرت۔

(۲۴) آویہ۔ بے غرت۔ (۲۵) سوہج۔ خوش خمت و خوش حال جس کے دیکھنے ہی محبت پیدا ہو جائے۔ (۲۶) نہنگ۔ محبت و پانصیب کہ باوجود دھم و خفا ہونے کے بھی کسی کو پیارا نہ لگے (۲۷) پیش کیرتی۔ ناموس (۲۸) ایش کیرتی۔ بے ناموس۔

اس طرح کرم بندہ کی ۱۴۸ ہر کہ تہاں ہیں جن میں سے ۱۰ لینے پھرس۔ رس۔ گذر۔

۷۰ رس۔ یہ ہر دو قسم نہات ہی میں ہوتی ہیں۔

انوپوروی کی چار اقسام۔

(۱) نرک گیتا نوپوروی (۲) ترنچ گیتا نوپوروی (۳) منش گیتا نوپوروی (۴) دیو گیتا نوپوروی۔

بھایوگت جس کی جو پیر مندرچ ذیل دو اقسام کی رفتار ہوتی ہے۔

(۱) پرستنت بھایوگت۔ خوش رفتار (۲) اپرست بھایوگت۔ یعنی بد رفتار۔

پندرہ کرموں کی ۲۸۔ اقسام حسب ذیل ہیں۔

(۱) اگر لگھو وہ۔ کرم پتی ہے جسکی وجہ سے جسم خواہ ہلکا ہو۔ خواہ بھاری پنی جگہ پر قائم رہتا ہے

(۲) سواسو سواس۔ جسکی وجہ سے سانس چلتا ہے۔

(۳) اچھا تک۔ جسکی وجہ سے ایسا جسم ملتا ہے جس کے اعضاء اپنے ہی لئے باعث ہلاکت

ہوتے ہیں۔ جیسے ہرن کی ٹانف۔ بارو شے کے سنگ۔

(۴) پرگھا تک۔ وہ جسم جس کے اعضاء دوسروں کے لئے باعث ہلاکت ہوتے ہیں۔ جیسے

عقرب کا تیش۔ شمشیر کا پتہ۔

(۵) آناپ۔ جسکی وجہ سے گرمی پیدا کرنے والا ملتا ہے۔

(۶) ادویت۔ چمکدار جسم مثل کریم شب تاب (۷) زمان کی دو خیمیں۔ پرمان۔ زمان۔ جسکی وجہ سے

اعضائے جسم حسب مناسب قالب چھوٹے و بڑے پیدا ہوں۔ جیسے کہ باغی کے سائے

سائے عرکے ختم ہونے پر جو جو پہلے جسم میں موجود رہتے ہوئے باہر چلتا ہے۔ اور اس جگہ تک جاتا ہے۔

جہاں اس کو دوسرے جسم میں جاتا ہے۔ تو وہاں پہنچ کر پہلے جسم کو چھوڑ دیتا ہے اور دوسرے میں سما جاتا ہے

ایک شریہ سے دوسرے شریہ میں اس طرح جانے کو گرہ مٹی کہتے ہیں۔ اس میں تجس اور کار مال۔ وہ شے

رہتے ہیں اور نیند ایسا ہی رہتا ہے جیسے کہ پہلے کا تھا۔ اس نمونے کے رہنے کا کارن انوپوروی ہے

جب جب نیند شریہ میں سما جاتا ہے۔ تب تجس اور کار مان شریہ سے شریہ کے مطابق ہو جاتے ہیں۔ ایک

قالب سے دوسرے قالب میں جانے کے واسطے زیادہ سے زیادہ تین سے لگتے ہیں۔

اور تنگ ہوں اور بالائی بڑے اور کشادہ ہوں۔

(۳) کھانکے مستحان جس کی وجہ زیریں اعضا مثل سانپ کے منی کے بڑے اور بالائی چھوٹے ہوں۔

(۴) بادن مستحان جس کی وجہ باطن اور پاؤں چھوٹے ہوں شکم اور پیشانی بڑے ہوں۔
(۵) بکھک مستحان جس کی وجہ سے جسم بکڑا ہو۔

(۶) ہنڈک مستحان جس کی وجہ تمام جسم غیر مزیں و ملتاسب و بد بنا ہو۔
سہر جس کی وجہ مندرجہ ذیل ۸ قسم کے لمس والا جسم ملتا ہے۔

(۱) عروہ - نرم و ملائم (۲) کرکس - سخت (۳) شیت - سرد (۴) امشن - گرم (۵) لکھو۔
ہلکا (۶) گرو بھاری (۷) سچکس - چکنا (۸) روکش - روکھا۔

رس جس کی وجہ مندرجہ ذیل ۵ قسم کے ذائقوں والا جسم ملتا ہے۔

(۱) آمل - ترش مثل لیموں (۲) اندھر - شیوں مثل گڑ (۳) کٹک - تلخ مثل نیم (۴) کشائے
کھاری مثل نمک (۵) بکشن - چروا مثل مریخ۔

نقیث - دیگر ذائقوں کے جسم ان ہی کی ملاوٹ سے بنتے ہیں۔

گندہ - جس کی وجہ مندرجہ ذیل دو اقسام کی بوء الا جسم ملتا ہے۔

(۱) سنگندہ - خوشبودار (۲) ذرگندہ - بدبودار۔

ورن جس کی وجہ مندرجہ ذیل پانچ اقسام کے رنگ والا یا انکی ملاوٹ سے بنے ہوئے
دیگر رنگ والا جسم ملتا ہے۔

(۱) کرکشن - سیاہ مثل بھونڈا (۲) ثیل - نیلا مثل گڑ (۳) ہرت - سبز مثل طوطا (۴) رکت
سرخ مثل بربڑی (۵) فصل - سفید مثل بکلا۔

یہ پانچ رنگوں کے نام تھوڑے سوتر کی سدا سکھ جی مکت میکل کے مطابق ہیں۔ در یہ سنگو اور

کونٹ سدا میں ہرت کے بجائے نیلا اور ہما شنگ میں ثیل کے بجائے پیلا رنگ لکھا ہے۔

سنگمات کی پانچ اقسام -

- (۱) اوو ارک سنگمات (۲) ویکریک سنگمات (۳) آہارک سنگمات (۴) تھیں سنگمات
(۵) کاران سنگمات +

سنگمن کے چھ اقسام -

- (۱) بجز شبد ناراج سنگمن **बज्र रश्म नाराच** وہ کرم پر کرتی ہے جس کی
بج سے جسم میں استخوان اُن کے پٹھے اور کیلیں مثل ہیرے کے مضبوط ہوں۔
(۲) بجز ناراج سنگمن جسکی وجہ استخوان اور ان کی کیلیں میرے جیسی مضبوط ہوں
مگر پٹھے ایسے مضبوط نہ ہوں۔

- (۳) ناراج - ایسے استخوان جن کی کیلیں معمولی ہوں۔ مثل ہیرے کے مضبوط نہ ہوں۔
(۴) اردھ ناراج - یعنی ایسے استخوان جن میں کیلیں ایک طرف ہوں ایک طرف نہ ہوں
(۵) کیلیک - ایسے استخوان جن کی کیلیں ٹھکی ہوئی نہ ہوں۔

- (۶) اسم پانچا سپھاگ - جس سے استخوان بذریعہ کیلوں کے بڑے ہوئے نہ ہوں۔
صرف نشیں لپٹی ہوئی ہوں۔ اور باہر کی طرف پوست لپٹا ہوا ہو۔
نقیٹ - سنگمن۔ صرف انسان اور حیات کے ہوتے ہیں یہ ہستی۔ اور نارکی۔ اور ایک
حواسی غالب والوں کے نہیں ہوتی۔

سنگمن کی چھ اقسام -

- (۱) اسم چتر سنگمن - وہ کرم پر کرتی ہے جس کی وجہ سے اعضائے جسم نہایت موزوں
و متناسب ہوں۔

- (۲) نہ گروہ پری منڈن سنگمن جسکی وجہ شبد کے درخت کے زیریں اعضا چھوٹے

نہ جسم کی ڈاڑھیں کو سنگمن نہیں اور پٹھوں کو شبد یا بڑبھا کیلیوں کو ناراج کہتے ہیں۔

۴) تجسس۔ برقی جسم جس کے ذریعے کمال یافتہ درویش رحم یا غصہ کر کے کسی شخص کو فائدہ یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ بعض صاحب کمال جو مرعین کو اپنا ہاتھ لگا کر چکا کر دیتے ہیں انکے ہاتھوں سے یہ تجسس جسم ہی نکلتا ہے۔ برہمن لوگ اس ہی کو برہمن تیج کہتے ہیں۔
(۵) کارمان۔ لطیف جسم جس میں افعال روح کو گھیرے رہتے ہیں۔

نفاٹ۔ مندرجہ بالا پانچوں شریروں میں سے روح کے ساتھ ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ چار اور کم سے کم دو شریر ہوتے ہیں۔ انسان و حیوان مطلق و نہیات۔ جمادات کے ادراک و تجسس و کارمان اور ہر شہتی فرشتوں اور درویشوں کے ویکریک و تجسس و کارمان تین شریر ہوتے ہیں۔ جب فحشی کی پیشانی سے آہارک شہریر نکلتا ہے تو اس تھوڑے سے وقت میں ہارک شہریر ہو جاتے ہیں۔ اور جب روح ایک قالب سے دوسرے قالب میں جاتی ہے تو اس کے درمیانی وقت میں جو زیادہ سے زیادہ تین سے دلچہ ہو تا ہے۔ اس کے صرف تجسس اور کارمان و شہریر ہوتے ہیں۔ یہ دو شریر نہات ابدی تک روح کے ساتھ رہتے ہیں۔ نہات کی حالت میں روح کا کوئی جسم نہیں ہوتا۔

انگو پانگ کی تین اقسام

(۱) ادراک انگو پانگ (۲) ویکریک انگو پانگ (۳) آہارک انگو پانگ۔

بندھن کی پانچ اقسام۔

(۱) ادراک بندھن (۲) ویکریک بندھن (۳) آہارک بندھن (۴) تجسس بندھن۔ (۵)

کارمان بندھن۔

سہ علم ٹیگیگراف نامہ الادب لکھتا روالا اسکی ہی تشریح ہے۔

نوٹ نمبر ۱۰ سر اور چھاتی۔ چوڑا۔ پیٹھ۔ دو ہاتھ۔ دو پاؤں ان آٹھ کو انگو کہتے ہیں۔ ناک، انجلی وغیرہ۔ جو انگوں میں سے نکلے ہوئے ہیں انگو پانگ کہتے ہیں۔ اور جو پاؤں میں سے نکلے وہ انگو واپانگ کہلاتے ہیں۔ جیسے ناخن۔ یہاں بان سبب مراد ہے۔

(۵) پانچ اندری جس میں قوت لاسہ۔ ذائقہ و شامہ۔ دباورد۔ و سامہ۔ ہوتی ہے
جیسے انسان۔ ہانتی و گھوڑا۔

نوٹ۔ قسم مندرجہ بالا لغایت ۵ کو ترس (अस) یا جگم یا بازاری متحرک کہتے ہیں۔
چار اندری تک کے ماہزار کے من نہیں ہوتا۔ پانچ اندری من واسے بھی ہوتے ہیں جن کو
سینی کہتے ہیں۔ جیسے انسان۔ دیو۔ ناری۔ گھوڑا۔ گائے وغیرہ۔ اور بدن من کے
بھی ہوتے ہیں جو سینی کہلاتے ہیں۔ جیسے ایک تم کے طوٹے وغیرہ جو گھولنا نہیں
بناتے۔ سینی کو "سنگی" اور سینی کو "سنگی" بھی کہتے ہیں۔

شہرہ کی پانچ اقسام۔

(۱) دو ایک۔ ہاڑ۔ ماس۔ لہو۔ نس۔ والا جسم جس کی دو اقسام ہیں (۱) سمور پھن لینے
بلا مباشرت پیدا ہوا ہوا۔ سب سے کچھ اور غیرہ (ب) گرج پھن لینے مباشرت سے پیدا ہوا
ہوا۔ انکی بھی تین اقسام ہیں (۲) انڈج لینے انڈے سے پیدا ہوا ہوا جیسے بطخ۔ و مرغ وغیرہ
(۳) تچ۔ جو جھلی لئے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے گائے۔ بھینس وغیرہ (۴) پونج۔ جن کے
جھلی یا انڈے جیسا خول کچھ نہیں ہوتا۔ اور جو پیدا ہوتے ہی چلنے پھرنے لگ جاتے ہیں
جیسے شیر وغیرہ۔

(۲) ویکریک جیسے فرشتوں اور دوزخیوں کا جسم لطیف۔ جس کو وہ اپنی مرضی سے
چھوڑنا یا بڑا بنا سکتے ہیں۔

(۳) آہارک۔ وہ جسم لطیف جو چھٹے گن استھان والے مہنیوں کی پیشانی سے نکل کر
بعض وقت کسی مسئلہ خلوصنی کے متعلق کسی کیولی دھبہ واں کے پاس دلی شکوک رفع
کرنے کے لئے ملتا ہے۔

۱۴ اسکی تشریح علم حیوانات ہے۔

۱۵ مسموم یا ماس کے سامنے کچھ بھی نہیں۔

(۲) جو فنی اپنے اجماع فلکی آفتاب و ماہتاب و سیارات و ستارگان و مختبریں رہنے والے (۳) و نیز اپنے نبوت و پریت و حیر و جات (۴) ہوں باشی اپنے بھوانی و چند فنی غیر

(۲) منش گت یعنی انسانی قالب -

(۳) ترنچ گت یعنی قالب حیوانی و نباتاتی و جاداتی -

(۴) نرک گت - یعنی قالب دوزخی -

انہری یا جات کی ۱۵ اقسام -

(۱) ایک اندری یعنی کھواسی قالب - خاک - باد - آب - آتش - نباتات - ان میں صرف ایک قوت لاسہ ہوتی ہے - ان کو ستھار یعنی جاذا ماراں غیر متحرک کہتے ہیں - کیونکہ ان میں خود بخود حرکت کرنے کی قوت نہیں ہوتی -

یہ بھی دو قسم کے ہوتے ہیں - ایک باہر یا کثیف - اور دوسرے سوکھم یا لطیف نباتات میں جان ہونا منو سمرتی میں بھی مانا ہے - دیکھو منو سمرتی اوہیا سے اول - شلوک ۸۸ جادات میں جان کا ہونا حال ہی میں جو اکثر بوس نے ثابت کر دیا ہے - آریہ سلج نباتات و جادات میں جان نہیں مانتی - دیکھو کلیات آریہ مسافر مطبوعہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۶۰ یہ انکی نادانی جو (۲) ورا ندری - جن میں قوت لاسہ و ذائقہ ہوتی ہے - جیسے لٹ وغیرہ -

(۳) تین اندری جن میں قوت لاسہ و ذائقہ و شامہ ہوتی ہے جیسے چوہنٹی - جوں شرشری - ڈھوراکھنٹل - بھونٹے -

(۴) چار اندری - جن میں قوت لاسہ و ذائقہ و شامہ و باصرہ ہوتی ہے - جیسے بھڑا و کھمی - بچو - وائس - وغیرہ +

دقیقہ ۱۳۷ء - دیوگتی - اور نرک گتی کو بند وول نے بھی مانا ہے - دیکھو منو سمرتی -

سہ انکی تشریح کا نام علم ہیئت و علم جوتس ہے -

دبہ وقت موت بھی مافی ہے (۱) بہت خوشی اور بچ سے (۲) ہتیار سے (۳) زیادہ کھانے اور زیادہ بھوکا رہنے سے (۴) اعضاءے رفیعہ میں سخت تکلیف ہونے سے (۵) اوپر بے گرنے یا کنٹیں وغیرہ میں ڈوبنے سے (۶) زہر کھانے یا زہر دار جانور کے کاٹنے سے (۷) سانس رکنے اور گلا گھٹنے سے۔ اکال مر تو سورگ اور نرگ میں نہیں ہے۔ اکال مر تو کی تغیل ایسی سمجھنی چاہیے جیسے کہ چراغ باوجود تیل اور بجلی کے موجود ہونے کے یک لمٹ ہوا کے جھونکے سے بجھ جاتا ہے۔

بیدنی کے دو اقسام ہیں (۱) سانا بیدنی وہ کرم پر کرتی ہے جس سے پیش و پشتر کے سامان ہم پہنچتے ہیں (۲) اسانا بیدنی جس سے دکھہ، ترکانیف کا سامنا ہوتا ہے۔
گوتر کے دو اقسام (۱) اچھ گوتر وہ کرم پر کرتی ہے جس کی اچھ شروع دیورنش کی اعلیٰ نسل میں پیدا ہوتی ہے۔

(۲) بچ گوتر جس سے انسان کا ادنیٰ نسل (شودر) یا حیوانات مطلق و نباتات و جمادات کے قالب میں جنم ہوتا ہے۔

نام کرم کی ۹۳ پرکرتیوں میں سے ۶۵ پنڈ اور ۲۸ اپنڈ کہلاتی ہیں۔
 پنڈ پرکرتیاں اس طرح ہیں۔

۱۔ گت۔ قالب ۴ (ب) اندھی یا جات۔ عکس۔ ۵ (ج) شدید۔ جسم ۵ (د) انگوٹھا ۱
 اعضاءے جسم ۳ (ح) بندھن۔ نسیں ۵ (و) سنگمات۔ گوشت و پوست ۵ (ز) سنگھنہن
 استخوان کے پرندوں کی مضبوطی ۶ (ح) سنستھان۔ قدامت ۶ (ط) سپرس۔ پس ۸
 (ی) ریس۔ ذائقہ ۵ (ل) گندہ۔ ۲ (ل) دل۔ ورن۔ رنگ ۵ (دھ) انوپرہوی۔ وقتہ
 نقل قالب ۴ (ن) بھایوگت۔ قسم حرکت ۲۔ میزان ۶۵ +
 گت کی چار اقسام ہیں۔
 (۱) دیوگت جس کی چار نہیں ہیں (۱) کلب باسی یعنی مٹی فرشتہ۔

پنڈ گت کے اعلیٰ حصہ ہانے والے جسم کی حرکت کرنے کے ہیں۔ لیکن اصطلاح میں قالب کو کہتے ہیں (بقیہ آئیے)

ہوتا ہے۔

(۵) سجون یا۔ فریب شل گامے کے سینک کے جوہیت ہی کم پیدا ہوتا ہے۔
(۶) ایتنا لوندھی لوبہ۔ وہ کم پر کرتی ہے جس کی وجہ سے چھوٹا تا اعلیٰ درجہ کی طبع کرتا ہے
مثل قمری رنگ کے۔ چوکھی پھیکا نہیں پڑتا (۱) پرتیا کھان لوبہ۔ طبع مثل جھینڈ کے
رنگ کے جو غصہ دھلکے بعد چھوٹتا ہے (۱۸) پرتیا کھان لوبہ۔ طبع مثل کشم کے رنگ کے جو غصہ قیل
میں جلتا ہوتا ہے (۹) پرتیا لوبہ طبع مثل ہلدی کے رنگ کے جو خورا پھیکا پڑ جاتا ہے۔

نقۃ۔ اقسام مندرجہ ۴ نہایت ۱۹ کو کشائے (ذبات) کی چار چوکڑی اور ۱۶ کشائے
بہدنی کہتے ہیں۔ اور یہ روح کو سمیک چار تریعنے دل و حواس پر قابو پانے کا عمل نہیں
کرتے دیتے اور حصول درجہ استغراق میں سخت با مریج ہوتے ہیں۔ درشن موہنی
کی ہرہ اقسام مندرجہ ۴ نہایت ۳۔ اور انتہا لوندھی کشائے کی چوکڑی مندرجہ
۵ و ۸ و ۱۲ و ۱۶۔ جب تک رہتی ہے۔ آتما کو سمیک درشتی یعنی اثنیٰ الاعتقاد
نہیں ہونے دیتی۔ اور ایسے ایسے ناجائز افعال کرتی ہے جس کی وجہ سے ترک
گتی (دو نزع) طبعی ہے پرتیا کھان کشائے کی چوکڑی۔ مندرجہ ۵ و ۹ و ۱۳ و ۱۷
روح کو کشائے کے برت لینے نہیں دیتی۔ اور ایسے بذفعال سرزد کرتی ہے جس سے
ترنج گت (قالب حیوانی) طبعی ہے۔ پرتیا کھان کی چوکڑی (۵ و ۹ و ۱۲ و ۱۷ و ۱۸) والی
روح کرنسی کا دھرم لینے نفس پر قابو پانا اور تارک الدنیا ہونا نامکن بناتی ہے اور وہ ایسے افعال
کراتی ہے جس سے غش غیم (قالب انسانی) نہیں ملتا ہے۔

سجون کشائے کی چوکڑی مندرجہ ۵ و ۱۱ و ۱۹ و ۱۷ والی۔ روح متبیا کیات جائز
نہیں دھارن کر سکتی۔ سو رگ (بہشت) میں جاتی ہے۔ مگر جب تک یہ چوکڑی رہتی ہے۔
کیول گیان و علم کل حاصل نہیں کر سکتی۔

(۲۰) داسیہ وہ کم پر کرتی ہے جس کی وجہ سے روح کو مہسی آتی ہے۔

(۳) سمیکت پر کرت متعینات۔ جس سے صادق الاعتقاد ہی کسی قدر کثافت کے ساتھ ہوتی ہے۔ مگر کامل نہیں ہوتی۔

نوٹ۔ متذکرہ بالا ہر سہ اقسام کو کرشن موہنی کہتے ہیں۔ کیونکہ انکی موجودگی میں روح واثق وصادق الاعتقاد نہیں ہوتی۔

(۴) انتہا نو بندھی۔ کروہ وہ کرم پر کرتی ہے جس کی وجہ سے جو آتما کو اعلیٰ درجہ کا خضہ آتا ہے اور مثل پتھر کی لکیر کے کہی دور نہیں ہوتا۔

(۵) پرتیا کھان کروہ۔ پہلے درجہ سے کم خضہ مثل ہل کی لکیر کے جو بہت عرصہ میں دور ہوتی ہے۔

(۶) پرتیا کھان کروہ۔ اوپر واسے بچے کی خضہ مثل ریت کی لکیر کے جو عرصہ قلیل میں مٹ جاتی ہے۔

(۷) سنجلوں کروہ جس کی وجہ سے خضہ آتا ہے۔ مگر مثل پانی کی لکیر کے فوراً دور ہو جاتا ہے

(۸) انتہا نو بندھی مان۔ جس کی وجہ سے روح کو اعلیٰ درجہ کا غور مثل ستون سنگی ہوتا ہے جو کہی غم نہیں کھاتا۔

(۹) پرتیا کھان مان۔ غور مثل ستون استخوانی۔ جو عرصہ دراز میں غم کھاتا ہے۔

(۱۰) پرتیا کھان مان۔ غور مثل ستون چینی۔ جو عرصہ قلیل میں غم کھاتا ہے۔

(۱۱) سنجلوں مان۔ غور مثل ستون بید جو فوراً غم کھاتا ہے۔

(۱۲) انتہا نو بندھی مایا۔ فریب درجہ اعلیٰ مثل بانس کی جڑ۔ یا بارہ سنگے کے سینگ کے جو پیچ و پھینچ ہوتا ہے۔

(۱۳) پرتیا کھان مایا۔ فریب مثل مینڈھے کے سینگ کے جو پہلے درجہ کے لحاظ سے کم پیچا ہوتا ہے

(۱۴) پرتیا کھان مایا۔ فریب مثل ہرن کے سینگ کے جو پہلے درجہ کے لحاظ سے کم پیچا

(۷) پچلا انداز جسکی وجہ سے بیٹھے ہوئے بھی نیند کی خاموشی آتی ہے۔

(۸) پچلا پچلا جس کی وجہ سے زور سے گہری خاموشی یعنی خاموشی پر خاموشی آتی ہے۔

(۹) ستیان گروہی جس کے سبب حالت خواب میں کچھ کام کر لیا جاوے اور جاگنے پر یاد نہ رہے اسکو انگریزی میں سومنیل ازم *Somnambulism* کہتے ہیں۔

انتہائی کی ۵۔ اقسام (۱) مان انتہائی جس سے روح کی خیرات دینے کی آرزو پوری نہیں ہوتی یعنی جس کی وجہ سے خیرات کرنا چاہے مگر نہ کر سکے۔

(۲) لاجہ انتہائی جس سے شبائے مطلوبہ حاصل نہیں ہوتیں۔ اور جہاں سے قائمہ کی امید ہو پوری نہیں ہوتی۔

(۳) بھوک انتہائی جس سے دنیاوی عیش از قسم اکل و شرب وغیرہ حاصل نہیں ہو سکتے اور باوجود سامان عیش کی موجودگی کے ان سے خفا نہیں اٹھایا جاسکتا۔

(۴) آپ بھوک انتہائی جس کی وجہ سے عیش از قسم زن و زور و پارچہ وغیرہ باوجود وسیع آئے کے بھی بھوگے نہیں جاسکتے۔

(۵) دیرج انتہائی جس کی وجہ سے ہمتی اور بکڑاری جاتی ہے۔ اور جس کا کم کرنے کا ارادہ کیا جاوے۔ مگر نہیں ہوتا۔

موتہی کی ۲۸۔ اقسام (۱) متہیات جس کی وجہ سے روح ضعیف الاعتقاد ہوتی ہے یا یوں کہو کہ جس سبب سے روح کو سمیت (صادق الاعتقاد ہی) بالکل نہیں ہوتی۔

(۲) سر متہیات جس کے سبب روح کو عمدہ عقل کے لئے تھوڑی سی صادق الاعتقاد ہو جاتی ہے۔

۱۔ بھوک اور آپ بھوک میں فرق۔ بھوک اس کہتے ہیں جس سے صرف ایک دفعہ غذا تناول جاوے اور جبکہ صرف ایک بار استعمال کیا جائے جیسے طوار پوری۔ مثلاً دھیرہ۔ اور آپ بھوک وہ ہوتا ہے جو بار بار بھوگا جاسکے۔ جیسے زن و پارچہ وغیرہ۔

(۳) او وہ گینا اور فی جروح کو او وہ گینا (وہ علم جس کی وجہ سے اپنے یا دیگر جانداروں کے چند جنم سابقہ وغیرہ امور متعلقہ کا حال ایک خاص حد تک معلوم ہو جاتا ہے، جنہیں ہونے دیجی +

(۴) من یہ گینا اور فی جروح کو من یہ گینا (وہ علم جس کے ذریعہ سے دوسروں کے دلی خیالات معلوم ہو جاتے ہیں) ہونے نہیں دیجی +

(۵) کیول گینا اور فی جروح کو کیول گینا یعنی ہمہ دان ہونے سے روکتی ہے اسکے دور ہونے سے انسان سرا یا علم ہو جاتا ہے۔ اور ہر سلسلہ تناسخ میں نہیں پھنستا اور ہر چکر پر اتنا پہنچ جاتا ہے +

درشناورنی کے ۹-۱۰ اقسام (۱) کچھ درشناورنی جروح کی قوت باصرہ کو روکتی ہے۔

(۲) کچھ درشناورنی جروح کی قوت باصرہ کے علاوہ دیگر حواس (سامعہ۔ لامسہ۔ فاعقہ۔ شامعہ) میں فعل اٹھاڑ ہوتی ہے۔

(۳) اور درشناورنی اس باطنی بصارت کو روکتی ہے جو ایک محدود فاصلہ یا زمانہ تک اپنا کام کر سکتی ہے۔

(۴) کیول درشناورنی جروح کی قوت ہمہ بینی کو ڈھانپتی ہے +

(۵) اندرا جس کی وجہ سے نیند آتی ہے۔

(۶) اندھا اندھا۔ جس کی وجہ سے خواہشیں بھڑکی جاتی ہیں۔

دقیقہ ۱۵ ص ۳۱ (۱) شہرت گینا۔ اس میں قوت متیزہ اور عقلہ کے شامل کرنے سے متصل اور واضح معلوم ہوتا ہے کہ ان سے گینا کی تہہ دار شناخت گینا ہے اور اس کو سترگہ، جاناگرہ، مالکوس یا ہری راگہ شہرت گینا ہے +

عمل میں لانے نہیں دیتی۔ اسکی پہنچ اقسام ہیں
(۴) سوہنجی جو روح کو سرور تک حاصل نہیں ہونے دیتی۔ اور دنیا کے اسباب زن و فرزند
وغیرہ کی الفت میں گرفتار کر کے خطرہ روحانی نہیں اٹھانے دیتی اسکی ۲۸ اقسام ہیں
نوشٹ مندرجہ بالا چار اقسام گھاتیا کہلاتی ہیں۔ کیونکہ انہوں نے روح کی چار ذاتی صفات
کو روک رکھا ہے۔

(۵) آہ وہ کرم پر کرتی ہے جو روح کو کسی خاص جسم میں ایک خاص مدت کے لئے مقید
رکھتی ہے۔ اسکی چار اقسام ہیں۔

(۶) بیدنی جو روح کے لئے دنیوی آرام و تکلیف کے سلمان بہم پہنچاتی ہے۔ اس کی
دو اقسام ہیں۔

(۷) گو تر جس کے سبب روح کی پیدائش ادنیٰ و اعلیٰ نسل و خاندان میں ہوتی ہے
اسکی دو اقسام ہیں۔

(۸) نام جس کی وجہ سے کسی قالب کہ جس میں روح جاتی ہے اعضا روقہ و قامت
وغیرہ بنتے ہیں۔ اس کی ۹۲ اقسام ہیں۔

نوشٹ۔ اقسام مندرجہ نمبر ۸۔ گھاتیا کہلاتی ہیں۔ کیونکہ یہ روح کی ذاتی
صفات کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتی۔

اب گیاورنی کے ۵ اقسام یہ ہیں

(۱) سستی گیاورنی وہ کرم پر کرتی ہے
جو روح کو مت گمان میں سے وہ علم جو اس غمہ اور دل کے ذریعے سے ہوتا ہے۔ نہیں جانتی
دیتی۔ اور جبکی وجہ سے جلد جانداروں کے قوار و حواس میں کمی و بیشی ہے۔

(۲) شرت گیاورنی جو روح کو شرت گمان (دوہ علم جو حواس و دل کے ذریعے سے حاصل
ہوئے ہوئے علم میں قوت متمیزہ و تغلیذ کے شامل کرنے سے ہوتا ہے) ہونے نہیں دیتی
اور جبکی وجہ سے فرد و افراد ہر انسان و حیوان کی عقل و تمیز وغیرہ میں کمی و بیشی ہے۔

۳۔ مت اور شرت گمان میں فرق ہے کہ مت گمان میں اس کے ذریعے سے ہوا بہم جو علم ہوتا ہے (بغیر آئندہ)

باقی ہے اور اس سے کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ من بچن کاٹے کی تحریک میں کشایوں کے شامل ہونے سے سختی اور اذیتاں ہوتا ہے۔ کشائے کے ساتھ جو لوگ ہوتا ہے اس کو دلشیا کہتے ہیں۔ لیشیا کی چھ قسمیں ہیں جن کو شکل، پدم، پیت، کپوت، نیل، اور کریشین، رنگوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ کرم کا بندہ ان ہی ”لشیا“ سے ہلکایا بھاری ہوتا ہے۔ یعنی اگر کشائے بہت گہری ہوگی تو کرم بندہ سخت پڑ گیا۔ اور عرصہ دراز تک قائم رہے گا۔ اگر کشائے ہلکی ہوگی تو کرم بندہ بھی ہلکا ہو گیا۔ اور تھوڑے عرصہ تک قائم رہے گا۔ من بچن، اور کاٹے کی کرپا و تحریک بہتین طرح کی ہوتی ہے جس کو سم، رنبہ، سارنبہ، اور آرنجبہ کہتے ہیں۔ سم رنبہ کشتی فعل کے کرنے کے ارادہ کو کہتے ہیں۔ سارنبہ، اس کے اسباب اکٹھا کرنے کا نام ہے۔ اور آرنجبہ کارروائی کے شروع کر دینے کو کہتے ہیں۔ پھر اسکی بھی تین اقسام ہیں دو کرت، کسی فعل کو خیر کرنا، دکارت، کسی دوسرے سے کرانا اور ”انودتا“ کرتے ہوئے کو بھلا جانا۔

کرم پر کرنی اب پر کرنی بندھا کر کیا جاتا ہے۔ جب انسان کوئی خوراک کھاتا ہے تو اس کے ذرات سے ڈی، خون، ماس، ویرج، پھینہ، پیشاب، اور پٹانہ وغیرہ بن جاتے ہیں۔ اور پھر انکی تقسیم سر کی ڈی، پاؤں کی ڈی، وغیرہ حصوں اور آنکھ، کان، ناک، دل وغیرہ اعضاء میں ہوتی ہے۔ اسی طرح یوگوں اور کشایوں کے ذریعے کشمش کئے ہوئے کرم پر پٹانوں کا جو ارد، مختلف قسم کا پر کرنی بندھ کر رہا ہے۔ کرم پر کرنی کی جین آچاریوں نے آٹھ بڑی قسمیں اور ان کے ۱۲۸ اہیدہ کئے ہیں۔ ۸ بڑی قسموں کو ٹمول پر کرنی، اور ان کے ۸۸ اہیدہ دل کو ٹواتر پر کرنی کہتے ہیں۔ تفصیل اس طرح ہے۔

۱) گینا اورنی۔ یعنی وہ کرم پر کرنی جو روح کی طاقت ہمہ دونی کو روکتی اور ڈھکتی ہے۔ اسکی پانچ اقسام ہیں۔

۲) درشنا دونی جو روح کی طاقت ہمہ مینی کو ڈھکتی ہے اسکی نو اقسام ہیں۔

۳) انٹرے۔ جو روح کی صفت طاقت کل کو روکتی ہے۔ اور اسکو اپنی طاقتیں بہ آزادی

دل بجانہ صادق و کذب ہر دو (۴) انو بجے منو یوگ (تحریک دل نہ بجانہ صدق و نہ بجانہ کذب (۵) ست بجن یوگ (تحریک زبان بجانہ صدق (۶) است بجن یوگ (تحریک زبان بجانہ کذب (۷) بجے بجن یوگ (تحریک زبان بجانہ صدق و کذب ہر دو (۸) انو بجے بجن یوگ (تحریک زبان نہ بجانہ صدق نہ بجانہ کذب (۹) اودارک کائے یوگ (تحریک اجسام اودارک (۱۰) اودارک شرکائے یوگ (تحریک اجسام اودارک باشتراک دیگرے (۱۱) ویکریک کائے یوگ (تحریک اجسام ویکریک باشتراک دیگرے (۱۲) ویکریک غیر کائے یوگ (تحریک اجسام ویکریک باشتراک دیگرے کائے یوگ (تحریک اجسام آہارک (۱۳) آہارک غیر کائے یوگ (تحریک اجسام آہارک باشتراک دیگرے (۱۴) کارمان کائے یوگ (تحریک اجسام کارمان - اس طرح آشر و کلابیان ختم ہوا۔

کرم بندہ آشر و سے جو بندہ نیرتا ہے وہ دو قسم کا ہے ایک بھائو بندہ یعنی وہ دو کا بھادو خیالات و جذبات کا ذبیحہ جس سے کرم آتما سے بندہ ہوتا ہے۔ دوسرے دربیہ بندہ یعنی آتما اور کرم کے پردیشوں کا دھوا اور پانی کی طرح مخلوط ہو جانا۔ دربیہ بندہ کی چار قسم ہیں۔ پرکرتی بندہ، سستی بندہ، انوبھاگ بندہ اور پردیش بندہ۔ کرم جس بھادو آئے ہوئے ہوتا ہے۔ اس کو پرکرتی کہتے ہیں۔ جتنے وقت تک کرم آتما کے ساتھ رہتا ہے اس کو مستیقی کہتے ہیں۔ کرم کی استھتی، عمر، کشائے کم و بیش ہونے پر منحصر ہے۔ بلکایا بھاری۔ اچھایا بھاری جیسا کرم کا پھل ہوتا ہے اسکو ”انوبھاگ“ کہتے ہیں جیسے کسی چیز کے کھانے سے مرنے والا ہوتا ہے۔ کسی کے کھانے سے پیٹ میں اسی طرح بعض کرم کا پھل ترک ہوتا ہے۔ بعض کا سورگ۔ آتما و کرم کے پردیشوں کے مخلوط ہونے کو ”پردیش بندہ“ کہتے ہیں۔ من بجن کائے کے یوگوں سے پرکرتی اور پردیش بندہ ہوتا ہے۔ اور کشایوں سے سستی اور انوبھاگ بندہ ہونے میں بجن کائے میں تحریک پیدا ہونے سے آتما میں جو تمام شریک کے اندہ پایا ہے تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہی وہ تحریک ہوتی ہے ویسی ہی اسکی پرکرتی ہوتی ہے۔ اور وہ کرم آتما کے ساتھ مخلوط ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اس تحریک میں کشائے (جذبات و خواہشات) نہ ہو تو تحریک فوراً زائل ہو

تختہ چھپا کسی نے چھلج بیسا وغیرہ وغیرہ بتلایا تھا۔

(۲) وہ بہت دانتھلا تھی حقیقت کے باطل برغلاف اعتقاد رکھتا تھا۔ مثلاً پیشگی میں دھڑکا
(۳) ششے دانتھلا و ششے کسی بات کو جاننا تو مگر اس میں شبہ رکھتا۔ مثلاً یہ خیال رکھتا
کہ سیک روشن۔ گیان چارہ۔ معلوم ہو کہ کش مارگ ہے یا نہیں۔ اعتقاد میں بچگی کی بڑی ضرورت
ہے اس ہی کے "ششے" کو تھیل کہتا ہے۔

(۴) بنی سے (बिना) اعتقاد غیر امتیازی یعنی سچے جھوٹے میں امتیاز نہ کرنا۔
اور کہنا کہ سب ہی منزل مقصود کے رہتے ہیں۔

(۵) آگیاں (اعتقاد جاملانے) لاعلم رہنا اور وہ ہم کرم وغیرہ سب باتوں سے لاعلم رہنے کو
یہی اچھا ماننا۔

اہت کی پانچ اقسام۔ ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا۔ اور پرگروہ (جوس) ہیں۔ بعض جگہ اہت کے
بارہ اقسام بیان کئے گئے ہیں۔ وہ پانچوں اندریوں کے دسے بھوگ۔ من کا قابو میں نہ رکھنا اور
چودھم دستھاد اور ایک ترس کے چودوں کو اندر اپنا نا ہے۔

ہرادی کی ۱۵ اقسام۔ چار بھکتا (استری کتھا۔ بھوجن کتھا۔ چور کتھا۔ راج کتھا) چار کتھے
دکروہ۔ ان۔ مایا۔ لوبھ۔ پانچ اندری دسے۔ یعنی آنکھ۔ ناک۔ کان۔ زبان۔ اور جسم۔ اس جسم
کی خواہشات۔ رگ۔ عجمت یا شوق۔ اور مندرا یا منہ ہیں۔ سوتیا مبرہین اورش کے مطابق۔ راک
کے پائے نہ بیٹنے نشے کا استعمال پر او میں لیا گیا ہے۔ یہ پندرہ باتیں ایسی ہیں جن میں
گناہ کرنا ان کو ہر کم کی طرف سے لاپرواہی ہو جاتی ہے اور اس کا دل ان ہی باتوں میں لگا رہتا
ہے کتھائے کی جو ۲۰ اقسام بیان کی جاتی ہیں انکی تحصیل صفحہ ۱۱۹ پر درج ہے۔

یوگ تین ہیں۔ من یوگ۔ دھرم یوگ۔ اچن یوگ۔ دھرم یوگ۔ نایان۔ کائے یوگ۔ دھرم یوگ (محرک جسم)
محرک زیادہ تشریح کرنے سے یوگ کے جو ۱۵ اقسام ہوتے ہیں وہ اس طرح ہیں (۱) ست منو یوگ
دھرم یوگ۔ دل بھرت صدق (۲) ست منو یوگ۔ دھرم یوگ۔ دل منجانب گنہ (۳) ست منو یوگ۔ دھرم یوگ۔

سھاگ چنہ یا پرکار جو پہلے سکھ لہر یا کے نزد اس یاد باد کی آچرنی (نقطہ)
 آتما کا سروپ پر مدھارتوں میں راگ و دوش سے طغیانی اور اپنے شدہ خیال میں گن
 رہتا ہے۔ ایسی حالت کو سمیکت کہتے ہیں۔ گرو آتما کا اصل سجاؤ مثل ایک ساکن جمیل کے
 ہے۔ جس میں جمیل میں تندہی کے گھنے سے یا کسی ڈھیلے وغیرہ کے پھیکے سے لہریں اٹھتی ہیں
 ایسی صرح آتما میں پانچ ذریعوں سے ترنگیں اٹھتی ہیں۔ وہ پانچ ذریعہ متعینات۔ ابرت۔ پرتاد
 کشائے۔ اور لوگ شمس۔ متعینات۔ کا ذب الاعتقاوی کو کہتے ہیں۔ ابرت ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری
 زنا۔ اور گروہ کا نام ہے۔ پرتاد ورم کی طرف سے لاپرواہی کو کہتے ہیں۔ کشائے۔ جذبات حیوانی
 سے مراد ہے۔ یوگ من یجن اور کائے کی تحریک کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ متعینات۔ ابرت
 پرتاد اور کشائے کی وجہ سے من یجن اور کائے میں تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اس تحریک سے
 آتما میں ترنگیں اٹھتی ہیں۔ ان ترنگوں کو ہی بھاؤ کرم کہتے ہیں۔ بھاؤ کرم سے پھل۔ پرتاد
 و ذرات مادہ کو پھل کہتے ہیں۔ ان پھل پرانوں کو ہی ”دریدہ کہتے ہیں۔ جو آتما کے ذریعہ
 کے ساتھ غلط ہو کر اس کے شفاف پن کو مکر کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آتما کے اصلی
 گن ٹوٹکے جاتے ہیں۔ لہذا کرم بندہ پڑتا ہے۔ اب پیشتر اس کے کہ ہم ”کرم بندہ“ کا ذکر کریں۔
 آشرو کے اب باب کی کچھ تشبیہ کرنا مناسب سمجھتے ہیں +

بوجب شاستر جی میں مذکور کرم آشرو کے ۲۸۔ اقسام ہیں۔ متعینات۔ ابرت۔ پرتاد
 یوگ۔ چار قسم جو کشائے کی ہیں اس شمار میں وہ بھی پرتاد کے اندر آگئے ہیں۔
 مگر کسی کسی شاستر میں کرم آشرو کے ۷۷ و ۷۸ سے اس طرح لکھے ہیں متعینات۔ ابرت۔
 کشائے یوگ۔ اب انکی تفصیل سن لیجئے۔

متعینات کی پانچ قسم ۱۔ ایلانت (دھتورا وغیرہ) یعنی روح و مادہ اور ان کی باہمی تعلقات
 کے صرف ایک پہلو پر غور کرنا اور اس ہی کو کل سمجھنا۔ جیسے کہ اندھوں کی اور باہمی کی مشہور کہانی
 ہے کہ ہر ایک اندھے نے باہمی کے ایک ایک حصہ کو چھو کر کسی نے اسکو موسل دیا کسی نے

مفصل ذکر کرم پر کرتی کے ذہن میں کیا جاویگا۔ یہاں صرف اتنا بتلادینا ضروری ہے کہ ہر دو قسم کے کرموں کی دو دو قسمیں ہیں ایک پن روپ دوسرے پاپ روپ۔ سات تتوں میں پن روپ کو شامل کر کے سوتیا میر جہن، "توتو" کہتے ہیں۔ دیگر ان نو کا نام دو نو پدارتھ، "دیکھتے ہیں۔ پن روپ بھاؤ کرم سے پن روپ کرم پر کرتی کا بندھ جوتا ہے۔ اور پاپ روپ بھاؤ کرم سے پاپ روپ کرم پر کرتی کا بندھ جوتا ہے۔ لیکن کرم خواہ پن روپ ہو خواہ پاپ روپ ہر حالت میں جیو کے لئے سنسار میں گھمانے کا باعث ہے پن روپ کرم سونے کی جڑی اور پاپ روپ لوسے کی جڑی کے مانند ہے۔ جب تک کرم کالیں باقی ہے۔ بھاؤ کرم سے مدد میر اور مدد کرم سے بھاؤ کرم مثل تخم و درخت کے پیدا ہوتا چلا جاتا ہے اور جیو اور پگل کا تعلق تو تم رہتا ہے اور نہات یا رہائی نہیں مل سکتی۔ اتنا کی پرمتی درجوان جب پاپ روپ کرموں کی طرف ہوتی ہے تو اس کو اشد پرمتی کہتے ہیں۔ جو پاپ روپ کرم ہنسنا۔ جھوٹ چوری۔ دغا۔ دغیر کراتی ہے۔ جن سے ترک (دورخ)، اور تر بیج گنتی (دقالب جیواناتی و نباتاتی و جماداتی، متی ہے۔ اور جب پن روپ کرموں مثل دان پن ورت وغیرہ کی طرف ہوتی ہے اس کو اشد پرمتی کہتے ہیں اور اس سے سوگ۔ سکھ۔ راجہ راجہ کادرجہ جڑی جڑ وغیرہ ملتی ہے۔ اور جب اتنا راگ و دیش سے علیحدہ ہو کر پن روپ ہر دو قسم کے کرم نہیں کرتا۔ بلکہ صرف گیان و حیان اور خوشناسی میں محو رہتا ہے تو اس کو "شدہ پرمتی" کہتے ہیں۔ ایسی حالت سے کہتی ہوتی ہے۔ اس ہی ضمن میں کو نہت بھاگ چند جی نے ایک جہن میں کہا ہے جو اس طرح ہے۔

بھجمن

پن پتی سب جیووں کی تین بھانت برنی	ایک پن ایک پاپ ایک راگ ہرنی (دیکھ)
تائیں ششہ دو نہ کر پی کرم بندھ	دیت راگ نہت ہی نہ ہند رتہ (دیکھ)
یادت شدہ پر پیوگ پادت تائیں متوگ	تاوت ہی کان یوگ کی پن کرنی (دیکھ)
پن پاد دشا د رچت پر ناد کو دوا	اد پھی دشا ستہ مت گرد او ہمد رتی (دیکھ)

جو اس سے نظر نہ رہائی پاتا چاہتا ہے۔ لیکن کسی مریض کا علاج کامل طور پر نہیں ہو سکتا جب تک یہ معلوم نہ کیا جاوے کہ یہ مریض کن باتوں سے پیدا ہوا ہے۔ پیدا ہو کر کیا کیا حالت کرتا ہے۔ کن چھوڑنے سے رکھتا ہے دکن، ادویات سے آہستہ آہستہ دور ہوتا ہے سنساری ڈکھ سے کسی تشفی کے متعلق ان باتوں کے اصطلاحی نام ہیں دہرم میں آشرو۔ بندہ۔ سنبڑ اور نرجہا ہیں جیسے معمولی بیماری کے لئے پیرہنری سے مریض بھٹکتا ہے اور تکلیف ہوتی ہے۔ ایسا ہی ”بندہ“ دنیاوی تکلیف کا نام ہے۔ بیماری میں پیرہن کرنے کی مانند ”سنبڑ“ اور بیماری دور کرنے کی کوڑی ادویات کے کھانے کی طرح ”نرجہا“ ہے۔ موکش مارگ میں ان چاروں باتوں۔ آشرو۔ بندہ۔ سنبڑ۔ اور نرجہا میں۔ جو ہوا اور اجوہ۔ اور موکش کو ملا کر سات بتوں کہتے ہیں۔ گویا یہ سات تمنن کی باتیں ہیں جن کا غور اور فکر کرنا تلاشی بہنات کے لئے از بس ضروری ہے۔ ان میں سے تیرہ۔ اجوہ کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ اب آشرو کی بات لیتے ہیں۔ آشرو نئے کوڑوں کی آمد کو کہتے ہیں۔ ہم نے پیشتر بیان کیا ہے کہ جو ادبہ گل کا تعلق فیری نادر سے ہے۔ یہ تعلق کرم کی وجہ سے ہے۔ اس لئے پہلے اس بات کا جاننا ضروری ہے کہ کرم کیا جو کیا اور چہ در چہ میں سے جن کا اور ذکر ہوا اعلیٰ کوئی ساتواں درجہ ہے۔ نہیں کرم ساتواں درجہ نہیں ہے۔ بلکہ چلک سے بنا ہوا ہونے کی وجہ سے چلک ہی میں شامل ہے۔ کرم کئے ہوئے فعل کو کہتے ہیں۔ بعض آدمی اس کے سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ وہ فعل کو ہی کرم خیال کرتے ہیں۔ دراصل فعل کے کرنے سے جو ماحصل ہوتا ہے اس کا نام در کرم ہے۔ فعل کا نام ہو کر بلا ہے۔ مثلاً ایک شخص پکھا جھلتا ہے تو پہلے کا جھلکا کر لیا ہے۔ اور اس سے جھوپا پیدا ہوئی ہے۔ ”در کرم“ ہے۔ جیسے ننکے سے پیدا ہوئی ہوئی ہو اتندہ رست اور پھار آدمی کو سکھ۔ دو کہہ دیتی ہے۔ اس ہی طرح جو کھا کھا ہوا کرم اسکو سکھ یا دو کہہ دیتا ہے۔ کرم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بھاؤ کرم۔ دوسرے درجہ کرم۔ بھاؤ کرم۔ خیالات۔ جذبات۔ وغیرہ شات کو کہتے ہیں۔ درجہ کرم بھاؤ کرم کی کشش سے جو آئنا کے گرد۔ چلک۔ پالوئوں کے اکٹھا ہونے کا نام ہے۔ ان کا

انمازہ لگا سکتے ہیں۔ جب بادشاہ تک دکھی ہے تو اور معمولی آدمیوں کا کیا ذکر ہے۔ بانیانِ مملکت
معبودانِ خلائق پرستہ پیغمبر جو کوئی دنیا میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور ہونگے۔ کوئی بھی دکھ
سے بری نہیں رہے حضرت عیسیٰ کا پھانسی پانا حضرت محمد کا دشمنوں سے بھاگا بھاگا پھرنے۔
اور ایک خارجی میں چھپنا۔ سری رشب دیو جی کو چھ ماہ تک آوارہ لٹنا۔ سری راجندر جی کا بن باس جانا
وغیرہ وغیرہ۔ اس کی بڑی تفلیس ہیں۔ آپ خود اپنی حالت کو دیکھ سکتے ہیں۔ کہ آپ کی
طبیعت میں کیا کیا لال۔ کیا کیا رنج۔ کیا کیا فکر۔ کیا کیا تکلیف ہے۔ اسی طرح تمام دنیا کے
لوگ خواہ وہ یورپ کے باشندے ہیں۔ خواہ امریکہ کے خواہ افریقہ کے خواہ ہندوستان
کے سب ہی کسی نہ کسی طرح کے دکھ میں مبتلا ہیں۔ دکھ صرف بیماری ہی کی تکلیف کا نام نہیں
ہے۔ بلکہ سوچ۔ فکر۔ خواہش۔ نا اُمیدی وغیرہ بھی دکھ میں شامل ہیں۔ سانکھہ دیشن کے مصنف
کپل رشی نے دکھ تین اقسام مقرر کی ہیں۔ (۱) ادھیاتک جو اپنے جسم یا اس یا من کے
ذریعہ پیدا ہوں۔ جیسے۔ بیماری۔ حمد۔ رنج۔ حرص۔ غصہ۔ وغیرہ (۲) آدمی بھڑک۔ بددوسرا
جانداروں سے پیدا ہوں۔ جیسے سانپ کے کاٹے۔ شیر کے مار ڈالنے۔ چور کے چوری کرنے
وغیرہ (۳) آدمی دیرک۔ جو آگ ہوا۔ پانی و آفات ارضی و سماوی کے سبب سے ہوں
حاصل کلام یہ ہے کہ اگر کسی کو روزگار کا فکر ہے تو وہ بھی دکھی ہے۔ اگر کسی کو دشمن کا شکار
تو وہ بھی دکھی ہے۔ اگر کسی کو اپنے دلیر و محبوب سے ہم آغوش ہونے کی خواہش ہے۔ تو وہ بھی
دکھی ہے۔ اگر کسی کو اپنی دنیاوی ترقی کا خیال ہے۔ تو وہ بھی دکھی ہے۔ اگر اولاد کا غم ہے تو
وہ بھی دکھی ہے۔ غرضیکہ دنیا میں ہر ایک انسان خواہ وہ کیسی ہی حالت میں کیوں نہ ہو دکھی
ہے۔ اور آپ یہ بھی نہ سمجھیں کہ دکھ اسی کل یک میں ستانا ہے۔ نہیں نہیں۔ دکھ کے
دو اسٹے کل یک۔ ست یک۔ سب ایک ہیں۔ قصہ کو تاہ جب سے انسان ہے۔ تب ہی سے

دکھ ہے +

کرموں کا آشرو
جب دنیا دکھ کا گھر ہے۔ اور یہ دکھ ایک پُرانا مرض ہے کہ ہر ایک

ملائے سے ملتا ہے۔ قدرتی نہیں ہوتا ان تینوں سنبھروں سے علحدگی کو ”سبب“ یا باہنی
رستگاری کہتے ہیں۔ یہ ساوی انت ہوتی ہے۔ یعنی رستگاری کا شروع ہوتا ہے۔ آخر
نہیں ہوتا۔ جیسے کتنی وکسور اعلیٰ رہتوالی۔ چنانچہ جو اور پنگل کا سنبھرو اپنا دھک سنبھرو
یا تعلق بغیر۔ مثل چانوں و تلس کے ہے۔ جب تک چانوں اور تلس اکٹھے رہتے ہیں۔ تب
تک دامن بوجا جاتا ہے۔ جب وہ علحدہ ہو جاتے ہیں پھر رانگی پیدائش بند ہو جاتی ہے۔ اسی
طرح جو اور پنگل کا سنبھرو ہے۔ جب یہ سنبھرو بدلیہ سبز اور نر جراثوٹ جاتا ہے۔ تب چوب
اور پنگل علحدہ ہو کر جیو کو کتنی یا نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ اور عہدہ کے لئے جنم مرں سے
رہائی ملتی ہے۔

دنیا میں ایسا کونسا جاندار ہے جو کسی نہ کسی آدمی میں مبتلا نہیں ہے۔ کیا چند کیا ہند
کیا میوان کیا انسان کیا امیر کیا خیر کیا شاہ۔ کیا گلا۔ کیا حاکم کیا محکوم۔ غرضیکہ جو کوئی ہے
اس موزی کا شکی ہے۔ اگر سیر کے پاس دولت ہے تو اسے اولاد کی خواہش ہے۔ اگر اولاد بھی
ہے تو زندگی نہیں ہے۔ کبھی کسی عزیز و اقارب کے مر جانے کا غم ہے۔ کبھی کسی سودے
میں خسارے کا کھٹکا ہے۔ کبھی کسی مقدمہ کے لڑانے کا فکر ہے۔ کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے۔
خیر کو پیٹ بھرنے کا سب سے بڑا دھندا ہے۔ طرح طرح کے بہروپ بناتا ہے۔ کبھی کہتا ہے ایک
ٹھہر ہوا نامہ ہے۔ یا کنواں تھا۔ وانا ہے۔ روپیہ دہ کار ہے۔ کبھی کہتا ہے میرا کپڑا پھٹ گیا ہے۔
جاڑے کا موسم ہے کبھی کہتا ہے۔ دور در سے کھا نہیں ملا ہے۔ بادشاہ جو سب سے زیادہ
سکھایا معلوم ہوتا ہے۔ وہ بھی سبھی نہیں ہے۔ ملک کا انتظام کرنا۔ رعیت کا بندوبست رکھنا۔
دشمن سے ملک کو بچانا۔ فوج کو باغی ہونے سے بچانا۔ ایسے بڑے بڑے کام ہیں کہ ان کو
سر انجام دینا بادشاہ مل کا ہی کام ہے۔ بیٹے بھٹانے کا یہ حکومت میں کھٹے کھٹی کرنا آسان بات
ہے۔ مگر لاکھوں کروڑوں آدمیوں کا جن کی مختلف رائیں۔ مختلف زبانیں۔ مختلف رسوم۔ مختلف
حالات ہیں۔ اہمیت رکھنا کچھ ذرا سی بات نہیں ہے۔ اس سے آپ بادشاہ کے غم و فکر و دھوکے کا

مرکب ہستیاں ہیں۔ کان ہستی تو ہے مگر اُس کا ایک ہی پردیش ہے۔ دیگر دیوں کی طرح اُس کے انت پر دیں نہیں ہیں۔ اِس لئے اُس کو ”استی کائے“ نہیں کہا گیا۔ لوکا کا کاش کے اسنکیات پر دیں ہیں اور جو تمام لوکا کاش میں پھیل سکتا ہے۔ اِس لئے جو اسنکیات پر دیں ہے۔ وہرم دریمہ اور وہرم دریمہ تمام لوکا کاش میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اِس لئے وہ بھی اسنکیات پر دیں ہیں۔ اکاش لوک سے بھی باہر ہے۔ اِس لئے اُس کے انت پر دیں ہیں پھل کا ایک پرانا لوگ بھی جوتا ہے اور دو چار دس میں ہزار لاکھ وغیرہ ملکر جوتا اور پڑا سکتا ہے (مرکب) بھی جوتا ہے۔ اِس لئے پھل کو اسنکیات۔ اسنکیات اور انت پر دیں بھی کہا ہے۔

کال کے جزو ایک ایک غلطہ ہیں اور وہ ملکر سکنڈہ نہیں بنتے۔ اِس لئے اُس کو ”کائے“ نہیں کہا ہے۔ پھل کے چھوٹے سے چھوٹے جزو کو ”انو“ یا ”پرانو“ کہتے ہیں۔ اِہیگی انود جزو تاجری جتنے اکاش کو روکتا ہے اُس کو ”پردیش“ کہتے ہیں۔ پرانوں میں اوگا ناٹھکتی ہوتی ہے یعنی وہ کسی شے سے رکتے ہیں اور نہ کسی شے کو روکتے ہیں۔ وہ دوسری ایشیا میں اِس طرح داخل ہوجاتے ہیں جس طرح آگ ہے یہی۔ ایک ”پردیش“ میں تمام پرانوں کو جگہ دینے کی طاقت ہے۔ میں شاستروں میں دشمار ۱۹۴۴ ذکر ہے۔ اِس کے بعد ”اسنکیات“ ہے ”انت“ اسنکیات سے جڑا ہے۔

سنبندھ کی اقسام۔ دنیا جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ان ہی چھ درجوں۔ جیو۔ پدگل۔ وہرم۔ ادہرم۔ کال اور اکاش کا مجموعہ ہے جس میں جیو اور پھل کا سنبندھ انا د سے ہے سنبندھ تین طرح کا ہوتا ہے (۱) تہا تک یا سبھاوک یعنی ذاتی تعلق و جلی۔ یہ انا دانت ہوتا ہے یعنی نہ اِس کا شروع ہوتا ہے اور نہ آخر جیسے جو گیان آگ و گرمی (۲) سموا یا آپادہک۔ یعنی بخیری و غلامی یہ اادی سانت ہوتا ہے یعنی اُس کا شروع تو نہیں ہوتا۔ مگر آخر ہوتا ہے جیسے جو پدگل۔ پانول ولس۔ یہ دونوں سنبندھ قدرتی ہوتے ہیں (۳) سنجوک۔ یا اتفاقی و عارضی۔ یہ ساوی سانت ہوتا ہے یعنی اِس کا شروع انا خیرہ دونوں ہوتے ہیں جیسے پتا۔ پتر۔ زن و مرد۔ پانی و گرمی۔ یہ سنبندھ

تو ہر گز ورت دہارن گویے (دھ) ویش ورت - ایک خاص حد تک ورت لینے کو کہتے ہیں۔
 اسکے گیارہ حصے ہیں جگیا رہ چکا کہلاتے ہیں (۶) پرمت ورت (प्रमत्त वित्त)
 پانچ جہادرتوں کو پانچ گز پر اوکے ساتھ (۷) اپرمت - پرا د کا جلی، چھوڑ کر پانچ جہادرتوں
 کو پالنا (۸) اہورب کرن - ساتویں گن استھان سے زیادہ اچھی حالت میں رہنا (۹)
 ان ورت کرن (अनवृत्ति कारणा) آٹھویں سے بیسی زیادہ ترقی کرنا (۱۰) سوکشم سپرے
 ایسی حالت جس میں اور کشائے بالکل ناش ہو جاتے ہیں مگر وہ کچھ ٹھوسا سا باقی رہتا ہے
 (۱۱) آپ شانت موہ ایسی حالت میں کشائے اوکے میں نہیں آتے۔ مگر موجودگی ضرور
 ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں نیچے گر سکتا ہے (۱۲) جھین موہ - کشائے اور موہ بالکل ناش
 ہو جانے کی حالت (۱۳) بنجوگ کیوں وہ حالت ہے جس میں کیوں گیان ہو جاتا ہے۔ مگر
 یوگ کی پوری ترقی ہوتی ہے۔ لینے میں بہن اور کائے میں تحریک رہتی ہے۔ ایسی حالت میں کیوں
 بنگوان دہرم آپریش دیتے ہیں (۱۴) یوگ کیوں۔ وہ حالت ہے جس میں من چن کائے کی
 تحریک بھی مٹ جاتی ہے۔ اس حالت کے بعد جسم چھوڑ کر سیدھ پہنچے۔
 (۱۵) سیدھ لینے کثافت۔

(۱۶) دورہ گن سبھاوی - اوپر کی طرف چلنے کا سبھاؤ کہتے والا۔
 اس طرح جیسے گن بیاں کئے گئے۔ پدگل - دہرم ادم کے گن منہ ۴۴ وغیرہ پدگلھے جاتے ہیں۔ اب
 کال اور آکاش کا ذکر نہیں۔

کال نشیچہ اور یو ہارنے کے لحاظ سے دو طرح کا ہے۔ نشیچہ کال تو وہ ہے جو چیزوں کے گزرنے
 میں اور پرانا ہونے میں لگتا ہے۔ اور یو ہار کال مٹری۔ پیر جھینے وغیرہ کو کہتے ہیں۔ آکاش طبقات
 سفلی (ذکر) ارضی (زمین) اور سماوی (سورگ) کے باہر بھی ہے۔ ان طبقات والے آکاش کو سوبھا کاش
 اور ان سے باہر والے کوہ انوکا کاش "بوسنے ہیں۔ جیو۔ پدگل - دہرم - اور ہرم - اور آکاش کو "ہستی
 کائے" کہتے ہیں "ہستی" کے معنے ہستی اور "کائے" کے معنے مرکب شے کہیں۔ لینے یہ

(۵) ساسا دن (۶) ہرشو۔

(۱۳۱) مگنی دمن والا ہوتا اس کے دو بھید سگلی اور سگلی۔

(۱۳۲) آہارک تین شریذ کاران۔ جیس۔ ویکریک، اور چھ پرانچھ تکے مطابق پچھل۔ پرانوں کا حاصل کرنا آہار یا خوراک ہے۔ مرنے کے بعد بچہ گتی میں ایک دیاتیں سے تک کیل کی حالت میں سمگھات میں دسدو کی حالت میں جیوان آہارک یعنی بدون خوراک رہتا ہے باقی سب حالتوں میں آہارک رہتا ہے یعنی خوراک حاصل کرنا ہے

اب ۴۴ گن استھان کے نام سنیں۔

۴۴ گن استھان (۱) استھیات۔ جھڑا اعتقاد (۲) ساسا دن۔ سمیکت سے گر کر

استھیات میں پہنچنے کے وہمان کی حالت (۳) مسر علی علی حالت (۴) ابرت سمیکت۔ سمیکت

آہارک کے پردیشوں کا جسم سے باہر نکلا سمگھات کہلاتا ہے۔ آہارک کے پردیش اپنے جسم سے سات موقعوں پر باہر نکلتے ہیں۔ آہارک سمگھات کی سات متیں ہیں یہ سمگھات سمگھات و شدت بھلیک کے وقت۔
(۲) کشاے سمگھات۔ شدت غضب کے وقت (۳) ویکریک سمگھات و ویکریک شرک پاتے وقت
(۴) تجیس سمگھات جسم سے بیج نکلتے وقت۔ جیسے کہ بعض دفعہ کسی زور و داری رشی کے جسم سے بیج نکلا دوسرے شخص کو برہم کر دیتا ہے (۵) آہارک۔ جب کسی زور و داری مہاتار کو کسی مسئلہ میں شکوک ہونے ہیں۔ تب وہ اپنے جسم سے ایک پتلا سا نکال کر کسی زیادہ گنواں رشی کے پاس جو بہت دور قرار دیا کوں کے فاصلہ پر پڑتا ہے جبکہ اپنے خلک کو رنج کر دیتا ہے۔

(۶) کیول سمگھات۔ جب کیولی کی عمر تھوڑی اور کم زیادہ باقی رہ جاتے ہیں تو وہ اپنی آہارک کے پردیس تمام پر پڑتا ہے ایک پہلا سکتا ہے۔

(۷) مزانگ سمگھات۔ مرنے وقت آہارک کے پردیسوں کے پہلے شر سے نکل کر دوسرے شر میں پڑتا ہے۔ ان سب موقعوں پر آہارک کے ان پردیسوں کا جسم سے باہر نکلتے ہیں جسم کے ساتھ مسلسل تعلق رہتا ہے۔

۵) وید دغا ہشس مباحثرت، تین ہیں۔ پشش وید۔ استری وید۔ پنہک وید۔

۶) کشائے (جذبات جس کی چار بڑی تئیں ہیں) (۱) کروہ (۲) مان (۳) ملیا (۴) لوبھ ہیں۔ ان ہر ایک کے چار چار درجے۔ مختلفان ہندی۔ اپرتیا گیان۔ پرتیا گیان۔ اور بنجمن ہیں۔ اس طرح ۴ × ۴ = ۱۶ درجے۔ ان میں نو کشائے۔ اس۔ مختلفا رتی دیپار، ارتی ڈاٹاشکی، شوک (فکر، پیچہ، غنہ، جگہیا، ذکر اہمت، پریش وید دغا ہشس مباحثرت، استری وید دغا ہشس مباحثرت، پنہک وید دغا ہشس مباحثرت، ماکرہ ۲۵ کشائے، کھلا تے ہیں۔

۷) گیان، ۱۸ درجے ہیں جن کی تفصیل صفحہ ۱۱۴ پر ہے۔

۸) بنجمن (جذبات و خواہشات کار و کنا، سات ہیں) ۱) سا ایک (۲) چید و ستھاپنا (۳) پر اپنشی (۴) سو کشم پرت (۵) تیا گیات (۶) بنجنا بنجمن یعنی بنجمن اور بنجمن دونوں ملے جلے۔ ایسی حالت گہرستی کی ہوتی ہے (۷) بنجمن یعنی بنجمن کا بالکل نہ ہونا۔

۹) درشن چار ہیں تفصیل صفحہ ۱۱۶ پر ہے۔

۱۰) لیشیا (من بچن اور کالے کا کشائے کے ساتھ ہونا جس سے کرم بندہ ہوتا ہے) دو طرح کی ہوتی ہے شبنہ اور شبنہ شبنہ سے ہیں اور شبنہ سے پاپ کا بندہ ہوتا ہے۔ ہر دو قسم کی لیشیا کے تین تین درجے ہیں (۱) انکرشت شبنہ۔ جسکو کرشن لیشیا کہتے ہیں (۲) دم شبنہ جسکو نیل لیشیا کہتے ہیں (۳) جگہن شبنہ۔ کہوت لینا (۴) جگہن شبنہ۔ بہت لیشیا (۵) دم شبنہ۔ پدم لیشیا (۶) انکرشت شبنہ۔ شکل لیشیا۔ اس طرح لیشیا کی چوبیس ہیں۔

۱۱) بھبت تیر (भवत्त्व) رکش جانکی قابلیت کہنے والے جہول کو بھبت ویر کہتے ہوں کا بھبت کہتے ہیں (۱) سمیکت (समयकत्व) تہوں کے شر و حان کو اپنے دہرائے کی پہچان ہو کر آتما کے پتے شر و حان (۱) اٹھا ہو جائے۔ کو سمیکت کہتے ہیں اس کے چوتھ دہرے ہیں (۱) اپنٹم سمیکت (۲) چھے اسم سمیکت (۳) چھ ایک سمیکت (۴) ستیا ورسن۔

دبا دی، جو اسی ہے جسم جن کا (۵) بنسپتی (سبزی و درخت وغیرہ) تمام قسم کی سبزی و درخت
 و پودے وغیرہ۔ ان سب کے صرف ایک سپرٹنڈنڈ ہوتی ہے۔ ترس چار ہیں جن میں حرکت
 پائی جاتی ہے۔ وہ دو اندری سے لیکر پانچ اندری تک ہوتے ہیں۔ کل جیووں کے سات بھید
 ہیں (۱) سیکشٹم ایک اندری جو آنکھ سے نظر نہیں آتے (۲) باؤر۔ ایک اندری جو آنکھ سے نظر آتے
 ہیں (۳) دو اندری (۴) تین اندری (۵) چار اندری (۶) سنگلی پانچ اندری یعنی پانچ اندری و نئے
 مگر بدون من کے (۷) سنگلی پانچ اندری یعنی پانچ اندری و من والے جیووں کی تقسیم پر پاپتی
 اور پاپتی کے لحاظ سے بھی ہوتی ہے۔ جسم کے نشانات بن جانے کو ”پریاپتی“ اور نشان
 نہ بننے سے پہلی حالت کو ”اپریاپتی“ کہتے ہیں۔ پریاپتی چھ ہیں۔ (۱) اہر (۲) طر (۳) اندری
 (۴) سواسو سوانس (۵) بھاشا (۶) من۔ ایک اندری جیو میں بھاشا اور من کے سوا سہ چار پاپتی
 ہوتے ہیں دو اندری ۳ اندری ۴ اندری اور سنگلی پانچ اندری کے بھاشا لاکر پانچ پریاپتی
 ہوتے ہیں۔ اور سنگلی جیو کے من لاکر چھ پریاپتی ہوتی ہیں۔ جیووں کے جوسات بھید کہے ہیں
 انکی دو قسم پریاپتی و اپریاپتی ہونے کی وجہ سے جیو کی ۴ قسم ہیں جن کو ”جیو ساس“ کہتے
 ہیں۔ علاوہ ان میں سنساری جیو کے بلحاظ حالت کے چودہ مارگن اور بلحاظ گن کے ۴۴ مارگن متعین
 ہوتے ہیں۔

جیو کی چودہ مارگن یہ ہیں۔

(۱) نکشی۔ جو چاہیں۔ جیو۔ منش۔ نارگی۔ اور ترسج۔

(۲) اندری جو پانچ ہیں جسم۔ زبان۔ ناک۔ آنکھ۔ اور کان۔

(۳) کانے جو چھ ہیں (۱) پرتھوی کانے (۲) جبل کانے (۳) تیج کانے (۴) باہر کانے۔ (۵)

بنسپتی کانے۔ (۶) ترس کانے۔

(۴) یوگ (غریب) تین ہیں۔ من یوگ۔ چمن یوگ۔ کانے یوگ۔ انکی زیادہ تفصیل کرنے سے پتہ چڑ

یوگ ہوتے ہیں۔

ہے۔ یہ مرد گیان ہر ایک جیو کے ہوتے ہیں۔

انہیوں کے سہارے بدن آتیک شکتی سے روپی چارمقد (اکھ سے نظر آتے والی شے) کے جانے کو اودھ گیان کہتے ہیں۔ اور وہ گیان دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک بہو پر تہ۔ جو خود بخود دیو ناسکی۔ اور تہ تو فکر کے جنم سے ہی ہوتا ہے۔ دوسرے گن پر تہ جو تپش یا کرنے کی وجہ سے کسی کسی انسان کے ہو جاتا ہے متصیاورششی کا ذب الاعتقاد کے جو متی۔ شرقتی۔ اور اودھ گیان ہوتا ہے۔ اُس کو گنتی۔ کو شرقتی۔ اور کو اودھی کہتے ہیں۔ کسی دوسرے جیوں کے من کی بات جانا من پر یہ گیان ہے۔ تمام دنیا کی ہر حالت سابقہ۔ موجودہ اور آئندہ کو جانا کیوں گیان ہے۔

گیان کی زیادہ فشریح ہم آگے چل کر کریں گے۔

(۳) امور تیک۔ اصل میں جیو امور تیک ہے مگر جسم کے۔ اتھ مور تیک ہت جیسا جسم جیو کو تیک ہے ہی اسکی شکل ہو جاتی ہے

(۴) کرتا جیو۔ پدگل کے تعلق کی وجہ سے راگ۔ دولیش۔ کرودھ۔ مان۔ اپن۔ بوجہ۔ ریغیو۔ جذبات کا کرتا ہے۔ جن سے پگل کرم پیدا ہوتے ہیں اور اتما کے ساتھ ان کا سنہندہ (تعلق) ہوتا ہے۔ کرموں سے شریرہ (جسم) بنتا ہے۔ اُس سے ہر قسم کے کام۔ چلنا۔ بھڑنا۔ چوڑنا۔ ملانا مکان بنانا۔ کپڑا بنانا۔ برتن گھڑنا۔ وغیرہ ہوتے ہیں۔ اس لئے جیوان سب کا کرتا ہوتا ہے۔

(۵) اپنی دیہ پر ان جیو کی جسامت اُسکے جسم کے مطابق ہوتی ہے جیسے چوڑی میں چوٹی اور پستی میں بڑی۔ ویسے جیو سنگھیات پر دیشی ہوتا ہے۔ تمام دنیا میں پھیل سکتا ہے۔

(۶) بھوگنا۔ جیو سکے۔ دکھ۔ کا بھوگنے والا ہوتا ہے

(۷) سناسرگت۔ سناس میں جیو دو طرح کے ہیں (۱) استھارہ یا غیر متحرک (۲) ترس یا متحرک۔ استھارہ وہ جیو ہیں جو اپنی غشی سے بل جل نہیں سکتے۔ انکی پانچ متیں ہیں۔ (۱) پرتھوی۔ کانے دھاکا۔ رینے وہ جیو پر پرتھوی ہی ہے جسم جن کا رینے تمام قسم کی دھات و پتھر وغیرہ۔ (۲) جل۔ کانے۔ جل دھاتی، اسی ہے جسم جن کا (۳) تیج۔ کانے (آتش) آگ ہی ہے جسم جن کا (۴) پایو۔ کانے

(۱) سپریش انڈی (۲) آید (۳) کائے بل (۴) سانسو سو اس۔ دو انڈی کے ۶ پلان ہرستہ ہیں
 ہونہ کوہ بالا۔ اور زبان و پچن بل۔ تین انڈی کے ناک اور ملا کر پان ہوتے ہیں۔ ہا انڈی
 کے آنکھ زیادہ کر کے ۸ پان ہوتے ہیں۔ پانچ انڈی جیو دو طرح کے ہوتے ہیں۔ سنگی اور سنگی
 سنگی میں کان زیادہ ہو کر پان اور سنگی کے من زیادہ ہو کر دس پان ہوتے ہیں جیووں
 کا جنم سنار میں تین طریقوں سے ہوتا ہے (۱) گر بیج۔ حل سے جیسے انسان و حیوان کا (۲)
 سنو ورجن۔ بہر من حل مختلف چیزوں اور مٹی کے ٹٹے سے جیسے بہت سے کیڑے مکوڑوں کا (۳)
 اُتپا دک۔ خود بخود جیسے دیو اور نار کی کا۔ یہ سب جیو پان و حاری ہوتے ہیں

۱) آپرک مٹی۔ آپرک کے سنے ہانے کے ہیں جس کی دو چیزیں ہیں۔ ورش و پوگت۔
 گیان آپرک۔ ورش سے مراد کسی شے کی صرف موجودگی معلوم کرنے سے ہے۔ گیان اُس شے
 کے تفصیل و اربا سے کہتے ہیں۔ ورش کا رتم کا ہوتا ہے (۱) پکھو و رشن۔ آنکھ سے دیکھنا (۲)
 اچھو و رشن۔ آنکھ کو چھوڑ کر باقی چار اندریوں سے محسوس کرنا (۳) اودہ ورش۔ اودہ گیان کے
 ذریعہ کسی چیز کی موجودگی معلوم کرنا (۴) کیول ورش۔ کیول گیان کے ذریعے سے مدہنی و کثیف آنکھ
 سے نظر آنے والی، امدہنی و لطیف یا آنکھ سے نظر نہ آنے والی شے کی صرف موجودگی کو جاننا۔ اگرچہ
 کیول و بھگوان کی نسبت یہ نہیں کہلوا سکتا کہ پہلے اُن کو شے کی موجودگی کا گیان ہوتا ہے پھر آہستہ
 آہستہ تفصیل و اکیونکہ وہ ہر شے کی ہر حالت کو کلیخت جانتے ہیں تاہم بجا طلاس امر کے کہ دفنا
 ورنی اور گیانارنی علیحدہ علیحدہ کہہ ہیں۔ اس لئے کیول ورش۔ اور کیول گیان علیحدہ علیحدہ کہے
 گئے ہیں +

گیان آٹھ قسم کا ہوتا ہے (۱) جتنی (۲) شرقی (۳) اووسی (۴) من بہرہ کیول (۵) کو شتی
 (۶) کو شرتی (۷) کو شرتی اندری و من کے ذریعہ جو جانا جاتا ہے وہ مٹی گیان ہے۔ مٹی گیان سے
 کسی شے کو جان کر جانی ہوئی بات کے تعلق سے دوسری بات کو جاننا شرقی گیان کہلاتا ہے۔
 مثلاً ہوا کا بدن سے گھاسا مٹی گیان ہے۔ مگر یہ جاننا کہ اُس کے گلنے سے تکلیف بخشی شرقی گیان

پہل و اتنا نہیں ماضا و داستک ہنہ تو ایسا تو سانگہ روشن کا کرتا کپل رشی اور پر ب
 میاں سا کے مصنف یعنی رشی بھی اتنے تھے۔ یہاں تک ہی نہیں بلکہ ان کے مت میں تو خود
 ایشور کی ہستی تک کا کھنڈن پایا جاتا ہے۔ مگر ان کو کوئی ہاستک نہیں کہتا۔ جن مت
 میں ایشور کی ہستی سے انکار نہیں ہے۔ اگر ہے تو صرف اُس کی تین صفات بجکت
 کرتا۔ کرم پہل و ۱۶۔ اور سرب و پاک سے جس طرح کہ بنائے۔ و شیشک اور ویدانت میں
 مانا ہے۔ انکار ہے۔ لیکن صفات کی بابت تو اور مذاہب میں بھی بہت سا اختلاف ہے۔
 چند صفات کے نہانے سے جن مت ہاستک نہیں کہلا سکتا۔ اور باقی آپ کو میری اس
 کتاب کے پڑھنے سے خود معلوم ہو جاوے گا کہ جن لوگ سوگنک اور پُن واپ سب کو لکھتے
 ہیں کہ ان میں مت کو ہاستک کہنا سراسر جہالت ہے۔ ہاستک کی چار بڑی قسمیں ہیں۔
 ۱۔ برہم۔ وجیو۔ وایا بادی یعنی ان ہر سہ کو علحدہ علحدہ نام دیئے انے دان جیسے بنائے
 و شیشک ہوتا ہے سماجی (۲) جیو وایا بادی یعنی پرماتما اور جیو آتما کو ایک۔ اور مایا مادہ کو
 علحدہ ماننے والے جیسے جن اور سانگہ (۳) برہم بادی یا جہ ازوست کے ماننے والے جیسے
 مسلمان و عیسائی (۴) برہم ہی برہم بادی یا جہ ازوست کے قائل جیسے دیانہی نام سے کہ وہ
 جس جو صرف مادہ ہی کو ماننے ہیں اور پر لوک کو نہیں اتنے۔ ایسے چار واک ہیں

دوسرا عقیدہ

جیو اور مادہ کا تعلق کرم کی وجہ سے ہے۔ کرم جیو کو سنسار میں گماتا ہے
 جیو اور مادہ کا تعلق اگرچہ بادی مگر سانس ہے

دنیا میں ہر شے اپنے گُن اور پریائے سے جانی جاتی ہے۔ گُن (صفت) وہ ہوتا ہے جو ایک شے
 کو دوسری شے سے تیز کرے۔ جس شے کی ہر حالت میں موجود رہے اور تین دو شوں کے

کرم کرنے میں سوتھتر اور پھل بھونگے میں پرتھو کا یہ مطلب ہے کہ انسان کرم کرنے تک سوتھتر فرمنا ہے۔ کرم سے یا نہ کرے۔ لیکن جب کرم کرتا ہے تو پھر وہ پر یعنی دوسرے کرم کے بس میں ہو جاتا ہے۔ پھر اس کا اپنا کچھ اختیار نہیں رہتا۔ مثلاً ایک شخص کراختیا ہے کہ وہ شراب پیے یا نہ پیے۔ وہ سوتھتر ہے۔ لیکن جب شراب پی لی تو پھر وہ اس کے نشے کے بس میں ہو جاتا ہے۔ اس مسئلہ میں لوگ "پر" کے معنی ایشور کرتے ہیں۔ لیکن نہ معلوم پھر وہ لفظ ایشور کے معنی کرم کے کیوں نہیں کرتے "نام لایا لوک توتھلے" کے منہ جہ ذیل شلوک میں ایشور کے معنی کرم کے بھی لکھے ہیں۔

चेर्धिर्वीर्यान् त्वितिः ह्यन्तावः

कालो नास ईष्वव कर्म वैवमः।

भगवति कर्माणि म्याः कलांतः।

समाय तमग्ने पुनः कुटस्य

اس طرح ایشور کے کرتا اور نیاتے کا یہی ماننے کا مسئلہ نادانی پر وال ہے۔ اور یہ دنیا جیواہر چمک کے تعلق سے پیدا ہونے والے مختلف کرشموں کا نام ہے۔ اور نادانی ہے۔ کوئی خاص ملحدہ طاقت اسکی خالق نہیں ہے اب اس موقع پر یہ بات قابل غور ہے کہ جب چین مت ایشور کو کرتا اور کرم پھل دیتا نہیں مانتا تو کیا وہ ماسک مت ہے؟ نہیں یہ بات نہیں ہے۔ ماسک سے کیا مراد ہے۔ اس کے لئے شاکا

میں دیا کرن اور پیاسے پاد ۲ سوتر ۹ ملاحظہ کیجئے جو اس طرح ہے

दौष्टिका

इति वा तासां गतिः कालाभाशित्वेनैव च न स्यात् इति वा तासां गतिः कालाभाशित्वेनैव च न स्यात्

आद्ये प्रलोकादिभिरिदं ह्यप्राप्तिका तद्विचरोत्तरे वा राक्ष

पत्तिः یا کن اور جہانے ۴ پاد ۶ سوتر ۶ میں اس طرح کہا ہے

अस्य वास्ति दिष्टमिति

اس کا بھاشیتا نقلی ہے اس طرح کیا ہے۔

کٹے نہیں چھو سکتے۔ شاید اسی واسطے ہندوؤں نے سرشٹی پیدا کرنے کا کام پہا کے سپرد کیا
 ناش کرنے کا ہمیش کے اور پائے کاوشنوکے۔ اس طرح ایک ایثور سے تین ایثور بنائے
 لیکن دراصل یہ سبھی کے تین گنوں اپنا واسطے۔ اور دھرو کے نام ہیں جن کا مطلب ہم نے
 صفحہ پر بیان کیا ہے ایثور کو نیا سے کاری استے ہیں۔ اس کے تین بڑے گنوں۔
 سر و گیہ۔ سر و شکتی مان۔ اور دیا کو پڑا و عبا لگتا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی کو تو ال کسی چور کو
 نقب لگاتا ہوا دیکھ کر ہٹم پوٹھی کرے اور کھڑا تماشا دیکھتا رہے۔ اور جب وہ چر مال
 اٹھا کر لے جائے تو فوراً گزرا کر لے آئے آپ ہی تلماسیے کہ آپ ایسے کو تو ال کی نسبت
 کیا خیال کریں گے؟ اسی طرح دیا لو ایثور کا فرض ہے کہ وہ جیوؤں کو گناہ کرتے وقت منع
 کرے۔ نہ کہ اس وقت تو چپ ہوا تماشا دیکھتا رہے اور پھر منرا دینے کے لئے تیار ہو جائے
 شہر کا حاکم اگر پیشتر سے یہ جان لیرے کہ ڈاکوؤں کا ایک گروہ شہر کو لوٹے والا ہے۔ تو
 اُسکو مناسب ہے کہ وہ فوراً بند و بست کرے۔ کہ جان بوجھ کر شہر کو لوٹتے دیوے۔ اور
 بعد ازاں ڈاکوؤں کو گزرا کرے اگر کوئی چور چوری کرتا ہے تو یا تو وہ ایثور کے حکم سے کرتا
 ہے۔ اگر حکم سے کرتا ہے تو پھر گزرا کیوں ہوتا ہے؟ اگر وہ ایثور کے بد و ن خبر کے کرتا
 ہے تو ایثور سر و گیہ نہیں ہے۔ اگر ایثور سر و گیہ ہے۔ تو منع کیوں نہیں کرتا۔ اگر منع نہیں کر سکتا
 تو سب شکستہ مان نہیں ہے۔ اگر منرا دینا چاہتا ہے تو دیا لو نہیں ہے۔

معترض۔ جو کرم کرنے میں سو معتر (خود مختار) ہے مگر پھل بھو گئے میں پرتختہ (محتاج) ہے
 جینی۔ پرتختہ سے کیا مراد ہے؟

معترض۔ پرتختہ کے معنی دوسرے کے اذہین (محتاج) کے ہیں جس سے مراد یہ ہے کہ
 پھل بھو گئے میں وہ ایثور کے اذہین ہے۔

جینی۔ یہاں پر آپ نے لفظ ”پر“ سے ایثور مراد لینے میں غلطی کائی ہے۔ ایثور کے کرم پھل
 دینے پر جو اعتراض ہیں وہ آپ سب سن چکے ہیں۔ ان کو پھر دہرانا فضول ہے۔ دراصل

تو اس میں اور کتنی میں کیا فرق رہا؟

معتبرض۔ ان سوالات کا جواب سوئے اس کے اور کچھ نہیں بایا جاسکتا کہ یہ بات نیم روپ ہوتی ہے۔ اس میں دلیل نہیں چل سکتی۔

جیمینی۔ جس میں دلیل نہیں چل سکتی وہ بات حقولیت سے گر جاتی ہے اور عقلمندوں کے ماننے لائق نہیں رہتی۔ اچھا اگر ان باتوں کا جواب آپ نہیں دے سکتے تو یہ تو بتلائیے کہ ایثار کی سرشتی بچے میں کیا غرض ہوتی۔ کیونکہ اپنی غرض تو معلوم ہوتی ہی نہیں۔ کیونکہ وہ بچہ من پر ہم ہے۔ اس کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے آپ ہی کہیں گے کہ وہ حیوان کی خاطر ہے۔ اس صورت میں وہ غرض یا رحم پر مبنی ہو سکتی ہے یا انصاف پر۔ مگر سرشتی بچے میں یہ دونوں باتیں بھی حاصل نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ جب جو پہلے کی حالت میں سہستی اور سہما میں پڑے تھے تو ان کو کچھ دکھ نہ تھا۔ لیکن ایثار نے ان کو سنسار پرکھیں ڈال دیا اور دکھ دیدیا۔ یہ کونسا رحم ہے اور اگر رحم ہی کو منظور ہوتا تو ایثار سنسار میں سب حیوانوں کو سبکی پیدا کرتا۔ لیکن سنسار میں کوئی امیر اور کوئی غریب۔ کوئی سبکی اور کوئی دکھی ہے۔ اس لئے سرشتی بچے کی غرض رحم پر مبنی نہیں ہو سکتی۔ باقی رہا انصاف اس کو پہلے کا مسئلہ رکھتا ہے۔ آپ بچے پہلے کا مسئلہ مسلمانوں کے مسئلہ قیامت دیدیا ہے۔ جیسے وہ لوگ انسان کو مسلمان کے بعد قیامت تک قبر میں پھا سکتے ہیں۔ اسی طرح آپ بھی کہوں گے چل کو چار ادب ۳۲ کروڑ سال تک زیرِ غور رکھ کر حیوانوں کو اس عرصہ دراز تک حیات میں رکھتے ہیں۔ جس میں وہ بے چارے متحیر رہتے ہیں کہ بچے ہمارے کہوں کی منہ کیا جھڑپ ہوتی ہے۔ اس عرصہ دراز تک کہوں کے پہل کو محل التوا میں رکھنا ایثار میں کمزوری دکھاتا ہے۔ اور اس کے انصاف پر مدعا لگاتا ہے۔ دیگر سرشتی بچہ اور پرستے کرنا وہ متضاد جن ایک ایثار میں نہیں ہو سکتے پیدا کرنا جس کا سمجھاؤ ہے وہ ناش نہیں کر سکتا۔ موت اور زہر دونوں ایک جگہ

جینی۔ دوست! آپ کا بدن مذہب کے پیدا کرنے کا مسئلہ تو مسلمانوں کے مسئلہ کن فیکون سے بھی بڑھ کر ہے۔ پھر ان بیچاروں پر کیوں نامکانات کا الزام لگاتے ہو۔ ایشور میں خواہش کا پیدا ہونا اس کے اندر سے کن کے خلاف ہے۔ کیونکہ نئی خواہش جب ہی پیدا ہوتی ہے جب پہلی حالت میں کچھ دکھ ہوتا ہے تو کیا ایشور بھی دکھی رہتا ہے۔ ؟

معترض۔ نہیں۔ خواہش جیوں کے کروں کے پرینا اسہا ہے ہوتی ہے۔

جینی۔ تو پھر جیوں کے کرم جو ایشور کے آئندہ نئی کن تک میں لکھن ڈال دیتے ہیں۔ اور ایشور

کو بھی کام کھانے کے مجبور کرتے ہیں۔ آپ کے سرب شکنتیان ایشور سے بھی زیادہ طاقتور ہوتے۔ اور ایشور بھی کرموں کے بس میں پڑا۔ اور اس طرح تین چیزوں سایشور۔ چو۔ پرکئی کے علاوہ جن کو آپ انادی مانتے ہیں کرم ایک اور شے انادی ہو گئی۔ اور ایک اور شبہ پیدا ہوا کہ جیوں کے کرم چار رب ۲۴ کروڑ سال تک کیوں خاموش چرے رہے۔ اور اس حوالہ دینے کے ایشور کیوں بیکار پڑا۔ کیا اس نے بھی ایک رب ۲۴ کروڑ سال تک سرشٹی کا کاروبار کرتا رہنے کے بعد تنگ کر اس ہی عرصہ تک آرام کرنا چاہا جیسے کہ انسان دن کی محنت کے بعد رات کو آرام کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو وہ سرب شکنتیان نہ رہا۔ اور مثل دنیا داروں کے کمزور ہو گیا۔ جن کو کاروبار کرنے کے بعد زائل شدہ طاقت حاصل کرنے کے واسطے آرام کرنا ضروری ہے۔ اور ہاں یہ بھی تو بتلائیے کہ جیو اس عرصہ تک کبھی حالت میں رہے یا دکھی میں۔ ضریر واسے رہے یا بدھن ضریر۔ کرم انکے ساتھ رہے یا ان سے علیحدہ۔ اگر آپ کہیں کہ کبھی رہے تو پھر سرشٹی رچکار اور جگت میں پیدا کر کے جیوں کو دکھ دینا دینا پھر ہمیشہ کو مناسب نہیں تھا۔ اور اگر کہیں کہ دکھی رہے تو عرصہ تک بلا وجہ دکھ دینے سے ایشور نیلے کاری اور دھالو نہ رہا۔ اگر دکھ مسکبہ دونوں رہے۔ اور کرم انکے ساتھ رہے تو اس عرصہ تک بیکار کیسے رہ سکتے ہیں۔ کرموں کی خاصیت جو مسئلہ کو چھوڑ دینے کی ہے۔ نسل نہیں ہو سکتی۔ اگر بدھن کرم اور بدھن ضریر رہے۔

جیسے کہ ریشم کا کپڑا اپنے اندر ہی سے ریشم نکال کر خود اس میں پھنس جاتا ہے۔ اسی طرح یہ جو آتما خود اپنے کئے ہوئے کرم سے بندھ جاتا ہے۔ اس میں کسی دوسرے کا دخل نہیں۔ ایٹھ کو کرنا اور کرم پھل دانا ماننے میں ایٹھ کے کدھرے ڈرے ڈرے الزام عائد ہوتے ہیں۔

مقصر ص وہ کیا الزام ہیں؟ **جی** جی۔ آپ ایٹھ کی صفات کون کون سی مانتے ہیں؟
مقصر ص سرب ویا پاک۔ امور تیک۔ اور تیک۔ شرب بکیتیاں۔ آخدی سکتا۔ نیائے کاری۔ دیالو وغیرہ وغیرہ۔ **جی** جی۔ جو شے سرب ویا پاک ہوتی ہے اس میں حرکت نہیں ہو سکتی جیسے کہ آکاش۔ حرکت بدون کوئی فعل نہیں بن سکتا۔ اور امور تیک۔ امور تیک شے نہیں بنا سکتا۔ اس لئے سرب ویا پاک اور امور تیک ایٹھ رجکت کرتا نہیں ہو سکتا۔ امور تیک سے امور تیک شے نہ بنایا جاسکتی وجہی سے تو اسلامی مذہب میں خدا کو امور تیک بنا کر اس کو عرشِ معلیٰ پر بٹھلایا ہے اور اس کے ہاتھ سے انسان کا پتلا جوایا ہے۔
مقصر ص جب سرب بکیتیاں ایٹھ چار ارب ۲۴ کروڑ سال کے عرصہ تک جس کو ہم بزمِ لوری کہتے ہیں بالکل بیکار پڑا رہتا ہے تو پھر اس کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ
राकोइ बहु बसाम میں ایک ہوں انیک ہو جاؤں "تو وہ اسی وقت اپنی انتہا تکتی سے جگت کی رچنا کرتا ہے۔

جی جی۔ کیا ایٹھ رجکت کی رچنا مسلمانوں کے مسئلہ کن فیکون کے مطابق کرتا ہے؟
مقصر ص نہیں۔ مسلمان تو ایسا مانتے ہیں کہ خدا دنیا کو نیستی سے ہستی میں لایا۔ ہم ایسا نہیں مانتے۔ کیونکہ نیستی سے ہستی تو ہر جی نہیں سکتی۔ جیسے صفر میں سے ۱۰۰ مچھ تفریق نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہم تو یہ مانتے ہیں کہ مادہ جو پہلے کی حالت میں پرمانوہ پرتتا ہے اسے ایٹھ رجکت کر جتا ہے اور جو ذوں کو اس کے اعمال کے مطابق بد و ن مان باب کے ایک دم جو ان حالت میں پیدا کر دیتا ہے۔

نہیں آتا۔ جیسے کہ آواز نظر نہیں آتی۔ مگر وہ مادہ کی ایک نہایت ہی لطیف شکل ہے
 اور بڑی طاقتور ہے۔ آپنے نو نو گراف تو بہت دفعہ دیکھا ہو گا جس وقت اس میں
 آواز بھرتے ہیں اگر آپ اس وقت دیکھیں تو کرم فلوئسٹی کا مسئلہ بھی آسانی
 سے آپکی سمجھ میں آجائے۔ نو نو گراف کے اندر صلیح کا بنا ہوا ایک گول سلنڈر
 ہوتا ہے۔ اس سلنڈر پر ایک سوئی لٹائی جاتی ہے۔ جب کوئی آدمی ہورن کے
 سامنے اپنی معمولی آواز میں گاتا ہے یا ہلنا ہے تو اس آواز کا زور جو نظر نہیں
 آتی ہے سوئی پر جا کر پڑتا ہے۔ سوئی سلنڈر پر باریک باریک لکیریں نکال دیتی ہیں
 سلنڈر مشین کے ذریعے چلتا رہتا ہے اور سوئی اس پر لکیریں کھینچتی رہتی ہے۔
 یہ لکیریں ایسی کھج جاتی ہیں جیسی ہر سات کے موسم میں سڑک پر گاڑی کے چلنے
 سے کھانچے پڑ جاتے ہیں۔ جب سوئی کو ان نشانات کے ایک سرے پر رکھ دیتے ہیں
 اور مشین کے ذریعہ سلنڈر کو چلاتے ہیں تو پھر وہی آواز نکلنے لگ جاتی ہے۔ حال
 میں آواز کو سلنڈر کی بجائے پلیٹ میں بھرتے ہیں۔ جیسے نو نو گراف میں آواز
 نہایت لطیف شکل بن کر سلنڈر پر لکیریں بنا دیتی ہے۔ اسی طرح من بچن کا سکہ کچھ
 سے منہی کرم ایک حرکت پیدا کرتے ہیں اور اس سے ایک لطیف غلاف سامع
 پہن جاتا ہے۔ اور جیسے نو نو گراف کے ہول کے سلنڈر گانے کی آواز سے گھلا۔
 رونے کی آواز سے روتا۔ اور جیسی کی آواز سے ہنسنے کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح
 جس قسم کا کرم انسان کرتا ہے اس سے اسی قسم کا نتیجہ بھوگتا ہے۔ بس یہی کرم فلوئسٹی
 کا اصول ہے۔ ملوہ میں بھی بڑی طاقتیں ہیں۔ نہر میں مارڈ اسنے کی قوت۔ اویات
 میں شفا کی طاقت۔ غذا میں خون۔ ہڈی۔ ویرج وغیرہ بن جانے کی قوت طاہرا
 شاہیں ہیں۔ یہ جہاں آتا خدا اپنے ہی کردہ۔ مان۔ لایا۔ لوہہ وغیرہ جذبات سے جن کو
 بھلا کرم کہتے ہیں اپنے گرد پھیل روپ کرم جن کو دربیہ کرم کہتے ہیں صبح کر لیتا ہے۔

الذبیان کی کیا طاقت تھی کہ اُس کے کام میں دخل درمغول کر سکتا۔ دوسرے سنسار میں
گیان جہاں پایا جاتا ہے۔ جان اور جسم کی سوج دگی میں پایا جاتا ہے۔ یایوں کہو کہ جیو میں
گیان پایا جاتا ہے۔ جیو کے سوائے گیان کہیں نہیں پایا جاتا۔ لہذا جیو کے سوائے
کوئی اور گیان دان پر میسر ثابت نہیں ہو سکتا۔

معترض۔ اچھا خیر۔ ایٹور سرکشی کرتا تو یہ بھی لیکن نیانے کاری تو ضرور ہے۔ کیونکہ
کوئی چور غور جو جیل میں نہیں جا پڑتا۔ چور کو چوری کی سزا دیکر جیل میں بھیجنے کے واسطے
ایک ماحکم نہانے کاری کی ضرورت ہے۔

جینی۔ یہ بھی متہارا بھرم ہے۔ کیونکہ غم کو کہو کہ ایٹور کو کسی شخص کی بد اعمالی کی بدست یہ منظور ہے
کہ اُس کا دوجہ چھین لیا جائے تو وہ خود تو چھیننے آتا ہی نہیں۔ آخر کسی چور کو کچھ چوری
کرتا ہے۔ لیکن اُس چور کو چوری کی سزا ملتی۔ کہتے ہیں۔ اس میں چور کا کیا قصور ہے۔
اُس نے تو چوری ایٹور کے حکم کے مطابق کی ہے۔ لہذا آپ کی مثال غلط ہے۔ کسی
بد عمل کی سزا ملنے کے واسطے کئی کارنوں کی ضرورت ہے۔ اصلی کارن تو بد فعلی ہی ہے
دوسری سزا (علت غلطی) کارن ہیں۔ جیسے چوری کے معاملہ میں۔ ماحکم۔ پولیس۔ جیل وغیرہ
ہو جاتے ہیں۔

معترض۔ لیکن کرم بے جان اور بے گیان ہونے کی وجہ سے خود جزا سزا کیسے دے سکتے ہیں۔
جینی۔ اصل میں کرم غلطی کو آپ اچھی طرح سمجھتے نہیں۔ اس کا مفصل بیان تو چم آگے چل کر
کرینگے۔ یہاں صرف اتنا بتا دیتے ہیں کہ جو کرم ہم۔ سن۔ بچن۔ کائے سے کرتے ہیں۔ وہ
نہایت ہی لطیف شکل میں ہماری روح کے اوپر ایک پردہ سناٹا ہے جسے پانی بادل
کی شکل میں ہو کر سوچ کو چھپا لیتا ہے۔ اس پر دھک دہی کاربان شریہ بیٹھے کرموں کا خلاف
کہتے ہیں۔ یہی کرموں کا پھر پھر طرح طرح کی تکالیف دیتا ہے۔ اور اپنی قوت کشش سے
سے روح کو ایک طالب سے وہ سرے طالب میں لے جاتا ہے۔ کاربان شریہ آنکھوں سے نظر

یا کسی کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ لفظوں سے مرکب ہونے کی وجہ سے بدون بنائے ہوئے نہیں ہو سکتے۔ ایشور پرش نہیں لہذا وہ اس کے بنائے ہوئے نہیں۔
مقتصر۔ قدرتی چیزوں میں ایک نیم اور قاعدہ پایا جاتا ہے جیسے کہ سورج ہمیشہ چرپ سے نکلتا اور چمچ میں چھپتا ہے۔ آم کے درخت سے آم ہی پیدا ہوتا ہے۔ انار نہیں ہوتا یہ نیم اور قاعدہ ہیجان مادہ میں خود بخود نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے ایک گیان وان مشرب شکتیمان منظم کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ ضرور ہے۔

یعنی۔ مادہ میں نیچی (باقاعدگی) ایک گٹن ہے جس کی وجہ سے قدرتی چیزوں میں ایک نیم اور قاعدہ پایا جاتا ہے۔ سورج زمین کے گرد گھومتا ہے اور اپنا دور دور چومیس گھنٹہ میں ختم کر لے۔ اس لئے چوبیس گھنٹے کے بعد اس ہی جگہ آ جاتا ہے۔ جہاں سے وہ پہلے روز چلا تھا۔ لہذا سورج ہمیشہ ایک ہی جگہ سے نکلتا اور ایک جگہ چھتا نظر آتا ہے۔ یہ سورج میں نیچی گٹن ہونے کی وجہ سے ہے۔ آم سے آم بھی اس ہی نیچی سے پیدا ہوتا ہے۔ ان باتوں سے کسی گیان وان اور شرب شکتیمان ایشوریکا افوان کرنا نادانی ہے۔ کیونکہ قدرت کے کاموں میں بہت سی باتیں فصول بھی پائی جاتی ہیں۔ مثلاً بارش جب ہوتی ہے تو دریا اور سمندر میں بھی ہوتی ہے۔ اگر اس میں کسی گیان وان کا ہاتھ ہوتا تو بارش کو منسور کھیتوں میں بھی برساتا جہاں اس کی ضرورت ہے۔ وریا اور سمندر میں بہ سا کر اپنی بیوقوفی کا ثبوت نہ دیتا۔ اس لئے یہ بے جان اور بے گیان مادہ کے کام ہیں۔ نیز یہ آپ کی باقاعدگی کی دلیل ہر جانی ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔ کیونکہ باقاعدگی گیان وان جو اور بے گیان مادہ دونوں کے کاموں میں پائی جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ انسان قدرتی چیزوں کی ساخت کو بھی اپنے گیان سے بدل دیتا ہے۔ جیسے کہ اس نے معمولی آم سے قلمی آم۔ اور معمولی بیر سے قلمی بیر وغیرہ بنائے ہیں۔ یہ تبدیلی بیچارے مادے کے بے جان اور بے گیان ہونے سے ہی تو ہوتی ہے۔ اگر اس میں کسی شرب شکتیمان پر مشور کا دخل ہوتا تو انسان ضعیف

ایشور کو دنیا دنیا کی کسی قدر قی شے کو بنا تا ہوا نہیں دیکھا۔ اس لئے اسکو کرتا ماننا شیک نہیں۔

معتبر صن۔ اگر کسی شخص نے کبھی کوئی مینر بننا ہوا نہیں دیکھا اور اسے ایک مینر بنا بنایا لئے۔ تو کیا اسکو یہ ماننا چاہئے کہ اس کا کوئی کرتا نہیں ہے۔

جینی۔ نہیں یہ بات نہیں ہے۔ بلکہ جب پہلے بننے پڑیکش سے یہ بات جان لی ہے کہ لکڑی کی اس قسم کی چیزیں بڑھتی بناتا ہے تو پھر مینر کے بننے میں بھی بڑھتی کا اومان کر سکتے ہیں۔ اس قسم کا قیاس قدرتی چیزوں میں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پہلے ان کا کچھ پڑیکش نہیں دیکھا۔ دوسرے دنیا کے مرکب ہونے کی دلیل کو کرتا و شے میں پیش کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ دلیل خود متعلق ثبوت ہے۔ وجہ یہ کہ دنیا کو کبھی کسی نے غیر مرکب یا پاؤ روپ نہیں دیکھا۔ جب تک پہلے یہ ثابت نہ ہو جائے کہ دنیا کی اشیا کبھی پرانور روپ تھیں تب تک یہ دلیل پیش نہیں ہو سکتی اس میں اسدہ ہیئتو ابھاس ہے۔ تیسرے کرتا اور دنیا میں تعلق لازمی نہیں ہے جیسا کہ آگ اور دھوئیں میں ہے۔ ایسا تعلق پر کرنی اور دنیا میں ہے نہ کہ کرتا اور دنیا میں۔ اس لئے اس دلیل میں کچھت کر سیتو ابھاس ہے۔

معتبر صن۔ دنیا کا کرتا پرمیشر ہونے میں مشبہ پران ہے۔ وید بتاتا ہے کہ سرشٹی کا کرتا ایشور جینی۔ ویدکس کا بنایا ہوا ہے ۹۔

معتبر صن۔ ایشور کا۔ جینی۔ تو پھر آپ کی اس دلیل میں ان انیہ آشورے دوش ہے بننے ویدکے پران ہونے کا انحصار ایشور واکہ ہونے کی وجہ ہے۔ اور ایشور کا کرتا ہونا ویدکے کہنے پر ہے۔ یہ ایسی بات ہے کہ جیسے کسی مدعی نے کہا ہا وے کہ تمہارے دعویٰ کا کیا ثبوت ہے اور وہ ثبوت میں یہ کہے کہ کیونکہ یہ میرا دعویٰ ہے۔ دوسرے وید کا ایشور واکہ ہونا یا نہ ہونا خود متعلق ثبوت ہے۔ اس پر درشنوں میں خود بحث ہے۔ کوئی کہتا ہے وید ۱۰ پر شے

جو سے دنیا کے سب کام چورہے ہیں۔

معتبرض۔ جو چیز مرکب اور پرہے والی ہوتی ہے اس کا کرتا کوئی ضرور ہوتا ہے جیسے گھڑا۔ جو مرکب شے ہے اس کا کرتا کہا رہے۔ اور کنگن جو سونے کی پرہے ہے اس کا کرتا مسکا ہے۔ اسی طرح دنیا کا کرتا بھی ایسا ضرور ہے۔

جیلنی۔ دنیا میں دو قسم کے نافرین ہیں۔ ایک جو خود بخود بنی ہوئی ہیں یا بنتی ہیں۔ جیسے پہاڑ و گہاں بادل۔ مینہ وغیرہ۔ دوسری وہ جو انسان کے بنائے سے بنتی ہیں۔ جیسے میز و گرسی۔ کپڑا وغیرہ۔ پہلی قسم کی چیزوں کو قدرتی یا اپنی ہی طاقت و قدرت سے بنی ہوئی کہتے ہیں اور دوسری کو مصنوعی یا بنائی ہوئی اشیاء کہا جاتے ہیں۔ جو مصنوعی چیزیں ہیں ان کا کرتا پر تیکش (ظاہر) ہے۔ جو تیکش آپ نے دی ہیں وہ سب مصنوعی چیزوں پر صادق آتی ہیں اور درست ہیں۔ مگر یہاں تو جھگڑا قدرتی چیزوں کا ہے۔ اس کا کرتا آپ پرمان سے ثابت کریں۔

معتبرض۔ ان کا کرتا ہونے میں انومان پرمان ہے۔ کیونکہ کوئی حادثہ والی شے۔ بدون کرتا کے بنی ہوئی نظر نہیں آتی۔ اس نے اس دنیا کا بھی کوئی کرتا ضرور ہے۔

جیلنی۔ ہاں شہابی انومان پرمان کا انحصار پر تیکش پر ہوتا ہے۔ جیسے دھوئیں کو نکلتا دیکھ کر یہ انومان کرتا کہ یہاں آگ ضرور ہے۔ مگر دھوئیں اور آگ کا تعلق پہلے آنکھ سے پر تیکش دیکھا ہوا ہوتا ہے اس لئے دور سے ایک مکان میں سے دھواں نکلتا ہوا دیکھ کر وہاں آگ کی موجودگی کا قیاس کیا جاتا ہے۔ ایسا کو سرشتی کرتا ہوا یا مینہ بادل وغیرہ قدرتی چیزیں بلکہ ہلکری کسی نے نہیں دیکھا۔ اس لئے انومان غلط ہے۔ آپ نے ایک بڑھی کو لکڑی کی چیز میں بنانا ہوا دیکھا۔ اس لئے آپ نے باکڑیسی چیزوں کا کرتا بڑھی ہوا کرتا ہے۔ بعد ازاں آپ نے کسی جگہ ایک میز بٹا ہوا دیکھا تو آپ انومان کر سکتے ہیں کہ یہ میز بھی بڑھی کا بنایا ہوا ہے۔ لیکن آپ نے

معتبر ص۔ دنیا میں کوئی چیز بھی بغیر کرتا کے نہیں بنتی۔ اس لئے اس دنیا کا بھی کوئی کرتا ضرور ہے۔ جیسی۔ دنیا کا کون کرتا ہے؟
معتبر ص ایشور کا کون کرتا ہے؟
معتبر ص۔ ایشور کا کرتا کوئی نہیں۔ وہ خود بخود اور انا دی ہے۔

جیسی۔ مگر آپ نے پہلے دعویٰ کیا تھا کہ کوئی چیز بغیر کرتا کے نہیں بنتی۔ اب آپ فرماتے ہیں کہ ایشور کا کوئی کرتا نہیں ہے۔ اس لئے آپ کے ایسا کہنے میں بیاگتات دوں ہے یعنی آپ نے اپنے دعوے کی خود ہی تردید کر دی ہے۔ (۶) مادو وہ جو منہ چڑھ کے بولے۔

معتبر ص۔ ہم میں چیزوں کو انا دی اور بدون کسی کی بنائی ہوئی مانتے ہیں (۱۱) ایشور (۱۲) جیو (۱۳) پر کرتی۔ باقی چیزیں بنائی ہوئی ہیں۔

جیسی۔ باقی دیگر چیزیں کونسی باقی رہیں۔ دنیا میں ہر چیز ہے وہ ان ہی دو باتیں میں شامل ہے اور دنیا ان کے ہی مجموعہ کا نام ہے۔ جیسے گھوڑے۔ پیادے۔ سپاہی۔ افسر وغیرہ کے مجموعہ کا نام فوج ہے۔ فوج کوئی دوسری چیز ان سے ملحدہ نہیں ہے۔

معتبر ص۔ ہم ایسا مانتے ہیں کہ پہلے میں یہ ظاہری مرکب دنیا پر انورپ ہو جاتی ہے اور پھر اس میں کڑا سال ویسی ہی رہتی ہے۔ اس حوصے کے گزرنے پر ایشور پھر مرکب سرشتی رہتا ہے۔ اور چار رب میں کڑا سال مرکب شکل میں رکھ کر پھر بذریعہ پرلے ٹاش کر دیتا ہے۔ اسی سلسلہ اور سرشتی کے بعد پرلے اور پرلے کے بعد سرشتی شکل دن و رات کے ہوتی رہتی ہے۔

جیسی۔ جب آپ جیو (۱۱) پر کرتی کو انا دی مانتے ہیں۔ تو دنیا کو جو ان ہی دو چیز کا مجموعہ ہے انا دی کیوں نہیں مان لیتے؟ تیسرے کڑا کے ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ کیونکہ تکیب جیو اور پر کرتی انا دی ہیں تو ان کے گت اور پر پا ہے۔ لہذا۔ پھر نا تو پھر وہی انا دی ہیں جسکی

اور خاصیتوں سے واقف ہیں۔ وہ دوا دھر سائینداں حکیم و فلاسفر کہلاتے ہیں۔ وہ اپنے مشاہدات و تجربیات سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ دنیا کے عجائبات و صناعات جن کو دیکھ کر نادان حیران ہوتے ہیں ان ہی دوا سیکڑوں کے مختلف سواگ ہیں۔ اس تماشا گاہ دنیا کے یہی "ہیرو" اور "ہیروئن" ہیں۔ روح اور مادہ کی طاقتوں اور خاصیتوں کو جانکر فلاسفر ان سے بڑے بڑے کام لیتے ہیں جبکہ کوشیگر کے سمرنیم کے ذریعے سینکڑوں کوسوں کی خبریں ایک منٹ میں منگالیتے ہیں۔ جس کا حال چاروں معلم کر سکتے ہیں۔ مادہ کو بس میں کر کے پانی سے دلی چسولتے ہیں۔ آگ سے ریل چلاتے ہیں۔ کپڑا بنواتے ہیں۔ بجلی سے چٹنی رسانی کا کام لیتے ہیں۔

مکانات میں روشنی کراتے ہیں۔ پتھے جھلواتے ہیں۔ ہم ان جادو گروں کے سحر کا حال کہاں تک بیاں کریں۔ ان لوگوں نے دیوتاؤں کو سدھ کر کے اور پریوں کو مشیش میں تار کے ان سے وہ دلی نچائے ہیں کہ ہمارے تھارے جیسے دیکھنے والوں کی اصل حیران ہے۔ اور نظر بند ہے۔ رانیاں میں لکھا ہے کہ راجہ راجن دوائے لنگا کے دربار میں ہون پکھا کیا کرنی تھی۔ اندر چکر کاڈ کیا کرتا تھا۔ اس کے کیا معنی ہیں؟ یہی ہیں کہ اس نے بھی ہوا اور آگ وغیرہ سے اسی طرح کا کام لیا تھا جس طرح کہ آجکل یورپ۔ امریکہ۔ و جاپان کے سائینسدان لیتے ہیں۔ جہن شاستروں میں تان کو دوا دھر لکھا ہے۔ اور لکھا ہے کہ وہ مسیتا جی کو ٹونڈک بن میں سے چڑا کر، مان میں بٹھا کر لے گیا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس کے زمانہ میں لوگ کیسے سائیندان تھے۔ ہندوستان کے باشندوں نے جب سے روح اور مادہ کی طاقتوں اور خاصیتوں کو دیوی۔ دیوتا سمجھ کر ان کے آگے سر جھکا نا شروع کیا اور ان کو غلام نہ بنا کر ان سے کام لینا چھوڑا۔ تب ہی سے طریق فلاحی پہنا۔ شک ہے کہ اب زمانے پھر پٹا کھا رہے۔ روشنی کا وقت آیا ہے۔ مناسب ہے کہ اس راز کو بھی طرح بجا جاوے۔ اور کرتا اور نیا سے کاری کے مسئلہ کو متروک کر دیا جائے۔

کرتا اور نیا سے کاری پر بحث کرتا اور نیا سے کاری کے زمانے پر جو اعتراض ہوتے ہیں اب ہم ان پر غور کرتے ہیں اور ان کو ایک جینی اور مفرض کی گفتگو کے پیرایہ میں لکھتے ہیں۔

ریل کی دیوی درہل کیا ہو؟ پانی۔ آگ اور ہوا کی طاقت۔ اسی طرح دنیا کے اور کاموں میں بھی اسی طرح کی طاقت کام کر رہی ہے۔ لوگوں نے اودھ کی مختلف طاقتوں کا بھی کچھ نام رکھ چھوڑا ہے چنانچہ ہارشن کا نام آندہ ہوا کا نام ورن۔ تبدیلی شکل کی خاصیت کا نام غذا وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ سب کچھ کم سمجھ آدمیوں کے سمجھانے کے لئے جو سائنس کی باتوں کو بھی طرح نہیں سمجھتے۔ جیسا کہ لوگوں نے ایک ایٹم بوم کو نہ دیا اور اُس کے اجزا و خفوں وغیرہ کا پتہ کرنے والا مانا ہے۔ اسی طرح اُس کو جیہوں کے کرم پیل دینے والا۔ اور ایک قالب سے دوسرے قالب میں اپنی مرضی سے پُراکنے افعال کے بموجب لے جانے والا بھی مانا ہے۔ مگر یہ بھی اسی طرح نادانوں اور بچوں کا سنا سچوٹا ہے۔ کیونکہ روح اور مادہ کا تعلق قدیمی ہے۔ اس تعلق کی وجہ سے روح میں راگ دودیش و مود پیدا ہو رہا ہے۔ راگ دودیش مود کی وجہ سے۔ جیو۔ کرو۔ مان۔ مایہ۔ لوبہ وغیرہ۔

خواہشات نفسانی و تخیلات لایعنی کا بانی بنتا ہے۔ ان خواہشات نفسانی اور تخیلات باطنی کو بھادو کرم کہتے ہیں۔ یہ بھادو کرم جڑ و ستویں۔ جو اپنی کشش سے اپنے موافق درہیہ کرموں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ درہیہ کرم مادہ کے لطیف ترین ذرات ہیں جو روح کو گھیرے رہتے ہیں۔ اور موت کے بعد نیا قالب بناتے ہیں۔ اس طرح آداگوں خود بخود روح اور مادہ کی طاقتوں

اور خاصیتوں سے ہوتا ہے۔ جیسے ریشم کا کیرا اپنے اندر سے ریشم نکال کر خود اُس میں پھنس جاتا ہے۔ اور طوطا خود اپنے پاؤں سے نکلی کو کپڑا کر اور اٹا ہو کر اپنے آپ کو گرفتار سمجھتا ہے اسی طرح یہ جیو خود اپنے کئے ہوئے کرموں میں پھنسا ہے۔ جس قسم کی خواہشات جیو کی ہوتی ہیں۔

اُس ہی کے مطابق اُس کے محل ہوتے ہیں۔ جن کی کشش سے خود بخود جیو کھنچا ہوا ایسے قالب کی طرف چلا جاتا ہے جہاں اُس کو ان خواہشات کے بھی طرح پورا کرنے کا موقع ملتا ہے۔ مثلاً ایک شخص بڑا ہی شہوت پرست ہے۔ جو ہر وقت اِس جیو کا دھیر ٹھن میں لگا رہتا ہے کہ کسی نئی عورت سے صحبت کرے تو ضرور دے کہ وہ مرکز کرتے پا کرے۔ اس کے قالب میں جاوے۔ جہاں اُس کو اپنی ان خواہشات کے پورا کرنے کا بے روک و ٹوک موقع ملے۔ جو لوگ جیو دروج، اور پدگل (مادہ) کی طاقتوں

دپیدائش، ستم موت، اور دھرم و تقاضی، کو لئے ہوئے قائم ہے۔ مثال کے طور پر سونے
 کو بیٹھے سونا ایک درہم ہے۔ پیلان اُس کا گٹن ہے۔ کڑا۔ بالے وغیرہ زیور اُس کے
 پرپائے ہیں۔ جب کڑے کو توڑ کر بالے بنوائے جاتے ہیں تو کڑے کی حالت کا آئے
 (موت) ہوتا ہے۔ بالے کا اتنا دپیدائش ہوتا ہے۔ مگر سونا خد قائم رہتا ہے۔ جو اُس کا
 دھرم و تقاضی ہے۔ غرضیکہ سونا خواہ کسی حالت میں اور کسی زیور کی شکل میں ہو اُس کی
 تقاضی میں یہ سب باتیں پائی جاویں گی۔ اسی طرح دنیا کی ہر ایک چیز قائم ہے۔ خود کو یہی ضائع
 نہیں ہوتی۔ مگر تبدیلی شکل ضرور اختیار کرتی رہتی ہے۔ یہ تبدیلی شکل بعض دفعہ خود بخود ہوتی
 ہے جیسے پانی سے بادل۔ اور بادل سے مینہ بن جاتا ہے۔ اور کیسی کہی انسان کی کی ہوتی
 رہتی ہے جیسے کڑے سے بالا۔ اور بالے سے ہارسنار بنا دیتا ہے۔ خود بخود بننے کی حالت
 کو قدرتی یا خود اپنی قدرت یا طاقت سے بنی ہوئی کہتے ہیں۔ اور انسان کی بنائی ہوئی حالت
 کو مصنوعی یا بناوٹی حالت کہتے ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ یہی دو قسم کی بناوٹ نظر آتی ہے۔
 انسان نے بہت سے قانون قدرت کا شاہدہ و تجربہ کر کے بہت سی قدرتی باتوں میں
 بھی دخل دیا ہے چنانچہ معمولی آدموں سے قلمی آدم۔ معمولی بیروں سے قلمی بیرہید اسکے
 ہیں۔ انڈوں میں مصنوعی گرمی پہنچا کر بچے پیدا کئے ہیں۔ غرضیکہ دنیا میں جو کچھ کارروائی
 ہو رہی ہے وہ سب روح اور مادہ کی طاقتوں کی بدولت ہے۔ جو لوگ روح و مادہ کی ان
 خاصیتوں اور طاقتوں سے واقف نہیں ہیں وہ اس کارروائی میں ایک تیسری طاقت
 خدا۔ یا ایثار کا دخل بتلاتے ہیں۔ مگر اکلایہ کہنا نادانی پر وال اور حقیقت کے نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے
 جب ریل اس ملک میں جاری ہوئی تو لوگوں کو بڑی چرائی ہوئی کہ یہ گاڑی کیسی ہے جس
 میں نہ پیل لگتا ہے اور نہ گھوڑا۔ بدون پیل اور گھوڑے کے یہ کیسے چلتی ہے۔ اس کے اندر
 ضرور کوئی دیوی ہے جس کے زور سے یہ چلتی ہے۔ جس طرح ریل کے اندر دیوی کا ماننا
 نادانی کی نشانی ہے۔ اسی طرح دنیا کے اور کاموں میں خدا یا ایثار کا ماننا دھم و گمان ہے

ساتھ موافق۔ چیمبر و کال نے سے طرح طرح کے درخت اور پودوں کا نام لکھتے ہیں پھول و پھل لکھتے ہیں۔ جس طرح نباتات کے تخم سے اور زمین سے درخت پیدا ہوتے ہیں اسی طرح انسان و حیوانات کے تخم سے انسان و حیوان پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے درختوں کے پتے و پھل پھول خود بخود لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح انسان و حیوان کے اعضاء جسم انکھ۔ کان منہ ناک اچھرہ بن جاتے ہیں۔ مصری کے کوزہ کو دیکھو اس میں چوٹے چوٹے چمکتے ہوئے زوے سب بظلمت کعب اتنے ہی لیے۔ استغری چوٹے اور اتنے ہی موٹے ہیں۔ کیا کچی رائے میں ان سب کو کسی طوائفی نے علیحدہ علیحدہ بنا کر کوزے میں اس طرح جوتے ہیں جس طرح سنار سنہری پتوں میں ہوا نمینڈیکٹ زوے جوڑتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہ کمانڈیکی چاشنی کو کوزے میں بھر کر اور ان کو ایک خاص طرح پر رکھنے سے خود بخود بن جاتے ہیں۔ جس طرح کمانڈیکی چاشنی کو گھسنے میں بھر کر ایک ٹامس مالٹ میں رکھنے سے یہ زوے خود بخود بن جاتے ہیں اسی طرح نباتات کے تخم سے اسکے موافق آب و ہوا و مٹی و موسم لینے سے پھول و پتے اور تخم انسان و حیوان سے اعضاء جسم بن جاتے ہیں۔ جیسے و مصری کے زوے کسی کے بنائے ہوئے نہیں ہوتے۔ اسی طرح انسان و حیوان کے جسم و درخت و پھول وغیرہ بھی کسی کے بنائے ہوئے نہیں ہوتے۔ یہ سب مادہ کی قدرتی ہیں جو خود کبھی ضائع نہیں ہوتا مگر تبدیلی اشکال کرتا رہتا ہے۔ وہ ہی مادہ جو پہلے تخم تھا درخت بن جاتا ہے۔ پھر درخت سو کہہ کر لکڑی ہو جاتا ہے۔ جس سے میز کرسی وغیرہ سامان بنتے ہیں۔ پھر وہی گل مٹر کرنٹی میں مل جاتے ہیں۔ مٹی سے گھڑا بن جاتا ہے۔ لکڑی پھوٹ کر پھر مٹی بن جاتا ہے پانی بھاپ ہو کر اڑ جاتا ہے۔ وہی بادل بن جاتا ہے۔ وہی سمندر میں چلا جاتا ہے۔ وہی برن بن کر پہاڑ پر گر جاتا ہے۔ وہی نیسہ ہو کر برجستہ ہے۔ وہی وریا ہو کر بہتا ہے۔ وہی سمندر میں چلا جاتا ہے۔ پھر سورج کی گرمی میں بادل بن جاتا ہے۔ اس تبدیلی اشکال میں مادہ خود ضائع نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہر ایک درمیان اپنے گن و صفت پر پائے و حالت اور اتہاد۔

اعتقاد کرنا۔ ہزاروں قسم کے جانوروں۔ مینڈک۔ کچھ۔ ہیر۔ بڑی وغیرہ کا ان میں پہلے مردہ جسم میں بارش کا پانی لینے سے پیدا ہو جاتا۔ دریاؤں کا بہنا۔ سیلابوں کا آمد۔ انوار و اقسام کے پھولوں پھلوں کا لگنا وغیرہ وغیرہ جو کرشمے دنیا میں نظر آتے ہیں اور انسانوں کی عقل کو حیران کرتے ہیں یہ سب مادہ کی شکلیوں کا ظہور ہے۔ بعض آدمی۔ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش۔ کو مفروضے مانتے ہیں اور ان کو اربعہ عناصر کہتے ہیں یہ انکی غلطی ہے۔ درخت میں پانی ہا کر لکڑی بن جاتا ہے۔ سیپ میں مٹی پانی موتی ہو جاتا ہے۔ ورم کی گیس کو کچن و بیڈ جن کے پتے گہنی بن جاتا ہے۔ اکو جی پھر نائٹروجن کے پتے سے ہوا بنتی ہے۔ وہ پتھروں کو آپس میں رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے۔ رانگ وغیرہ ٹھوس چیزیں پھیل کر پانی سی بن جاتی ہیں۔ غرضیکہ یہ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش۔ ایک ہی مادہ کی مختلف شکلیں ہیں۔ مادہ کو ہر مہین غلاسنی میں ڈگل۔ سانکھ میں پر کرتی اور ویدانت میں مایہ کہتے ہیں۔ مادہ کی چار بڑی طاقتوں یا خاصیتوں کا نام سبھاو۔ نیچی۔ کرم۔ اور پرینا ہے۔ سبھاو تبدیلی شکل کی خاصیت کو کہتے ہیں۔

نقعی تھوڑا اصول کا نام ہے لینے جس شے سے جو چیز بننے کا دستور ہے اس سے مٹی بنتی ہے۔ مثلاً آم کے بیج سے آم۔ انار کے بیج سے انار پیدا ہوتے ہیں یہ نہیں۔ کہ کبھی آم کے بیج سے انار اور انار کے بیج سے آم پیدا ہو جائیں۔ کرم حرکت کو کہتے ہیں اور پرینا کشش کو۔ اشیاء کی تبدیلی اشکال میں کال یا وقت و موسم اور آکاشش لینے جگہ بھی بڑا کام دیتے ہیں۔ جب چھتیر جگہ کال (موسم) اور تھوڑا سبھاو یا خاصیت (کسی در بیدار شے) کے موافق ہوتے ہیں تو انوار و اقسام کی تبدیلی اشکال ظہور میں آتی ہے۔ بھلاؤ اے ختم کے

✽ بھلاؤ سبھاو کا مترادف ہے۔ بھلاؤ اے ختم سے مطلب وہ ختم ہے جس میں پیدا ہونے کی خاصیت موجود ہو یعنی وہ چیز جس کی وجہ سے پانچواں ہر جانے کی سبب سے یا بل جانے کے باعث اپنے پیدا ہونے کی خاصیت کو نکھو بیٹھا ہو۔

پر کاش سلاسل بارہواں۔ کمال۔ وقت یا زمانہ کو کہتے ہیں۔ اور آکاش اُس شے کا نام ہے جو دوسرے درجوں کو جگہ دے۔ جہن مت میں ولٹیک مت کی طرح آکاش خالی جگہ کا نام نہیں ہے۔ بلکہ اُسے ایک علیحدہ قائم بالذات درجہ مانا ہے جیسا کہ سانچے نے ان چودہ جہوں میں صرف چمک موڑتیک یا شکل و صورت والا ہے اور باقی پانچ امور تیک بلا شکل و صورت وغیرہ سمجھ مانے ہیں۔

ایٹھور کرتا نہیں سرے جہوں کے مختلف قسم کے اعمال کی وجہ سے اور پھل کے اجزاء میں انواع و اقسام کی قوتیں و خاصیتیں ہونے کے سبب سے دنیا میں طبع طرح کے کرشمہ ہوتے ہیں۔ ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے چنانچہ جیو اور پھل ہی جگت کرتا ہیں اور کوئی تیسرا جسکو ایٹھور کہتے ہیں کرتا نہیں ہے کیونکہ جب پھل یا جڑھ پھار تھا نادہی ہیں تو ان کا سبھاؤ ملنا و بچھڑنا وغیرہ بھی انادہی ہے۔ پرتھوی بھی انادہی ہے تو اس پر رہنے والے انسان و حیوان و درخت وغیرہ بھی نادہی ہیں۔ پھل کی مختلف پریاے و تاثیر پرتھوی (خاک، جل و آب، بیج و آتش، ہاؤ و باد) بھی انادہی ہیں۔ چاند سورج وغیرہ سیکر و ستارے بھی انادہی ہیں۔ انکی گردش سے پیدا ہونے والی۔ سردی۔ گرمی۔ برسات وغیرہ موسیٰ بھی انادہی ہیں۔ انکی حرکت و کشش کے ساتھ ہوا اور مٹی ملنے سے

آہ۔ بھی کا آنا سورج کی گرمی سے پانی کا بھاپ ہو کر بادل بن جاتا۔ پھو ہوا کی گرمی میں بھپو ہوا کی سردی کا جاسن لگنے سے پانی کا جم جاتا۔ جسے ہونے پانی میں ہوا کی ٹکر لگنے سے آگ یا بجلی کا پیدا ہونا۔ اور پھر اس کا ڈھلاؤ ہو کر درجہ ہوا سے ٹکر رہا دنیا۔ پانی اور گھٹا کا سورج کی کرنوں کے مقابل ہونے سے قوس و قزح کا ہونا۔ بادل میں آندہی کے ذریعے وزن داری کے ملنے سے بھاپ میں بجاری ہن ہو کر مینہ کی شکل میں برسنا۔ موسم ہر سال میں بارش کے پانی کی وساطت سے مادہ یا گیس پھول۔ درخت وغیرہ مختلف اشکال اختیار

اور جو تعداد میں سہ شمار ہیں۔ پہلے کا گن پتیس (پلس والا) رس وضائے والا گندہ
(جو والا) اور دوسرا رنگ والا ہے۔ لٹنا۔ پھرنے اور غم بہت سی اسکی خاصیتیں ہیں۔ شبہ
(آواز) بندہ (پہلو سے) سکھم (لطیف) سنبول (کثیف) سستمان (شکل یعنی گول
چکوروغیر) بھید (مکھڑا) تم (دندھیرا) چایا (دسایہ) ادیت (روکشی) آناپ (گرمی) اس
کی پیاسے (حالت جس میں کوئی شے رہے نہیں۔ پہلے دو حالتوں میں رہتا ہے ایک
پرمانہ۔ دوسرے سنگند۔ پرمانہ پہلے کے چھوٹے سے چھوٹے ذرہ (جزو لا جزئی) کو
کہتے ہیں اور سنگند وہ باریادہ پرمانوں کے مجموعہ کو۔ پہلے بلحاظ کثافت و لطافت چھ
قسموں میں تقسیم ہے۔ اول۔ بادربار۔ یعنی کثیف ترین۔ جو ایک دفعہ لوٹ کر پھر نہ جڑ
سکے جیسے پتھر و لکڑی۔ دوم۔ بادریہ کثیف جو طعنے ہو کر پھیل سکے جیسے پانی۔ اور
دودھ وغیرہ مائعات سوم بادرسکھم یعنی کثیف و لطیف جو آنکھ سے محسوس ہو۔ مگر گرفت
میں نہ آ سکے جیسے آواز وغیرہ۔ چارم۔ بسکھم بادریہ۔ جیسے دھوپ۔ چنانچہ۔ چاندنی وغیرہ۔

جن کا دستار بہت چمکتے رہتے ہیں یہی ہمہ کپڑے کہیں اور نہ ان کا زند و غیرہ کر سکیں +

دوئم بسکھم یا لطیف جو نہ کسی واس سے معلوم ہو اور نہ گرفت میں آدے جیسے گرم شکم
سکھم بسکھم یا لطیف ترین جیسے پمانہ۔ بھاو کرم۔ روح دہرم۔ وہ۔ شے ہے جو جو اور پہلے
کی حرکت میں مدد پہنچاتی ہے جیسے پھلی کی حرکت میں پانی۔ پرندے کی حرکت میں ہوا۔
دہرم وہی وہ سمجھنا چاہیے جسکو انگریزی میں ایتھر کہتے ہیں۔

ادہرم سے وہ دہرم مراد ہے جو جو اور پہلے کے ٹھہرتے ہوئے جیسے دھت کا سا یہ سافر
کے واسطے۔ پانی۔ ہوا۔ اور سایہ کی تشکیل جو دہرم اور ادہرم کے متعلق دی ہے۔ وہ صرف
تشکیل ہے۔ ان اشیا کا نام دہرم اور ادہرم نہیں ہے وہ بالکل ایک طعنے قائم بالذات
شے ہے۔ دہرم۔ اور ہرم اس جگہ تین واپس کے معنی میں استعمال نہیں ہوئے ہیں۔
جیسے کہ سوامی دیانند بانی آریہ سماج نے اسے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ دیکھو ہستیار

جیسا کہ ہے۔ کرہ ارضی میں فسادِ ملک و آفاتِ رخی و سماوی بہ نسبتِ حال و طوفان و بار و بلیغِ غیر
سے جزوی تغیرات ضرور ہوتے ہیں مگر ان سے بہت مجموعی میں کچھ فرق نہیں آتا۔

سفسا چھ دربیہ یہ سفسا چھ دربیوں و عناصرِ پائے کا مجموعہ ہے جن کے نام (۱) جیہا

روح (۲) پگل یا مادہ (۳) دہرم (۴) اور ہم (۵) کال یا زمانہ (۶) کالاش یا جگہ دینے والا۔ یہ
چھوں دربیہ اتادی ہیں کسی کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔ دربیہ پائے گنوں کے مجموعہ کہتے
ہیں۔ دربیہ سے گن اور گن سے دربیہ ملحدہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دربیہ اور گن کوئی ملحدہ
ملحدہ شے نہیں ہیں۔ جیسے آگ کا گن گرمی ہے۔ آگ میں سے گرمی ملحدہ نہیں ہو سکتی
جو گرمی ہے وہی آگ ہے۔ لہذا دربیہ کی تعریف یہی ہے کہ جو گنوں کا مجموعہ ہو۔ دربیہ شے کو
ادھ گن اس کی شکست یا طاقت یا خاصیت کو کہتے ہیں جو اس سے ملحدہ نہیں ہو سکتی۔ گن
دو قسم کے ہوتے ہیں ایک سامانیہ دھام، جو کئی اشیا میں پائے جاتے ہیں۔ دوسرے
دستیش دھاس، جو اس ہی شے میں پائے جاتے ہیں۔ دربیہ کے سامانیہ گن جو ہیں۔ استتو
دستی، جس کا وجہ سے ایک شے ہمیشہ قائم رہے (۲) دربیہ (۳) جسکی وجہ سے اس میں تبدیلی ہوتی رہے (۴) دستتو۔ جسکی وجہ سے اس میں کوئی فعل پایا جائے
دھم پر سے بتو۔ جسکی وجہ سے کوئی نہ کوئی مسکو جائے (۵) پرویش و توتو۔ جسکی وجہ سے اس کی
کچھ نہ کچھ اکار ہو (۶) اگر دگلتو۔ جسکی وجہ سے باوجود تبدیلی ہونے کے بھی جہل میں اہر کی مانند
اپنی اصلیت کو قائم رکھے۔ چنانچہ اگر دنیا کی اشیا کو ان چھ گنوں کے لحاظ سے دیکھا جائے
تو ان میں سے ہر ایک شے میں یہ چھ گن پائے جاتے ہوں گے۔ اس پہلو کو لیکر ہم یہ کہہ سکتے ہیں
کہ دنیا میں صرف ایک ہی شے ہے۔ دوسری کچھ نہیں ہے۔ غالباً اس ہی پہلو کو لیکر ویدانت
میں ادویت برہم کا مسئلہ مانا گیا ہے۔ لیکن اشیا میں کچھ کشیش گن بھی دیکھتے ہیں۔
جب کشیش گنوں کے لحاظ سے دیکھا جائے تو پھر دنیا میں چھ قسم کی اشیا نظر آتی ہیں۔
جگو چھ دربیہ کہتے ہیں۔ جس کے کشیش یا خاص گن اس طرح ہیں۔ جیہ کا خاص گن گیان ہے

محققین نے زمین کے نارنگی کی طرح گول ہونے میں یہ دلیل دی ہے کہ جب چہراز کو سمندر میں دور سے آتا ہوا دیکھا جائے تو پہلے اس کا سمتول نظر آتا رہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ نیچے کا حصہ اگر زمین نارنگی کی طرح گول نہ ہوتی تو سارا چہراز ایک دم نظر آ جاتا۔

لیکن اس دلیل میں مغالطہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ سمندر کی سطح ہمیشہ سطح ہوتی ہے اس میں گولائی نہیں ہوتی جس میں چہراز چھپ جاتے۔ اس لئے تمام چہراز کا دور سے نظر آنا زمین کی گولائی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ نظر کی کمزوری کی وجہ سے ہے۔ میدان میں دور سے درختوں کی بھی چوٹیاں ہی نظر آتی ہیں نیچے کا حصہ نظر نہیں آتا

کیا یہ بھی زمین کی گولائی کی وجہ سے ہے ہرگز نہیں۔ زمین کو پھرتی ہوئی ماننے والوں کا بیان ہے کہ زمین اپنے محور کے گرد ایک گھنٹہ میں ایک ہزار میل کے قریب چلتی ہے اگر ایسا ہو تو پھر نہ اپنے گھومتے سے اڑ کر پھر گھومتے پر واپس نہ آ سکے۔ کیونکہ چہراز جب کہوڑاڑا رہتا ہے تو وہ ایک دو گھنٹہ کے بعد پھر اپنے مکان پر واپس آ جاتے ہیں۔ لیکن زمین ایک گھنٹہ میں ایک ہزار میل پھرتی ہوتی تو کہوڑوں کا مکان پر واپس آنا ناممکن تھا۔ کیونکہ کہوڑا ایک گھنٹہ میں نہ تو ہزار میل چل سکتا ہے اور نہ ایک ہزار میل کی چیز کو دیکھ سکتا ہے اس کے متعلق زیادہ حال سورج پر گیتی اور تر لوگ سارے وغیرہ زمین شاستروں سے جاننا چاہیئے مگر سب سائنس دان سورج کی حرکت کو بھی ماننے لگے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ سورج ایک

ملین میل یعنی دس لاکھ میل کے قریب ایک دن میں چلتا ہے۔ دیکھو مدھرتہ پھل پھل
مؤرخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۲۳ء۔ اسی طرح اور تحقیقات کرنے سے ہماری بات مستند ہو جاوے گی

دو چاند اور دو سورج جینیوں کا جمہودیب میں دو چاند اور دو سورج بتلانا بھی کچھ عجیب

کی بات نہیں ہے۔ رگ وید ۴-۳۰ میں ہی **बभ्रुहो सूर्या** دو سورج ہیئت میں، لکھا ہے۔ نیز علم ہنیت کی کتب میں لکھا ہے کہ ایک ایک سیارے کے کئی کئی چاند ہیں۔ یہ سنا ہے کہ تین بھائیوں پر بیان کئے گئے ہیں کسی کا بنا یا ہوا ہے یہ ہیئت مجموعی ہیئت سے ایسا ہی ہے۔

ٹھیک طور پر نہیں کہہ سکتے کہ ان براعظموں - سلسلہ کوہوں - دریاؤں - اور صحرائے عظیموں کا آنجل کیا کیا نام ہے۔ زمین کا بہت کچھ حصہ ابھی تک دریافت نہیں ہوا ہے۔ دو تین سال سے پیشتر امریکہ جیسے بڑے براعظم کا حال یہ کہ کچھ معلوم نہ تھا۔ قطب شمالی اور قطب جنوبی کی طرف حال ہی میں براعظم دریافت ہوئے ہیں۔ اب سے پیشتر مونٹ ایورسٹ کو سب سے بڑی پہاڑ کی چوٹی مانا جاتا تھا۔ لیکن اب اس سے بھی بڑی چوٹی معلوم ہو گئی ہے۔ جہاں اب اٹلانٹک ہے وہاں کسی وقت میں ایک بہت بڑا عظیم تھا۔ ایسی حالت میں نہ کوئٹہ بلایا براعظموں وغیرہ کا معلوم شدہ قطعات سے متعلقہ کرنا ایک امر محال ہے۔ لہذا ہم بھی زیادہ درد سہی کرنا نہیں چاہتے۔ مگر اتنا اور بتلائے دیتے ہیں کہ چاند سورج وغیرہ سیارے اور ستارے بھی مدد کوک یا طبقہ وسطیٰ میں ہی شمار کئے جاتے ہیں۔ ان میں جو لوگ رہتے ہیں ہم ان کو جوتشی دیکھتے ہیں۔

جین شاستروں میں جمہود یپ کے متعلق دو چاند اور دو سورج لکھے ہیں جو سمیر بہت کے چکر دو پھرتے ہیں۔ آپ شاید سورج کا زمین کے گرد پھرنا سن کر یہ نہ کہیں کہ جین مت کا یہ مسئلہ موجودہ تحقیقات کے برخلاف ہے۔ اس بارے میں آپ کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہندوستان کے قدیم دہشی آراء و خیال کے لوگ گزرے ہیں۔ ان کی رائے میں بہت سی چیزوں کے بارے میں اختلاف ہے۔ چنانچہ یہی حال زمین و سورج کے متعلق ہے۔ بھاسکر آچاریہ مدحانت شرومنی میں زمین کو نارنگی کی مانند گول اور اسکا سورج کے گرد گھومتا مانا ہے۔ یورپ کے محققین کی رائے کا مدار بھاسکر آچاریہ کی رائے پر ہے۔ مگر جین آچاریوں نے نیز بہت سے اور لوگوں نے نہ تو زمین کو نارنگی کی مانند گول مانا ہے۔ اور نہ اس کا سورج کے گرد گھومنا تسلیم کیا ہے۔ انکی رائے میں جین روہیہ کی طرح گول اور سورج اس کے گرد پھرتا ہے۔ سنسکرت میں لفظ سورج کے معنی ہی چلنے پھرنے کے ہیں۔ اور نادرسی میں اسکو فلک سیر اور آسمان جولاں کہتے ہیں۔ یورپین

روپ جیوگ (دیبا بازی) ہے۔ نوپ سے باہر میں تک شبہ جیوگ (گیت و شیوہ کلانی) ہے۔ باہر میں سے سولہویں تک پختوں جیوگ (یاد آوری) ہے۔ سولہویں سرگ سے اوپر جیوگ جماعت نہیں ہے۔ دیوانہ پھلے اور دوسرے سرگ میں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ اوپر سے سرگوں کے دیوانہ ان میں سے اپنی اپنی جیوگ کی دیوی کو لے جاتے ہیں۔

نرگ سات ہیں جن کے نام (۱) رتن پر بھا (۲) شکر پر بھا (۳) بالو کا پر بھا (۴) پنک پر بھا (۵) دھوم پر بھا (۶) تم پر بھا (۷) جہانم پر بھا۔ ان نرگوں میں بہت سے درجے ہیں پہلی نرگ کے تین درجہ (۱) اگر (۲) پنک (۳) اب ہل۔ ہیں پھلے میں دینتو دوسرے میں اسرار اکش بہتے ہیں۔ اور تیسرے سے اصلی نرگ شروع ہوتا ہے۔ نرگ میں دو گنہ ہی دیکھ ہے۔ نرگ اور سرگ میں کم سے کم عہدس ہزار برس کی اور زیادہ سے زیادہ ۳۳ ساگر کی ہوتی ہے۔ نرگ سے نیچے نگو وغیرہ پنج سمتا اور جیو بھرے پڑے ہیں۔ ۷۷ لوک یا گنہ ارض میں بہت سے براعظم اور سمندر ہیں۔ سب کے بیچ میں جیو دیپ جو جیو دیپ کے چاروں طرف نون سمندر رکھا رہا سمندر ہے اور اس کے مین وسط میں سیکر پرت ہے۔ جیو دیپ میں۔ تجرت۔ جیم دت۔ ہری۔ دیہیم۔ ریمیک۔ آریندو۔ اویراوت سات بڑے چیمیر یا براعظم۔ اور جیوان۔ جہا جیوان۔ نگتھ۔ نیل۔ نرگی پکھری چہ کلا چل یا سلسلہ کوہ اور نگا۔ سندھو۔ کوٹا۔ روپ۔ کوٹا۔ سوہرن کوٹا۔ نرگانتا۔ ستینا۔ تیتو واہرل۔ تہا۔ ہرچی کاٹنا۔ توہرت۔ سارو۔ عتا۔ رگتا۔ رگتووا۔ چوہ بڑے دیا۔ اور تھند سال۔ نندن۔ سو منس۔ اوہ پانڈک۔ چار بڑے بن یا صحراے اعظم ہیں۔ ہم

۱۔ نگوہ ارض کا نام جیو دیپ ہے۔ ستیمیر پرت جنوں کے نزدیک کہ ہمالہ کا نام ہے اور بعض کے نزدیک قطب شمالی کا نام قطب شمالی کا نام سمیر پرت ہے۔ منہرا جیو مینٹ کا بھی ایسا ہی خیال ہے جینوں کے نزدیک یہ ایک بڑا اونچا پہاڑ ہے۔ جہانک دریافت نہیں ہوا ہے۔

اپنی آفتاب بھر و سار کھنا اور اپنے پاؤں پہ کھڑا ہونا سب بڑا اصول ہے۔
ہم ان ہی چند خانہ کی نشیج اپنی اس کتاب میں کر چکے۔

دنیا جیو ویدکل و ان کے تعلق سے پیدا ہوئے مختلف کرشموں کا نام
رہو دنیا نامادی ہے کوئی خاص علمی و طاقت اسکی خالق و متکلم نہیں ہے

بزرگان قدیم و فلاسفران ہمیں مذہب نے اس سنسار کو جس میں جو کڑوں کے ہیں اپنا
جو راسی لاکھ جو نہیں ہیں گھومتا ہے۔ تین بڑے لوگوں (طبقتوں) میں تقسیم کیا ہے۔ زمین جس پر
ہم تم آباد ہیں۔ وہ لوگ یا طبقہ وسطی و کرہ ارضی کہلاتا ہے۔ کرہ ارضی سے اوپر والا طبقہ اور وہ
لوگ یا سورگ لوگ۔ طبقہ بالائی و بیشت کے نام سے موسوم ہے۔ اور کرہ ارضی سے نیچے والے
طبقہ کو ادھو لوگ یا نرک لوگ یا طبقہ سفلی و دوزخ بولتے ہیں۔ اور وہ لوگ میں سولہ سورگ۔
نو گرہ لوگ۔ نو اتر بھان اور پانچ اتر بھان ہیں۔ سولہ سورگوں کے نام اس طرح ہیں۔

(۱) سودھرم (۲) ایٹان (۳) مسنت کمارم (۴) جہنڈ (۵) برہم (۶) برہموت (۷) لائٹو (۸) کاپٹ (۹) فکڑ (۱۰) مہا فکڑ (۱۱) اشتار (۱۲) مسنا (۱۳) انت (۱۴) پانت (۱۵)
آون (۱۶) اچت۔ سویتا مہرین بھائے سولہ سورگوں کے بارہ دانتے ہیں۔ نمبر ۶ نمبر ۸۔
نمبر ۱۱ نمبر ۱۲ کو نہیں دانتے۔ ان میں جو جیو رہتے ہیں وہ دیو اور دیو گنا کہلاتے ہیں۔ سولہ
سورگوں سے اوپر نو گرہ لوگ۔ ان سے اوپر نو اتر بھان۔ ان سے اوپر پانچ اتر بھان۔ اور
ان سے اوپر موکش مشلا ہے جہاں کت یافتہ جیو رہتے ہیں۔ سورگوں میں سکھ زیادہ
اور دکھ بہت کم ہے جسم لطیف ہوتا ہے۔ ہاڑ۔ مانس کا شریر جیسا ہوتا۔ اعتبار سے نہیں ہوتا
ہے۔ دیو جیسا مدھپ چاہیں اپنی مرضی سے بنا سکتے ہیں۔ پہلے وہ سورگوں میں انسان کی طرح
بھوک پی تیرے جیسے سورگ میں سپریش بھوک (منفکیری) ہے۔ پانچویں سے آٹھویں تک

ہونے چین فلسفہ کا آپدیش دیویں۔ پہلک لکھو دنیا شروع کریں۔ دویا کا پرچار اور چین دہرم کا ڈونگا
بھائیں اور دنیا کو ہنسا۔ جھوٹ وغیرہ سے مکت کریں۔ تاکہ سکھ اور شانتی کا درواج جو

چین مت کے عقائد

اب ہم آپ کو بتلاتے ہیں کہ چین مت دنیا، آتما، پرما تما وغیرہ کی بابت کیا بیان کرتا ہے۔
چین مت کے چھ بڑے عقائد حسب ذیل ہیں:-

(۱) دنیا جیو۔ وہ پنگل (سوج و مادہ) وان کے قعلق سے پیدا ہوئے ہوئے کرشموں کا نام ہے

یہ دنیا اداوی ہے۔ کوئی خاص ملحدہ طاقت اسکی خالق و منتظم نہیں ہے

(۲) جیو وہ پنگل کا قعلق کرم کی وجہ سے ہے۔ کرم جیو کو سنسار میں گھماتا ہے جیو اور پنگل

کا قعلق اگرچہ اداوی (بلا شروع) ہے مگر سانت (ختم ہونے والا) ہے

(۳) جیو کو کرم سے رہائی سمیک درشن۔ سمیک گیان۔ سمیک چارتر کے اکٹھا ہونے سے ملتی

ہے۔ اس رہائی کا نام مکتی ہے۔

(۴) شدھ۔ مکت یافتہ جیو ہی کا نام پرما تما ہے جو اننت درشن۔ اننت گیان۔ اننت سکھ

اننت ویرج والا۔ اجرام۔ پوتر۔ امور تیک اور ویتراگ ہے۔ وہ سنساری جیو کے نیے

موثال (منونہ) جگر اسکے راہ نجات میں رہبر کا کام دیتا ہے۔ اس لئے ہر انسان کو اپنی

بہتری اور مکتی حاصل کرنے کے لئے تسکی پرستش واجب ہے۔

(۵) دنیا میں جیو ہیشمار ہیں جن میں سے وقتاً فوقتاً مکتی حاصل کرتے رہتے ہیں اور مکتی

حاصل کر کے پھر دنیا میں نہیں آتے۔ دنیا جیوؤں سے کہی خالی نہیں ہوتی۔

(۶) اپنا یا یونیورسل براہ۔ سب سے بڑا دہرم ہے اکھیلینٹ (لائسنس Self reliance

ترک کریں۔ دگمبریوں کو مناسب ہے کہ اگر وہ سو تیا مبری منیوں کو اپنے خیال میں آورش سے نیچا سمجھتے ہیں تو کم سے کم ان کو گتیا مبریوں پر تلاء دہری، اتم شہ ادک ہی سمجھیں۔ تب ہی وہ قابل عزت ہی ہیں۔ کیونکہ دھرم شنگرہ شراد کا چار او بنگارہ شلوک ۱۸ میں لکھا ہے

प्रपरे चैहं शुनीनेइ जिनास्तप्रोते मा स्थिधं
प्राइनुनीनेचपेइ भूपायायो लास्तप्रोति थ धिनाम
ترجمہ: جس طرح روہات پاشان کی پرتاؤں میں ساکشت جن بھگوان کا سنگھ کیسا جانا ہو
اسی طرح جنم کال کے منیوں میں پر پبعین کال کے منیوں کا سنگھ کر کے بھگتی کے ساتھ انکی
پوجا وجہ و کرنی چاہیے۔ کیونکہ بہت چھان میں کرنے والوں کا کلیان نہیں ہوتا ہے
ایسا ہی شیش تلک میں کہا ہے۔

भक्ति भवत पदानेहिकापीरक्षा तपस्विनाम
ने संतः सन्तु सन्तोषाशु होदानेन सुहृनि.
ترجمہ: جب صرف بھگتی ہے ہی دان دینا ہے تو پھر اس میں سلا محدود کی کیا شناخت کرنی۔
خواہ وہ اچھے ہوں یا نہ ہوں۔ دان دینے سے تو مشورہ تک شدہ ہو جاتے ہیں تو پھر کیا اگر ہستی
دان کے پہل سے خالی رہیں گے۔؟

سو تیا مبریوں کو چاہئے کہ وہ دگمبر پر پاشا کی مانند انکریں۔ ستھانک باسی منیوں کو مناسب
ہے کہ وہ بھی پراٹھا دیں جو زیادہ اعتراض نکریں بلکہ یہ سمجھیں کہ عین مت میں لٹچے اور بیو بارود نو
طرح کا ذکر کیا ہے۔ مورقی پوجن گرہستی کے واسطے بیو بارک ستر پہلو سحروری ہے۔ محراب دار مکان
بنانے کے لئے پہلے ڈھولا اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اس لئے ڈھولے کے ترک کرنا کیا اپدیش
دینا تو کیا محراب دار مکان ڈھولے دینے کا اپدیش ہے۔ دگمبریوں کو چاہئے کہ وہ دو عین منیوں
کی عزت کریں اور منیوں کو مناسب ہو کہ وہ ہر ایک عینی سے خواہ وہ کسی فرقہ کا ہو دوش زکھتے

ہم نے ہر دو فرقوں کی رائے اور پرمیج کر دی ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ دیگر فرقہ کا آدرش بہت اونچا ہے۔ آدرش کے مطابق چال چلن جو نہایت ہی کٹمن ہے۔ لیکن سادہ ہی یہ بات ضروری ہے کہ آدرش کا نیچے کر دینا بھی ٹھیک نہیں ہوتا ہے سو یہاں پر فرقہ چن کلیسی اور ستھاد کلیسی دونوں طرح کے نہیں کو ماننا ہے۔ دیگر فرقہ ان سے صوف پہلے کہ جو ہر دو میں اعلیٰ ہے تسلیم کرتا ہے۔ اس لئے اس بارے میں زیادہ بحث و مباحثہ فضول ہے۔ استری چونکہ کلی تیاگ نہیں کر سکتی اور وہ بہ نسبت مرد کے قدرتا کمزور ہوتی ہے اور اس ہی لئے اس کو ~~مرد~~ اور بلا کہتے ہیں۔ تہذیب جمع شدہ کموں کے کاٹنے اور کیتی حاصل کرنے کے لئے جس قدر سخت چب یا کی ضرورت ہے وہ اپنے موجود جسم میں نہیں کر سکتی۔ اس کے لئے اس کو پھر مرد کے قالب میں آنا پڑتا ہے۔ مرد کے قالب میں اگر تہذیب یا حیو کر کے مکتی ہوتی ہے

کیول گیان حاصل ہونے پر صرف چند کم پر کرتیوں کے علاوہ باقی تمام کم ناش ہو جاتے ہیں اس لئے کیول گیائی پرش انسانی جسم میں ہونا ہوا ہی ایک غیر معمولی انسان ہو جاتا ہے اس لئے اگر دیگر فرقہ اس کی بابت یہ کہتا ہے کہ اس کے معمولی انسانوں کی طرح شکو اور پیاس نہیں ہوتی کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔ وہ تو خود ہی ایک قابل تعجب شخص بن جاتا ہے خیر کچھ ہی ہو۔ ان باتوں کو چھوڑ کر اور پوجن کے مختلف طریقہ کو ایک طرف رکھ کر جین کے ہر ایک فرقہ کو مناسب ہے کہ وہ جین فلسفہ پر غور کرے۔ یہ جین فلسفہ ہی اصل جین دھرم ہے۔ اور اس میں کسی فرقہ کا اختلاف رائے نہیں ہے۔ اس لئے ہر ایک فرقہ کے جینوں کو خواہ وہ دیگر ہیں۔ خواہ سویتا مبری۔ خواہ ستھانک باسی۔ چاہئے کہ جین فلسفہ اور جین دھرم پہیلائے میں ایک دوسرے کی مدد کریں۔ مشترک سبجائیں مقرر کریں۔ ایک دوسرے کے ساتھ محبت بڑھائیں۔ ایک دوسرے کے جلسوں اور کانفرنسوں میں شامل ہوں جو بے شک

میں ہونگے (انسانیت سارے لوگ پر مبنی۔ پارس پران بھلائی)
 سوتیا مہر مندہ جہیزیل ملتے ہیں (۱) انگریز پست اور گاہنہ کے (ہاری ۱۰۸۔ آدمی ایک
 سے میں مکت میں نہ جاویں اس کال میں گئے (دب) سب سے بڑا ناقد اور ستیل ناتھ کے پرانی
 عرصہ میں دھرم گم ہوا۔ اور اس بٹی کی پوجا ہوتی (چ) مل ناقد تیر تھنکر استری ہوتے۔
 (د) دو باس دیوں کا سنکر شد سے ملتا ہوا (ک) جگلے مرکز نک نہ جاویں اس کال میں
 وہ گئے (و) تیر تھنکر چتری کل کے سولے اور کے گر بعد میں نہ آویں۔ اب کے دفعہ ہا بیرونی
 برہمن کے گر بعد میں آئے اور ان کا گر بعد لاکھیا (ز) تیر تھنکروں کے دہرم دیشنا بے سو
 نہ جاوے۔ ان کے دفعہ ہا ویرو سوامی کی گئی (خ) کیوں گیان جو نے بعد اپ شرگ ہونے
 اپنے دفعہ ہا بیرو سوامی کو ہوا (ط) چند ما اور سوچ مول بان سے منش لوک میں آئے (ی)
 چمندیہ کا اتھاوت اور وہ لوک میں ہوا (از کلپ سوتی)

(۸۲) دو گہر جو آجیو۔ آتھرو۔ ہندھ۔ سبزو۔ تیر جوا۔ اہو کش سات تو مانتے ہیں۔

سوتیا مہروں میں پن اور باپ کو لاکھ نوت کہتے ہیں۔ دو گہران نوکا نام نوپا رتہ رکھتے ہیں (۸۳)
 ہر وہ فرقوں کا سدھانت ہے کہ پانچ سو دھنس سے زیادہ شریر لے کو کتی نہیں ملتی سگھ سوتیا مہر
 مرد دیوی کو جس کا شریر ۵۲۵ دھنس تھا مکت گئی مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سٹنا مکتی (۸۴)
 سوتیا مہر سری کرشن کے پتا باس دیو کے ۲۰۰۰ عورتیں ملتے ہیں۔ دو گہر نہیں مانتے۔

(۸۵) سوتیا مہر مانتے ہیں کہ پرلے میں اندھ ۷۲ جوڑے اٹھا کر تھیر بہت پر رکھ دیتا ہے۔
 دو گہر اس کو نہیں مانتے ہا پرلے سوتیا مہر بھی نہیں مانتے پرلے صرف بہت چھتر میں آتی ہے
 کسی کسی بہتک میں چند اور بھی معمولی اختلافات لکھے ہیں۔ ان کے دیکھنے سے معلوم
 ہوگا کہ سہاے تین باتوں کے ایک کیوں گیان حاصل کرنے کے لئے ہر وہی پر گرہ کا تاگ
 دوسرے استری کو موکش۔ غیرے کیولی کے آمار و روگ وغیرہ۔ باقی تفاوت معمولی باتوں
 میں ہیں اور وہ قصہ کہانیوں کے تفاوت قابل غور نہیں ہیں۔ ان تینوں باتوں کی بابت

تھننگ نہوے اسی تھننگ “ دراصل سنکا رشتہ سب ساہوننگ تک ہی ہے۔ باقی اس
 مشترک تفریق ہے کہ یہ پانچ طرح کا سنکا رشتہ سب پاویں کا ناش کرنے والا اور سب طرح
 کے سکھ دینے والا ہے (۸۰) وگیرہ یوں کا اعتراض ہے کہ سوتیا مبرا لیا مانتے ہیں کہ سلسلا
 شراد کا کے ساتھ دیوتا نے بھوک کیا۔ اس کے ۳۲ لڑکے پیدا ہوئے۔ سوتیا مبرا یوں کا
 جواب ہے کہ دراصل یہ بات ہے کہ سلسلا شراد کا کے والا نہیں ہوتی تھی۔ اس نے دیوتا
 کی آروڑا کی دیوتا نے ۳۲ گولیاں دوائی کی دیں اور کہا کہ ایک ایک گولی کھائے سے
 ایک ایک بگن کا داری ایک ایک لڑکا پیدا ہو گا۔ سلسلا نے ۳۲ گولیاں ایک دم کھائیں
 اس لئے ۳۲ لڑکے ایک دم پیدا ہوئے۔ (مؤلف) ایک دم ۳۲ لڑکوں کا پیدا ہونا
 خلاف مشاہدہ ہے۔

۱۰) وگیرہ پنڈ اور سہنی کال سے مندرجہ ذیل غیر معمولی باتیں ہوتی ہوتی مانتے ہیں۔

(۱) تیر تھنکروں کا حتم ہمیشہ ابو دھیا میں ہی ہونا چاہیئے۔ اب کے دفعہ کئی اور جگہ بھی ہوا
 مثلاً پارس ناتہ جی کا بنارس میں۔ مہا پر کا کنڈل پور میں وغیرہ وغیرہ (ب) تیر تھنکروں
 کی کئی سمیٹ سکھرتے ہوئی چاہئیں اب کے دفعہ رشب دیو جی کی کیلاش سے نیم ناتہ جی
 کی گزار سے مہا دیو جی کی پاوا پور سے ہوئی۔ (ج) تیر تھنکروں کے چری پیدا نہ ہو
 اب کے دفعہ رشب دیو جی کے ہوئی۔ (د) چکرورتی کا مان بنگ نہو۔ بھرت کا بابو جی نے
 کیا (۵) تیر تھنکروں کو ٹپ سرگ نہو۔ پارس ناتہ جی کو ہوا (۶) تیر تھنکر اور اگیان کو چھٹ
 اوستھ میں پرکاشت نکریں۔ رشب دیو نے کیا (۷) باس دیو کا مرنجا جی کے ماتہ سے نہو
 کرشن جی کا جوت کمار سے ہوا (ح) چرمن گل کی اتھتی بھ کال میں نہو۔ اب کے ہوئی (ط)
 ۶۳ شٹلک پرش ۶۳ ہونے چاہئیں۔ اب کے دفعہ ہ ہونے چنے ایک ایک شخص دو دو پڑی
 کے دہری ہونے (دی) نویں تیر تھنکر سے لیکر ۱۳ ویں تک کے زمانہ میں دھرم بالکل گم ہو گیا
 (لے) رتور اور رتاو اور کال میں پیدا نہیں ہوئے (ل) ۱۱ کلکی اور ۱۲ رور کلکی آئینہ کال

درہم ششوں کا اندر چکر دیتی (۵) ترنچ کا اندر شیر (۶) پہلے چار سو رگوں میں دو دو اندر - دو دو پر کتی
 اندر = ۷۸ (۷) پانچویں چھٹے سو رگ میں ایک اندر ایک چھٹی اندر (۸) اسی طرح ساتویں
 اور آٹھویں سو رگ میں دو دو (۹) نویں سے بارہویں سو رگ تک دو اندر دو پر کتی اندر = ۴
 (۱۰) تیرہویں سے سترہویں سو رگ تک ۴ اندر چار پر کتی اندر = ۸ بیس ازل ۱۰۰
 سو تیا مبر ۶۴ - اندر اس طرح مانتے ہیں - وینتر کے ۳۲ - بھون باشی کے ۲۰ - سو رگ
 کے ۱ - پرنشی ۳۲ - ۶۴

(۱۱) وگبر چندال کے جہارت اور موکش نہیں مانتے - سو تیا مبر مانتے ہیں (۱۲) سو تیا
 و حرم نہ تک کو ٹوڑ دینا جائز سمجھتے ہیں - وگبر کہتے ہیں کشا کرنی مناسب ہے (۱۳) وگبر
 یا دویش کو مانس ابھی نہیں بتلاتے - سو تیا مبر کہتے ہیں جنہوں نے ورت لیا تھا وہ
 نہیں مانتے - اشلا کا پریش تیر تنکر - چکری - بلدیو - باسدیو - یا نارین - پر کتی باسدیو ان
 میں سے تیر تنکر کت جانتے ہیں - چکری کت - دیو لوک یا ترک مانتے ہیں - بلدیو کت یا
 دیو لوک - باسدیو اور پر کتی باسدیو ترک جانتے ہیں

سو تیا مبر پر کتوری کا استعمال کرتے ہیں وگبر نہیں کہتے ہیں (۱۴) وگبر کہتے ہیں کہ سو تیا مبر
 شاستروا کو اچیتن سمجھ کر انکی بنی نظمیں نہیں کہتے - سو تیا مبروں کا جواب ہے کہ یہ غلط بات
 ہے (۱۵) سو تیا مبر وہی دھاری مہی اور دیو یا دہر کا ماں کہو تر پریت سے پرے جانا مانتے ہیں
 وگبر کہتے ہیں کہ نش صرف ان کہو ترک جانتے ہیں (۱۶) سو تیا مبر کہتے ہیں کہ جان بھالنے
 کی غرض سے ورت کو ٹوڑ دے تو کچھ ہرج نہیں (۱۷) رات کو دو اکھانے میں کچھ ہرج
 نہیں (۱۸) وگبر ۸ پر کار کی پوجا مانتے ہیں - سو تیا مبر ۸ پر کار کی اور بیس بیٹی ۲۰ پر کار کی (۱۹)
 سو تیا مبر ۱۶ کلنتر کے ۹ اور ۸ حروف مانتے ہیں - وگبر ۶ اور ۳۵ حروف مانتے ہیں
 پورا منتر اس طرح ہے "نوا آری ہتھاننگ نویدھاننگ - نوا آری یا ننگ نو دھما یا ننگ
 نہ دہاس سب ساو ننگ ساو سہرچ نو کا - سب پاو پنا - نو - ننگا نچ سب بے ننگ -

یا انھوں میں تنکا کر پڑے تو نہیں نکالتے۔ سانسے غیر پاپتیا آجاوے تو پیچھے نہیں ہٹتے
اگر چھاؤ نک آ بار نہ لے تو بہت نہیں دارتے

ایسے سادہ راہ نہیں ہیں۔ دگر بڑی ایسے سادھوں کو مانتے ہیں۔ دوسرے مستحاد و کچی
جو کھڑے و خیرور کہتے ہیں جیسے سوتیا مہر سادہ جو ہیں جواب موجود ہیں۔ دگر مہر سادہ و صرف
تین آپ کرن رکھتے ہیں (۱) گمانوپ کرن یعنی شاستر (۲) سنجم آپ کرن یعنی مور کے
پنکھ کی پیچھی۔ زمین کو شدہ کر کے پیٹنے کے لئے (۳) سنجم آپ کرن یعنی کنڈیل آہستہ پیٹنے کے لئے
بھوجن کے متعلق سوتیا مہر (۱) چڑے سے چھوٹے ہلے لگی اور بینگ اور چڑے کے ذول سے پانی پیتے

ہیں اور (۲) ایسی بھوجن کھاتیں کچھ برحق انہیں سمجھتے دگر ان کا شدہ سمجھتے ہیں۔
پیر کھانے کے متعلق (۳) سوتیا مہر تنکے لنگوٹ اور آہوشن ہوتے ہیں۔ دگر پیر کھانے نہیں دتے۔
سوتیا مہر کھانے کو کچھ انگوٹھا ناز ہوتا۔ کدھا۔ سنگ۔ لاث۔ کدھ۔ ہرودا۔ ناہری پرتلک لگاتے ہیں۔
بہن کو دتے ہیں اور اس کا نام انگ پو دیا کہتے ہیں۔ دگر ایسا نہیں کرتے +

متفرق اعتراضات (۴) سوتیا مہر پانچوں پانڈوں کو موکش مانتے ہیں۔ دگر ان

میں سے صرف تین کو مینی نکل اور سہ پو کو موکش نہیں مانتے (۵) سوتیا مہر دو پنا
کو پنج بھارتی مثل دیگر اہل ہندو کے مانتے ہیں۔ دگر اس کو صرف ارجن کی عورت بتلاتے
ہیں (۶) دگر چکری راجا کے ۹۹۰۰۰ عورتیں مانتے ہیں۔ سوتیا مہر ۴۰۰۰ (۷) سوتیا مہر
کہتے ہیں کہ سورگ کا دیو حوت سے جلع کر سکتا ہے۔ دگر اسکو نہیں مانتے (۸) دگر سورگ
مانتے ہیں اور سوتیا مہر تفصیل کے لئے دیکھو صفحہ کتاب ہذا۔ متوارتھ سوتر میں جس کو
سوتیا مہر بھی مانتے ہیں سورگ سکھ ہیں (۹) دگر کہتے ہیں کہ تریشٹ شلا کا پرشش آپ
کو دتے ہیں مگر نہاد نہیں کو دتے۔ سوتیا مہر کہتے ہیں کہ وہ نہا بھی کرتے ہیں (۱۰) دگر ترخوانو
مانتے ہیں سوتیا مہر ۶۔ دگر بھوں کے ایک سو اندروں کی تفصیل یہ ہے (۱) وینتر دو کے ۸

قسم۔ ہر ایک میں ۱۰۰۰۰۰۰۰۰ اندروں ہوتی اندر ۳۲۵ (۲) بھون باشی دس قسم ہر ایک میں ۱۰۰۰۰

اندروں ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ ہوتی اندر ۳۲۵ (۳) دھوئی دیووں میں چاند اندر اور سورج پرتی اندر ۲

بجز رشید کرم سید میں ہمارے سنگبشن نہیں جوتی۔ اور کشتی کے واسطے پیر شہ کا ماراج
سنگبشن ضروری ہے۔ سو تیا مبر آنا سے میں بھی استری کا پٹن مروتے کم لانا گیا ہے
اور اس ہی نے ساوہو۔ سادھوئی کو منسکار نہیں کرتا۔ خواہ وہ کیسی ہی گیاتن وان اور بڑی
ہو۔ اسکے متعلق دیکھو پانچ مارگ ور شک صفحہ ۴۴ سو تیا مبر کہتے ہیں کہ بھاؤ استری کو
مکت نہیں۔ استری بھاؤ نوں گن استخان تک ہے۔ جب اس کا نامل ہو گیا تو پھر
شریر استری اگلے گن استخانوں پر پڑھکر لگایا کر موں کا ناش کر دیتی ہے اور مکت حاصل
کر لیتی ہے۔ مویں استری کل۔ اور استری میں مروت کا بھاؤ اپرست اور استھا یعنی ساتویں
گن استخان میں نہیں رہتا۔ اس سے نیچے رہتا ہے۔

ساوہو کے متعلق و گمبر لوں کے اعتراض چھ سو تیا مبر سادھو چو
آپ کن کہتے ہیں۔ چکل ہے (دو چار دھ) کٹل (دیک) دیک (دیک) بتر۔ اجوتھن (دیک) جھولی
(دیک) چھلنا (دیک) لاشی (دیک) پاتیرے (دین) پونچھنی (دیک) (۵۳) شراوک کے گھر سے
بھوجن ملا کر آپاسرے میں کھاتے ہیں (۵۴) تھار اگر بیج رہے تو مروت رکھے ہوئے ساوہو کو
کھاتے ہیں (۵۵) مشور کے گھر کا ادا رسلے لیتے ہیں (۵۶) منہ پر ٹپی ڈالکر بوتے ہیں (۵۷) ادا
کے واسطے اگر کوئی بلا کرے جاوے چلے ہاتے ہیں (۵۸) دن میں دو دفعہ بھوجن کرتے ہیں
اور ایسا بھی کہتے ہیں کہ دو دن اگر سادھو کو کلام یاد ہو تو اس کے بیٹھے میں ہرج نہیں ہے۔
دگمبر ان جملہ باتوں کو مہنی اور سادھو کے لئے ناجائز خیال کرتے ہیں۔ انکی شٹ پاشٹ پاشٹ
نمبر مشلوک ۲ ضایت ۲۲ میں لکھا ہے کہ جین سوتھ میں قین طرح کا لٹک ہے ایک مہنی کا۔ جو
باصل ہر ہنہ ہو۔ یا تھ میں لیکر ہنہ کرتا ہو۔ دو سرا لگیا رہوین پاتھا ہاری شراوک کا جو گھوم کر
بھگشا کرتا ہو اور برتن میں یا تھ میں لیکر بھوجن کھاتا ہو۔ تیسرا آر جکا کا جو صرف ایک کپڑا
رکتی ہو۔ اور ایک دفعہ بھوجن کرتی ہو۔ سو تیا مبر کہتے ہیں کہ مہنی دو قسم کے ہوتے ہیں۔
ایک جن کپڑی۔ جو باصل ہر ہنہ رہتے ہیں۔ اگر چلتے وقت اس کے پاؤں میں کاشا پٹہ جاوے

جب ہنس اور ہر گروہ کا پورا تباہی ہو تو اس کے مہابرت نہیں ہو سکتا۔ نیز استری کے پرتیاکھیاں کشائے کا چوپ شرم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اخترنگ یا اندرونی مہابرت بھی نہیں ہو سکتا۔ جب تک استری گہرست آٹھرم میں شداک کی دسویں پچانک ہوتی ہے شراد کا کہلائی ہے۔ اور جب گیارہویں پرتا میں جوتی ہے تو اس کو "ارچکا" کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کے اس وقت گہرست کے متعلق کوئی پر گروہ نہیں ہوتی۔ استری کا پر گروہ تباہی یا مہابرت صرف اپچار سے کہا جاتا ہے اس کا درحقیقت مہابرت نہیں ہوتا۔ یہ تباہی اس کا یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر ایسا ہے تو سٹ پائیز میں یہ شکل کیوں ہے۔

नीसन पुंसकवेया रुध्व विधो धृति चालीसा
पुषयो प्रवृत्त्याला समय हगेरा सिंक्षुति ॥

جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک سے جیس ۲۰ پٹنگ بیدی ۲۰ استری بیدی اور ۴۰ پٹنگ بیدی ۱۰۸ جیوکت میں جاتے ہیں۔ اس کا جواب دگمبر یہ دیتے ہیں کہ یہ کتنی مہابرتی کے لحاظ سے نہ کہ وہ یہ استری کے لحاظ سے لینے کہ جین شاستروں کے مطابق مرد یا عورت کا جسم ملنا نام کرم کے آدھین ہے اور وہ ہیش مردانہ اور زنانہ کا ہونا موہتی کرم کے حلق ہے۔ جو جو جسم سے مرد ہے اس کو خواہش زنا نہ بھی ہو سکتی ہے۔ اور جس کا جسم زنانہ ہے نہ ہو خواہش نہ نہ بھی ہو سکتی ہے۔ باری الکی لشدیق کر سکتی ہے۔ لہذا جس جگہ کا یہ ذکر ہے کہ چالیس استری بیدی جیوکت ہو جاتے ہیں۔ وہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک سے ہیں ایسے چالیس مرد وکت کو جاسکتے ہیں جو دسویں گن استھان پڑھنے سے پشتر جسم کے لحاظ سے مرد و گروہ ہیش کی عادت کے لحاظ سے عورت تھے۔ لفظ بید کے معنی جو اس جگہ استعمال ہوا ہے خواہش کے ہیں نہ کہ جسم کے اور ان بیدوں کا اوسے دسویں گن استھان تک رہتا ہے۔ اور عورت صرف چھ گنی استھان تک پڑھتی ہے آگے نہیں۔ نیز استری کے

(۴۳) ہری جس کی آت تپ جھلیہ سے ہوئی جس کو ایک دیوتا ہری دیس سے آریہوت میں لایا (۴۳) وہ جھلیہ مرکز نک گیا (۴۴) جھلیہ جل کر کے آپس میں لڑتے ہیں۔ (۴۵) جھلیہ کا شریہ کاغذ کی طرح نہیں آدہ ہے

گندھ کے متعلق سوتیا مہرہ کہتے ہیں کہ (۴۶) منی سہرت سوامی کا گندھ ہر ایک گھوڑا تھا دھو لک، انو و دھرم میں جو الہ شتر تپنی مہا تم لکھا ہے کہ یہ دگہریوں کے غلطی ہے۔ منی سہرت سوامی کا گندھ گھوڑا نہیں ہوا۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جب منی سہرت سوامی کیولی کی حالت میں بہا کر کے ہونے پھر گوج (دھڑوچ) میں آئے تو دیکھا کہ شہر میں برہمن اشو میدہ یک کر رہے ہیں جس گھوڑے کو یک کے واسطے لائے تھے وہ بھگوان کا چھلہ بنم کا مہر تھا اس لئے انہوں نے گھوڑے کو دھرم اپدیش دیا۔ اس کو جاتی سرن گیان ہوا اور ان کے آغلوی سورگ میں گیا۔ وہاں سے مرکز انسان ہو گا۔ اور اگلی چوبیس میں گندھ ہو گا۔

(۴۷) سوتیا مہرہ کہتے ہیں کہ گوتم گندھ ہر ایک برہمن کے سنگار کے واسطے گئے۔

استری کے متعلق سوتیا مہرہ (۴۸) استری کے جہارت (۴۹) استری کے کیوں گیان (۵۰) جیو کی استری کے جسم سے موکش مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (۵۱) مل ناہتہ بھگوان استری تھے۔ دگہبران کو نہیں مانتے۔ دگہرا چاریہ کندھ سوامی کرت شست پاڑھیں لکھا ہے کہ استریوں کے اذام نہانی و سہتان و ہر دو بخلوں میں سو کشم جیو ہوتے ہیں اس لئے وہ ہنس کا پورا تیاگ نہیں کر سکتی اور موکش نہیں جاسکتی۔ سو بہویں سو رک تک جاتی ہے۔ استریوں کے چت میں شدہ ہتا نہیں ہوتی۔ پرنام نکل ہوتے ہیں۔ ہر مینے حیض آتا ہے اس لئے لٹنگ (بے خطر) دھیان نہیں کر سکتی۔ لہذا موکش نہیں جاتی۔

دو کیچہ پاڑہ دوم شلوک ۲۴ لغایت ۳۶

استری پر گرہ لا بھی پورا تیاگ نہیں کر سکتی اس کو اپنے پن پر کپڑا ضرور رکھنا چاہیے

ہلا دیا (۳۰) جہاں پر سوامی کو روک دیا تو انہوں نے اس کو پایا (دشوت) دریا قہر سے معلوم ہوا کہ یہ غلط انتہام ہے اور ترجمہ کی غلطی ہے۔ جہاں پر سوامی نے بیٹھا پاک ایک طرح کا مہون کھایا تھا۔ لاش نہیں کھایا تھا۔ (۳۱) جہاں پر سوامی نے اپنا اندر کا دیا ہوا سفید مہون ایک مجلس پر مہون کو دیا (۳۲) جہاں پر سوامی کی پہلی بانی برتھا گئی جیسے کسی نے سبھم نہیں لیا (دشوت) دریافت سے معلوم ہوا کہ وہ کیوں گیان ہونے لگا تھا کی بات تھی اس وقت اُن کے پاس صرف دیوتا موجود تھے۔ انسان بعد میں آئے تھے۔ دیوتا سبھم گرومن نہیں کرتے اس لئے ان کی پہلی بانی خالی گئی۔ (۳۳) جہاں پر سوامی کے سونو میں گرو شارد گوالے نے اُن کی منگی دوسرا ہونہ لینے کی غرض سے اُنھے اور تیج لیشا سے مر گئے (۳۴) جہاں پر سوامی چٹ شالا میں پڑھتے تھے۔

دگمبر ان باتوں میں سے کسی کو نہیں مانتے

رشب دیو اور اُن کے خاندان کے متعلق (۳۵) رشب دیو اور سندھ

جگلیہ پیدا ہونے اور (۳۶) اور اُن کا آپس میں بیاہ کیا گیا (۳۷) نندا ایک اور جگلیہ کے ساتھ پیدا ہوئی تھی۔ جب وہ مر گیا تو نندا کا بیاہ ناہرہ راجہ نے رشب دیو کے ساتھ کر دیا دگمبر مانتے ہیں کہ نندا اور سندھ اراجہ سیکھہ کی لڑکیاں تھیں (۳۸) سویتا مہر کہتے ہیں کہ رشب دیو کے ایک لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ دگمبر مانتے ہیں کہ ایک سو ایک لڑکے اور دو لڑکیاں ہوئیں (۳۹) سویتا مہر مانتے ہیں کہ بہرت کا بیاہ براہمی سے ہوا۔ باہوبلی کا سندھی سے ہوا جو اُن کی بیٹی تھی مگر علحدہ علحدہ وطن سے تھیں۔ دگمبر کہتے ہیں ان لڑکیوں کا بیاہ نہیں ہوا بلکہ وہ رشب دیو جی کے ساتھ دکشا کے گھنٹوں (۴۰) سویتا مہر کہتے ہیں کہ رشب دیو نے دکشا کے بھتیجے وقت م مٹی بال نوچ لئے۔ دگمبر کہتے ہیں

پانی مٹی +

جگلیوں کے متعلق سویتا مہر مانتے ہیں کہ (۴۱) ناچا اور مرد دیوی جگلیہ تھے

ایک سفید کپڑا ان کے جسم چڑھا دیتی ہے۔ دگر کہتے ہیں کہ جب تیرھنکر کپڑے کا تیاگ کر دیتا ہے تو پھر اندرائی کوئی کپڑا نہیں ڈال سکتی۔ غالباً سوتیا مبروں نے یہ داستان سوتیا مبرست ثابت کرنے کی غرض سے بنائی ہے۔ اور دگر اس کو اپنا دگر مبرست قائم کرنے کے لئے نہیں چاہتے۔

(۱۸) سوتیا مبر کہتے ہیں کہ تیرھنکر کے جنم کے وقت اندر ہانگی لیکر آتا ہے۔ دگر کہتے ہیں کہ ایراوت ہاتھی نے کرا آتا ہے (۱۹) دگر تیرھنکر کو مندر چڑھیل اٹھارہ دوش سے مبر لہاتے ہیں۔ چھ۔ ترشا۔ جے۔ شوک۔ تراگ۔ جڑا۔ قرن۔ جیم۔ تدموہ۔ سوید۔ کچید۔ نندرا۔ جے۔ چنتا۔ آتی۔ آرتی۔ بٹاؤ۔ سوتیا مبر اٹھارہ دوشوں کو اس طرح مانتے ہیں۔ پانچ انترائے۔ وان۔ لاہ۔ تبوگ۔ آپ۔ روگ۔ جیج (دھاکرم) اور ہاتھ۔ جے۔ آرتی۔ آرتی۔ شوک۔ دو کھیا۔ کلم۔ مہمات۔ اگیان۔ نندرا۔ آرتی۔ تراگ۔ دویش۔

(۲۰) سوتیا مبر کہتے ہیں کہ کل ناتھ اور تیم ناتھ دو تیرھنکر بال برہمچاری تھے۔ دگر کہتے ہیں نہیں پوچ۔ کل ناتھ۔ نیم ناتھ۔ ہارت ناتھ اور ہا ہیر سوامی پانچ کا بیاہ نہیں ہوا۔

مہا ہیر سوامی کے متعلق سوتیا مبر مانتے ہیں کہ (۲۱) مہا ہیر سوامی کا گرجہ

اندر نے دیونندی برہمنی کے بطن سے حرشلا چھترانی کے بطن میں تبدیل کر دیا۔

(۲۲) مہا ہیر سوامی کے کان میں تپ کرنے وقت جگیا نے لوہے کے کیلے ٹھوکے۔

سوامی نے پکار کی چہرہ پٹھے (۲۳) مہا ہیر سوامی کا سومرن ایک کہاار کے احاطہ میں ہوا

(۲۴) مہا ہیر سوامی کا بیاہ ہوا۔

(۲۵) اس کی پتری جالی نام مالی کے ساتھ بیاہی گئی۔ دسواٹ سوتیا مبروں سے دریافت

کرنے پر معلوم ہوا کہ جالی مالی نہیں۔ بلکہ چھتری تھا۔ (۲۶) مہا ہیر سوامی نے ان آدیش

میں پہل کیا (۲۷) مہا ہیر سوامی کے سومرن میں چاند اور سورج اتر کر آئے (۲۸) مہا ہیر سوامی

کے ہاتھ پانچ دکنشاہینے سے فوت ہوئے (۲۹) مہا ہیر سوامی نے جنم کے وقت مبر پٹ

کرموں کے دور چھو جانے کی وجہ سے وہ غیر معمولی فلسفیانہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے انسانوں کی طرح کو لا بار نہیں کرتا۔ اور ویدنی کرم کی موجودگی تو اس کی ضرورت ہے۔ مگر موہنی کرم کے ہونے کی وجہ سے ویدنی کرم کچھ دکھ نہیں دے سکتا جیسے کہ ایک دانت توڑا ہوا سانپ کسی کو کاٹ نہیں سکتا۔ رکھتا تھا کرم ویدنی تعلق جسم کے ساتھ ہے اس لیے جب تک جسم موجود ہے ویدنی کرم کی موجودگی یہی ہے۔ مگر ویدنی کرم کا پھل جو دکھ سکھ ہے وہ لگ دویش وغیرہ کے ذریعہ محسوس ہوتا ہے۔ اور کیولی کے مونا کرم کے ذریعے کی وجہ سے رات و دیش اور کیولی گیان ہو جانے کی وجہ سے مودہ لینے آگیا تھا نہیں رہی ہے اس لئے دکھ سکھ جہ اندریوں کے ذریعے محسوس ہوتے تھے وہ اب محسوس نہیں ہوتے۔ کیونکہ کیولی جو کچھ جانتا ہے وہ اب آتما کے ذریعے سے ہے۔ اندریوں کے ذریعہ نہیں۔ اس لئے کیولی کو روگ اور آپ شرک نہیں ہو سکتا۔ کیولی کا شریر موکش جانے تک موجود تو ہوتا ہے مگر اُس میں ایک ایسی کرامات موجود ہو جاتی ہے کہ اُس میں سات دہات نہیں رہتی۔ اور اُس سے کسی ستھار جو کو تکلیف نہیں پہنچتی ہے۔ کیولی سبکا گرو ہونے کی وجہ سے کیکو اپنا گرو نہیں ماننا۔ اور اس لئے وہ کسی کو نشانہ نہیں کرتا۔ اس جملہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سوتیا مبر کیولی گیان کا ہونا بھانوک کی ذرا کی شدھی پر اور کیولی کو بلحاظ جسم کے معمولی انسان سمجھتے ہیں جس کے کھانا پینا بیماری وغیرہ سب کچھ معمولی انسانوں کی طرح ہوتی ہے۔ وگمبر ایسا نہیں مانتے۔

تیرتھنکروں کے متعلق (۱۴) سوتیا مبر کہتے ہیں کہ تیرتھنکر کا شریر موکش جانے کے بعد چڑا ہوتا ہے۔ وگمبر کہتے ہیں کہ کافر کی طرح اڑ جاتا ہے۔ (۱۵) سوتیا مبر کہتے ہیں کہ تیرتھنکر کے موکش جانے کے بعد دیوتا اُس کی ڈاڑھ سورگ میں لے جا کر پوجتے ہیں۔ وگمبر کہتے ہیں کہ دیوتا ناغون اوبال سورگ میں لے جاتے ہیں۔ (۱۶) سوتیا مبر کہتے ہیں کہ جب تیرتھنکر وکشا لیتے ہیں تب وہ سب کپڑے اور زیور اتار دیتے ہیں مگر اندرائی

کہ جس پہل کر کیوں کیاں ہوا وہ نازلین بقیں تھا بلکہ ایک برہمن تھا۔ لہذا اس میں دگرہوں نے پہل کے نام سے وہ چمکا گیا ہے

کیولی کے متعلق اعتراضات سوتیا سیر کیولی کے (۶) کو لام (خوداک) (۷)

نہار (پاخانہ) (۸) چھینک (۹) روگ (۱۰) آپ سرگ (۱۱) کیولی کے شر میں سات (۱۲) دہات (۱۳) کیولی کے شر سے پنج ستارہ کا گھات مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (۱۴) کیولی دوسرے شخص کو نشانہ بھی کرتا ہے۔ نوٹ۔ سوتیا سیر کہتے ہیں کہ ”چونکہ کیولی کے ویدی کریم موجب ہے اور اسکی وجہ سے اپریشہ یعنی و۔“

چھدا ویک، جرشا ویکاس، شیت دسروی، شن دگرمی، دنس تک بڑا اس پھر چریا دتھے ہاؤں چلتا، سدا زمین پر سونا، بھد دلتا، روگ (بیاری)، فن سرس دکاتے چھنا، اور مل دگو وچھار کا ہوتا۔ توارقہ سوتا اور حیا ہے سوتا ۱۱ میں مانا ہے اس لیے کیولی کے ہمار ہزار۔ روگ۔ اور آپ سرگ ضرور ہے۔ اور جب تک جسم موجود ہے اس کی قاتلی کے واسطے آما کی ضرورت ہے۔ اور جب تک آما کر کیا جاوے گا تو پھر نہا بھی ضرور ہوگا۔ اور شر کے ساتھ میں روگ بھی لگا ہوا ہے۔ اور دہات دہات کا ہر نامی اس میں ضرور ہے۔ کیونکہ او دارک شر میں سنگھشن پینے ڈی۔ ماس خیرہ ہوتا ہے۔ اتنی بات ضرور ہے کہ کیولی آما نہا کرتا ہوا کسی کو دیکھتا نہیں ہے۔ اور پنج ستارہ کا گھات کیولی کے جسم سے ہوتا ہے۔ مگر چونکہ کیولی کا ارادہ ہنسا کا نہیں ہوتا ہے اس لئے اس کو اس کا پاپ نہیں لگتا ہے۔ لیکن سیوگی ہونے کی وجہ سے کرہ بہت دھوکہ کرنے والا ہوتا ہوا ہنسا سے بچ نہیں سکتا۔ کیولی اپنے گرد کو نشانہ کرتا ہے اور بھٹکار کرتے جاتا ہے مگر گرد کرنے نہیں دیتا دیکھو پاتھ مارگ در شک صفحہ ۸۱

دگرہوں کا جواب ہے کہ امارچہ قسم کا ہوتا ہے اور کریم آما نہا کیوں کا دہا کو لام انسانوں کا دہا ۱۳، لیمپ ۱۴۔ ایک انڈی جیوؤں دقتوں وغیرہ کا دہا ۱۵ اور چار ہرندوں کا دہا ۱۶ منشا اور دھپتاؤں کا دہا ۱۷ کو کریم آما نہا کیوں کا۔ کیولی انسان کو ضرور بچتا ہے۔ مگر بھٹکا

سوتیا مبر
لئے ہیں

کیول گیان کے متعلق دیگر یوں کے اعتراض

کہ (۱) مردودی در شب و بلجی کی مانا کو نامی پر چڑھے ہوئے کیول گیان ہوا۔

(۲) بھرت راجہ کو شیش محل میں کیول گیان ہوا۔ (۳) کپل ناراین کو کیول گیان ہوا۔

(۴) ایک چلیہ بوڑھے گہ کو کندھے پر لے جا رہا تھا۔ چلیہ آتے رستہ چلنے لگا۔ گرو نے

اُسکے ڈنڈا مارا۔ چلیہ نے کٹھا مانگی۔ کیول گیان ہو گیا۔ پھر گرو کو کندھے سے اُتارا۔

(۵) کیول گیان بھاؤ چرتے ہوتا ہے ورنہ چارتر سے نہیں۔

نوٹ ۱۔ ان اعتراضات کی بنیاد اس بات پر ہے کہ سوتیا مبر وہ چارتر کے بدون صرت

بھاؤ چارتر سے کیول گیان نہ مانتے ہیں۔ دیگر کہتے ہیں کہ اس میں تو خشک نہیں کہ وہ یہ چارتر

بیسبر یعنی تیاگ (اندرونی تیاگ یا صفائی باطن) کے بدون

کسی کام کا نہیں۔ مگر بھاؤ چارتر وہ یہ چارتر ہوتا ہے۔ یعنی اندرونی خواہشات راگ دوشیش

مود اور متا اس وقت تک نہیں چھوٹ۔ لگتی جس وقت تک کہ سبب دنیاوی کا ظاہری

طور پر ترک نہ کر دیا جائے۔ کوئی شخص نہر کھا کر یہ کہے کہ اُس کا اثر نہ ہو۔ کوئی شخص راگ

کے پاس بیٹھا ہوا یہ کہے کہ اسکو گرمی نہ پہنچے تو اُس کا کہنا فضول ہے۔ اس لئے کیول

گیان حاصل کرنے کے لئے پہلے بیرونی ترک کی ضرورت ہے۔ بیرونی ترک سے اندرونی

ترک حاصل ہوتا ہے۔ ہم باہم کے اندرونی چلنے کو اُس وقت تک دور نہیں کر سکتے جس

وقت تک کہ بیرونی چمکلا دجا اندرونی کی نسبت بہت مضبوط ہوتا ہے۔ نہ توڑا جاوے۔

اس لئے ترک باطنی کے واسطے اسباب دنیا زن و فرزند۔ ال و دولت۔ کھڑا برتن وغیرہ

قطع تعلق ضروری ہے۔ نیز کیول گیان کوئی ایسی معمولی شے نہیں ہے کہ فزاسی باطن میں

حاصل ہو جاوے۔ اس کے واسطے بڑی محنت و محنت اور لکھنے کے ہوئے کو بھی تھے

ناش کرنے کی ضرورت ہے۔ کپل کو کیول گیان ہونے کی نسبت سوتیا مبر یوں کا بیان ہے

کی ہیں اور ان میں کہیں کہیں اختلاف میں اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔ مثلاً کسی شاستروں یہ بھی کہتا ہے کہ نیم تا ندھی کا ختم شوری پور میں ہوا۔ کسی نے کہا ہے کہ دوارکا میں ہوا۔ دیگر شاستر کہتے ہیں کہ مہا پر سواشی کا بیاد نہیں ہوا۔ سوتیا مبر کہتے ہیں کہ ہوا۔ مگر یہ وقت کہا نہیں کے اختلافات کچھ قابل وقت اختلاف نہیں ہیں۔

(۱۶) کتنا لوگوں یا گھانا لوگوں۔ اس میں بین چو گرانی۔ علم ہیئت۔ جوتش وغیرہ ہے۔
تروک سار۔ جوتش سار۔ پنج گنت۔ چندر گیتی۔ سورج چ گیتی وغیرہ گرنند اس قسم میں آتے ہیں
(۱۷) چنا لوگوں میں مینیوں اور گرہ جیوتیوں کے فوائد کا ذکر ہوتا ہے۔ اچار سار و ناچار
شرا د کا چار وغیرہ۔ دیگر یوں کے اور آچار رنگ۔ آپاسکا دھین۔ نسبت۔ چھید سنتر وغیرہ۔
سوتیا مبر یوں کے شامل ہیں۔

(۱۸) ور یا لوگوں میں بنج واد و وغیرہ در یوں کا ذکر ہے۔ اور یہی جین فلسفہ ہے۔
گوت سا۔ پوجن سار۔ راج وارنگ۔ استا سہ سری۔ پرے کسل مارتی۔ دیگر چاریوں
کے اور سیاد باد منجری وغیرہ سوتیا چاریوں کے گرنند اس قسم میں شامل ہیں۔ در اصل
جین مت یہی ہے۔ اور اس میں دیگر سوتیا مبر۔ ستیا مگ باسی۔ کسی کا بھی کچھ اختلاف
نہیں ہے۔ سب کا ایک سدھانت ہے۔

دگیر اور سوتیا مبر فرقے کا اختلاف

دگیر اور سوتیا مبر فرقے میں فاسکر ۸ باتوں میں اختلاف رائے ہے جن کا ذکر دیگر مذہب
ہم راج نے اپنی چو سی بول نام لہتک میں اور سوتیا مبر سا دھو شانتی پنجہ جی نے اپنی
لہتک مانو دہرم سنگھتا میں کیا ہے۔ ہم انکو داسے آگاہی مانو دھرم میں درج
کرتے ہیں۔

کے ساتھ ہوست نہجے جی سنے اپنے آپ کو قیوں سے قریز کرنے کی غرض سے ایک پہلی چاہ
رکھنی اختیار کی جس کی وجہ سے یہ لوگ پتیا مہر کہلانے لگے۔

اس پتیا مہر فرقہ میں ۱۸۹۳ء سے ۱۹۱۳ء تک شری آندہ جے جی معروف شری
آتمارام جی گذرے ہیں۔ جنہوں نے پنجاپ میں جین مت کا بہت پرچار کیا ہے۔ بہرہو سلج
کے باقی راجہ رام موہن رائے۔ اور آریہ سلج کے باقی سوامی دیانند سرسوتی جی اور مسلمانوں
کے مشہور لہبڈر سرسوتی صاحب خان ان کے ہم عصر تھے۔ سوامی آتمارام جی ۱۸۹۷ء میں مشر
ویچند گاندھی پیرس سٹریٹ لا کو اپنی طرف سے مذہبی کانفرنس چکا گو واقعہ امریکہ میں بھیجا
جہاں انہوں نے جین دہرم کا خوب آپڈیش دیا۔ اور کئی امریکن اور یورپین کو جینی بنایا۔
آج کل مئی لہبڈ مئی بچے جی ومعنی و بلیہ نہجے جی و پتلت لانس وغیرہ اس فرقہ کے مشہور
لیڈ ہیں۔ یہ ہے جین مذہب کی مختصر تاریخ۔ جس کے پڑھنے سے معلوم ہو گا کہ جین مت
کی دو بڑی شاخیں دیگر اور سوتیا مہریں۔ اور پھر ایک ایک شلخ کے بڑے بڑے دو فرقہ
ایک مورتی پوجک۔ دوسرا مورتی نہ پوجنے والا۔ سوتیا مہریوں میں مورتی نہ پوجنے والا فرقہ
موجود ہے۔ یا۔ سوتیا ایک باسی کہلاتا ہے۔ اور دیگر یوں میں تارن پوتی۔ اورا سوتی اچھا
کا تصنیف کیا ہوا تذکرہ سوتر جسکو جین مذہب کا دیہ سمجھنا چاہیئے دونوں فرقوں میں مانا
جاتا ہے۔ اور وجہ یہ ہے کہ یہ اس وقت کا بننا ہوا سوتر ہے جس وقت جین مت کی حد شاخیں
نہیں ہوئیں تھیں۔ بعد ازاں ہر دو فرقوں کے اچاریوں نے ہزار ہا شاخیں تصنیف کئے۔
جو اپنے اپنے فرقے میں ماننے لگے تھے۔ یہ سب شاخیں سوتر جیموں میں منقسم کئے
جاتے ہیں (۱) پر تھانہ پوجک یا دھرم کھلا ان پوجک۔ اس میں دہر ماتھاؤں کے چتر۔ راجہ ہاراجول
کی تاریخیں مسالغ عمریاں ہیں۔ جیسے دیگر فرقہ کے نام چتر۔ پدم پرن۔ پاندو پرن۔ ہیری جس
پرن پارش پرن۔ سولہ پرن۔ پندو دہر پرن۔ پندو پرن۔

اور سوتیا مہر فرقہ کے اترا دھین۔ گیانا دہرم کھلی وغیرہ۔ یہ کتابیں مبتدیوں کے پڑھنے

و یکا لک چار صد سوتر ۱۱، پینشاسرٹ ننگندھ ۱۲، سوتر ۳۳، شیت سوتر ۴۴، بہرت
کھپ سوتر اور ایک آدیشک سوتر۔ یہ سب سوتر پراکرت میں ہیں۔ استھانک و اسی سادو
کہتے ہیں کہ لوکا لکھاری نے پہلے دس ویکالک سوتر لکھا تھا۔

لوکا لکھاری سوتروں کی دو دو قلیں کہنے لگ گیا۔ دن کے وقت تو تیرپٹ
کے لئے نقل کرتا تھا۔ اور رات کو اپنے واسطے۔ جب وہ ۳۲ سوتروں کو نقل کر چکا تو ایک
روز بتی اُس کی غیر حاضری میں اُس کے مکان پر آیا۔ اور اُس کی لڑکی سے نقل کئے ہوئے
خاسترا لگے۔ لڑکی نے کہا کہ دن کے نقل کئے ہوں یا رات کے۔ اُس پر بتی کو شبہ
ہوا۔ اُس نے اور سوتر نقل کے واسطے نہ دیئے۔ لوکا نے ان ہی ۳۲ سوتروں کو مستند
قرار دیا ہے۔ باقی کے لئے اس کا بیان ہے کہ تیبوں نے ان میں بہت کچھ کی بیشی کو دی
ہے۔ کوسا کے آپدیش سے ۴۵۔ اودی سادو ہوئے تھے جن میں سے ۲۳ کی شارخ
نہیں ملی۔ باقی ۲۲ کے بائیس ہتھو نے ابک موجود ہیں۔ اس طرح سو تیا مہر فرتے کے
دو فرتے ہوئے۔ ایک سیگی۔ دوسرا ڈھونڈ یا۔ یا استھانک باسی۔

سمت ۸۱، بزم میں حکم جی استھانک باسی سادو ہونے تیر غنہ ہلا یا۔ کہتے ہیں
ان کے نزدیک اگر جانور دوسرے کو کپڑے مانتا ہو تو اُس کو چھڑانا پاپ سمجھا جاتا ہے
یہ تیر غنہ دگبر آمناس کے تیر غنہ سے ملتا ہے۔ جس طرح استھانک باسی
سادوؤں کے ۲۲ ہتھو لے ہیں۔ اسی طرح سیگی سادوؤں کے ۲۴ گمہ ہیں جن میں سے
۸۳ گمہ والے بتی یا پوج کو مانتے ہیں۔ یہ ہیں ختمی دگبر فرنے کے بشارتوں کی طرح گوی
دار ہیں۔ اور پر گمہ یعنی دھوپ پیسہ نہیں رکھتے۔ یہ سب مورتنی پوجک ہیں، سفید کپڑے
پہنتے ہیں۔ منہ پر پٹی نہیں باندھتے۔ اٹھارہویں صدی بکری کے شروع میں تپ گچھو

کس پاس کوئی شخص کسی جانور کو فروغ نہ کرتے۔ پھر بچے سین سو ری ہوئے۔ ان کے دو شاگرد
 بیکہ ہرش۔ اور پرماتند ہوئے۔ جنہوں نے سمست میں چھانگیر شاہ سے فرمان حاصل کیا
 جس میں لکھا ہے کہ کوئی شخص جہن مندر یا دھرم شالہ میں نہ آئے۔ اور جو شخص جہن
 مندر بنوانا چاہے۔ کوئی اسکو مت نہ کرے۔ اور ہفتہ میں اتوار اور ہیروار کے روز چینی میں
 سدی پڑو اکو سعید کو اور نوروز کو اور جو مبارک دن ہیں ان میں کوئی شخص کسی جانور کو
 نہ پکڑے۔ اور نہ مارے۔ بعد ازاں بچے بعد رسوا می کے وقت میں جن کا سرگراش سمست
 میں ہوا۔ سورت شہر میں ایک بیری شریکان بانی رہتا تھا۔ اس کی ایک لڑکی بھلی نام
 بال بدھو بھتی۔ جس نے توجی نام ایک لڑکے کو شہنی کیا تھا جب لڑکا لکھامت کے
 ماہ سرے میں پڑھنے گیا تو اس کو وہاں دریگ ہوا۔ اس نے گرو سے کہا کہ شاتروں
 میں جو سادھو تھیں سکے اچاریہ طریقہ رہائش لکھے ہیں وہ آپ میں نہیں ملتے۔ گرو نے
 جواب دیا کہ خیم کال میں تمام کرا یا پھنی مشکل ہیں۔ اس جواب سے بھلی نے پکار کر اس نے
 لوکلٹ چھوڑ دیا۔ بھانوا اور سکوجی اس کے ساتھ ہو گئے۔ تینوں نے منہ پر پٹی باندھی۔
 لوگوں نے ان کو رہنے کو کہیں جا نہ دی۔ وہ ایک پرانے مکان میں جا رہے جس کو گولت
 میں ٹھونڈ کہتے ہیں۔ اس لئے ان کا نام ٹھونڈ یا پڑ گیا۔ یہ واقعہ سمست کا ہے۔ یہ سال
 ستھانک باسی کہلاتے ہیں۔ یہ ۱۵ سورتوں کو نہیں مانتے صرف ۲۲ کو مانتے ہیں۔
 جنکے نام اس طرح پر ہیں۔ گیارہ انگ (۱) اچار انگ (۲) سوٹز انگ سے یا سوتر کرنا انگ (۳)
 ٹھانگ یا ستھانگ (۴) سموا یا انگ (۵) بھگوتی (۶) گپا تا دھرم کھاد (۷) اپانکا سوتر۔
 (۸) انت گڑھ (۹) اتورو بائی (۱۰) پرشن دیا کرن (۱۱) ہپاک سوتر (۱۲) بارہ اپانگ۔
 (۱۳) ہائی جی (۱۴) راسے پستی (۱۵) جیوا بھگم (۱۶) چونا (۱۷) چندر پونی (۱۸) سورج پونی (۱۹)
 جیو دیپ پونی (۲۰) نراو لکا یا نراولی (۲۱) کپ پڑنیا یا کھیا و ستکار (۲۲) پھوسیا یا پشپکا
 (۲۳) پشپ پھلیا۔ (۲۴) بنے دسا ہار مول (۲۵) فندی (۲۶) رن یوگ (۲۷) ہزار دھین (۲۸) دیس

سے پہنچی بابت دریافت کیا تو اس نے صاف جواب نہ دیا جس کی وجہ سے جھگڑا اٹھا۔ لوگوں نے لوکا کو پراسرے سے نکال دیا اور اس کو کھائی کا کام دینا بند کر دیا۔ وہ ناچار ہجر کر کے آبلہ سے ۶۷ کوس کے فاصلہ پر پیش پری نام ایک شہر میں چلا گیا۔ وہاں اس کی ذات کا ایک لکشی شاہ بانیہ راج دربار میں ملازم تھا۔ اس کی مدد سے لکھنے والوں اپنے نئے مذہب کا آپدیش دینا شروع کیا۔ سادہ روں کی خدمت کو لے لکھا اور پرتما بچپن کو نانا جانز بتلایا۔ جن سوتروں میں جن پر اتنا کا بہت ذکر تھا ان کا غیر مستند قرار دیا۔ اور جن میں عقائد ذکر تھا اس کا ترجمہ اور مطلب کچھ اور بیان کیا۔ آرمشیک سوتر کو جس میں پرتما کا ذکر تھا بلکا کو کچھ کا کچھ کر دیا۔ ایک روز اس سے کسی شخص نے کہا کہ دشنامے بدون شاستر کا پتھک پتھکا دیو ہار سوتر میں منع کیا ہے۔ تو اس نے دیو ہار سوتر کو بھی غیر مستند ٹھہرایا۔ ۱۵۳ میں بھانا نام ایک بانیہ نے اس کے آپدیش سے سادہ رو کا بھیس کیا جس کا نام بھانا رشتی ہوا۔ اس کا شاگرد ۱۵۶ میں روپ جی ہوا۔ پھر لوکا مت کی تین شاخیں - گجراتی - ناگوری - اور اترادی ہوئیں۔ پھر ۱۵۶ میں کووا نام ایک بانیہ نے کڑوا مت چلایا۔ اس نے تین تہوی نامی سمیت میں بنے کچھ نکلا۔ پھر ۱۵۶ میں ہارن چند نے چند ہی مت نکالا۔ بعد ازاں سادہ روں میں بہت کچھ سستی آگئی۔ بہت سے مورتی پر جا کے خلاف ہو گئے تب ۱۵۸ میں آنند میل سورجی اور ایک سمہگیہ سادہ رو جگہ جگہ دھرم آپدیش دیکر لوگوں کو راہ راست پر لائے۔ اس وقت سے سوتیا مبر سادہ رو سمیگی کہلائے پھر ہینجے جی۔ سی۔ ہی ہوئے۔ جنہوں نے ۱۶۳۹ بکر م میں اکبر بادشاہ سے ایک فرمان حاصل کیا۔ جس میں لکھا ہے کہ اس کی سلطنت میں سدھاجیل جی - گرنارجی ستارنگا جی - آجوجی کیسری ناتھ جی - راج گری کے پانچ پٹاؤ - سمید سکھ روت پامس ناتھ وغیرہ جو جگہ تیرتھ کی ہیں - ان کے

مذہب تہوی سمیت اور بہت - سمیت اور سمیت تین ہی کی تھی یا سمیت و سی سمیت تہوی کی نہیں۔

کو مدنی کہ ایک سو پچاس ہری مانتے ہیں۔ ان میں سے ۳۶ کے نام ہیں صفوۃ پر بیان
 کر دیے ہیں۔ جن کو سٹھ ایک دسی سو تیس ہری مانتے ہیں باقی ۱۳ کے نام اس طرح پر
 ہیں۔ چوتھو شترن۔ آہر پر تباکیان، حرکت پر گیا۔ ہاہر تباکیان۔ تندل بتا لک۔ چند بیہک
 گنت بند یا عرن سادہ ہی۔ دو نو در ستو۔ بعض اسکی جگہ ستارک پر کیڑک گئے ہیں۔ چھٹا چا
 ونج کلپ۔ جہان شیت۔ پنڈر بکت سوتر۔

یہ ۴۵ سوتر دو ادشا نگ باقی کا بہت ہی متوڑا حصہ ہیں۔ فرقہ دیگر ان کو ستند
 نہیں سمجھتا۔ ان سوتر میں کہیں کہیں ایک دوسرے کے بیان میں فرق بھی ہے۔ مثلاً آچام
 انگ سوتر میں لکھا ہے کہ ہاہر سوامی کے والدین مرکرا رہیں سورگ میں گئے۔ اور
 آدشک سوتر میں لکھا ہے کہ چوتھے سورگ میں گئے دھیرہ دھیرہ۔ مگر یہ تفاوت فقہ
 کہانیوں کا تفاوت ہے۔ فلاسفی میں تفاوت نہیں ہے۔ عین خلاصہ میں تو دیگر اور
 سو تیس ہری فرقہ کے کسی شاعر میں بھی فرق نہیں ہے۔

ہاہر سوامی سے ۱۰۰۸ برس بعد سادہ چوہ شد خلا میں رہنے لگے۔ ایک جنگ
 میں رہتے تھے۔ پھر ہاہر سوامی سے ۱۰۵۵ برس بعد ہری بعد سوامی آچا رہی ہوئے انہوں
 نے ۱۴۴۴ شاستر تصنیف کئے پھر سمت ۱۱۶۶ بکر میں بھی چید آچا رہی کہ سوامی کا خطاب دیا
 گیا۔ جنہوں نے بیت سے گرنقہ اور چوہنگ دیا کرن تصنیف کیا۔ ان کا خیم سمت ۱۱۴۵ میں
 سورگہاں سمت ۱۲۲۹ میں ہوا۔ پھر رتن سیکر سوامی کے زمانہ میں سمت ۱۵۰۵ بکر میں لوکات
 چلا جس کا ذکر سوامی آتما رام جی اپنی کتاب جین متو آورن میں بجالا کشیش آدشک
 سوتر اس طرح لکھتے ہیں۔

سمت ۱۵۰۵ بکر میں احمد آباد گجرات میں ایک شخص لوکات نام شریطان ذات کا گہاری
 قلعہ گہارن ساگر نام جی کے آپس سے میں ہنسک کھنے کا کام کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس کے
 پاس سے ایک گرنقہ کے سمت حق ہون لکھ رہے تھے۔ جب وہ گرنقہ چڑ گیا۔ اور لوکا

اس میں بھول گئے۔ اور پھر کئی ہوا میر زبان سے جو ۱۷۷۲ء برس بعد راجہ سن بہتی اور
 آریہ بہت آچاریہ کے وقت میں بارہ سالہ قحط تھا اس میں بھول گئے اور کئی تیسرے
 قحط میں جو میر زبان سے ۱۷۷۲ء برس بعد جو سواہی کے وقت میں پڑا بھول گئے چھٹا
 بارہ سالہ قحط ہوا میر سواہی سے ۹۸۰ برس بعد بکرم سنٹ میں پڑا اس وقت اکتالیسویں
 ہات پر دیو آندھی گئی چھ ہاشرون برا جان تھے۔ انہوں نے شتر سنجے پہاڑ سے آکر بلہی
 میں چوما سہ کیا۔ ایک روز انہوں نے کسی مطلب کیواسٹے سونھہ کی ایک چھوٹی سی گرہ
 مشکلی بھتی ماہ اپنے کان پہنک لی تھی۔ تھوڑی دیر میں وہ اس کو بھول گئے۔ جب پرانی
 کہیں کرنے لگے تو وہ گرہ سنجے گر پڑی۔ اس وقوعہ سے انکو خیال ہوا کہ سوتر سنجے بعد دیگرے
 بھولے جا رہے ہیں۔ اور لوگوں کا حافظہ روز بروز کم ہوتا جاتا ہے اس لئے مناسب ہے
 کہ جو سوتراتجک یاد ہیں انکو تحریر میں لایا جائے۔ چنانچہ انہوں نے عجرات اور سورٹکے
 تمام سادھوؤں کو بلا کر سوتر لکھوائے۔ کچھ سادھو سنہ سے بولتے جاتے تھے کہ لکھتے جاتے
 تھے۔ ان سوتروں میں بعض دفعہ ایک ہی مضمون بار بار جاتا تھا مثلاً شہروں
 کی تعریف۔ ہانوں کا ذکر کسی سادھو کی دکشا کا ذکر وغیرہ وغیرہ۔ ایسے موقعوں پر ایک
 مضمون کو بار بار لکھنا انکو کلام اور فضول سمجھا گیا۔ چنانچہ ایک سوتر کا حال دوسرے میں دیا
 گیا۔ اس طرح صرف پندرہائیس سوتر جو اس وقت تک یاد رہ گئے تھے تحریر میں آئے
 بلہی بھول گئے سنجے جو سوتر لکھے وہ بلہی و اپنا کہلائے۔ جس وقت بلہی و اپنا تحریر
 میں آئے اسی وقت متھرا میں سکندل سواہی نے پورب دیس کے سادھوؤں کو اکٹھا
 کر کے متھرا و اپنا لکھی۔ پھر سکندل اپاریہ معہ اپنے سادھوؤں کے بلہی نگر میں آئے۔ اور
 وہاں سب نے جمع ہو کر ایک دوسری و اپنا کا مطالبہ کیا۔ اور ۵۴ سوتروں کو دوبارہ ناشرین
 پر لکھا اور ان کا نام بلہی متھرا و اپنا لکھا۔ جہاں جہاں یادداشت میں فریق تھا وہ فریق
 بھی دیو گرد تھا۔ اس طرح یہ ۵۴ سوتر ۳۴ سال کے عرصہ میں لکھے گئے۔ ان ۵۴ سوتر

چلایا۔ اس کا مفضل حل اترا دھین کی روتی اور وشیک وشیک سوتر میں لکھ رہے تھے
مہادیو سوامی سے ۶۰۹ برس بعد شری کرشن سوری ہوئے جن کے چیلے شوہوتی
نے گہمہرت چلایا۔ اس کا حال بدہوتی وشیک آوشیک وچہچہ بیکٹ میں اس
طرح لکھا ہے۔

رقتہ پیر پور میں ایک شخص شوہوتی نام رہتا تھا اسکی عورت اپنی ساس سے
لڑا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی کہ تمہارا بیکٹ کرات کو بارہ بچے گھر آتا ہے۔ مجھے اس وقت
تک جاننا پڑتا ہے۔ ایک روز ساس نے پیر سے کہا کہ تم سو جاؤ میں جاگتی رہوں گی جب
شوہوتی حسب معمول بارہ بچے گھر آیا تو دروازے پر کاڑھی۔ شوہوتی کی ماں نے
جواب دیا کہ جہاں دروازہ کھلا ہوا ہو وہاں چلے جاؤ۔ وہ ناراض ہو کر چلا گیا۔ اس وقت
سادھوں کے اُپا۔ رے کا دروازہ کھلا ہوا تھا وہاں گیا اور دکشا لگی۔ سادھوؤں نے
دکشا نہ دی مگر وہ خود سادھو بن گیا۔ بعد ازاں سادھوؤں نے اُسے اپنے میں شامل کر لیا
اور سادھوؤں سے چلے گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد سادھو پھر اُس شہر میں واپس آئے۔
دیکھا کہ شوہوتی کے پاس ایک رتن کبیل ہے جو اُس کو وہاں کے راجہ نے دیا تھا۔
وہ کبیل کو دیکھ کر کہنے لگا۔ کہ سادھو کو کبیل رکھنا مناسب نہیں ہے۔ آخر کچھ رد و قی
کے بعد انہوں نے اس کبیل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور جو ٹکڑے وغیرہ بنائے۔ ایک
دفعہ شوہوتی نے گردن پللی بربند رہنے والے سلوہوؤں کا ذکر شاستر میں پڑھ رہے
تھے۔ شوہوتی نے کہا کہ جب میں پللی پر گرہ (اسباب و نیاوی) سے مبرا ہوتے ہیں تو آپ نے
یہ اڈنبر کیوں رکھ جوتا ہے۔ جواب ملا کہ جن کپ شکل بننے کی وجہ سے دھارن نہیں
کیا جاسکتا جو سوامی کے مکش ماننے کے بعد جن کپ صرف نام کو رہ گیا ہے شوہوتی

یہ جو جن پللی کو کہتے ہیں جو سوامی کے مکش ماننے کے بعد جن کپ شکل بننے کی وجہ سے دھارن نہیں

ماجکی سبجائیں جو براہ میر تقی کا سنگت کا معنف نہیں ہے۔ بعد باہو سوامی کے
ہٹ پرستھول بعد آچاریہ راج چندر گپت کے وقت میں ہوئے جو ہا بیر سوامی سے ۲۵
سال بعد سورگ گئے۔ جب سوامی کے بعد جو چہ آچاریہ۔ پرشیا سوامی مشیہ سوامی۔

پشو بعد سوامی۔ سفینوت نیچے۔ بعد باہو۔ اور ستھول بعد ہوئے وہ سب جو وہ پرپ
کے عالم ہونے۔ ستھول بعد کے بعد پچھلے چار پورپ۔ بھریشیا۔ نالنج مشگن اور
سم چتر سنگھان جاتی رہی۔ ستھول بعد کے شاگرد آریہ جہاگر اور سومست سوری
ہوئے۔ سان دونوں کی الگ الگ پٹاوی ملی۔ آریہ جہاگر کے شاگرد جلی سپت سوری
اور اس کے سوانی سوری شاگرد ہوئے۔ سوانی کے بعد شیا چاریہ ہوئے جنہوں
نے پٹا سوتر بنایا۔ اور ہا بیر سوامی سے ۳۷ سال بعد فوت ہوئے۔ شیا چاریہ کے

شاگرد ادا سوامی ہوئے۔ جنہوں نے توارتھ سوتر تصنیف کیا۔ جو گہر اور سوتیا مبر دونوں
فرقوں میں مانا جاتا ہے۔ ان ادا سوامی کو گہر گندہ گندہ آچاریہ کا شاگرد بتلاتے ہیں۔ اور
کہتے ہیں کہ یہ سٹھ میں ہوئے ہیں۔ ادا سوامی کو تیا مبر سا جو شاتی نیچے جی کی ثانی
ہوئی پستک مانو دھرم سنگھ کے صفحہ ۹۵ پر شیا چاریہ کا شاگرد لکھا ہے۔ اور مین
تتوا ورسش معنف سوامی آتمارام جی کے صفحہ ۷۵ پر شیا چاریہ کو ادا سوامی کا

شاگرد بتلایا ہے۔ مگر ندری راج چندر گپت کا جیٹا ہندو ساراً اس کا اشوگ آوس کا کونال
آوس کا سن پر پتی ہوا جس کے راج میں مین دھرم کی بہت ترقی ہوئی۔ اس نے

۹۹۰۰۰ پڑائے مین مندروں کی مرمت کرائی اور ۲۶۰۰۰ نئے مندر تیار کرائے۔ اور
سوتے چاندی پتیل و پتھر کی۔ سوا کر پرتیا جوئی۔ مفصل مال پر شٹ پرب میں لکھا ہے
پھر گند چند مینی (سدھ سین دوا کر) راج کرم کے وقت میں ہوئے۔ پھر کرم سے ۷۸ برس

بعد غری گپت سوری چاریہ ہوئے۔ ان کا شاگرد رو۔ گپت
جوانے گرو سے لڑ کر الگ ہو گیا۔ اُس نے کنا کو اپنا شاگرد بنایا۔ کنا دے وٹھ پٹک

و غیرہ پنڈت گزرسے ہیں۔ بیٹھوں نے بہت سے گزرتوں کو بھاشا میں لکھا ہے۔ اور ہوا
 بھی بھاشا میں بنائی ہے۔ میں منتقی بھاشا کی پوجا نہیں پڑھتے۔ پھر تھرو پنڈتہ میں سے
 ٹوڈل جی کے پتر گمانی رام نے ۱۸۳۷ء میں گمان پنڈتہ نکالا۔ اور پتا کو ہشمان کرانے
 کا ترک کیا۔ پھر ۱۸۷۷ء میں سمیا پنڈتہ نکلا جو مورتی پوجا بالکل نہیں کرتے اور صرف شاستروں
 ہی کو ملتے ہیں۔ یہ لوگ عیسائی گڑھ۔ لہار گڑھ۔ ناگپور۔ بھیلوا۔ اور بسودا وغیرہ میں
 آباد ہیں۔ آجکل فرقہ و گمبر کے مشہور دودان پنڈت گوپال داس ہی بتایا۔ بائرج کیسیری
 نیاٹے و اجپتی اور پنڈت پنالال جی نیاٹے دوا کر وغیرہ ہیں۔

اب سویتا مہر فرقہ کا حال سنئے۔ سویتا مہر شاستروں میں لکھا ہے کہ مہا پر سوامی
 کے بعد گوتم سوامی کو کیول گیان ہوا۔ اور سدھرا سوامی آچار یہ مقرر ہوئے۔ سدھرا سوامی
 کے شاگرد جیہو سوامی ہوئے۔ جنہوں نے گیانہ انگ اور چودہ پورب اپنے گورو سے پڑھے
 اور آخر مہا پر سوامی سے ۶۴ برس بعد موکش گئے۔ جیہو سوامی کے موکش جانے پر (۱)
 من پہ یہ گیان (۲) ہم رو دی گیان (۳) پلاک لبہ جی (۴) ہارک شریہ (۵) چھپک شریہ
 (۶) آپ شرم شریہ (۷) جن کلپ مٹی سینے و گمبر رہنا (۸) پھارٹ ہی چارتہ (۹) سوکشم
 سنہراے چارتہ (۱۰) موکش حاصل کرنا۔ یہ دس باتیں بہت پیچیدہ تر سے و دلچ ہو گئی۔

جیہو سوامی کے بعد مشری پر جیہو سوامی پھر شینبو۔ پھر سو بھد۔ پھر شینبوٹ نچے
 اور پھر بھد راہو سوامی ہوئے۔ بھد راہو سوامی نے آوشک نرکیت۔ دوس ویکالک نرکیت
 سوچ چکی نرکیت۔ آچار یہ انگ نرکیت۔ سوکرز ناگ نرکیت۔ ماترا دھین نرکیت۔ رشی
 بجا کہت نرکیت۔ کلپ نرکیت۔ بیوچار نرکیت۔ دشا نرکیت۔ بیوہار۔ دشا تر سنگدھ۔ بھد راہو
 سنگتھا جو تشر گرنتھہ) آپ سرگ ہرستو تر تصنیف کئے۔ اور مہا پر سوامی سے ۱۷۰ برس
 بعد سوگ گئے۔ ان ہی بھد راہو سوامی کا حقیقی بھائی براہ میر تھا۔ جو پہلے عینی تھا مگر بعد
 ازاں اس نے جین مت چھوڑ دیا تھا۔ براہ میر کا اسی کی بنائی ہوئی ہے۔ بلکہ جینیت

ان کے باقی مارن سوامی۔ کوتا شاہ۔ کبیر صاحب۔ اور نانک صاحب ایک ہی وقت میں گدے ہیں۔ ان سب نے مورتی پوجن کی تردید کی۔

بعد ازاں جب بشارتوں میں دھرم کی کمی پائی گئی۔ اور وہ حدیث و آرام میں پٹھ گئے تو سمست ۱۶۸۳ء سال باہن۔ مطابق سمست ۱۸۱۸ء بکرم میں تیرہ ہفتی فرقہ نکلا۔ جس نے بشارتوں کو اور انکے چیلے پانڈوؤں کو گرو ماننا چھوڑ دیا۔ اس وقت سے بشارتوں کو والافرقہ میں ہفتی کے نام سے مشہور ہوا۔ کیونکہ وہ بیس طرح کے دھرم کر یا نمل کے پابند ہیں تیرہ ہفتیوں نے ان میں سے سات چھوڑ دیئے ہیں۔ اور اس لئے ان کا نام تیرہ ہفتی ہے۔

” نیز اس لئے کہ وہ تیرہ طرح کے چارتر کے پائے والے آچار دیوں کے مت پر چلنے لگے ہیں۔ دھرم کو نہیں سمجھ سوتیا مہر سادہ و شانتی شیک کی بنائی ہوئی ماڈر دھرم سنگت میں دیگر دیوں کے تیرہ ہفتہ کا آغاز ۱۶۲۷ء بکرم میں کیا ہے۔ اور سوتیا مہر دیوں کے تیرہ ہفتہ کا آغاز جس کا ذکر گئے آدھلکی میں ہوا اور ش میں ۱۸۱۸ء بکرم میں بیان کیا سات باتیں جو تیرہ ہفتیوں نے چھوڑ دی ہیں وہ یہ ہیں (۱) مورتی کا پوجنا امرت سے اشدان کرنا (۲) چندن کیسر مورتی کے چوٹوں پر گلگانا (۳) تازے پھول پر تباہ پڑھانا۔ تیرہ ہفتی اس کے بھائے پانوں کو کیسر دیں رنگ کر چھاتے ہیں اور ان کا کٹھپ نام رکھتے ہیں (۴) کافور یا گہی کا چرغ پرتا کے آگے رکھنا اور آرتی کرنا۔ تیرہ ہفتی اس کے بجائے کہو پے کو رنگ کر چھاتے ہیں (۵) نئی حدیث میں پکاراں و تازہ مٹھائی۔ برنی و فلائند وغیرہ کا چڑھانا۔ تیرہ ہفتی اس کے بجائے گو لے کی گریاں چھاتے ہیں (۶) پہل سبز۔ نارنگی وغیرہ چڑھانا۔ تیرہ ہفتی اس کے بجائے خلک پہل ادا و وغیرہ چھاتے ہیں (۷) چھتر پال وغیرہ کی پوجا علاوہ ان میں ہفتی گائے کے بالوں کے چھور کام میں لاتے ہیں۔ تیرہ ہفتی گرتے وغیرہ کے بناتے ہیں۔ میں ہفتی ہتھکڑیاں کے موہنہ پر و گروہ کی پوجا کرتے ہیں۔ اور برت کے لینے وقت اور غم کرتے وقت گرو کی بیچی یا لالا کو گرو کی تعظیم سمجھ کر منظرار کرتے ہیں شام کو منہ میں آرتی کرنا بھی اس ہفتیوں کا ہی رواج ہے۔ تیرہ ہفتی میں ٹوہل جی و سدا سکھ

کہا۔ تو اچار یہ سنے جواب دیا کہ اگر تم جین ہو جاؤ تو بھوجن کر بیٹھے۔ غرضیکہ اُس وقت انہوں نے ۷ آدمیوں کو بھیجی تیا۔ اور ایک مندر تعمیر کرایا۔ اُس وقت پتھر کی صورتی نہل سکی۔ لوہا اچار یہ نے لکڑی کی صورتی بنا کر پشٹا شاگردی۔ اس طرح کاشٹا سنگ کا آغاز ہوا۔ علاوہ ازیں ایک ماہر سنگہ بھی ہے جس کو رام سین نام ایک مٹنی نے کاشٹا سنگہ کے دو سو برس بعد متھرا میں چلایا۔ اس سنگہ میں سوا سے اس کے اور کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا کہ کاشٹا سنگہ والے اکشت سے پہلے ٹپشپ ہو جا کرتے ہیں اور ان کی پیچھی بٹھارک مور کی جگہ گاس کی پونجھ کی ہوتی ہے۔

اس طرح تیسری صدی بکری میں دگبر اور سوتیا مبرا کل یلیحدہ ہوئے اور دونوں نے اپنے اپنے شاستروں کی تصنیف شروع کی۔

فرقد و گبر کے جو مشہور اچار یہ ہوئے۔ اور جو شاسترا انہوں نے تصنیف کئے ان کا ذکر ہم اس کتاب کے تتمہ میں کریں گے۔ دگبر مٹنی فیروز شاہ تغلق کے وقت تک ہراہوں کا اقتدار میں ہوتے رہے۔ فیروز شاہ کے وقت میں (۱۲۵۱ء سے ۱۲۵۷ء تک) پر ہاجندہ بٹھارک دگبر مٹنی تھے۔ بادشاہ کے حکم سے انہوں نے کپڑے پہنے شروع کئے اور وقت سالباہن مطابق ۱۲۵۷ء میں شہر دہلی میں بٹھارک گدی قائم کی۔ اسی طرح اور مقامات پر بھی بٹھارکوں کی گدیاں مقرر ہوئیں۔ اُس وقت سے دگبر مٹنی ہونے تقریباً بند ہو گئے بٹھارکوں نے جنہیں میں مورتی پوجن کو بڑی ترقی دی۔ ادیاجن وغیرہ کرنے اور سونے چاندی کے برتن۔ عیتر۔ چنور وغیرہ مندروں میں پڑھانے کے متعلق بہت سے شاسترا لکھے۔ بعد ازاں بکرم کی سولہویں صدی کے شروع میں دگبر فرقد میں سے ایک تارن پتھہ نکلا۔ جس نے مورتی پوجن ترک کیا۔ تارن پتھہ کے بانی تارن سوامی سمیت ۵۰ بکرم میں پوجا نام ایک شہر میں جو دہلی کے علاقہ میں تھا اگر حاسا ہونا مہا پوار سیٹھ کے گھر پیدا ہوئے جب جوان ہوئے تو اپنے والدین کے ساتھ علاقہ سرودھ میں سیمر کھٹری نام ایک گاؤں

کو خیال ہوا کہ اب مہینوں کو اپنی اپنی سنگھ میں راگ ہو گیا ہے۔ اس لئے انہوں نے
 جمنی گہماؤں میں سے آئے تھے اُن کا نام نندی سنگھ جاشوک ٹاکا سے آئے
 تھے اُس کا دیو سنگھ۔ جو پنج ستوپوں سے آئے تھے اُن کا نام سین سنگھ۔ اور جو
 کھنڈ کیسر برکشوں کے نیچے سے آئے تھے اُن کا سنگھ سنگھ رکھا۔ اس طرح دیگر
 آمنائے میں چار سنگھ مقرر ہوئے۔ اور گن۔ گن۔ سوامی۔ او۔ ما۔ سوامی۔ دیونندی سوامی۔
 نندی سنگھ میں اور سنت بعدد۔ شو کوٹی۔ بہوت بل۔ اور ٹپ۔ ورت میں سنگھ میں
 شمار ہوئے۔ پھر ان سنگھوں میں بلات کل۔ پناٹ۔ ویٹی۔ کالور۔ وغیرہ کن اور سرسوتی
 پاربت۔ لپتک وغیرہ گہہ بنے۔ یہ گچھ اور گن صرف مہینوں کی ٹولیموں کے لحاظ سے ہوئے
 ان میں دیگر اور سویتا مہر عیامت بھید اختلاف رائے نہیں ہے۔ ان چار سنگھوں
 کے علاوہ ایک کاشٹا سنگھ بھی ہے جس کے چار کچھ۔ نندی تٹ۔ ماتہر۔ باگڑ اور لاڈی گڑ
 ہیں۔ مگر یہ کاشٹا سنگھ دیگر آمنائے کے نیتی سار گرنتھ ہیں۔ جینا بھاس مانا ہے۔
 جہاں کہا ہے کہ کاشٹا سنگھ سویتا مہر ڈاور۔ یاپ یہ اور پی پچک یہ پانچ جینا بھاس
 اصلی جین نہیں مگر جین میں سے نکلے ہوئے ہیں۔ اس کے آفاذ کا حال سری دیو سین
 سوری کے دشن سار میں اس طرح لکھا ہے کہ گما رسین نے جو جین سین آچار یہ کے گرو
 بھائی تھے ایک دفعہ بھر شٹ ہو کر مور کی بچی چھوڑ کر گائے کے بالوں کی بھی رکنی اختیار
 کر لی۔ اور تمام باگڑ دیس میں عورتوں کو منی دکشادینے کا اور چھو مکوں کو مہینوں کی طرح
 رہنے کا آپدیش دیا۔ اور چھٹے گن۔ گن۔ ہستھان کا اور پراشپت کا کچھ اور ہی طرح ذکر
 کیا۔ یہ کاشٹا سنگھ یکم کے مرنے کے ۵۳ سال پیچھے نندی تٹ شہر میں ہوا۔
 لیکن یجن کو شس میں کاشٹا سنگھ کا آفاذ کچھ اور ہی طرح لکھا ہے۔ اُس میں لکھا ہے
 کہ لوہا چار یہ ایک دفعہ جو جیاری سنگھ سے ملحد ہو گئے۔ اور اگر وہاں شہر میں
 وہاں کے اگر والوں کی ان میں بہت مشروعا تھی۔ انہوں نے ان کو بوجھ کر کرنے لئے

بڑی تکلیف دی۔ اس کے ہزار ہا مندر توڑ ڈالے اور ان کی بجائے شیوہ کے مندر بنوائے ایسا
 معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت بہت سے بودھ سلوہ جو چینوں کے فرقہ سوتیا میں شامل ہو گئے
 اور ان کا بہت کچھ اثر سوتیا میں فرقہ میں پڑا۔ اور بودھ مت کی بہت سی داستانیں ان کے
 سوتروں میں داخل ہو گئیں۔ بودھ مت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ بدھ دیو کی شادی ہوئی
 تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ایک چیلے گدافی کے کہ جو کہ تھوڑا سا بھید کہ کے اپنا مت چیلے کر لیا
 تھا۔ بدھ دیو نے چند تھپیرے کے گہرہ شوکر یاروہ لکھا یا تھا وہ شوکر یاروہ کے معنی بھٹی
 کے ہیں جو ایک بناط ہے اور برسات کے دنوں میں زمین سے نکلتی ہے اور جسکو بہت
 سے لوگ سانپ کی چھتری کہتے ہیں۔ چنانچہ اس ہی لفظ "شوکر یاروہ" کے معنی بعض شخص
 سورکا مانس کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بدھ دیو نے سورکا مانس لکھا یا تھا جس سے اسے
 ہچکچاہٹ ہو گئی تھی۔ اس کے ایک چیلے دیووت نے جو اپنا فرقہ چیلے کر لیا تھا وہ ستھا ور کہلاتا
 تھا۔ اور بودھ دیو والے فونے کا نام ہما سنگھ تھا۔ اس ہی قسم کی باتیں ہما بیر سوامی کے
 متعلق سوتیا میں سوتروں میں لکھی ہیں۔ جیسے کہ ان کے دامو جالی نے اپنا چیلے بدھ مت چلایا
 تھا۔ گو شاکر گوالے نے ان کے ساتھ انکی نندائی تھی۔ ہما بیر سوامی کو روگ ہوا تھا انہوں
 نے گوکر یاروہ لکھا یا۔ جس کا ترجمہ بعض مانس اور بعض چٹھا پاک کرتے ہیں۔ لیکن
 مؤخر الذکر درست ہے۔ سوتیا میں رہنے آپ کو ستھا ور کہلی کہتے ہیں۔ ایسی ہی باتوں
 سے پورہ پن مونی ہما بیر سوامی اور گوتم بدھ کو ایک شخص قرار دیتے ہیں۔

جب سوتیا میں فرقہ چیلے ہوا۔ تب دیگر فرقہ مول سنگھ کے نام سے مشہور ہوا اور
 پھر اس کے چار حصہ بندی۔ سنگھ۔ دیو۔ اور سین ہوئے۔ اس کا ذکر ثرث اوتار کتھا
 نیٹی سارا ورنندی سنگھ کی چٹا ولی میں اس طرح لکھا ہے کہ جب اریہ لی اچار یہ نے
 ایک ہنسی کر من کے وقت مینیوں سے پوچھا کہ سب بتی آگئے۔ تب انہوں نے جواب دیا
 کہ ہاں جہاں ہم سب اپنی اپنی سنگھ سمیت آگئے ہیں۔ ان کا یہ جواب سنگھ راہبلی

”کاشکا“ بھی ان ہی کی بنائی ہوئی ہے۔ کاشکا کا مصنف جعفر سوہمی لکھا ہے اور غالباً یہ ان ہی کا نام ہے۔ دیونندی آہلریہ۔ پورج پاو۔ چندر گوی۔ اور چندر تبتیمی کے نام سے بھی مشہور ہیں۔

پنچپ وخت اور بصوت ملی نے کرم پراسمہرتی کے کند کھنڈ شاستر کی تصنیف کی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سری کند گنڈ سوہمی۔ او ما سوہمی۔ سمت بہدر طوکوتی۔ دیونندی پنچپ وخت۔ اور بصوت ملی سب پھر گزرے ہیں۔ اور یہ ۱۸۴۷ اور سن ۲۱ بزم کے درمیان ہوئے ہیں۔ انیس کے زمانہ میں بت ملی آچاریہ ہوئے ہیں جن کے وقت میں سن ۱۸۳۷ سالیا ہن یا سن ۲۱ بزم میں اردو پھالک سوتیا مہر کہلائے گئے۔ اُس کا ذکر اس طرح ہے کہ اُس وقت اہتین میں چندر کرتی راج تھا۔ اُسکی لڑکی چندر لیکہا نے۔ اردو پھالک سادھوؤں سے شاستر شے حاشا۔ وہ لڑکی سورٹھ دیس کی راہ نبھی رنگر نو اسی لوک پال سے بیاہی گئی تھی۔ ایک روز چندر لیکہا کے کہنے پر اُس کے غاوند نے چند لیکہا کے گردوں کو بلایا۔ جب وہ آئے تو لوک پال نے دیکھ کر کہا کہ یہ کونسا مت نکلا ہے تنگے ہو کر کچرے رکھتے ہوئے تو کوئی سادھو دیکھے نہیں۔ اخیر رانی کے بھرانے سے انہوں نے سفید کپڑے پہنے اور سوتیا مہر کہلائے۔ اُس وقت جن چندر آچاریہ نے کیوبیلن کے کولا ہار۔ استری کے موکش۔ جاہیر سوہمی کے گریہ کا بجنی کے بطن سے پھرتی کے بطن میں بدلا جانے لایا۔ اُس وقت سے سوتیا مہر فرق بالکل طعندہ ہو گیا۔ اور ان کے اچاریوں نے اپنے شاستر علیحدہ تصنیف کرنے شروع کئے جو سوتروں کے نام سے مشہور ہیں۔

شکر سوہمی بھی جنہوں نے نوہ مذہب کا کھنڈن کیا اور شیبہت چلایا۔ اُس ہی زمانے میں گزرے ہیں۔ خاندان موریا میں جو بودھ مت کا بڑا حامی تھا اُس وقت زوال آچکا تھا۔ شکر سوہمی ویدک پنسا کو جائز قرار دیتا تھا۔ اِس ہی لئے وہ بودھوں کا جو دیکر گیوں کے برخلاف تھے سخت دشمن تھا۔ اُس نے اپنے زمانے کے راجاؤں کی مدد سے بودھوں کو

پتھر کی جی ہوئی سرسوتی کی صورت سے کہلا دیا تھا کہ دگر بہت سچا ہے۔
 اوما سوامی نے تنوارتھ سوتر تصنیف کیا۔ جو عین مت کے ہر دو فرقوں و گمبھیر
 و سوتیا مہر میں اپنا جانا ہے۔ اور عین مت کا وید و قرآن ہے۔ یہ اوما سوامی و اچک
 شرو منی۔ ناگرو اچک اور اوما سوامی کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ کیونکہ اوما ان کی
 اپنا کا نام تھا۔ اور سواتی تھا کا نام تھا۔ اوما سوامی کند کند سوہی کے شاگرد تھے جو
 سمیت سالباہن یا سمیتا بکرم میں ہوئے۔

سوامی سمیت بھدر سے سینہ ستوتر۔ تنوارتھ۔ سوتر کا گندہ سستی مہا بھاشا
 جس کے منگلا چرن کا کام دیو گم ستوتر۔ یا آپت میا نا ہے جن سنگ آنگار۔ رتن کنڈ
 شراد کا چار بکیتی نوشاشن۔ نیچے و ہول ٹیکا۔ تنوارتھ شاشن تصنیف کئے۔ بنارس کے
 راجہ شو کوئی کو جو شو بھکت تھا۔ عین بنایا۔ یہ سمیت ۱۲۵ سالباہن یا سمیتا بکرم میں ہوا۔
 شو کوئی منی نے بھگوتی آراء و حنا پر کرت میں لکھی۔

دیواندھی اچاریہ نے جینندریا کر ن پنج اوصیائے تنوارتھ سوتر کی ٹیکا
 شرادھ سدھی۔ سادھی سنگ و فیرو تصنیف کیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پانچ سوتر کی مونی

چند شاکنین مونی بھی جس کا شاکن میں دیا کرن مشہور ہے اور جپانی سے پہلے کاسے ایک عین آچاریہ بنے
 جس کا شاکنیک وقت کو معلوم نہیں مگر وہ چند گہٹ کے زانے سے پہلے ہوئے ہیں۔ شاکن میں کا نام گوہر
 اور شکل بھرہ دی کی پتی شاکنہ اور کیلن نہ کوئی میں ہی ہوا تاہم وہ کیوہ ویا چ شاکنین ویا کرن اپدوہر گنڈا
 وادھت۔ پانچ دیا کرن میں شاکنی لکھا ذکر ہے۔ اوستاکنین نے اپنے منگلا چرن میں دیا جان یا اہا ہیر سہی
 کو منکا کا رکھی ہے۔ پانچ نند وروہن کے اخیر دنوں میں یعنی سنہ عیسوی سے تقریباً ۳۲۰ سال پیشتر
 ہوا جو دیگر پختہ مقامات مشرق کے ہلی۔ جیرو وال۔ ایم۔ لے۔ ہر مشرق میں لا معلوم ہے۔ آریہ پتر کا ۶ مونی منگلا چرن
 اہا ہیر دھاکوش کے ہاتھ لکھی ہیں سوتیا مہر کی چم کے ہیں بعض کا خیال ہے نہ ہو دھتے۔

آچار یہ پہلے پہلے آچار پہلے انگ کے عالم ۳۸ سال کے اندھ ہوئے۔ اس طرح مہا پر سوامی سے ۶۸۳ برس بعد تک یعنی ۲۱۳ بکریم یا ۸۱۵ء تک عین مدت کا آپدیش سینہ سینہ چلا آیا۔ اور کوئی شاستر نہیں لکھا گیا۔

لوا اچار یہ کے بعد کوئی مٹی ایسا نہیں ہوا جس کو دوا دشا نگ بانی کا ایک انگ بھی پورا یاد ہو۔ اُس زمانہ کے مُنفیوں نے ذہانت اور حافظہ میں روز بروز کمی ہوتے چوتے دیکھ کر یہ مناسب سمجھا کہ جو کچھ اب یاد ہے اُس کو قلمبند کیا جاوے۔ چنانچہ شری گنند گنند سوامی نے پانچ سو سال سے سدا کر یا سدا۔ جتنی سدا۔ تنو سدا۔ بھاو سدا۔ نیم سدا۔ اشٹ پاٹر۔ آمار نا پاٹر۔ لب ہی پاٹر۔ بند پاٹر۔ نیا سدا پاٹر۔ چین پاٹر۔ در ہیہ پاٹر۔ کر م پاٹر۔ ود یا پاٹر۔ اگھاٹ پاٹر۔ سدھانت پاٹر۔ چرن پاٹر۔ سمو س پاٹر۔ نے پاٹر۔ پر کر تھی پاٹر۔ وستو پاٹر۔ سوتو پاٹر۔ بڈھی پاٹر۔ اچا پاٹر۔ جیو پاٹر۔ چا پاٹر۔ ستھان پاٹر۔ پمان پاٹر۔ آلاپ پاٹر۔ چل پاٹر۔ نو کر م پاٹر۔ کمٹ در سن پاٹر۔ ستھان پاٹر۔ سالمی پاٹر۔ وغیرہ چوراسی پاٹر۔ اور پنج استی کائے۔ اور دوا دشا نو پر کی شاستر تصنیف کئے۔ شری گنند گنند سوامی و گنند متائے کے پہلے مٹی ہیں۔ جنہوں نے شاستر تصنیف کئے۔ ہندی سنگھ کی پٹاؤلی میں اُن کا نام پدم بندی۔ ایلا آچار یہ گروہ پیچی اور بکر گروہ بھی لکھا ہے۔ مگر شرمن ہیل گول کے چالیسویں کتبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گروہ پیچی اور اسوامی کا نام تھا۔ اور ایسا ہی کہیں کہیں سے یہ پتہ بھی لگتا ہے کہ بکر گروہ اور ایلا آچار یہ بھی۔ اور آچار یہ تھے۔ ہندی سنگھ کی پٹاؤلی کے مطابق سری گنند گنند سوامی پوہ بدی ۸۹۹ء تک سالیبا بن مطابق ۱۵۱۵ بکریم میں پٹ پر بیٹھے۔ اُس وقت انکی عمر ۳۳ سال کی تھی۔ انہوں نے پچاسی سال کی عمر میں ۱۵۱۵ بکریم میں وفات پائی۔ مگر بعض لوگوں کی رائے میں یہ ۱۵۱۵ کی بجائے ۱۴۹۹ سال باہن میں پٹ پر بیٹھے۔ کہتے ہیں کہ گنند گنند سوامی بکریم کی بجائے ۱۴۹۹ سال باہن میں پٹ پر بیٹھے۔

منشی کے وہاں رہنے لگے۔

جب بعد راجہ سوامی کا دیہانت ہوا چند گہت اُنکے چرنوں کے نشان بنا کر
 اُنکی سیوا کرنے لگا جس جگہ گھاؤ غار کوہ میں بعد راجہ سوامی اور چند گہت کے چرن
 بنے ہوئے ہیں وہ سروں گول کے نام سے مشہور ہے۔ اور اُس کو اب چند گہری بھی
 کہتے ہیں۔ آجین میں سخت تھاڑا۔ یہاں تک کہ لوگ اپنے بچوں کو مار کر کھانے
 لگے۔ شراؤ کوں نے مٹیوں کو جو اتک جیشہ جنگلوں میں رہتے تھے باغرض خلافت
 جان شہر میں رہنے کے لئے مجبور کیا۔ وہ کمبل اور ٹھکرا اور پاتروں کو ہاتھ میں لیکر رات
 کے وقت آہار لے جانے لگے اور دن میں کھانے لگے۔ قحط کے ہو چکنے بعد بٹا کھا چا
 کر ہالک سے آجین واپس آئے۔ اور راتل استہول آ چاریہ اور استہول بعد رس
 لے۔ اُس وقت استہول آ چاریہ نے پھر قدیم طریق و گہر پر آ جانے کے لئے اُپیش دیا
 مگر راتل اور استہول بعد نے نہ مانا۔ اور اپنا نیا طرز اختیار کر کھا۔ چنانچہ جب سے وہ انہیں
 پھالک کہلانے لگے۔ اُس وقت تک جین مت میں کوئی فرقہ نہ تھا۔ یہ مذہب آرزیت
 جین۔ انیکانت وغیرہ ناموں سے مشہور تھا۔ اور اُس کے سب رشی بالکل اور نادر و جہنہ
 رہتے تھے اور اِس ہی واسطے و گہر کہلاتے تھے۔ بعد راجہ سوامی کا جو آخری شہرت
 کیوں تمام شاستروں کے عالم تھے سو رگہاس ہو چکا تھا۔ لہذا اب و گہر فتنے کا گرو
 بٹا کہ چاریہ ہوا اور اروہ پھالک کا استہول بھاڑ +

بٹا کھا چاریہ کے بعد و گہر فرقہ میں پر و شٹلا چاریہ۔ جھتیرہ۔ سہ سین۔ ناگ سین
 سیدھا رتہ۔ دھرت کھین بچے۔ بدھمان۔ گنگ دیو۔ دھرم سین۔ گیارہ منی گیاہ انگ
 اور دس پوپک جاننے والے ہر ۱۸ برس کے اندر ہوئے۔ پھر بھنچر جے پال۔ پانڈیہ۔
 رہرت سین۔ گنس آ چاریہ۔ پانچ آ چاریہ صرف گیاہ انگ کے ماہر ۲۲ سال کے
 عرصہ میں ہوئے۔ بعد ازاں سو بھدر۔ میو بھدر۔ بھدر با جوتانی۔ مہایش اور کولہ

بعد ازاں دشمنوں کی منتر-آپ بچت-گورودھن-اور بھدر باہو پانچ
سُرت کیوں ایک سو سال کے عرصہ میں ہوئے۔ یہ سب دوا دشا نگ بانی کو اپنی
یا دوا دشت میں رکھتے رہے اور دوسروں کو زبانی آپدیش دیتے رہے۔ پہلے زمانہ
کی مثل دو یا کٹھ اور پھیہ گنٹھ ایک مشہور ہے۔

بھدر باہو چتر راج ولی تھا اور ملن بیل گل دھتھہ ایک کے کہیں معلوم ہوتا ہے کہ ایک دفعہ بھدر باہو
سوامی مع اپنے سنگ کے اونتی دھمین، نگری میں لگے ہوئے ان اچھہ گنٹھ راج کرتا تھا۔
چند گنٹھ یعنی تھا۔ چند گنٹھ کو سولہ گنٹھ (خواب) آئے۔ وہ انکی تعمیر ہو چنے
بھدر باہو سوامی کے پاس آیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس ملک میں بارہ سال کا تخت
قطر ہے گا۔ یہ سنگ وہ اپنے بیٹے بیہہ سین دند کمار کو سلطنت سپرد کر مٹی ہو گیا
جب قطر کا وقت نزدیک آیا تو بھدر باہو سوامی نے اپنے سنگ کو بلا کر کہا کہ
یہاں قطر پڑے گا۔ کرناٹک چلو۔ تب چن داس۔ ماوہووت۔ بندہووت وغیرہ
سیٹھوں نے عرض کی کہ ہمارا راج ہمارے یہاں بہت سا اناج پڑا ہے آپ نہ جائیں
مگر بھدر باہو سوامی نے نہ مانا۔ اور وہ مع اپنے بارہ ہزار چلیوں کے کرناٹک کی طرف
روانہ ہوئے۔ مگر رائل سٹہول چاریہ۔ اور سٹہول بھدر وغیرہ شراد کوں کے کہنے سے وہاں
ہی رہ گئے۔ بھدر باہو سوامی جب موجود ملک میسور کے شمال مغربی ضلع میں کٹ و پڑ
پہاڑ کے نزدیک پہنچے تو انکو معلوم ہوا کہ اُن کے مرنے کا وقت نزدیک آ گیا ہے۔ اُس
وقت انہوں نے بٹا کھا چاریہ کو جو دس پورب کو جاننے والے تھے اپنے پٹ پر بٹھا کر
مہ تمام سنگ کے چول منڈل (شمالی کرناٹک) دیس کو بھیج دیا۔ اور خود مع چند گنٹھ

چند گنٹھ نے سن ۱۸۵۱ سے ۱۸۵۲ سال بٹیر گنٹھ منج کیا اور ۱۸۵۱ء میں بٹیر فوت ہوا۔ اس کے
نے میرا فریکٹ "چند گنٹھ ہیں" پڑھیں۔

دھرم کی یہ اہمیت ہے۔ دھرم اور دھرم دی کی محبت سے کئی ایک لوگوں کے دل بے رحمی کے کاموں سے دھکنے لگے اور انہوں نے نہ صلت وقت بھی کر صاف لکھ دیا کہ جس ویس میں ہنسنا ہے وہ ہم کو تسلیم نہیں ہے۔ جو دیوتا جیسا سے خوش ہوتا ہے اس کی ہجو ضرورت نہیں۔ جن شاستروں میں ہنسنا کا ذکر ہے وہ ہم سے دور رہیں۔ رحم اور دھرم دی کی محبت سے جہن دھرم پیدا ہوا ہے۔ اس ہی نے اسکو قائم رکھا ہے۔ اور اس ہی سے ہمیشہ جیتا جاگتا رہے گا۔ اس دیلا دھرم کی چھاپ جب برہمن دھرم پر پڑی۔ اور ہندوؤں کو دھرم کے پانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تب انہوں نے ہکت میں بیٹھی یا آٹے کا جانور بنا کر ڈالنا شروع کیا۔ اس طرح مہا بھیر سوامی کا آپدیش کیا ہوا مذہب سب کو ماننا پڑا۔ اور برہمن دھرم اور برہمن دھرم میں دیا دھرم، دھرم کا مول دہی، قرار دینے لگے۔

شری مہا بھیر سوامی کا نودان پاوا پوری میں ہوا۔ یہ جگہ پہاڑ سے میل ہے اور اگلے نزدیک ہی راج گری کے کنڈرات موجود ہیں۔ کھانک بدی اماوشس کو صبح کی وقت مہا بھیر سوامی کو موکش حاصل ہوئی۔ دیوالی کا تیوہارا انکی یادگار ہے۔ مہا بھیر سوامی سمیت بکرم سے ۷۰ سال سالباہن سے ۶۵ سال اور سن عیسوی سے ۵۲ سال پیشتر گئے۔ شری مہا بھیر سوامی کے زمانہ میں اکش پادگوتم نے نئے رتن تصنیف کیا۔ دیگر فرقہ کے شاستروں کے بموجب مہا بھیر سوامی کے موکش ماننے کے بعد گوتم سوامی۔ شہدہم اچار۔ اور جیہو سوامی تین کیولی ۶۲ سال کے عرصہ میں ہوئے۔ اور

پند۔ جب مہا بھیر سوامی گئے۔ چوتنے کال کے ۳ برس ۶ مہینہ باقی رہ گئے تھے۔

یہ اکش پادگوتم مصنف نہاد رشن۔ انہی نے گوتم تھارو سوامی کا گن دہرا اور ساکتی منی گوتم پدہ علیحدہ

علحدہ شخص ہونے میں سب ایک ہی زمانہ میں گذرے ہیں۔

جوراج گڑھی کے نزدیک پہاڑ پر ہے۔ جاویر سوامی کا سمو شرن اکثر آتا تھا۔ اور شرنیک صاحب مع اپنی رعیت کے آپدیش سننے آیا کرتا تھا۔ جاویر سوامی کے آپدیش سے یکت میں حیوانات کا ڈالنا بند ہوا۔ لگہ چوٹاؤں پر بچے کے سر کی بجائے ناریل۔ اور انش کی بجائے طوا پڑ جانے لگے۔ وادم مارگ کو زوال آیا۔ دوتیا میں شکہ و شانتی پھیلی۔ ہندوؤں میں مانس اور شراب کا جو کچھ ترک نظر آتا ہے یہ جاویر سوامی کے ہی آپدیش کا اثر ہے۔ ویدنٹروں کے کچھ کچھ سننے کر کے جو بجل دکھلایا جاتا ہے کہ وید میں جیو ہنسا کا آپدیش نہیں ہے۔ یہ ان ہی کی تیس سال کی کوشش کا پھل ہے۔

مشروال گنگا دھرتی لک اپنے لکچریس جو انہوں نے بمقام بڑودہ بتایا، ۳ نومبر ۱۹۰۷ء بموقعہ جین سوتیا مہارکانفرنس عام دیا تھا۔ فراتے ہیں "جیسا کہ شومان مہاراج گانیکہ ار نے پہلے دن کانفرنس میں فرمایا تھا کہ "اہنسا پر مودھرمہ کے عالمگیر مسئلہ نے برہمن دھرم پر قابلِ فید چھاپ ماری ہے" وہ چھاپ یہی ہے کہ یکت کے واسطے جو پشو ہنسا ہوتے تھے وہ جین دھرم کے آپدیش کی بدولت آجکل نہیں ہوتی ہے۔ پہلے زمانہ میں یکت کے واسطے بے شمار جانور بچ کئے جاتے تھے اس کا ثبوت میگھے دوت وغیرہ بہت سی کتابوں سے ملتا ہے۔ رتی ویلونام راجے جو یکت کیا تھا اس میں اسقدر جانور مارے گئے تھے کہ ندی کا پانی خون سے شریخ ہو گیا تھا۔ اسی وقت سے اس ندی کا نام چرم دتی دھنیل مشہور ہے۔ اس وقت لوگ سمجھتے تھے کہ حیوانات کو یکت میں ہوم کرنے سے سوگ ملتا ہے۔ لیکن اس گھمبھاپ دگنا دھرم کا برہمن دھرم سے رخصت کر کے لاکڑاب جین دھرم کا ہی حلقہ ہے۔ برہمن دھرم اور جین دھرم میں بنارنسا و ہنسا ستمی وہ اب دور ہو گئی ہے۔ برہمن اور ہندو دھرم میں مانس کھانا اور شراب پینا بند ہو گیا۔ پانین

نام پچھلے صفحہ پر بیان کئے گئے ہیں۔ گوتم کے ساتھ گئے۔ مہابیر سوامی نے دیکھتے ہی کہا۔ اسے اندر بھرتی گوتم تو آیا۔ گوتم نے سوچا کہ مہابیر سوامی نے میرا نام کیسے جانا۔ مگر اُس نے خیال کیا کہ چونکہ میں ایک مشہور پٹنت ہوں۔ اس لئے جانا ہوگا۔ سو گویہ جب جانوں جب دل کا شک دور کریں۔ اُس وقت مہابیر سوامی نے کہا۔ کہ اسے گوتم ہمارے دل میں یہ شک ہے کہ روح جسم سے کوئی علیحدہ شے ہے یا نہیں؟ دید میں اس کے متعلق مخالف نظریات ہیں۔ کسی میں کچھ اور کسی میں کچھ لکھا ہے۔ دراصل روح ایک علیحدہ جادو دانی شے ہے۔ خاک۔ باد۔ آب۔ آتش۔ سے ملکر پیدا نہیں ہوتی ہے۔ اگر اُس سے ملکر پیدا ہوتی ہوتی تو ایک سبھی اور دوسرا وہی نہ ہوتا۔ سب یکساں ہوتے۔ روح کا تعلق جسم سے کرم کی وجہ سے ہے۔ اور اس ہی لئے اُس سے ایسا غلطو ظہور ہا ہے جیسے ہانی دودھ سے ملکر ہو جاتا ہے۔ جب کرم سے رہائی ہو جاتی ہے۔ تب روح جسم سے علیحدہ ہو کر نجات ابدی حاصل کرتی ہے۔ غرضیکہ جب مہابیر سوامی نے گوتم کی اس طرح تسلی کر دی تب وہ معذرتاً ہاتھوشاگردوں کے اُنکا چلیا ہو گیا۔ اسی طرح باقی پٹنتوں کا بھی شک دور کیا۔

غرضیکہ اس طرح ایک دن میں مہابیر سوامی کے گیارہ بچے پنایت اور اُنکے ۳۰۰ شاگرد چیلے ہوئے۔ بعد ازاں بہت سے راجا اور عام لوگ اُن کی شاگردی میں آئے۔ سادو ہو۔ سادو ہوتی۔ شراوک۔ شراوکا۔ چار سنگہ کے نام سے مشہور ہوئے۔

مہابیر سوامی نے تیس سال تک مکہ۔ بہار۔ شراوتی۔ ویشائی۔ راج گری کو شانہی۔ پراگ۔ چمپا پوری وغیرہ میں بہار (دودھ) کیا۔ راجہ شرنیک دیمب سارا دانے راج گرتی اُن کا بڑا بھاری معتقد تھا۔ اُس کی رانی چیتا بادو دیتی تھی۔ وہ بلا طبع

بچہ طبع گری۔ آج کل راج گری پہاڑ کہلاتا ہے۔ جو چین سے ۱۰ میل جنوب مشرق کی طرف واقع ہے۔

میرے گروہا بیرسوامی جی نے ملن و سالن کر رکھا ہے۔ اس لئے آپ کو تکلیف
دی ہے۔ وہ شلوک یہ ہے۔

त्रैकाक्षं द्रव्यं बटकं सकल गतिगणा ससदा धेनवै
विश्वं पंचास्त्रिका याज्ञत स निति निधु स हतत्वा निधर्मा
सिद्धिमात्रं स्वतयं विधिं न निन कलं जीव बट का यो ग्या
ह ताव्यः स्रष्टा तिमि नव च नर तो मुक्ति प्राप्ती स भव्यः
جس وقت گوتم نے یہ شلوک سنا وہ سمجھ نہ سکا کہ تین کال۔ چھ دیر۔ پانچ استی کائے
تمام گیشان۔ نو پانچ۔ پانچ بڑے۔ پانچ سمی۔ سات تنوہ ہرم۔ سدھاون کا مارگ
اون کا سر دھ۔ کرم کا بھل جیون کی چھ لیشیا سے کیا فراد ہے۔ چنانچہ وہ سدھ اپنے
پانچ سو چلیوں۔ اور او ایو بھوتی و اننی بھوتی وغیرہ بھائوں کے بحث کرنے کی غرض
سے ہا بیرسوامی کے پاس گیا۔ مگر اُنکے جال کو دیکھ کر اُس کا غور کا فور ہو گیا۔
اور وہ فوراً اُنکے چرنوں پر گر پڑا۔ اور مین ست کا اُپدیش لیا۔ اُس کے بھائی اور چلیے
بھی ہا بیرسوامی کے سنگھ میں داخل ہوئے۔ سو تیا مبر سوتروں میں یہ حال زیادہ
تشریح کے ساتھ بیان ہے۔

اُن میں لکھا ہے کہ جس وقت ہا بیرسوامی کو کیوں گیان ہوا اُس وقت
تھہ پایا نگری میں سول نام برہمن پت کر رہا تھا۔ اُس نے پت کے واسطے بڑے
بڑے وودان برہمن گوتم وغیرہ بلائے تھے۔ اُس پت بھوی کے قریب مہاسین بن
میں ہا بیرسوامی کا سمو سران آیا۔ لوگوں نے کہا کہ آج سروگیہ آئے ہیں۔ جن کے
اُپدیش غننے سے انسان کے سب شک و شبہ دور ہو جاتے ہیں۔ گوتم سروگیہ کا
لفظ نہ کر تھا ہوا اور کہنے لگا کہ ہائے سوائے اور سروگیہ کون ہے؟ یہ کہہ کر وہ بحث
کرنے کے ارادے سے ہا بیرسوامی کے پاس گیا۔ دس بڑے بڑے پنڈت بھی چلے

کھڑا ششان میں پڑا ہوا تھا۔ اس کو دھڑک رہی لیا گیا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ گوتم بدھ نے پہلے جین و کشالی ہوگی۔ مگر جب سختی برداشت نہ ہوئی تو اس کو چھوڑ اپنا نیا مذہب جاری کیا۔ جین مذہب کی طرح اس نے بھی چار سنگہ مقرر کئے۔ اور بدھ اور جین کہلایا۔ بہت سی باتیں جین مت کی اپنے مت میں قائم رکھیں۔ مثل جین مت کے رات کا کھانا منع کیا ہے۔ پانی چھان کر پینے کی ہدایت کی وغیرہ وغیرہ۔ گوتم بدھ نے پراچکار اور رسی کی زندگی بسر کرنے پر لڑوایا۔ اور بعد کاھر نے اور جیم کو خواہ مخواہ تکلیف دینے میں کچھ فائدہ نہیں سمجھا۔ یہی وجہ ہوئی کہ بدھ دھرم بخورے ہی عرصہ میں تمام ہندوستان اور ایشیا میں پھیل گیا۔ اور اب تک دنیا کے ایک تہائی حصہ میں پھیلا ہوا ہے۔

مہادیو رسواہی نے تین سال کی عمر تک سلطنت کی۔ مگر جب دیگر شاستروں کے ملکی شادی نہیں ہوئی۔ مگر سوتیا مہر شاستروں میں لکھا ہے کہ انکا بیادہ لیگو دھاکے ساتھ ہوا۔ جو ستر ہیر نام وزیر کی لڑکی تھی۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مہادیو رسواہی کے ایک لڑکی انوکھا پایہ یہ ورشد پیدا ہوئی تھی۔ جس کی شادی جنائی کے ساتھ ہوئی۔ اور اس سے ایک لڑکی شیشاوتی یا شیووتی ہوئی۔ مہادیو رسواہی نے قیس سال کی عمر میں سلطنت چھوڑی۔ بارہ سال تپشیا کی۔ بیابیل کی ٹھہریں اکھو کیول گیان ہوا۔ اندر بھوتی معروہ گوتم گنی بھوتی دایو بھوتی کہیں۔ معروہ۔ سدھرم۔ پنڈت۔ پتر۔ ماتریہ۔ ماتریہ۔ آن وصول۔ پرجاسک۔ یہ گیارہ شخص انکے گمن و ہر یا شاگرد رشید ہوئے۔ دیگر شاستر مہادیو پتر میں انکے جین دھرم اختیار کرنے کا مال اس طرح لکھا ہے کہ گوتم اندر بھوتی ایک برہمن و سوتی کا لڑکا پڑا بھاری و دو ان پنڈت تھا جب مہادیو رسواہی کو کیول گیان ہوا۔ تو اندر برہمن کا بھیس دھڑک کر اس کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ آپ جسے جووان ہیں مجھے ایک ایشوک کے بیٹے اور مطلب بتلا دیجئے۔

کی ہر چند شاہنہیں ہیں جو دونوں مذاہب میں پانی طاقی ہیں مثلاً دونوں میں ایٹھ گورکھ پو
 کرتا نہیں مانا ہے۔ دونوں مت ویدوں کے خلاف ہیں۔ دونوں نے یاد میں جو
 پشوبدھ ہوتا ہے اُس کے برخلاف اوپر پیش دیا ہے۔ ہاویراور گوتم بدھ ایک ہی وقت
 میں ہوئے ہیں۔ اور ایک شخص گوتم نامی اُن کا گندھرد بڑا چیلان ہوا ہے۔ ان دونوں
 مذہبوں کی بہت سی باتیں ملتی ہیں۔ مگر ان مورخوں نے اُن باتوں کا خیال نہیں کیا جو
 ایک دوسرے کے برخلاف ہیں مثلاً ہاویر سوامی کا جنم گت مل پور میں۔ اور بدھ کا
 کھل کستو میں ہوا ہے۔ ہاویر سوامی کا زندان پادا پوری میں اور بدھ کا کوشی نگر میں
 ہوا ہے۔ جین مت ایشکانت مت ہے۔ بدھ مذہب ہر شے کو چمن بھنگر دہر لکھ نالاش ہونے
 والی، ماننا ہے۔ جین مذہب میں مانس کھانے کی سراسر مخالفت ہے۔ بدھ مذہب واد
 مرے ہوئے ہا نور کے کھانے میں ہرج نہیں سمجھتے۔ ہندو دھرم کا مشہور پنڈت مسٹر
 بال گنگا دھرتاک اپنے لکھ مورخہ ۳۰ نمبر برٹش آئر میں فرماتے ہیں۔ کہ کئی لہٹکوں سے
 ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گوتم بدھ ہاویر سوامی کا چیلان تھا۔ بدھ دیوی کی سوانح عمری سے یہ بھی پایا
 جاتا ہے کہ پہلے بدھ نے بہت سخت تپش دیا کی۔ اور کتنے دن بغیر کھانے پینے کے گزار دیے
 موسم سرما کی سخت سردی تھگے بدن برداشت کی۔ چھ سال تک جین پتھوں۔ چھروں اور کھیل
 وغیرہ کے کائنات سے بخل کے ہا نور بھی چلا آئے تھے۔ نازک بدن کار نے اُنکی کچھ پروا
 نہ کی۔ چھ برس کے عرصہ میں پانچ مارے زانوؤں کو ایک دن کے لئے بھی نہ پہارا اور
 نہ کبھی آس چھو کر کھڑے ہوئے۔ اس غیر طبعی سادہ من سے اُن کا خوبصورت بدن
 سوکھ کر کاغذ سا ہو گیا۔ اس قدر ریاضت کہ جب وہ سدھ نہ ہو سکے تو انکی سمجھ میں یہ بات
 آئی کہ جسم کو اس طرح تکلیف پہنچا کر مقصد پورا نہ ہو گا۔ یہی سوچتے سوچتے وہ ایک دن چوگ
 آسن چھو کر اُٹھے اور نئی رنجی ندی کے کنارے پر پھٹنے لگے۔ اور آخر میں پھر باقاعدہ
 خیراک کھانی شروع کی۔ ایک دن ندی کے کنارے پر کسی عورت کی لاش کا

لکڑی میں سے وہ جوڑا وہ مراحل کر دکھایا۔ ان کے کان میں منو کار منتر پڑھایا۔ جس سے
انکے دل کو شانتی ہوئی اور وہ مکر سورگ میں دیوار دیو بنی ہوئے۔

جب شری پارش ناتھ جی دنیا دک کر کے تپشیا کر لے گئے اس وقت انکے پہلے جنم
کے ایک دشمن نے جس کا نام کتھہ تھا ان پر آگ اور دھول وغیرہ برسانی شروع کی۔ اور
بڑی تکلیف دی۔ تب اس دیوار دیو بنی نے سورگ سے آکر انکے دشمن کو بھگایا۔ چنانچہ
انکی موتی پر آج تک سانپ کا پھن بطور اس واقعہ کی یادداشت کے بنایا جاتا ہے۔
جس جگہ یہ واقعہ ہوا تھا وہ ابھی چیتڑ، ضلع بریلی میں واقع ہے۔ ابھی اس کا نام لہنگر
ہے۔ شری پارش ناتھ جی کو کیوں گیان یہاں ہی ہوا تھا۔ اس جگہ ایک بڑا بھاری مندر
شری پارش ناتھ جی کا بنا ہوا ہے۔

شری جہاوپریشو امی شری پارش ناتھ جی کے مکت جانے کے دو سو پچاس برس
بعد ہری جنس میں کنڈل پور کے راجہ سید ناتھ کے یہاں شری جہاوپریشو امی چاہیو میں اور
آخری تیر تھنکر سمیت بکرم سے چار سو ستتر اور ستر مہینوں سے پانچ سو ستائیس سال پیشتر
ہوئے۔ ان کا نام دیگر رشتہ داروں میں ڈیر جہاوپریشو امی پیر شین تھی۔ اور بردھمان۔ اور
سوتیا مہاراجوں میں گیا تانچر ہی آتا ہے۔ کنڈل پور پلاپور یا بدہیہ مگدھ میں واقع
تھا۔ جہاوپریشو امی کا گوشت کیشپ اور ورن چھتری تھا۔ ان کے زمانہ میں پارش ناتھ جی
کے آمنائے کے ایک شاگرد موگھلین ریشی نے جہاوپریشو امی سے مخالفت کر کے راجہ
رمدھو دھن والے گیل کی دستوں کے بیٹے سا کے سنگھ کو تم کو بدھ دیو ٹھیکر کر بدھ
مت جاری کیا۔ اس موگھل ریشی کا ذکر بدھ مت کی کتابوں میں بہت آتا ہے۔
اور اس کو گوتم بدھ کا معاون و مددگار کہا ہے۔ بعض یورپین مورخین اور بودھ مذہب
دوئوں کو ایک یا ایک کو دوسرے کی شائع سمجھتے ہیں۔ بلکہ جن تیر تھنکر جہاوپریشو امی بدھ
دیو سا بھی سنگھ گوتم کو بھی ایک ہی شخص قرار دیتے ہیں۔ یہ ابھی غلطی ہے۔ اور غلطی کتنی

کے چرن کہتے ہیں اور سب پوجتے ہیں۔ راج مٹی نے اُس پہاڑ کی جس کا نام
تپ کیا تھا بھی اب تک موجود ہے۔ اور اُس کے اندر راج مٹی کی سورتی بنی ہوئی ہے۔ ہزاروں
آدمی ہر سال اُنکے درشنوں کو جاتے ہیں۔

شری نیم ناتھ جی کے زلنے میں جیننی نے پورب میمان اور ویشیم پان نے ترمیمان
یا ویدانت وشن تصنیف کئے۔ اور ویدوں کے مختلف حصوں کو جو مختلف رشیوں کے
بنائے ہوئے تھے ترتیب دی اور موجودہ صورت میں بنایا۔ اس ہی زمان کا نام دیاس
یا مولف مشہور ہوا۔ ہندوؤں کا خیال ہے کہ اٹھارہ پان بھی ان ہی کے بنائے ہوئے
ہیں۔ لیکن محققین کا خیال ہے کہ ان میں سے بہت سے بعد کی تصنیف ہیں۔ کورو پانڈو
کا مشہور جنگ مہا بھارت کرکشیتر دھانگیر کے مقام پر ان ہی کے زمانہ میں ہوا۔
جس میں کورو کو فتح حاصل ہوئی۔ اس جنگ کا مفصل حال پانڈو پران سے معلوم کریں
راج کرے کے بعد پانڈو نے شترنچے پہاڑ پر تپشیا کی۔ بموجب فرقہ دیگر یہ شترنچے تقسیم اور
ارجن نے مکتی اور نکل اور سہدیو نے سورگ حاصل کیا۔ بموجب سوتیا مہر شاستروں کے
پانچوں کی مکتی ہوئی۔ دیگر شاستروں میں اور پدی کو ارچن کی بیوی۔ اور سوتیا مہر شاستروں
میں پانچوں پانڈو کی عورت لکھا ہے۔

شری پارسش ناتھ جی شری نیم ناتھ جی کے بعد شری پارسش ناتھ جی مین دہرم کے
۷۳ویں تیرتھکمار سس میں پیدا ہوئے۔ ایک وقت انہوں نے ایک تپسوی کو دیکھا کہ
چاروں طرف آگ کی دھوئی ماسے بیٹھا ہے۔ اُن کو گمان کی طاقت سے معلوم ہوا کہ طبعی
ہوئی لکڑی میں ایک سانپ اور سانپنی کا جزا جل رہا ہے۔ انہوں نے فوراً اس سلوہ
کو اچریش دیا کہ آگ کی دھوئی سا کر تپشیا کرنا چاہیے۔ اس میں شری جی جو تپیا ہوتی ہے۔
لکڑی کے اندر ابھی سانپ اور سانپنی جل رہے ہیں۔ تپسوی کو یقین نہ آیا۔ انہوں نے

تھا۔ سینا و تریں اس کو خاص راجہ جنگ کی بیٹی لکھا ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ عین شاستر میں راون کی موت لکشمی جی کے ہاتھ سے لکھی ہے۔ راجہ چند جی کے ہاتھ سے نہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ ہنومان جی وغیرہ ہندو بنائے نہیں تھلایا بلکہ یہ کہا ہے کہ وہ بائبل میں تھے اور ان کے جھنڈوں وغیرہ پر ہندو کا نشان تھا جیسے انگیزیوں کا نشان شیر اور روس کا ریمپ ہوا اور اسے بند کہتے تھے اصل میں وہ بند نہ تھے بلکہ انسان کہتے ہیں راجہ اور گر سین ہوا اگر وال دیشوں کے نزدیک ہیں راجہ راجہ چند جی کے زمانہ میں گزرے ہیں کے منی بہت ناتھ جی عین تیر تھنکر کے بعد تیری ناتھ جی ہوئے اور تیری ناتھ کے بعد نیم ناتھ جی تیر تھنکر ہوئے

شری نیم ناتھ جی نیم ناتھ جی جو عین دہرم کے بامیسویں رنیا مر تھے شری کرشن جی کے تاؤ سمند نیچے جی کے پتر تھے۔ جس سے ظاہر ہے کہ عین دہرم جہاں ہندو کے زمانہ سے پہلے کا ہے۔ اٹھارہ صدی ناکندہ کے راجہ اور گر سین کی لڑکی رانی متی یا راجل کے ساتھ قرار پایا تھا۔ ہری وشن پُران میں لکھا ہے کہ جب شری نیم ناتھ جی رتھ میں سوار ہو کر دھولے ہوئے معہ برات راجہ اور گر سین کے محل کی طرف چڑھا تو ہرجا رہے تھے تو انہوں نے یکایک ایک احاطہ میں بند کئے ہوئے پشوؤں کے بلبلاتے کی آواز سنی۔ رتھ بان سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ پشو برات میں آئے ہوئے ٹیکس لوگوں کے کھانے کے واسطے بند کئے ہیں۔ یہ حال معلوم کر کے اٹھارہ صدی "اہنسا پرودہ حرمد" سے ایک دم جوش میں آگیا۔ فوراً کنگھا اور موڑ توڑ۔ برات چھوڑ دینا سے منہ موڑ کر ناکندہ کے پاس مشہدی گر نار پرست پہنچ گئے۔ اور سنی ہو گئے۔ راج متی نے فوراً کیشالی شری نیم ناتھ جی خراب اور مانس کے برخلاف خاصکر اپیش دیا کرتے تھے۔ شری نیم ناتھ جی نے گریا پہاڑ جس جگہ بیٹھ کر تپایا کی اور جہاں سے وہ موکش گئے اس جگہ پر مان کے چرنوں کے نشان بنے ہوئے ہیں۔ ہندو ان کو داتا تریہ اور سلمان بابا آدم

میں راکش لکھا ہے۔ غالباً جو لوگ ہنساواہلی گیت کے برخلاف تھے اور جینی تھے انکو برہمن راکش کہتے تھے۔ ورنہ راون راکش کیسے ہو سکتا ہے جبکہ ان کے ہاں یہ لکھا ہے کہ وہ ہما دیو کا بڑا بھگت تھا اور اس نے ویدوں کا بھاشیہ کیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب سے بڑا وید بھاشیہ راون کا ہے۔ اور بھاشیہ لکھنے کی ضرورت بھی اُس کو اس برہمن نے محسوس ہوئی ہوگی کہ وہ عام لوگوں کو یہ بتلا دے کہ ہنساواہلی گیت اصلی ویدوں کے برخلاف ہیں۔ مگر اُس وقت زمانہ کاری بہت بڑھ گئی تھی۔ دم مارگ چل چکا تھا۔ مانس اور شراب کا رواج بڑھ گیا تھا۔ بن کے رہنے والے تپشوی سادہ و تنگ عورتیں رکھنے لگ گئے تھے۔ لہذا انہوں نے بہت سے منتر نئے بنا کر ویدوں میں داخل کر دیئے اور بہت سوں کے ترجے اپنی منشا کے مطابق کر ڈالے۔ ہی دھرنے ویہ بھاشیہ لکھ کر لوگوں کو بتلایا کہ گیت میں گھائے گھوڑے بکوسے وغیرہ جانور ڈالنے جائز ہیں۔ اُس نے اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ ”گن نامتاہ“ منتر کا ایسا بیہودہ ترجمہ کیا کہ چاہئے کہ اپنی عورت کو گھوڑے کے ساتھ صحبت کر دے !!! دیکھو چوہو۔ آدمی بھاشیہ جو مکمل اس طرح برہمن یا ویدک مت قدیم اورشن میں دھرم سے علیحدہ ہوا۔ اور جیو ہنسا اسکی بنیاد ہوئی۔

مشری راجچندر جی - راون اور راجچندر جی کی جنگ کا حال بڑی پرم پڑان وغیرہ خاصتوں سے معلوم کریں۔ مین شاستروں اور رامین میں اس کے متعلق تین بڑی باتوں میں اختلاف ہے ایک یہ کہ رامین میں سیتا جی کو رشیوں کے خون سے جبکہ راون نے بطور ڈنڈ لیا تھا پیدا ہوا لکھا ہے۔ اور جین شاستروں میں اس کو رانی سندری کے لہن سے پیدا ہوئی خاص راون کی بیٹی لکھا ہے۔ جبکہ اُس نے پیدا ہونے ہی بوجہ مخوس سمجھنے کے لشک سے دور راجہ جنگ کی راج دھانی میں گڑوا چا

سکتا تھی ایک شہر ہے جس کا راجہ ابھے چندر ہے اس کے بیٹے کا نام بھٹو ہے
 اس ہی شہر میں بھگت مند نام ایک آپادھیائے تھا جس کے بیٹے کا نام پریت ہے
 تیس۔ بشو۔ اور پریت۔ تینوں اس آپادھیائے کے پاس پڑھے تھے۔ آپادھیائے
 کو تارک الدنیا ہو گئے۔ اس کا بیٹا پریت آپادھیائے مقرر ہوا۔ اور ابھے چند کے بعد
 بشو راجہ ہو گیا۔ ایک روز جمیر گذر گرو کے مکان پر ہوا۔ تو میں نے پریت کو رنگ وید
 پڑھتے پایا۔ جس میں یہ شرتی آئی **प्रजैष्यमि वि** کہ اس میں جو "ج" لفظ آیا ہے اس کے معنی بکرے کے ہیں جسکو گیت کے موقع
 پر ہوم میں ڈالنا چاہیے۔ میں نے کہا کہ آج کا ترجمہ **वज्रमाहृत्य**
 پڑانا جو ہے جو پھر پیدا ہو۔ اس کے گرو نے یہی معنی بتلائے تھے۔ آخر یہ بات قرار پائی
 کہ بشو راجہ جو فیصلہ کرے وہ منظور ہے۔ اور جو جڑا ہو اسکی زبان کاٹ دیا جائے۔
 یہ بات گرو کی عورت کو معلوم ہوئی۔ وہ بشو راجہ کے پاس گئی اور کہا کہ تم "ج" کا ترجمہ
 بکرا ہی کرنا۔ ورنہ میرے بیٹے کی زبان کاٹی جاوے گی۔ چنانچہ اس نے ویسا ہی بتلایا۔ اس کا
 یہ کہنا تھا کہ اس کا بچہ تک مٹی سے لگساں اس ہی وقت ٹوٹ گیا۔ اور وہ مرکز تک میں پہنچا
 لوگوں نے پریت کو شہرت باہر نکال دیا۔ اس نے غصہ سے بگت میں مدھ اور اس کا
 رواج چلا یا۔ اس کتھا کا ذکر مہاجرات شانتی پر بھوکش و صرم اوصیائے ۱۶۴ میں بھی جو
 راون چونکہ ایسے گیتوں کو روکنا تھا۔ اس ہی لئے اسکو پرجنوں کے شاستروں

بھو و بھو و بھو کے شاستر ہم پہان میں بشو کو پہانی کا بیٹا اور اوجو دھی کا راجہ کہا ہے۔

یہ ایک کے معنی پہا میں جلا کا پیدا ہونے سے ہے۔ شکرکان میں جنل ہونے وغیرہ وغیرہ مشبہ
 کاسوں کے معنی پہا کی جاتی تھی۔ اس وقت منتر چھل گئی ہیں جو۔ گہی خوشیویات وغیرہ وانی جاتی تھیں
 غائبانہ دھرم ہوا صان کرنے کی غرض سے اور اپنے ایشٹ دو کو مناسلے کو اسے کی جاتی تھی۔

سورج کے پاس سے سبکی۔ اس طرح موجودہ ویدیاں دلیکے اور اس کی استری سلسلا
 دہتر ہلاوا اور مرد گئی۔ دیکھتے دیکھتے وغیرہ نے قتل و قتل میں بنائی۔ ویدوں کے منال
 واسطے ایک جو بھگت۔ انگریز۔ گرت۔ شمس۔ وشوا۔ شمس۔ وشوا۔ شمس۔ وشوا۔ شمس۔ وشوا۔ شمس۔
 وغیرہ کے نام سے منسوب ہیں۔ ان کا بھی یہی مطلب ہے کہ ویدوں کے دھتھے ان
 ہیشیوں کے بتائے ہوئے ہیں جس میں سے رشی عطا لغایت ۸ رام چند جی کے وقت
 میں موجود تھے۔ ویدوں کے دھتھے ہیں۔ ایک ہتر ہلاک جس میں اندر۔ سورج۔ گئی
 واید۔ وغیرہ دیوتاؤں کے حمد و ثنا کے بھیج ہیں۔ وہ سارے زمین بھاک جس میں یہ جلا یا گیا
 ہے کہ ویدک کرم بھیتے وغیرہ کیونکر کئے جاتے ہیں۔ اور کس کس وقت پر کون کون سا منتر
 کس طرح اور کس شخص کو پڑھنا چاہیے۔ ان ویدوں میں کوئی فلاسفی نہیں ہے ویدوں
 کے بعد آپنشد تصنیف کئے گئے جو ویدوں کا تیسرا انگ سمجھنے والے جاتے ہیں۔ ان میں
 دیدانت فلاسفی ہے۔

دیگر فرق کے شاستر میں پڑان۔ دوسرا فرق کے تو شیک سو تر۔ آچار کو ورسٹ
 شیلہ کا پٹیل ہار تر وغیرہ میں لکھا ہے کہ جب راوَن یکہ بے کرتا پڑنا تھا تو نار دھنی دکھاتا
 لیکر اس کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ راج پونگر میں مرث راجہ برجنوں کے آپدیش سے
 یک میں پشوں کو لا متلائیں۔ نے اس کو منع کیا اور کہا کہ یک کا اصلی طریقہ یہ کہنا
 ہے کہ تپ روپی گہی۔ کرم رو پی ایند من۔ اور کرو وہ۔ مان۔ لوہر رو پی۔ بشو ڈالنے
 چاہئیں۔ سب جیوؤں کو اچھے دان رو پی دکھنا دینی چاہیے۔ اور روشن گیان۔
 چار تر رو پی تربیدی ہونا چاہیے۔ یہ سنکر برجنوں نے مجھے ارا پٹیا۔ اس لئے میں
 متہارے پاس آیا ہوں تم کو سکھایا دو۔ راوَن نے مرث راجہ کو سمجھایا۔ وہ مان گیا
 پھر راوَن نے نار دھنی سے دریافت کیا کہ یک میں جیوانات کو مار لوالنے کا
 رواج کیسے ہوتا۔ تب نار دھنی نے بیان کیا کہ دیا سے سکت متی کے کنارے

میں جمیل مان سرور سے شمال مغرب کی طرف واقع ہے۔ اس پر بھرت نے ۷۷ جین مندر بنوائے تھے۔ آج کل تبت والے اس کو کبیر پوری کہتے ہیں۔ اس طرح چوتھے کال یا ست یگ کے شروع میں شرعی رشب دیوجی اور آنکے بیٹے بھرت نے مذہب اور تہذیب کی بنیاد ڈالی۔ بھرت کے بعد اُس کا بیٹا سورج نیش یلوک کیرتی سورج نیش کا اور باہوبلی کا بیٹا۔

سورج نیش کا موجد ہوا۔

شرعی رشب دیوجی کے بعد راجیت ناتھ - شنبھو ناتھ - ابھی نندن ناتھ - سمت ناتھ - پدم پرستو - سو پارکش ناتھ - چند پرستو - تیرتھنکر موئے - چند پرستو کے موکش جانے کے بعد جین مذہب کو زوال آیا۔ تبت بہت سے برہمنوں نے جین مت کو چھوڑ دیا۔ اور وہ سورج - اندر - اننی - وایو - وغیرہ پوتاؤں کی پرستش کرنے لگے۔ اور انہی محدثینا کے بھجن گانے لگے۔ جو بھ میں چاروید - رگ - سام - اتھرو - بجر کے نام سے مشہور ہوئے شرعی چند پرستو کے بعد شرعی رشب دت جی تیرتھنکر ہوئے۔ ان کے وقت میں ہرمین ہیرا کو عروج ہوا۔ ان کے بعد شکیل ناتھ جی شرعی یا نش ناتھ جی - داس پوت جی - بل ناتھ جی - اننت ناتھ جی - دھرم ناتھ جی - شانت ناتھ جی - گنتھ ناتھ جی - ارہ ناتھ جی - تل ناتھ جی - مننی شجرت ناتھ جی - جین تیرتھنکر ہوئے۔ بہر حال یہ تیرتھنکر ایک دوسرے کے بہت عرصہ بعد ہوئے ہیں۔ جس سے کہ جین کی قدامت کا پتہ لگتا ہے۔

منی شرعی شجرت ناتھ جی کے کچھ عرصہ بعد راجو دیہیا میں سورج جی شرعی راجہ راجنہ پری - اور لنکا میں راون ہوا۔ ان کے وقت میں یا ان سے ذرا پہلے موجود ویدوں کا بہت ماحضہ تصنیف ہوا۔ اور یگ میں گھوڑے - گائے - بکریہ وغیرہ جانوروں کو ہوم کرنے کا رواج پڑا۔ برہ دارنیک اُنہی کے ہماشیہ میں لکھا ہے کہ گیتوں کے کرتے والے - یاگ و گلیہ رشی ہوتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ گیتوں کی رسم یا کرت و گلیہ سے پہلی ہے۔

نیشن یہ بھی لکھا ہے کہ یاگ و گلیہ نے پہلی رسم و دیاجھوڑ کر نئی برہم و دیا.....

واقف ہو کر انسان سنگسار کو چھوڑ کر سنا سنایا خود شناسی میں لگتا ہے۔
خوب شناسی کی منزل پائشان کو ڈونہا کی بے شمار اشیا کی صفات کے جاننے کی
ضرورت ہے اس لئے ممکنہ سموا یا یا رنگ چھٹے رنگ کا سبق دیا۔ پھر گیان کے
زیادہ دھونے سے جو بہت سے دلائل سمجھتے ہیں انہی ستلی کے واسطے پانچواں انگ
بھگوانی سوتر سے لکھایا۔ بعد ازاں چھٹے انگ گیا تا دھرم کتھا کا آدہ پیش دیا جس
میں بہت سی کھائیں ہیں جنکو سن کر تھاک ویراگ حاصل ہوتا ہے۔ پھر شوب دیو جی سے
ساتویں انگ واپاسک و شاننگ کی تعلیم دی۔ جن میں آہ پاسک یا خراوک یا کرہستی
دھرم اتھا کے فرائض کا ذکر ہے۔ اور آفا زحل سے مرنے تک کے سنگسار و کلی مکمل
حال درج ہے جس کا مختصر سا ذکر ہم نے صفات ۲۹ لغایت ۴۹ کتاب نہا میں کیا
ہے۔ آٹھواں انگ انت کرت و شاننگ ہے جس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ خراوک
کو سنگسار کا انت موکش اس کے حاصل کرنے کے واسطے سبب و غیرہ کیا کیا کرنا
چاہئے۔ پھر سبزو تب و غیرہ سے جو سوگ لگتا ہے اس کا بیان انو تروپ پاوک
و شاننگ میں جو نواں انگ ہے کیا ہے۔ دسویں انگ پھ سن ویا کرین میں۔ ہنسا۔
جھوٹ۔ چوری۔ چیتھن وغیرہ پانچ پاؤں کا اور دواست آوت۔ برہم چہ۔ اور امتو پانچ پنوں
کا اور آٹھ پہل وغیرہ کا بہت سا کہن ہے۔ گیارہواں انگ و پاک سوتر ہے۔ جس میں
یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ جو کس طرح پاپ کرتے ہیں اور اس کا پھل کس طرح بدھ گئے ہیں۔ اور
کس طرح چن کرتے ہیں۔ اور کس طرح اس کا نتیجہ ہاتے ہیں۔ آخری انگ ڈورشی پاو ہے
اس میں پورا شری گیان ہے اور ۶۳ مہتم کے پاکٹھ تنون کا کھنڈن اور جو تیش وغیرہ معلوم
کا ذکر ہے۔ بارہویں انگ کو چوہ پورب بھی کہتے ہیں۔ اور اس ہی لئے دو شاننگ
باقی کو گیارہ انگ اور چودہ پورب بھی بولتے ہیں۔

شری شیب دیو جی کیلاش پر بت سے موکش گئے۔ کیلاش پر بت قبت کے شمال

ہر گز وہ نہ کہیں جانا چاہئے۔ سو گناہ گشت اُس کو نہیں مل سکتی۔

بہت کویہ بات معلوم ہوئی۔ اُس نے اُس شخص کو بلا کر شہر میں طرح طرح کے نالغ
تلاشوں کا حکم دیا۔ اور اُس شخص کے ہاتھ پتیل سے درباب بھرا ہوا کٹورہ رکھا۔ اور نہنہ
کو کہہ دیا کہ اسکو تمام شہر میں پھراؤ۔ اور میرا تمام محل واسباب و خزانہ و لشکر دکھاؤ۔
اور پھر اسکو میرے پاس لاؤ۔ لیکن اگر اس کٹورے میں سے ایک ذبیحہ بھی نہ گرجائے
تو اسکو فوراً قتل کر دو۔ چنانچہ تعمیل حکم کی گئی۔ جب وہ شخص تمام جگہ پھر پھر کر بہت کے
پاس واپس آیا۔ تو بہت لے پوچھا کہ بتلاؤ تم نے کیا کیا دیکھا۔ اور کیا کیا اسباب
دیکھا۔ اُس شخص نے جواب دیا کہ ہمارا ج توت کے ٹکڑی وجہ سے میرا دھیان تو اس
کٹورے میں رہا۔ میں تو کچھ بھی نہ دیکھ سکا۔ اس پر بہت لے اُس شخص کو سمجھایا کہ جس
طرح تم نے باوجود ناٹکوں وغیرہ میں سے گزرنے کے کچھ نہیں دیکھا۔ اور صوف تیل
کے کٹیرے پر دھیان رکھا۔ اسی طرح میں نے بھی باوجود اس قدر ہر گز میں پھسا ہوا
ہونے کے اپنے دل کو انکی محبت میں نہیں لگایا۔ بلکہ ہمیشہ آتم گمان کا فکر رکھا۔
کنول کے پھول کی طرح باوجود پانی میں رہنے کے اپنے آپ کو پانی سے علیحدہ رکھا۔
اس کے اسی طرز عمل کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب اُس نے ہر گز کو زندہ کیا تو پہلے سو وہ گھڑی
کے اندر اسکو کیول گمان پیدا ہو گیا۔ ریشم دیو جی نے اپنے تئیانو سے بیٹوں کو جو منی
ہو گئے تھے جو دھرم آپدیش دیا وہ مندر جہ ذیل بارہ حصوں میں منقسم ہے اور وہاں شاگ
بانی کہلاتا ہے۔

پہلا انگ اچار انگ ہے جس میں نیوں کے فرائض کا ذکر ہے۔ جب وہ اپنے
فرائض کا سبق حاصل کر لیں تو ان کو دوسرا انگ۔ سووتر کرنا انگ بتلایا جس میں وچار
کے لئے اخلاقی باتیں اور ان آچاروں یا طریقوں کا ذکر ہے جن سے مہینوں کو بہتر و بہتر
ہے۔ بعد ازاں تیسرا انگ ستھا انگ کہلاتا ہے جس میں تو گمان کی بڑی بڑی باتیں ہیں

(۲) سمنستان پر پھر روشن وید (۳) تو ابودھر وید (۴) وویا پر بودہ وید۔ سکاجنگو
برہمن چڑھتے چڑھاتے رہے۔ اُن اصل ویدوں کے منتہر کرنا تک دیس میں ہیں
برہمن کے اب تک یاد ہیں۔

بھرت ہزار نامور راجہ گنداسہ۔ اس نے اعظام سلطنت کے لئے بڑے
بڑے قوانین بنائے اس لئے اسکو سولہواں کل کر یا مگو بھی کہتے ہیں۔
مکلف کے خیال میں منو مورتی بھی اسی منوہین بھرت کے نانہ سلطنت کے
قانونی یادداشت ہے۔ جس میں بعد ازاں بہت سے شلوک ملا دیئے گئے ہیں۔
جن میں ہنسا کا ذکر ہے۔ اس ہی بھرت کے نام پر ہندوؤں میں ایٹھیا کا نام
آج تک بھرت کھنڈ ہے۔ جیسا کہ برہمن شکاپ پڑھتے وقت کہتے ہیں ”بھرت
کھنڈے تدیہ ورے“ وغیرہ وغیرہ۔

اگرچہ بتیل ہزار راجہ بھرت کے زیر حکومت تھے ایک لاکھ ہل کی اسکی کھیتی
ہوتی تھی۔ زندہ اور چودہ رتن اُس کے قبضے میں تھے۔ چھیانوے ہزار رانیوں کا وہ
مالک تھا جن میں ہزار ہا میکیش راجاؤں کی لڑکیاں تھیں مگر وہ ایسا دھرم تھا کہ
دھرم کو ایک لکھ بھی نہیں بھولتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ اسکی بس قدر بھاری دولت
وحشت کو دیکھ کر ایک شخص کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ جس شخص کے پاس اسقدر

یہ ہندو شمعروں میں منو کو یہاں کا بیٹا کہتا ہے۔ اور دیشہ کوٹل میں بھرت کے پتہ رشب دیو جی کا تھا
جو بھی کہتا ہے اس لئے غالباً یہ بھرت راجہ ہی ہندوؤں میں منو کے نام سے مشہور ہے اور ہندو جو یہاں
کو کچھ کہتا ہے وہاں کہتے ہیں اسکی وجہ تسمیہ جین شاستروں میں اس طرح لکھی ہے کہ رشب دیو کا سونہرنا
یکو گرا کا زندہ نے اسی کا رنگی سے بنایا تھا اور اس میں ایسے اسی ترتیب سے لکھائے تھے کہ رشب دیو جی کا
منہ پادوں طرف نظر آتا تھا اس لئے اسکو رنگ چتر کہہ رہا کہتے تھے وہ انسان کے ہاتھ تک بنا مخالف منہ ہے

چنانچہ ان تینوں میں باہوبلی کو فتح اور بھرت کو غنیمت حاصل ہوئی۔ اس پر باہوبلی کو دنیا کے تمام عیش و آرام خیر نظر آئے۔ فوراً سلطنت چھوڑ کر نمارک الدنیا ہو گئے۔ اور تپشیا کو سکے موکش حاصل کی۔ باہوبلی کی مورتی ۷۷ فٹ سپرنچ اونچی چار منڈ ٹرائے کی مبنائی ہوئی سرورن پیل گولا علاقہ میسور میں قابل دید ہے۔ جو گوٹ سوامی کی مورتی کہلاتی ہے۔ بھرت اب چکروتی راجہ بن گیا۔ اور اس نے دامن دینے کے لئے دھرم اتھا آدمیوں کو چھانٹ کر برہمن مدن قائم کیا۔ سوامی آتھارام جی اپنی پستک جن تنو آوریٹ میں بھو الہ سوتا مبر سوتروں کے لکھتے ہیں کہ جب بھرت کے ۹۸ بھائی سادھو ہو گئے تو وہ ان کے واسطے بہت سا پکوان بنا کر لے گیا۔ اور بھگوان شرب دیو جی سے عرض کی کہ آپ انکو آوار کے واسطے حکم دیں۔

بھگوان نے فرمایا کہ سادھو اس طرح لایا جاو بھوجن نہیں لیتے۔ اس وقت اندھلے کہا کہ آپ اس بھوجن کو بن لوگوں کو دیدیں جو آپ سے گن میں زیادہ ہوں۔ بھرت نے کہا کہ درتی خلک میرے سے زیادہ گنواں ہیں۔ چنانچہ ان کو بھوجن دیا۔ یہ درتی شراوک بعد میں برہمن کہلانے۔ بھرت تیز کے واسطے ان برہمنوں کے بن پر کا کئی رتن سے تین نشان کر دیا کرتا تھا جس سے اسکی یہ مراد معنی کہ ان میں تین باتیں۔ اتھو بہت۔ گن بہت۔ اور شکشا ورت۔ پائی جاتی ہیں۔

راجہ بھرت کے بعد اس کے بیٹے سورج لیش یا ارک گیرتی نے برہمنوں کو سونے کا جید پہنا نا شروع کیا۔ اس کے بعد مہائیش راجہ نے چاندی کا جیدو ڈالا۔ بعد ازاں مٹی اور پھر سوت کا مقرر ہوا۔ بھرت کے بعد اور لوگ بھی برہمنوں کو بھوجن کرانے لگ گئے۔ بھرت نے بھگوان شرب دیو کی آستی کرنے اور شراوک دھرم بدلانے کے واسطے برہمنوں کے لئے چارویہ یا گیان پستکیں تصنیف کیں۔ جن کا نام (۱) سندھارڈن ہے

صحیح کہتے ہو۔ مگر تمہارے میں غلطی ہے تو صرف یہ ہی ہے کہ تم اندہوں کی طرح باطنی کے صرف ایک حصہ کو ٹھنکر اس کو صرف چمائی جیسا۔ یا لاشی جیسا سمجھتے ہو۔ مہینت اور دیگر ذہاب میں یہی فرق ہے۔

بعض ناواقف جن مذہب کے ایمان مت ہونے کی وجہ سے اسکو سیکھیں نہ
 SCEPTICISM پر متشکی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک پہلو پر قائم نہیں رہتا جو
 جب کسی عین سے سوال کیا جاوے کہ بیشور ایک ہے یا انیک۔ تو عین اس کا ایک
 صاف جواب نہیں دے گا۔ وہ کہے گا کہ ایک بھی ہے۔ انیک بھی ہے۔ اگر اس سے
 پوچھا جاوے کہ اچھا برا تقدیر سے جو تارے یا تدبیر سے تو وہ جواب دے گا کہ تقدیر سے ہی۔
 اور تدبیر سے ہی۔ اس قسم کے جواب سنکر لوگ اس مت کو متشکی مت کہتے ہیں۔
 لیکن یہ بھی غلطی ہے اگر آپ غور کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ عین مت نے مختلف
 پہلوؤں پر نظر کر کے جواب دیا ہے۔ اور یہ درست ہے مثلاً اگر آپ سے سوال
 کیا جائے کہ دیوت یا باپ۔ تو آپ کیا جواب دینگے؟ یہی کہیں گے
 کہ وہ فلاں شخص کا بیٹا ہے اور فلاں کا باپ ہے۔ آپ اسکو صرف بیٹا یا باپ نہیں
 کہہ سکتے۔ عین مت کی صداقت اس ہی سے ظاہر ہوتی ہے۔

جب ریشہ دیو جی کو کیبل گیان ہوا تب انہوں نے لوگوں کو دھرم کا پادشہ
 دیا۔ اور کالشی۔ اونتی۔ کوشل۔ گرہجل۔ شجو۔ چیدی۔ رنگ۔ بنک۔ کالنگ۔ گکو
 اندھر۔ بابب۔ پنچال۔ بال چند سارسا۔ دخیرو مالک میں دور رکھا۔ اور اخیر کیلاش
 پرہت پہاگر وصال کرنے لگے۔ ریشہ دیو جی کے بیٹے بہرت نے چھٹنڈ فتح کئے
 چھٹنڈ کے خیال میں چھٹنڈ سے مراد ایشیہ یا سنگھ ہے عین ہوا جان ہے جس میں ۱۲ آریہ
 رشتہ یا ہندوستان کے رشتہ ہر رشتہ یعنی اٹھان تمان (۱۲) ولایت یعنی ولایت فارس (بقیہ آئندہ)

اوک بچیہ کے مذہب دجانا = ۴ کل ۳۳ + ۴ = ۳۷ پرے

بنے اک وہ ہے جو صرت بنے ہی کو اختیار ہے اور اس کا کوئی شاستر نہیں ہے
وہ کہتا ہے کہ دیو۔ راجہ۔ گیانی۔ سیتی۔ بوڑھا۔ بالکت۔ اتا۔ پتا۔ دن آٹھوں کے تن کپڑے
کائے اور وہ ان ان چار سے بنے۔ یا خدمت کرنی ہی کافی ہے۔ اور کسی حبیب تپ کی
ضرورت ہی نہیں ہے۔ اس طرح بنے اک کے ۴ × ۸ = ۳۲ ہیں۔

اس طرح سب ملکر ۳۷ مت ہوئے ہیں۔ دنیا کے تمام مذاہب ان ہی میں شامل
ہیں۔ ان کے علاوہ بعض شخص پُرشا رتھ بادی میں کہتے ہیں کہ جو کچھ ہوتا ہے وہ تہ ہیرے
ہوتا ہے۔ بعض دیو بادی بھی جو یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہوتا ہے۔ بھاگ یا تقدیر سے ہوتا ہے
بعض سحرک بادی ہیں جو میل سے ہی سب کچھ مانتے ہیں۔ جیسے ایک پپے کی گاڑی
نہیں چل سکتی۔ بعض لوگ بادی ہیں۔ جو یہ مانتے ہیں کہ جس کو دینا اچھا کہے وہ اچھا اور جسکو
براکہ اس کو برا سمجھنا چاہیے وغیرہ وغیرہ۔

یہ مذاہب ایک نکتہ مت ہونے کی وجہ سے جھوٹے ہیں۔ یعنی ان میں بات کا مرتبہ
ایک پہلو لیا ہے۔ مثلاً کال بادی۔ یا دہر سچے صرف کال کو ہی سب کچھ کرنے والا مانا
ہے۔ سبھاؤ بادی یا پجری نے صرف سبھاؤ کو۔ اور ایشو بادی نے ایشو کو۔ برہم
بادی نے برہم کو۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور ہر ایک اپنے اپنے خیال کو درست اور دوسرے کے
خیال کو غلط سمجھ کر ایک دوسرے سے بحث مباحثہ کرتا ہے۔ اور لڑتا جھگڑتا ہے۔ مگر
جین مذہب انہی کائنات مت ہے جو شے کے ہر پہلو پر نظر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ
اشیا کے بنانے اور بھلانے میں کال بھی مدد ہے۔ سبھاؤ بھی مدد ہے۔ جو بھی کرتا ہے
تقدیر کا بھی دخل ہے۔ تدبیر کی بھی ضرورت ہے۔ اس لئے ایک شے کے بننے میں
اس کے کئی کارن ہوتے ہیں۔ جین مت ان سب مذاہب کے جھگڑوں کو رفع کر کے
اصول ایک سے کہتا ہے کہ بھائی ایک خیال سے تم بھی پتے ہو۔ ایک خیال سے تم بھی

ہے۔ فانی ہے۔ قائم نہیں ہے۔ آہذا کسی کی بنائی ہوئی نہیں ہے۔
 ناسنگ ٹپن اور پاپ کو نہیں اسنے۔ من کے نزدیک ٹپن پاپ کوئی شے
 نہیں ہے۔ اور نہ وہ من اور آتما کو مانتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی میں ان کا ایک فرق ایسا
 ہے جو یہ بتا دے کہ کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کسی شے میں طے معلول کا سلسلہ
 نہیں ہے۔ بلکہ جیسا بننا۔ جتنا ہے ویسا بن جاتا ہے۔ یہ کوئی عام قاعدہ نہیں ہے
 کہ مینڈک عمر وہ مینڈک کی مٹی سے ہی پیدا ہو۔ بلکہ مینڈک گو برے سے بھی پیدا ہو جاتا
 ہے۔ بڑ کا درخت بڑ کے بیج سے بھی پیدا ہوتا ہے اور اس کی شاخ سے بھی پیدا
 ہو جاتا ہے۔ لہذا اگر کیا باد کی ۸۴ قسمیں ہیں جو اسی طرح ہر ہیں۔ ٹپن و پاپ یا من
 اور آتما کو چھوڑ کر سات پار تھ ۶x کرنا پسے کال۔ ایشور۔ اعا۔ مٹی اور سبھاو پانی
 اور چٹان یا پتھر۔ ۸۴

ناسنگ کہتا ہے کہ کسی شے کا کرتا کال نہیں ہے اور نہ ایشور ہے۔ مذہبی
 ہے۔ نہ سبھاو ہے۔ نہ کوئی قاعدہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب اگر کیا باد ہیں
 اگیان بادی (جابل) اسکو کہتے ہیں جس کا گیان غلط ہے۔ یا وہ جریہ بات ماننا
 ہے کہ کسی شے کے جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ جاننے سے جھگڑا پیدا ہوتا
 ہے۔ جاننے سے دھند داری زیادہ بڑھتی ہے۔ اور جاننے سے غور پیدا ہوتا ہے
 کسی نے کہا ہے کہ "آں را کہ عقل جیٹ غم روزگار بیش" اگیان باد کے ۶ بید
 ہیں جو اس طرح ہیں۔

۶ پار تھوں کو سات بنگ کے ذریعہ نہ جاننا ۶x = ۶۳
 اے جی کو یا پتھر پتھر کو پہلے چار بنگ لینے استی۔ استی۔ استی۔ استی

۱۔ سات بنگ کا ذکر شطرنج کے تحت میں آگے کیا جا رہے گا۔
 ۲۔ سو پانچواں سن میں متدی اہو و گیروا سوں میں غنہ پار تھ لکھا ہے۔ دیکھو مین متوا ویش متوا
 ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ایک بنگ میں دو اور ایک کی جگہ سورج اور ہر دو ملتا ہے۔

غرضیکہ ان گمراہ شدہ منیوں نے تنبیہات یا جھوٹے مذہب کی بنیاد ڈالی۔
 جسکی بعد میں چار قسمیں (۱) کریا باد (۲) اکر یا باد (۳) اگیان (۴) ورنے ایک ہو گئے۔
 (۱) کریا باد سے مراد کرتا ماننے سے ہے۔ اکر یا باد ہی وہ شخص ہے جہاں کے ہر شے
 کسی کی بنائی ہوئی یعنی ہر شے کا کوئی نہ کوئی خالق و صانع ہے۔ جن فلاسفی ہیں
 شے کی نوشتیں بتلاتی ہیں۔ جیو۔ آجیو۔ آترو۔ بندھ۔ شمر۔ شرجو۔ شوکشل۔ پٹن۔ پاپٹ
 اور ویشٹیک۔ دشن میں نو شے یہ شمار کی ہیں۔ پرمیتوی۔ اپ۔ پیچ۔ وایو۔ آکاش
 وکٹ۔ کال۔ شن۔ آتما۔ چنانچہ ان نو شیا کا کرتا۔ کوئی کمال کو۔ کوئی ایشور کو
 کوئی آتما کو۔ کوئی نیچی کو۔ کوئی شمساد کو بتلاتا ہے۔ اس طرح کو پانچ میں ضرب دینے
 سے ۴۵ ہوتے ہیں۔ پھر کوئی کہتا ہے کہ ان اشیا کے بننے کا کوئی خاص وقت
 نہیں۔ اور کوئی کہتا ہے کہ انکو خاص وقت میں بنایا ہے۔ اس لئے ۴۵ کو دو میں ضرب
 دینے سے ۹۰ ہوتے۔ اور پھر کوئی کہتا ہے کہ یہ اشیا خود ہی مادہ سے بنی ہیں۔
 کوئی کہتا ہے کہ دوسرے مادہ سے بنی ہیں۔ اس طرح ۹۰ کو ۲ میں ضرب دینے سے
 ۱۸۰ سمجھ کر یا باد کے ہونے یعنی ۹ پارٹ ۲۵ کرتا ۲۵ و انت ۲۵ ستوتہ و پٹتہ ۱۸۰
 کال بادی کہتا ہے کہ ہر شے کا بنانے والا کال ہے۔ کال ہی دخت پر پھل
 لگاتا ہے۔ کال ہی کھیتی پکاتا ہے۔ کال ہی جوان کرتا ہے۔ کال ہی یوڑا کرتا ہے۔
 سب کچھ کال ہی کرتا ہے۔ ایشور بادی ہر شے کا اور ہر بات کا کرنے والا ایشور کو
 بتلاتا ہے۔ اس طرح آتم بادی آتما کو فاعل مانتا ہے۔ یعنی بادی کہتا ہے کہ ہر شے کے
 بننے کا جقاد مقرر ہے وہی اس کا فاعل ہے۔ سچاؤ بادی کا یہ قول ہے کہ جیسی
 جسکی خاصیت ہوتی ہے اُس سے ویسا ہی پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح سے کہ کسب کر
 میں کائنات۔

اکر یا باد سے مراد نام سنگ ہے جو یہ مانتے ہیں کہ ہر ایک شے لمحہ بے تلاش ہوتی

ہو گئی۔ یہ حال دیکھ کر ان کو زندگی کی بے ثباتی پر خیال ہوا۔ اسی وقت سلطنت
بہرت کے سپر وکر مٹی ہو گئے۔ انہی دیکھا دیکھی کچھ سچے و ماتریج وغیرہ چار ہزار آدمی
اکٹھا کر بھوج ناتھ اور اوگر۔ چار شہر خاندانوں کے تارک الدنیا ہو گئے۔

اور ریشب دیوجی نے اسباب دنیا کو ایسا ترک کیا۔ کہ بدن پر سے کپڑے تک
اتار پھینکے۔ اور ننگے ہو کر تپتیا شرف کی۔ چھ مہینے تک کے واسطے ایک دم ورت
رکھ کر دھیان بھرا قبہ میں لگ گئے۔ دوسرے مہینوں سے بھوک پیاس و سردی
و گرمی کی تکلیف برداشت نہ ہو سکی۔ انہوں نے لاچار ہو کر درختوں کے پھل پھول
کھانے شروع کیے۔ اور رنگ بزم کے کپڑے پہن کر گنگا کے کنارے بہنے لگے

ہاں کچھ نے جو ریشب دیوجی کا سالاتھا۔ کند مول کھانا ہی دھرم بتا کر سنیاس و ہرم
چلایا۔ اور ریشب دیوجی کے پوتے یعنی بہرت کے بیٹے مارنج نے پربراہک بن کر
شرعی پات کا ہمیش دھرا۔ اور تین ڈنڈ اور چھتری رکھنی اختیار کی۔ اس ہی نے ۲۵
تتو (دیکھو ساکنہ درشن) کا آپدیش اپنے شاگرد کپل کو دیا۔ اس کا چلیہ آسری ہوا۔

اور آسری کا سنکھ ہوا۔ جس نے موجودہ ساکنہ درشن بنایا۔ ماسیج نے ہی پاتنجیل
شاستر میں بہت یوگ فراہم بھاش کو بس میں کر کے سادھی لگانا بتلایا۔ شکر۔ اور

برہستی نے چار واک مت کی بنیاد ڈالی۔ جس کا آپدیش یہ ہے کہ جیو آتما و پاتما کچھ
نہیں ہے۔ چارہ شیا قدیمی۔ آب۔ ہوا۔ خاک۔ آتش (جوا وہ کی اقسام ہیں) کی
ایک خاص ترکیب کیمیاوی میں مل جانے سے جسم خود بخود بن جاتا ہے۔ اور اس
میں روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس ترکیب میں فرق آنے سے جسم کے اجزاء پھر

خاص میں مل جاتے ہیں۔ پُٹن و پاپ اور سورگ و نرک کچھ نہیں ہے۔

جو چلے اہل سے وہ چلے بسے۔ ہے سزا جزا کی خبر رکھے

یہ ہیں کے ہیں سب مباحثے۔ نہ عذاب ہے نہ نجات ہے

سندھ کی پیدا ہوئے۔ ریشب دیو جی نے مہرت کو اجداد کا اور باجوبی کو پوتا پورا کر
اور دیگر لڑکوں کو اور ویسوں کا طبع دیا۔ جو ان ہی کے نام پر آج (بہار سنگ
دنگال) کا ایک انڈیا سائیر پنہال (قنوج کا علاقہ) کچھ (کرناٹک) کو مشل (ادوہ)۔
سندھ (سندھ) کے مہار (قندھار) یون (قارس) چھیدی (بندھیل کھنڈ) (دبچ)۔
تک (درم) کا مہوج (گوات) کرناٹک (مہستان) کا علاقہ چول (شمال کرناٹک) یہ سب
ویش پختہ اور مہرت سے لے کر سندھ تک آباد ہوئے۔
ہو جب (گہر شاستر) پر اسی اور سندھ کی کاکیا نہیں ہوا۔ وہ ریشب دیو جی کے ساتھ
ارکھا (سادھوی) ہو گئی۔

باجوبی کی راج دہانی کا نام بھی سویتا مہر شاستروں میں لکھا لکھا ہے۔
جس کے کھنڈ رات آجکل راو پٹنڈی کے پاس کھودے جا رہے ہیں۔ مگر جن
تواؤشن میں لکھا ہے۔ کہ مہا مہر شاستری سے ۱۴۹۶ برس بعد تک اس کا نام غرنی
رکھا گیا تھا۔ ریشب دیو جی مہاراج نے ایک عرصہ وراثت کا اجداد میں سلطنت کی
اور پٹنڈی کی بنیاد ڈالی۔

ایک روز دربار میں ناچ ہو رہا تھا کہ یکایک نیل انجنا افسران چپے ٹپچے فوت

ہو گئے۔ غالباً کہ وہ تھان میں واقع تھے۔ ان کے سلسلہ کوہ سے ملوے۔ آؤ پٹنڈی میں لکھا ہے کہ اس پہاڑ پر ناگ کیسہ اور
پہلی کے تخت ہیں۔ اور فیض آباد (جی) اور ایسٹ اوڈیسی میں بھی مہر رہتے ہیں۔ یہاں سے چپے چپا ہے کہ اگر قوم کو خطا پیش
ہو تو سوت باجوبی مہر جی اور اس کے نزدیک اسے خوف ملے گا۔

طبعیت خصوص کا خیال ہے کہ پوتا پورا کا نام ہے۔ بہت سے ہندو اس میں مہر دیو جی کا مندر بتلاتے ہیں۔
یہاں پوتا پورا ریشب دیو جی کے نام سے ان کا مندر ہاں بنوایا ہوگا۔

(۱۳۳) دویا کر نچہ۔ (۱۳۲) پراہ (۱۵) دوت آر وپ (۱۶) انت کرم یا مریو سنکار
 (دیکھو مانو دھرم سنگتھا۔ مصنفہ سوامی شانتی نیجہ جی۔ سویتا مبر سنی)
 ان سنکاروں کا رواج اب جینیوں میں بہت متوڑا رہ گیا ہے۔ صرف کوئی کوئی
 سنکار کیا جاتا ہے۔ جینیوں کا رواج تو تقریباً بالکل ہی اٹھ گیا ہے۔ ہستنا پور میں
 بزم چریہ اسٹرم میں دویا رتھیوں کو جینیوں ہی دیا جاتا ہے۔

چوتھے کال کے شروع کے زمانہ کو جس میں ریشب جی نے کار و بار دنیا سکھلائے
 کرتے ایک زمانہ کار و بار، کہتے ہیں۔ چونکہ اُس زمانہ کے لوگ۔ چوٹ۔ چوری۔
 فریب۔ دغلابائی۔ وغیرہ کم کرتے تھے۔ اس لئے اُس کا نام ست ایک (زمانہ رستی)
 بھی ہے۔ پیدا ایش دنیا کے ماننے والوں نے غالباً اس ہی کو بزم دن لکھا ہے۔ اور
 تیسرے کال تک کے زمانہ کو جس میں کار و بار دنیا نہیں ہوتے بزم راتری کہا ہے۔
 جین شاستروں میں آریہ دوت کا نام تیسرے کال تک بھوک بھومی۔ اور چوتھے کال
 کے شروع سے چھٹے کال کے آخر تک کرم بھومی لکھا ہے۔

ریشب دیو جی کی شادی مہر و گہر فرقہ کے شاستروں کے راجہ کچھ سنگھ
 کی بہن شندرا سوئندرا کے ساتھ ہوئی۔ شندرا کا دوسرا نام نیش دتی بھی ہے۔ سویتا مبر
 فرقہ کے شاستروں کے مطابق۔ ریشب دیو جی کی رانوں کا نام سو سنگلا اور سوئندرا ہے
 سوامی آتھارام سویتا مبر ساہو کے جین تہا آدرش صفحہ ۴۷۔ ۵۰ کے مطابق۔ سو سنگلا
 ریشب دیو جی کے ساتھ جنگلیہ پیدا ہوئی تھی۔ اور سوئندرا ایک اور لڑکے کے ساتھ
 پیدا ہوئی تھی۔ یہ جوڑا ایک دفعہ تازکے دخت کے نیچے پھر رہا تھا۔ تاز کا پھل گرے
 سے لڑکا گر گیا۔ لڑکی سوئندرا باقی رہ گئی۔ راجہ تاجہ نے سو سنگلا اور سوئندرا کا بیاہ ریشب
 دیو جی کے ساتھ کر دیا۔ اُس وقت سے بیاہ کا رواج چلا۔ شندرا کے بطن سے بھرت
 وغیرہ خاندان سے لڑکے اور بڑے لڑکی پیدا ہوئی۔ اور سوئندرا کے بطن سے باہرمل اور

یا خانہ دار کے آئینوں مجھے کے ورت جس کو آربنتہ تیاگ کہتے ہیں۔ ورت پالتار ہے
(۲۲) گرد تیاگ کر لیا۔ پھر اپنا دھن اسنے بڑے بیٹے کے سپرد کر کے گھر میں رہنا چھوڑ
دیوے۔ ہانڈا دے تین حصہ کر دیوے۔ ایک دھرم کے کاموں کے واسطے۔ دوسرا
گھر کے خرچ کے لئے۔ تیسرا لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے۔

(۲۳) رکشا کر لیا۔ پھر مٹہ یا دھرم شالہ میں رہنا ہوانوں اور دسویں اور گیارہویں
پر تما کے ورت پائے۔

(۲۴) جن روپا کر لیا پھر کپڑے تک کا ترک کر دیوے۔

(۲۵) تو کر لیا۔ پھر دکشا نیکریشنی کی طرح ادا کرے۔ اور گورو کے پاس دھرم شاستر پڑھنا
رہے۔ مگر اپیش دینے کا کام نہ کرے۔ یہ دھرم سنسکار دیگر فرقہ کے شاستروں کے
مطابق ہیں سو تا مہر فرقہ ۱۶ سنسکار مانتا ہے۔

(۱) گرہا دھان۔ گرہ سے پانچویں پہینے۔

(۲) جتی سنون سنسکار۔ آئینوں پہینے۔

(۳) جنم سنسکار۔ جنم کے وقت۔

(۴) سورج چندر درشن سنسکار جنم سے تیسرے روز۔

(۵) چمیرا سن سنسکار جنم سے تیسرے یا چوتھے روز والد کا دودھ پلانا چاہئے

پہلے نہیں۔ (۶) پوجن سنسکار جنم سے چھٹے روز۔

(۷) سوچ کرم سنسکار۔ یا سوٹھن جنم سے گیارہویں روز۔

(۸) نام کرن گیا رہویں روز۔

(۹) آن پر اسن۔ لڑکے کو چھ پہینے اور لڑکی کو پانچ پہینے بعد۔

(۱۰) کران بنیدن۔ تیسرے۔ پانچویں یا ساتویں سال

۱۱) کیش چن یا مونڈن۔ (۱۲) آپ نیتی یا جینٹو۔ آٹھ سال کی عمر میں۔

سال چھتری گیا رہویں۔ اور دیش بارہویں سال یا زیادہ سے زیادہ اس سے دھند
عرصہ میں۔

(۱۵) ورت چریا جنیو لینے کے کم سے کم آٹھ سال تک بچہ چاری مدہ کر دینی ذروی
تعلیم حاصل کرے۔

(۱۶) ورن آمارن کریا۔ وویا پھرنے کے بعد گورہ کی اجازت لیکر گھر آوے۔

(۱۷) بواہ کریا۔ لڑکی کا بیاہ بارہویں سال۔ یا اس کے بعد جب حیض آنا شروع ہوا
کرے (موتلف کی رائے میں یہ عمر کم از کم ۱۶ سال ہونی چاہئے)۔ لڑکے کی عمر لڑکی سے کم
سے کم چار سال ۶ زیادہ سے زیادہ ۸ سال زیادہ ہونی چاہئے۔

(۱۸) ورن لاہر کریا جب بہو ہوشیار اور اپنا گھر سنبھالنے کے لائق ہو جاوے تو
والدہ کو مناسب ہے کہ اپنے لڑکے کو روپیہ دیکر علیحدہ کاروبار میں لگا دیوے۔ اور علیحدہ
رہنے کی اجازت دیوے۔ ایسا کرنے سے ساس بہو کی لڑائی نہ ہوگی۔ اور لڑکا خود مختار
ہو کر کاروبار میں لگ جاوے گا۔

(۱۹) اہل چریا کریا۔ جب لڑکا اپنے والد سے علیحدہ رہتا ہو تو اس کو لازم ہے کہ
کٹ کر یعنی پٹو رخص خانہ داری ادا کرتا رہے جو اس طرح پر ہیں (۱) اجیا۔ بھگوان کی پوجا
و استی (۲) وارنا۔ اپنی ورن کے مطابق۔ اسی۔ سی۔ کرسی۔ وانجیہ۔ وویا اور شلپ
کار و زکار (۳) تپ یا دھیان و ورت (۴) دان یا خیرات (۵) سوا دھیائے یا مطالعہ
کتاب مذہبی (۶) سنجم۔ ضابطہ جو اس وپر ہینا ایدار سانی۔

(۲۰) گھر ہستیا کریا۔ خرائض خانہ داری ادا کرتے ہوئے اور دھرم کے ساتھ روزگار
کرتے ہوئے جب خوب تجربہ ہو جاوے تو گھر ہستیا چاریہ یا چودہری وینج کار تہہ حاصل
کرے (۲۱) پشاناکر یا۔ جب گھر ہستی کاروبار دنیا کرتے ہوئے اس قابل ہو جاوے
کہ وہ گھر سے علیحدہ ہو جاوے تو گھر کا کام اپنے بیٹے کو سپرد کر کے خود آٹھویں پر ساتا

رشتہ دوپہی سنے ہی انسان کے واسطے گرسہ سے لے کر مرنے تک تریہ پن
کریا۔ یا سنسکا مقرر کئے۔ جن میں سے ۲۵ گرسہتی یا شراوک کے واسطے ہیں۔
اور ۴۸ مٹنی یا سنسیا سی کے لئے۔ ان کا مفصل حال اور ان موقعوں پر پوجا۔ و
ہون وغیرہ کرنے کی ترکیب اور پران سے جانتی چاہیے۔ ہم گرسہتی کے ۵۰ سنسکار
کا بہت ہی مختصر حال ذیل میں درج کرتے ہیں۔

(۱) گرجھاوان۔ یہ رسم اپنی عورت کے ساتھ عین آنے سے پانچویں دن صرف
اولاد پیدا کرنے کی غرض سے بھوک کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔

(۲) پرتی کریا۔ جل سے قیسرے پینے کی جاتی ہے۔

(۳) سو پرتی کریا۔ جل سے پانچویں پینے۔

(۴) گہرت کریا۔ ساتویں پینے۔

(۵) مود کریا۔ نویں پینے۔

(۶) پر یو دیو کریا۔ یا جنم سنسکا۔ پیدائش کے دن۔

(۷) نام کریم۔ جنم سے بارہویں دن بچے کا نام رکھنے کے وقت۔ اس کا نام عہدہ
اور۔ یعنی رکھنا چاہئے۔ چتر۔ گوڑ۔ نھو۔ فتو۔ و ابیات نام نہ رکھنے چاہئیں۔

(۸) پھریاں کریا۔ دوسرے قیسرے یا چھٹے پینے بچہ کو گھر سے باہر نکالنے کے
وقت (۹) کچھ کریا۔ پانچویں پینے۔ یا جب بچہ پینے لگ جاوے۔

(۱۰) اسی پران کریا۔ ساتویں۔ آٹھویں یا نویں پینے۔ بچہ کو اناج کھلانا شروع کرتے وقت
(۱۱) برش بر دھن یا برس بدھاوہ۔ ایک سال کی عمر پونے پر۔

(۱۲) مؤڈن کریا۔ دوسرے یا قیسرے یا چھٹے سال۔ کان بھی اس وقت بندھاوے

(۱۳) کپی سنگھان کریا۔ پانچویں سال لکھنا پڑھنا شروع کر لیتے وقت۔

(۱۴) چپ فیتی یا جینیو آٹھ سال کی عمر میں۔ اور تروناچار شاستر کے مطابق جبرن آٹھ

اور ہر ایک اپنی اپنی اولاد کو اپنا ہی پیشہ سکھلانے لگا۔ اس سے بڑا فائدہ یہ تھا کہ بچہ اپنے آبائی پیشہ کو آسانی سے سیکھ سکتا تھا۔ اور وہ اُس میں کمال حاصل کر سکتا تھا۔ رفتہ رفتہ ان چاروں ورنوں کی سینکڑوں ذاتیں مقرر ہو گئیں۔

بہت سی تو بلحاظ پیشہ کے ہوئیں۔ جیسے دھوبی۔ نائی۔ شنار۔ بڑبھی وغیرہ وغیرہ۔ بہت سی بلحاظ سکونت کے ہوئیں۔ جیسے ویشیوں میں اگر وال۔ کنڈیل وال۔

اوسوال وغیرہ۔ برہمنوں میں۔ کشمیری۔ گجراتی۔ کانکچ۔ گوڑ۔ سارسوت۔ ہر ایک بات کے وہ پہلو اچھا اور بُرا ہوتے ہیں۔ اس فرقہ بندی سے جبکہ پیشہ وروں کو پیشہ میں کمال اور اُس کے سیکھنے میں آسانی ہوئی۔ دوسری طرف بیاہ شادی

کا اور میل ملاپ کا دائرہ تنگ ہو گیا۔ ہر ایک فرقہ میں ایک دوسرے سے ایک قسم کی نفرت سی پیدا ہو گئی۔ آجکل جو ہندوؤں میں نا اتفاقی اور ایک دوسرے سے علیحدگی پائی جاتی ہے۔ اس کا خاص سبب فرقہ بندی ہے۔ نا اتفاقی سے جو

نقصان ہندوؤں کو پہنچ رہا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اس لئے مولف کے خیال میں سنا ہے کہ اب کم سے کم ایک ورن کے آدمی آپس میں بیاہ شادی کرنے لگ جاویں۔

اگر وال کنڈیل وال۔ اوسوال۔ پارماوتی پر وار۔ سب ویشی ہیں۔

کشمیری۔ گجراتی۔ کانکچ۔ گوڑ۔ سارسوت۔ سب براہمن ہیں۔

اڑھائی گھرے۔ بیس گھرے سب کھتری ہیں۔

ان میں آپس میں شادی بیاہ کرنے سے کچھ ہرج نہیں ہے۔ نیز بیاہ شادیوں میں

جو سینکڑوں آدمیوں کو بارات میں لے جایا جاتا ہے۔ اور بہت سا قیمتی کپڑا جیز

میں دیا جاتا ہے۔ اُس کو بھی بند کرنا مناسب ہے۔ چونکہ جو کچھ دغا و فریب روپیہ کے

کمانے میں کیا جاتا ہے وہ سب بیاہ اور شادیوں کے خرچ کو پورا کرنے کے لئے

کیا جاتا ہے۔ اگر یہ خرچ کم ہو جاوے تو ہندوؤں میں سے بہت سے پاپ کم ہو جائیں

لوہار۔ سنگار۔ اکار و سب سے نیچے کے درجے کے شہور ہیں۔ ان میں بھیل۔ جمینور
پاروسی۔ چانڈل شامل ہیں (دیکھو دھرم شہزاد کا چارادھکار ۹ شلوک ۲۳۲ لغایت
۲۳۵۔ اور آدھران پہا ۱۶ شلوک ۸۵ لغایت ۸۷)

نہ چھوٹے لاتی شہوروں کے چھوٹے سے مٹی کا برتن چھوڑ دینا چاہئے۔ لوسہ
کا برتن راکھ سے صاف ہونا چاہئے۔ کاسی۔ پٹیل کا برتن دوبارہ ہونا چاہئے۔ اگر
ہڈی وغیرہ برتنوں کو لگ جاوے تو آگ ڈالنے سے پاک کرنا چاہئے۔ اناج۔ لکڑی
پھل۔ کپڑا۔ سوتے۔ چاندی کے برتن پانی سے دھو کر صاف کرنے چاہئیں۔ (دیکھو
دھرم سنگار شہزاد کا چار شلوک ۲۳۲ لغایت ۲۳۹) ابتدا میں ایک آریہ جاتی کے
چار ورن۔ برہمن۔ چھتری۔ ویش۔ اور شہور۔ بغرض انتظام سوسائٹی مقرر کئے گئے تھے
چاروں ورن آپس میں بیاہ شادی کرتے تھے۔ صرف اتنی بات ضرور تھی کہ سٹور
صرف شہورانی کے ساتھ شادی کرتا تھا۔ ویش شہور۔ اور ویش سمیت کیسا اہتہ بیاہ کرتا تھا
چھتری شہور۔ ویش اور چھترانی سے بیاہ کرتا تھا۔ برہمن چاروں ورن کی عورت لے
سکتا تھا۔ جیسا کہ آدھران کے مندرجہ ذیل شلوک سے ظاہر ہے۔

शुद्धा शुद्धेण ब्रह्मव्यानाया स्वातां च नैगमः
वहेत्त्वानी च राजन्यः स्वां द्विजत्माक चिञ्चताः

प० १०७ त्तो १४७

ایسا ہی منوسمرتی میں لکھا ہے۔ بعد ازاں ہر ایک اپنے اپنے ورن میں شادی کرنے لگ گیا

پہلے سنگار۔ آدھران میں۔ پھر شہور لکھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میشر جاتی کے سنگار لے چکے
آپ کو زچہ چت چلتے ہیں۔ یہ پیشہ بعد میں اختیار کیا ہو گا۔ کیونکہ سہا دن پور۔ اناہل۔ کرنا۔ وغیرہ ضلعوں
میں جہاں یہ لوگ آباد ہیں انکے ہاتھ کا ہاتی پنے کا رواج ہے۔ اور انکے بیل کر یہ بھی نہیں ہوتا ہے۔

پایا جاتا ہے۔

ان ہی رشتہ دیوچی بانے میں مت لے پتہ متم کے پیشے۔ اتسی۔ اتسی۔
 کرسی۔ بانجیہ۔ وویا۔ اور شلپ۔ ایجاد کئے۔ اتسی۔ تلوار سے سپہ گری۔ اتسی (سپاہی)
 سے حساب کتاب۔ کرسی سے کھیتی۔ بانجیہ سے بیوپار۔ لین دین۔ تجارت و وویا
 سے کلاہ چرائی۔ گانا بجانا۔ ناگ۔ وغیرہ۔ شلپ سے کاریگری و دستکاری مراد ہے
 ان پیشوں کے کرنے والے تین درجہ۔ چھتری۔ ویش اور شودر۔ مقرر کئے۔ چھتری
 کا کام سپاہ گری۔ حکمرانی۔ و حفاظت رعیت۔ ویش کا کام حساب و لین دین و تجارت
 شودر کا کام۔ کھیتی باڑی۔ گانا بجانا و صنعت و حرفت۔ قرار پایا۔ بعد ازاں ان کے
 بیٹے بھرت نے چوتھا درجہ برہمن مقرر کیا۔ جن کے واسطے کوئی پیشہ نہیں۔ و حرم
 میں لگے رہنا اور دوسروں کو و حرم آپدیش دینا ہی جن کا کام ہوا۔ برہمن۔ چھتری
 اور ویش کی صرف ایک قسم یا جاتی (ذات) قرار دی۔ مگر شودروں کی دو قسم قرار پائی
 ایک ست۔ یعنی وہ جو ایک دفعہ بیاہ کریں۔ دوسرے است۔ جن کا بار بار بیاہ ہو
 ست شودروں کی پھر دو قسمیں قرار دیں۔ ایک سوادھین۔ یعنی خود مختار۔ دوسرے
 پرا دھین۔ یعنی دوسروں کی ملازمت کرنے والے۔ است شودر بھی دو قسم کے قائم
 کئے۔ ایک کارو یعنی کاروبار کرنے والے جیسے دھوبی وغیرہ۔ دوسرے اکارو۔
 جن کا کوئی خاص پیشہ نہیں۔ پھر کارو کی بھی دو قسم قرار دیں۔ ایک سپریش۔ جنکے
 ہاتھ کا پانی پی سکتے ہیں۔ وہ پانچ قسم میں منقسم ہیں (۱) شالک یعنی ساڑھی بنانے
 والے۔ یہ دکن میں ایک قوم ہے (۲) مالک دامی (۳) کنہیہ کار (کپاہہ برتن بنانے
 والا) (۴) تیلی و مسلمان تیلی نہیں (۵) نائی۔

دوسری اسپریش۔ جن کے ہاتھ کا پانی نہیں پی سکتے۔

جیسے۔ دھوبی۔ کھاتی۔ (دبڑھی) حیتل گرد (لوہے کے اٹھارہ صاف کرنے والا)

کیونکہ ان کے اعتقاد میں آدم پہلا انسان ہے۔ جن میں سے یسوع مسیح دیوبھی کا نام بوجہ کار و بار دنیا سکھانے اور انسانوں کو تمدنی حالت میں لانے کے آد پرش ہے۔ جس کا ترجمہ پہلا انسان ہے۔ نیز جن میں سے یسوع مسیح دیوبھی کا نام بوجہ آدم کے قریب قریب ہے۔ علاوہ ازیں آدم کے معنی سنسکرت زبان میں آدیا شری میں پیدا ہوا ہوتے ہیں۔ اس طرح بھی یہ لفظ آد پرش کا مترادف ہے۔ اہل اسلام کی مستند کتابوں معارج النبوت وغیرہ سے آدم کا ہندوستان میں ہونا ثابت ہے اب رہی یہ بات کہ عیسائی اور محمدی حضرت آدم اور دنیا کی پیداہش حضرت عیسیٰ سے صوف چار ہزار چار برس پہلے جملاتے ہیں۔ یہ انکی غلطی ہے۔ کیونکہ وائیاں علم ارض پر و فیض کسلی صاحب وغیرہ نے بعد تحقیقات یہ ثابت کر دیا ہے کہ دنیا میں نباتات کے پیدا ہونے کا زمانہ ایک ارب سال سے زیادہ ہے (دیکھو رولڈ لایف) نیز تاریخ فرشتہ جلد اول میں مرقوم ہے کہ

”دیکھ کے از کتب معتبرہ بنظر آدہ کہ شخصے از صاحب سلونی دادون العرش و فوق العرش پرسید کہ یا امیر المؤمنین پیش از آدم سہ ہزار سال کہ بود۔ آنحضرت جواب دادند کہ آدم۔ چوں ایں حق سہ مرتبہ تکرار یافت آن شخص ساکت شدہ۔ مصر در پیش آنگندہ شاہ ولایت پناہ بر زبان مبارک آورند کہ اگر سی ہزار بار سے پرسیدی کہ پیش آدم کہ بود گفتیم ”آدم“ اس سے آدم کا عرصہ دوازہ ہشت ہزار سال ثابت ہے۔

عیسائی و محمدی آدم کا ہشت سے۔ اور جن لوگ آرم ہنگوان آد پرش کا سوگ سے آکر زمین پر پیدا ہوئے بیان کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی آد پرش اور آدم کا ایک ہونا

(بقیہ صفحہ ۲۱) جو کہ درست ہے۔ کیونکہ یسوع دیوبھی سے کیلاش پہنچا کی ہے۔ اور وہاں سے ہی موکل کو گئے ہیں۔ بیل انکی سواری جملاتی جاتی ہے۔ بیل کا نشان انکی صورتی میں ہے +

نام ایثور آدیشور۔ جگدیشور۔ جگت کرتا جگ۔ جگوان۔ اربنت۔ تیرتنگہ۔ پتھم۔ مبدھ
 لبسو کر۔ چہادیو۔ آدنا تھ۔ آدیش۔ کاشب۔ گوتم۔ منو۔ کل۔ کر۔ کل۔ وہر۔ پ۔ ہا۔ پشونو
 ہمیش وغیرہ ہوا۔ غرضیکہ بموجب ہین کتب مقدسہ کے تہذیب کے ابتدائی سبق جگوان
 ریشب دیو نے ہی سکھائے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہائے ہین مت یا جین مت
 خود زمانہ تہذیب کے آغاز میں ہوئے۔
 مولف کی رائے میں اہل اسلام و عیسائیوں کے حضرت آدم ہی ای ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰) ۱۰ شاستریہ (۱۲) سرپاویں (۱۳) بہوت من (۱۴) منتر ہی (۱۵) جتر ہی (۱۶)
 (۱۷) روپ پاک ہی (۱۸) سورن پاک ہی (۱۹) ندرن (۲۰) من (۲۱) جیمین (۲۲) سنجین و
 ہا استری کی ۱۴ کلاد (۲۳) زرت (۲۴) ہتر (۲۵) اچت (۲۶) جتر (۲۷) جتر (۲۸) گیان (۲۹) گیان
 (۳۰) دپ (۳۱) جل سنجیدہ (۳۲) گیت گان (۳۳) تال تان (۳۴) سیکہ پرشی (۳۵) آرام روپ (۳۶) اکار گون (۳۷)
 دہم کپار (۳۸) دہم نی (۳۹) شگن بچار (۴۰) کر یا کلب (۴۱) پر شادنی (۴۲) سنکرت (۴۳) جینی کابر و سن۔
 (۴۴) سورن ششی (۴۵) سجدہ کرنا (۴۶) ہا سنجین (۴۷) گج یا رنگ پر کیشا (۴۸) استری کھشن (۴۹) پرشی
 کشن (۵۰) کام کر یا (۵۱) پی چید (۵۲) نکال ہی (۵۳) دستوشہ ہی (۵۴) وید کر یا (۵۵) سورن دن چید
 (۵۶) گھٹ بھرن (۵۷) سار پر شرم (۵۸) اجن لوگ (۵۹) چورن لوگ (۶۰) ہست لاکھ (۶۱) پچن پشود (۶۲)
 ہوت ہی (۶۳) باج ہی (۶۴) کایہ شکتی (۶۵) واکرن (۶۶) شالی کھڈن (۶۷) ہکو مند (۶۸) کتا کتن
 (۶۹) ستم گوتن (۷۰) شنگا کرنا (۷۱) سرب بھاشا گیان (۷۲) بھی دان (۷۳) آجورن ج (۷۴) بھر پو بچار (۷۵)
 کر جیا پار (۷۶) پنچ کرن (۷۷) نکر کرن (۷۸) دان زرن (۷۹) کیش بندھن (۸۰) بتیا لند (۸۱) تھند باو (۸۲)
 انک بچار (۸۳) لوک یو ہار (۸۴) اتریشلا (۸۵) پرش اپلی۔ لگمت کلا کے ۸ اپنی ہیں ۱۰ ہنس پی (۱۱)
 بہوت ہی (۱۲) رکش پی (۱۳) یونی ہی (۱۴) نکی (۱۵) کیری (۱۶) ماوری (۱۷) سندھنی (۱۸) مانوی (۱۹) کانوی
 (۲۰) مگاری (۲۱) لاٹی (۲۲) خادی (۲۳) انی ہی (۲۴) پاک کی (۲۵) مول دیوی (۲۶) ٹوڑی (۲۷) پھر اور ہی ہر گئے جیسے
 گجراتی۔ سوڑی۔ سڑی وغیرہ۔ نوٹ صفحہ ۲۱ ا۔ جادیو کا باس کیلاس میں تھلا یا جاتا ہے (بقیہ صفحہ ۲۱)

دیو جی سپید اہوئے۔ جنگو ہندو جو ان کل کر بھی کہتے ہیں۔ یہ چینیوں کے پہلے تیر تھنکر
ہیں۔ جنہوں نے چوتھے کال کے شروع میں چین مت جاری کیا۔ ان پر شب دیو جی کو
ہندو مت کے بشری مددگاروت پڑان میں پر مدیشور کا اوتار بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ
ہننے پہلے ذکر کیا ہے پر شب دیو جی نے اپنی رحمت کو مکانات کا بنانا۔ شہروں کا آباد
کرنا۔ بل جوتنا۔ زراعت کرنا۔ ور۔ لکھنا۔ پڑھنا۔ تجارت کرنا۔ موسیقیوں کی حفاظت
کرنا۔ کھانا بنانا وغیرہ وغیرہ ۲۷ کلا پٹش کی اور ۲۸ کلا پٹش کی سکھائی۔ اس واسطے انکا

۱۔ پٹش کی ۲۷ کلا۔ ۱۔ لکھت کلا۔ ۲۔ گنت (۳)۔ ۳۔ روپ پرورش (۴)۔ ۴۔ نیت (۵)۔ ۵۔ نیت (۶)۔ ۶۔ نیت (۷)۔ ۷۔ پٹش (۸)۔
۸۔ پٹش (۹)۔ ۹۔ نیکشن (۱۰)۔ ۱۰۔ ناری لکشن (۱۱)۔ ۱۱۔ گچ لکشن (۱۲)۔ ۱۲۔ اشوکشن (۱۳)۔ ۱۳۔ ڈیکلکشن (۱۴)۔ ۱۴۔ رتن پریکشا (۱۵)۔ ۱۵۔ داتو بلو
۱۶۔ پٹش (۱۷)۔ ۱۷۔ نیت لکنتی (۱۸)۔ ۱۸۔ ترک شاستر (۱۹)۔ ۱۹۔ نیتی شاستر (۲۰)۔ ۲۰۔ توپا یاد پر شاستر (۲۱)۔ ۲۱۔ اس جوتش شاستر (۲۲)۔
۲۲۔ ایک شاستر (۲۳)۔ ۲۳۔ پٹش (۲۴)۔ ۲۴۔ پٹش (۲۵)۔ ۲۵۔ پٹش (۲۶)۔ ۲۶۔ پٹش (۲۷)۔ ۲۷۔ پٹش (۲۸)۔ ۲۸۔ پٹش (۲۹)۔ ۲۹۔ پٹش (۳۰)۔
۳۰۔ پٹش (۳۱)۔ ۳۱۔ پٹش (۳۲)۔ ۳۲۔ پٹش (۳۳)۔ ۳۳۔ پٹش (۳۴)۔ ۳۴۔ پٹش (۳۵)۔ ۳۵۔ پٹش (۳۶)۔ ۳۶۔ پٹش (۳۷)۔ ۳۷۔ پٹش (۳۸)۔ ۳۸۔ پٹش (۳۹)۔ ۳۹۔ پٹش (۴۰)۔
۴۰۔ پٹش (۴۱)۔ ۴۱۔ پٹش (۴۲)۔ ۴۲۔ پٹش (۴۳)۔ ۴۳۔ پٹش (۴۴)۔ ۴۴۔ پٹش (۴۵)۔ ۴۵۔ پٹش (۴۶)۔ ۴۶۔ پٹش (۴۷)۔ ۴۷۔ پٹش (۴۸)۔ ۴۸۔ پٹش (۴۹)۔ ۴۹۔ پٹش (۵۰)۔
۵۰۔ پٹش (۵۱)۔ ۵۱۔ پٹش (۵۲)۔ ۵۲۔ پٹش (۵۳)۔ ۵۳۔ پٹش (۵۴)۔ ۵۴۔ پٹش (۵۵)۔ ۵۵۔ پٹش (۵۶)۔ ۵۶۔ پٹش (۵۷)۔ ۵۷۔ پٹش (۵۸)۔ ۵۸۔ پٹش (۵۹)۔ ۵۹۔ پٹش (۶۰)۔
۶۰۔ پٹش (۶۱)۔ ۶۱۔ پٹش (۶۲)۔ ۶۲۔ پٹش (۶۳)۔ ۶۳۔ پٹش (۶۴)۔ ۶۴۔ پٹش (۶۵)۔ ۶۵۔ پٹش (۶۶)۔ ۶۶۔ پٹش (۶۷)۔ ۶۷۔ پٹش (۶۸)۔ ۶۸۔ پٹش (۶۹)۔ ۶۹۔ پٹش (۷۰)۔
۷۰۔ پٹش (۷۱)۔ ۷۱۔ پٹش (۷۲)۔ ۷۲۔ پٹش (۷۳)۔ ۷۳۔ پٹش (۷۴)۔ ۷۴۔ پٹش (۷۵)۔ ۷۵۔ پٹش (۷۶)۔ ۷۶۔ پٹش (۷۷)۔ ۷۷۔ پٹش (۷۸)۔ ۷۸۔ پٹش (۷۹)۔ ۷۹۔ پٹش (۸۰)۔
۸۰۔ پٹش (۸۱)۔ ۸۱۔ پٹش (۸۲)۔ ۸۲۔ پٹش (۸۳)۔ ۸۳۔ پٹش (۸۴)۔ ۸۴۔ پٹش (۸۵)۔ ۸۵۔ پٹش (۸۶)۔ ۸۶۔ پٹش (۸۷)۔ ۸۷۔ پٹش (۸۸)۔ ۸۸۔ پٹش (۸۹)۔ ۸۹۔ پٹش (۹۰)۔
۹۰۔ پٹش (۹۱)۔ ۹۱۔ پٹش (۹۲)۔ ۹۲۔ پٹش (۹۳)۔ ۹۳۔ پٹش (۹۴)۔ ۹۴۔ پٹش (۹۵)۔ ۹۵۔ پٹش (۹۶)۔ ۹۶۔ پٹش (۹۷)۔ ۹۷۔ پٹش (۹۸)۔ ۹۸۔ پٹش (۹۹)۔ ۹۹۔ پٹش (۱۰۰)۔

(بقیہ صفحہ ۱۹) اب رات دن میں روشنی ان ہی کے ذریعہ سے ہو کر رہی۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے
ہیں کہ پرتی سرت سے پہلے لوگ کسی ایسی جگہ میں رہا کرتے ہونگے۔ جہاں پاؤں اور سورج کی روشنی
نظر آتی ہوگی۔ ایسے مالک بحر شمالی کی طرف ہیں۔ جہاں چھ چھینے تک سورج نظر نہیں آتا۔ لہذا
اگر آریہ قوم کا ہندوستان میں کسی اہل ملک سے اہل عقیدہ کیا گئے تو وہ بحر شمالی کے قریب کے ملک
ہو سکتے ہیں۔ بشرط انکا ہر ملک نے بھی اپنی کتابت میں ہم میں ایسا ہی لکھا ہے۔ جس زمانہ کا ذکر
ہے اُس وقت بحر اٹلانٹک کی جگہ میں ایک بڑا بھاری براعظم تھا۔ (ملاحظہ)

آریہ ورت سے مراد شمالی ہندوستان ہے۔ جو ہالیہ سے لیکر بنجیال تک آباد ہے جیسا کہ امرکوش میں بھی لکھا ہے۔

प्रथ्या वर्तः पुष्प भूमि मध्य विन्ध्यहिमालय

ایسا ہی منو سمرتی اور حیاتے، مشکوک ۱۱ سے ظاہر ہے جو اس طرح ہے

आसमुद्रान्तुवै पूर्णा दासमुद्रान्तुपश्चिमात्

तयोरेवान्तेरिगिर्यो राव्या वर्तविद्वन्नुधाः

آخری کمال کریم اور راجناہ نے دعوات اور مٹی کے برتن بنانے سکھائے۔ اور شہر اچودھیا آباد کیا جس کا دوسرا نام اکشور کوٹھوم اور نتھیا گجری بھی ہے جہاں ریشیوں کے قول کے مطابق آریہ ورت میں سب سے پہلے یہ شہر آباد ہوا۔ جہاں سوتا برفورق کے سوتروں کے بموجب یہ اچودھیا گجری جو راجناہ نے آباد کی وہ کشمیر ویش سے پڑے تھی۔ اور اس کے چاروں طرف چار پہاڑ تھے۔ پورب کی طرف اشٹنا پیا کیلاش دکن کی طرف مہاشیل پیمیم کی طرف سرشیل اور اتر کی طرف اودیال۔ ٹوٹ۔ اس سے آریہ ہندوؤں کا بحر شمالی کی طرف سے وسط ایشیا میں کیلاش یا تبت کے نزدیک آباد ہونا معلوم ہوتا ہے۔

شری شیب دیو۔ راجناہ کے پہلے اس کی رانی مرد دیوی کے بطن سے شری شیب

جہاں شاستروں سے اس خیال کی تصدیق کہ آریہ ہندو کہیں اور سے آکر یہاں آباد ہوئے دعوات صاف طور پر نہیں ہوتی۔ لیکن ان میں لکھا ہے۔ کہ جوتی رنگتہم کے کلپ برکشوں کی جوتی (دکشی) جب پہلے کل کر پتی شرت کے وقت میں جاتی رہی۔ تب اس وقت ہی پورنماشی کے دن شام کو پورب اور پیمیم کی طرف چاند اور سورج نظر آئے۔ سورج غروب ہوتا ہوا ۱۰ اور چاند نکلتا ہوا ۱۰ لوگوں نے ان کو دیکھ کر خوف کیا۔ ان کا خوف پرتی شرت نے سمجھا کر دہرایا۔ اور ان کو بتلایا کہ یہ چاند اور سورج ہیں۔ دلیق آئینی

سب کچھ اب بھی درختوں ہی سے لئے جاتے ہیں۔ لیکن انسان اُس زمانہ دراز کے گندہ نے پر رفتہ رفتہ بہت سی تبدیلیاں پیدا کر لی ہیں پہلے زمانہ میں لوگ درختوں کے پتے اپنے بدن پر ڈھلپ لیا کرتے تھے۔ وہی اُن کے کپڑے تھے۔ اور پتہ کے بعض باشندے اب بھی ایسا کرتے ہیں۔

چونکہ زر۔ زمین و زن کے جھگڑے اُس زمانہ میں نہیں ہوتے۔ اور نہ کوئی قصیدہ شہر آباد ہوتا ہے۔ اِس لئے اُس زمانہ کے لوگوں میں راجہ و رعیت کی بھی تمیز نہیں ہوتی۔ سب یکساں ہوتے ہیں۔ انکی عمر بھی بڑی اور قد بڑے اونچے ہوتے ہیں۔ ایک عورت کے ایک لڑکا اور ایک لڑکی دونوں تو م یعنی اکٹھے پیدا ہوتے ہیں اور جگلیہ یا جوڑے کہلاتے ہیں۔ جب وہ جوان ہو جاتے ہیں۔ تو آپس میں مرد و عورت کی طرح رہنے لگ جاتے ہیں۔ بیاہ شادی کی کوئی رسم نہیں ہوتی۔ غیر تمدنی حالت میں رہتے ہیں۔ دونوں اکٹھے مرتے ہیں مگر سرورگ میں جاتے ہیں۔ چرتے کال کے شروع ہونے سے کچھ عرصہ پہلے تمدنی حالت اختیار کرتے ہیں جس میں وہ چھٹے کال تک رہتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی گذشتہ تیسرے کال کے ختم ہونے سے کچھ عرصہ پہلے تک ہوتا رہا۔ بعد ازاں انسانی ضروریات آہستہ آہستہ بڑھنے لگیں اور کھپ کرکشوں کی حد بندی و تقسیم کی بابت آپس میں جھگڑے پیدا ہونے لگے جنکو انکے کہیاؤں نے فیصلہ کیا۔ یہ کمیا کل کر یا منوں کے نام سے معروف ہوئے اور یکے بعد دیگرے تعداد میں چودہ ہوئے۔ جن کے نام یہ ہیں (۱) پرتی سرت (۲) سن پتی (۳) چھے مانکر (۴) جے ماند (۵) سی مانکر (۶) سیمان (۷) پھل باہن (۸) کلوشو کلان (۹) یٹسوک (۱۰) ابھے چند (۱۱) چند ناتھ (۱۲) مرد و دیو (۱۳) پر سین جت (۱۴) راجا ناجہ۔ ان کل کریشنل اور عام لوگوں میں راجہ اور رعیت جیسا تعلق رہا۔ اور یہ سب آریہ ورت میں لنگھا اور سندھو کے درمیان ہوئے ۴

کے بعد دیگرے ہوتے چلے جاتے ہیں۔ تیسرے کال کے ختم ہونے سے کچھ عرصہ پہلے تک جو انسان ہوتے ہیں۔ وہ نہ جھوٹ بولتے ہیں۔ نہ چوری کرتے ہیں۔ شہن میں کوئی زانی ہوتا ہے۔ اور نہ فریبی وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ دھرم بھی مذکورہ بالا اُنک ہونا سے بچنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس لئے ان کی عدم موجودگی میں کوئی شخص کسی قسم کا ورت اور سنجم وغیرہ دھرم بھی نہیں کرتا۔ اس وقت میں زراعت بھی نہیں ہوتی۔ سب انسان اپنی ہر قسم کی مطلب براری **کلب برکشوں** (دراوپری کرنے والے درخت سے کرتے ہیں۔ کلب برکش دس قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) مایانگ۔ مقوی ہر شیا دینے والے (۲) تریانگ۔ باجے دینے والے۔

(۳) بھوش آنک۔ زیور دینے والے (۴) بھوجن آنک۔ بھوجن دینے والے۔

(۵) بھاجن آنک۔ برتن دینے والے (۶) بستر آنک۔ کپڑے دینے والے

(۷) مایانگ۔ کالا دینے والے۔ (۸) گرہانگ۔ گھر دینے والے۔

(۹) یوہانگ۔ روشنی دینے والے (۱۰) دیانگ۔ چرخ دینے والے۔

Celestial tree کلب برکش کو اہل اسلام طوبی اور میثائی

یا بہشتی درخت بولتے ہیں۔ امریکہ وغیرہ ملک میں اب بھی ایسے درخت ہیں۔ جگو

Milk tree (دودھ کا درخت) **Bread tree** (روٹی کا درخت)

وغیرہ کہتے ہیں۔ بعض خواتین میں ایسے درخت بھی پائے گئے ہیں۔ جو رات کو

روکشی کا کام دیتے ہیں مثلاً خانہ بدستوں میں سے سفید پانی نکلتا ہے۔ جیسے کہ پھپ

میں سے۔ یہ بات شکک طور پر نہیں کہی جاسکتی کہ کلب برکشوں سے مراد ایسے ہی

درخت ہیں یا کچھ اور۔ مگر مولف کے خیال میں تو یہ آتا ہے کہ اس زمانے کے انسان

باجے۔ زیور۔ کپڑے۔ بھوجن۔ سب درختوں سے بناتے تھے۔ اور اب تک بھی بناتے

ہیں۔ مثلاً بین وغیرہ باجے۔ پھولوں کے ہار اور گجرے۔ درختوں کے پھل وغیرہ وغیرہ

ہین مت کی مختصر تاریخ

اب ہم ہین مت کی مختصر تاریخ کی قدامت اور آگے چلے دیکھنا بہت سے پیشتر ہونے کا حال
بوجہ ہین شاستروں - شری ہم چان جی - ہری ہنس پان جی - آد پران جی - اور
دھرم پیکیشا جی - وہین مت اور شری وغیرہ بیان کرتے ہیں - یہ معلوم ہے کہ ہین مت
کے چان ہندوؤں کے پُرانوں جیسے نہیں ہیں کہ جن میں جیسے کہ دیسا جی کہتی ہیں بڑا قتل بائیں کہتی ہیں
بوجہ اعتقاد ہین مت کے یہ دنیا ازلی وابدی ہے - نہ اسکو کسی نے کسی خاص وقت میں
بنایا ہے - اور نہ کبھی اسکو کوئی بگاڑا ہے یا اس کے انز میں قدرتی اور انسانی اسباب
سے تغیر اور تبدیلی ہوتا ہے - مثلاً کہی کوئی نیا خبر یہ بن جاتا ہے - اور کوئی بڑا نامور قاب

(بقیہ صفحہ ۱۶) گزرے ہیں - اس حساب سے پیدائش دنیا موجودہ کو بہ تفصیل ذیل ایک ارب ستائیس کروڑ
انیس لاکھ - اسی ہزار ستائیس سال گزرے ہیں - چھ منو تتر =

$$۱۸۴۰۳۲۰۰۰۰ = ۶۴۳۰۶۴۲۰۰۰$$

$$۱۱۶۶۴۰۰۰۰ = ۲۶۴۳۲۰۰۰۰ =$$

$$\text{آٹھویں کے تین لاکھ} = ۱۳۹۶۰۰۰ + ۱۶۲۸۰۰۰ = ۳۰۲۴۰۰۰$$

کل لاکھ کاسن ۱۳۹۶۰۰۰ = ۱۶۲۸۰۰۰ = ۳۰۲۴۰۰۰ - سات درمیان سنہاں جو گزر چکیں = (دوسرے پانچ ص ۱۷)

$$۱۲۰۹۶۰۰۰ = ۱۶۲۸۰۰۰ = ۱۰۳۹۰۰۰ = ۱۲۰۹۶۰۰۰$$

اس منتر سے ویدک زمانہ میں گدھ ویش میں ایسی قوم کا ہونا ثابت ہوتا ہے جو ویدک ملک نہیں کرتے تھے۔ لیکن ملک کو بوجہ بے رنجی اور ہنساکا کام ہونے کے بڑا سمجھنے والی گدھ ویش میں دہری بڑی قومیں بدھ اور مین ہوتی ہیں۔ بدھ مذہب کو تجارتی ہونے صرف دو ہزار پانچ سو ہی برس ہوئے ہیں۔ مگر گوید کی تصنیف کو جس میں مذکورہ بالا اشلوک ہے، جو جب متفقین یورپ تقریباً تین ہزار نو سو برس۔ اور جو جب ہندومت و آریہ سماج ایک ارب ستاون سو کروڑ اسی لاکھ انچاس ہزار پندرہ سال گزرے ہیں۔ اس لئے وید کا اشارہ غالباً مین مذہب والوں کی طرف ہے جس کا ہونا جو جب بھاگوت پران دیکھتے ہیں کہ ہم نے پیچھے بیان کیا ہے) سو ایہو منو کے زمانے میں جس کو ہندو لوگ پیدائش آفرینش کا وقت خیال کرتے ہیں ثابت ہے۔



دقیقہ سنو ۱۳) ان چاروں گیدوں کا مجموعہ یعنی پینتالیس لاکھ بیس ہزار جس کے عرصہ کو ایک چترنگی یا چار ماگ کہتے ہیں۔ اکہتر چترنگی کا ایک منو منتر ہوتا ہے۔ جس کے سالوں کی تعداد تیس کروڑ ستر لاکھ بیس ہزار ہے منو منتر یا منو چودہ ہیں جن کے نام یہ ہیں ۱) ویشو دھو ۲) سوارو تیس ۳) اوتھم ۴) مٹاس ۵) دیو ت۔ ۶) ہاکس ۷) دیو سوت ۸) سارو تھ ۹) وکش سارو تھ ۱۰) برجم سارو تھ ۱۱) دھرم سارو تھ ۱۲) رتھو تھ ۱۳) رچو تھ ۱۴) جوتھ۔ ۱۵) منو منتر کی سال ہمارا رب اُن تیس کروڑ چالیس لاکھ اسی ہزار ہے۔ ہر ایک منو منتر کے شروع و خاتمہ میں ایک سندھی (دوقندہ درمیانی) شرو لاکھ اسی تیس ہزار سال کی ہوتی ہے۔

سندھیل میں پندرہ ہوتی ہیں جن کے سالوں کی تعداد درودر لاکھ بیس ہزار ہوتی ہے۔

اس منو منتر کی عمر ۲۵۹۲۰۰۰۰ + ۲۲۹۴۰۰۰ ہمارا رب تیس کروڑ سال کی ہوتی ہے جس میں ۴۴ منو منتر کی عمر ۲۵۹۲۰۰۰ سالوں منو منتر کی اسی تیس کروڑ سال کی ہوتی ہے کہ اس کے بعد ہمارا رب تیس کروڑ سال کی عمر میں ہوگا۔

اور عینِ موت کا سوا ایسا ہونے کے زمانہ میں ہونا بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ سوا ایسا ہونہو جو جب
موت شمرتی وغیرہ کتب مقدسہ اہل ہندو موجودہ دنیا کے آغاز میں ہوئے ہیں۔ جسکو آج تک
۱۳۹۷ء ایک ارب ستائیس کروڑ اسی لاکھ اسی ہزار اسی تیس سال گزرے ہیں
اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آیا وہ دلوں میں بھی جو سب سے پرانی کتابیں مانی جاتی ہیں۔ کہیں
جینیوں کا ذکر ہے یا نہیں۔ اس کے واسطے ہم برگ وید منٹل ۳۔ ایشٹک ۳۔ اودھیا ۳
۳ ورگ ۱۱ کے چودھویں منہ کو پیش کرتے ہیں جو اس طرح ہے

किंते कृण्वन्ति कीकटेषु गावो नाशिरं दुब्रेन तपन्निधर्मा
शाने भद्रं प्रम गन्धस्य बेवोनैद्या शाबं मध्वन्न तयावा
اس کا مطلب سلیس بھاشیکے مطابق یہ ہے۔ کہ اسے اندر جو لوگ گدہ وغیرہ
آٹاریہ ویشوں میں رہتے ہیں۔ وہ اپنی گالیوں کے دودھ یک وغیرہ کاموں میں کام
آنے کے واسطے نہیں دیتے۔ اور نہیں تپاتے۔ اس لئے تم یہ گائیں ہم کو دو۔ اور
جو لوگ پیسہ آمد عار دے کر دگنا پیسہ کرتے ہیں۔ ان کا دھن۔ اور ان لوگوں کا دھن جو
شور میں۔ ہم کو دو۔ کیونکہ وہ دھن بھی یک وغیرہ میں کام نہیں آتا

۱۷۰ واضح ہو کہ ہندو مت میں دنیا کی عمر چار رب بتیں کردہ سال کی بتلائی ہے۔ چار ایک کلب یا ایک ہزار
چار ایک۔ یا ایک برہمن دن کے نام سے موسوم ہے۔ اسی قدر عرصہ کا نام جبکہ پرے ہو کر تمام ارواح و مادہ
برہمن (پرتما) میں شامل ہو کر جاتا ہے برہمن مارتی ہے۔

ہم یازمانے چار ہیں۔ پہلا ست یک یا کرت یک۔ جو سترہ لاکھ اسی تیس سال کا ہوتا ہے
دوسرا تریا ج بارہ لاکھ چھیانوہ ہزار برس کا ہوتا ہے۔

تیسرا دواہر۔ جس کی تعداد آٹھ لاکھ چھترہ ہزار برس ہے
اور چوتھا کل یک۔ جس کی چار لاکھ بتیں ہزار برس تعداد ہوتی ہے۔ (نوٹ۔ باقی صفحہ ۱۴ پر دیکھو)

تھپسا اور یک کی - نا این نے خوش ہو کر دشمن دیئے۔ اور کہا کہ ہنگ کیا مانگتا ہے ؟
 نابھہ راجہ نے عرض کی - کہ ہمارا راجہ ہمارے جیسا ہٹا میرے پہلے پیدا ہو۔
 ناراین نے جواب دیا - کہ تم خود ہتھارے پہلے اوتار لیئے۔

چنانچہ مرد دیوی راتی کو حمل رہ گیا۔ برہما وغیرہ نے آکر نابھہ راجہ کو مبارک باد دی۔
 اور کہا کہ اسے راجہ تیرا بھائی اور ہے ہوا۔ جو آدھرش بھگوان تیرے پہلے پتر ہو کر اوتار
 لیئے۔ چنانچہ ریشب دیو جی نے اتار لیا۔ دیوتاؤں نے ہمان (دیلوں) میں بیٹھ کر خوشی
 سے چول برساتے (چھٹا دھیائے) اندر نے اپنی لڑکی جنیتی **अपत्ती** سے
 ریشب دیو کی شادی کر دی۔ اس سے بھرت وغیرہ ایک سولہ کے پیدا ہوئے۔ جن میں
 سے نورکت دتارک الدنیا، ہو کر فوج کشوروں کے نام سے مشہور ہوئے۔

ایک دفعہ ریشب دیو جی نے یک کی - اور سب پر جا کو اپنے سامنے بھلا کر ڈنیا کی
 بے ثباتی پر آپدیش دیا۔ دیا نچاں اچھا سے اور آخر بھرت کو راج دیکر پر پاڑ پھین کر لے
 چلے گئے۔ اور جڑ بھرت کا روپ بنالیا۔ (چھٹا دھیائے) جڑ بھرت روپ رہتے ہیں۔
 شاستروں کے موافق ورم رکھنے اور کھٹ کرم یعنی چھ روزانہ ضروری فرائض کرنے کا کچھ
 کام نہیں رہتا۔ اس لئے بہت سے آدمیوں نے ریشب دیو جی کے چلن کو دیکھ کر شلمان
 کرنا اور ویر چھاپٹو دیا اس وقت سے اس سوال اور سراوگی کامت - جو لوگ وید اور شاستر کو نہیں
 مانتے - دنیا میں پھیل گیا +

ہندوؤں کے عام خیال میں بھاگوت پان وشم پان و یاس کی تصنیف ہے جو
 راجہ پریشتر کے وقت میں ہوئے ہیں۔ مگر اس پیمان میں لکھا ہے کہ ویاس کے بیٹے شکندریو
 جی نے یہ پان راجہ پریشٹ کو سنایا۔ بہر حال یہ پان پریشتر کے وقت لکھے جو سمت
 بکرم سے ۴۴ برس پیشتر ہوا ہے۔ اور اس طرح اس کی تصنیف کو اب تک پانچ سو سال
 گزرے ہیں۔ بھاگوت پیمان کی مذکورہ بالا شہادت سے چینیوں کے پہلے تیرے تکرینے راجا پر

دسکندہ ۳۔ اوحیاء ۹ لغایت ۱۱، مہا پرلے کے بعد جب چاروں طرف
جل مٹی ہو کر کچھ نہ دیکھ پڑتا تھا۔ اُس وقت وہ آدم پُرش شیش ناگ کی چھاتی پر
سین کرتے تھے۔ اُن کی ناہد (ناف) سے ایک کنول کا پھول نکلا۔ اس پھول
کی نال سے برہما جی پرگٹ ہو کر اُس پھول پر بیٹھے۔ برہما جی نے اپنے واسنے
انگ سے سوا ایہو منو نام ایک پُرش۔ اور بائیں انگ سے ست روپا نام استری
پیدا کی۔ اور ان دونوں کا بیاہ کر دیا۔ اور کہا کہ آدمی پیدا کرو۔

سوا ایہو منو نے جواب دیا۔ کہ آدمی پیدا ہو کر کہاں رہیں گے۔ اب تک جو کچھ کہنے
پیدا کئے وہ سب کنول کے پھول پر بیٹھے ہیں۔

تب برہما جی نے آدم پُرش کا دھیان کیا۔ اور وہ پاناں سے پرتھوی کو لے آئے
سوا ایہو منو کے ہاں پر یہ ورت ہٹا ہوا۔ (دسکندہ ۵ اوحیاء ۱۰)

پر یہ ورت نے شانتی اور برکھ متی سے شادی کی۔ پہلے سے آتم و تاس
دریوت۔ تین لڑکے پیدا ہوئے۔ جو جو دو منو منتر میں شمار ہوئے۔ دوسری
سے گنی دھرو غیر ہوئے۔ پر یہ ورت نے اس غرض سے کہ رات کی وجہ سے پُرجا
وتر پن وغیرہ کے کام بند نہ ہوا کریں۔ ایک پتیہ کا ایک رختہ سورج کی طرح روشن
بنوایا۔ اس رختہ پر بیٹھ کر اُس نے پرتھوی (زمین) کے گرد سات بار گھٹا (طواف)
کی۔ اور ایک چھتر راج کیا۔ رختہ کے پتیہ کے سات بار پھرنے سے سات دیپ
(اقالیم) مجبو وغیرہ اور سات سمندر و نودھی (بحر ہند) وغیرہ بن گئے۔

پر یہ ورت کے تارک الدنیا ہونے کے بعد اُس کا بیٹا گنی وھراج کا مالک ہوا
اِس نے پورب جتی اسپرا سے بیاہ کیا۔ جس سے ناہد وغیرہ نو بیٹے پیدا ہوئے
گنی وھر نے مجبو دیپ کے نو کھنڈ (جھٹے) کر کے ناہد کو بھرت کھنڈ کا راج دیا
دھیسرا اوحیاء نے ناہد راج نے اپنی زوجہ مردیوی سمیت اولاد کی خاطر جنگل میں جا کر

یوگ بشت کے ویراگ پر کرن میں وہاں چھوٹھی خودی کی مذمت کی ہے۔

ایسا لکھا ہے राम उवाच ॥ नाहं रामो न मे वाञ्छा

भावेषु न च मे मनः । शान्तः प्राप्सितुमिच्छामि

स्वाऽमनो यजिनो यथा ॥ सर्ग १० ॥

اس کا ترجمہ یوگ بشت ویراگ دمو مکش پر کرن کے صفحہ ۶۰ پر جو مطبوعہ ۱۸۸۸ء

اور شریف صالح محمد کا چھپایا ہوا اور جی دادا جی کا چھاپا ہوا ہے۔ ایسا کیا ہے۔

ترجمہ یہ جو میں رام ہوں۔ سو نہیں۔ اور اچھا خواہش بھی کچھ نہیں۔ کہ ہے تے

جو میں نہیں۔ تو اچھا کس کو ہووے۔ اور اچھا ہوتی تو یہی ہوتی۔ جو اہنگار کے ارہت پہ

کی پراپت ہووے۔ پیسے جیند کو اہنگار کا امتحان उत्थान نہیں ہوا۔

تیا میں ہوں۔ ایسی جگہ کو اچھا ہے۔ یعنی راجندر جی کہتے ہیں کہ میں رام

نہیں ہوں۔ اور نہ مجھے میں کچھ خواہش ہے۔ اگر ہے تو صرف یہی ہے کہ جیسی

جیند دیو نے خودی کو ترک کیا ہے۔ ویسے میں بھی ترک کروں ॥

اس بشت کی ٹیکا شرح کرنے والا بیان کرتا ہے۔ کہ یہ بشت ویدانت

مت کی بہت چرائی کتاب اور پریشی بالمیک کی تصنیف ہے۔ بالمیک جی راجہ

راجندر جی کے زمانہ میں ہوئے ہیں۔ جن کو بموجب تاریخ دنیا مصنفہ پنڈت لکھرام

آریہ مسافر ۱۸۹۸ء تک ۸۶۸۹۹۲ برس ہوئے ہیں۔ اس کتاب کے مندرجہ بالا

اشلوک میں راجندر جی جیند دیو کی طرح خواہشات سے بری ہونا چاہتے ہیں۔

جس سے جین مت کا راجندر جی سے پہلے ہونا ثابت ہے۔

شریہ بھاگوت پران آرو و مہر جی کہن لال مطبوعہ لول کشور پریس لکھنؤ میں

پر شب اوتار کا جو جینیوں کے پہلے ترننگر میں۔ ذکر ہے۔ جس کو ہم مختصر آدھیر ناظرین

کرتے ہیں ॥

خلج کچھ تک پھیلا ہوا تھا۔ صرف ایٹیا ہی میں نہیں۔ بلکہ چین لوگ یورپ اور
افریقہ میں بھی آباد تھے۔ جہاں انکی شہادتیں اب تک پائی جاتی ہیں +
مہاجر جنرل جے۔ بی۔ آر۔ فارلونگ صاحب ایف۔ آر۔ ایس لکھتے ہیں :-

”چین وہیم ہندوستان میں سب سے پرانا دہرم معلوم ہوتا ہے۔ ۵۰۰ سال
قبل از مسیح کے قریب۔ اور تواریخی زمانے سے پہلے کل شمالی ہند اور شمال مغربی حصہ
ہند پر ایک قوم دراوہ حکمران تھی۔ اس قوم کے لوگ اکثر سانپ اور دوختوں کی پوجا کرتے
تھے۔ اس زمانہ میں تمام ہند میں چین مذہب موجود تھا۔ یہ ایک بڑا قدیم شانتہ اور
فلسفانہ مذہب ہے۔ اور اس مذہب سے بودہ مذہب کی پیدائش ہوئی ہے۔ آریہ لوگوں
کے لنگا مذہی تک پہنچنے سے پہلے چینوں کے بائیس ترنٹنکر دینی تعلیم کی اشاعت کر چکے
تھے۔ اس وقت دوسری مذہبی کتابوں کی سب سے بالکل نہ تھی +

بالو سارے لال صاحب زمیندار بروٹھ اپنی کتاب ”ہندوستان قدیم میں لکھتے
ہیں کہ پرتان میں ایک پہاڑ پر ناسس ہے۔ جسکی وہ تسمیہ میہ بتلاتے ہیں کہ چین مت کے
سنت لوگ یہاں پر ناسس یعنی تپوں کی جھونپڑیوں میں رہا کرتے تھے۔ اس لئے اس کا
یہ نام پڑا تھا۔ وہی صاحب لکھتے ہیں کہ افریقہ میں ایک صوبہ گرنابہ ہے جس میں مندر اور
مورتیاں گرنابہاڑ جیسی ہیں۔ گرنابہ پہاڑ چینوں کا ایک خاص تیرتھ کاٹھیاواٹر تجارت میں
پہنڈت لیکھرام آریہ سا فرانی کتاب جہاد میں مصر اور انمال میں چینوں کا ہونا
بتلاتے ہیں۔ ویانت درشن مصنفہ ویاس کے دوسرے ادھیلے کے دوسرے ۲۵ پاؤ
کے ۳۳، ۳۴ سورتوں میں جو اس طرح ہیں

नैकस्मिन् संभवात् ३३ एवं चात्मा कर्तव्यम् ३४
چین مت کے سلسلہ سببت بنگی نیائے ”اور آتما کا جسم کے برابر ہونے“ کی تردید کی ہے
جس سے چین مت کا مہاجرات سے پہلے ہونا ثابت ہوتا ہے۔

موسم ہے جس میں مت فتنے کے ہر پہلو پر غور کرنے کی وجہ سے ایک نئی مت کہلا سکتی ہے۔
دیگر تمام مذاہب کے خیالات اس میں شمل ہیں۔ اس لئے ہی مذہب یونیورسل مذہب
ہو سکتا ہے +

ہین مذہب کی قدیمت کا ثبوت

یوں تو شخص اسے مذہب کو سب سے پہلا مذہب اور اپنی مذہبی کتاب کو ایشور
واکیر یا کلیم آجی کہتا ہے۔ لیکن اپنے نئے میاں میں مقبول ہونے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔
جبکہ حقیق اور دوسرے مذہب والے خود قدیم مذہب بتلاویں وہی مذہب قدیم ہو سکتا ہے
چنانچہ مشرچے اے۔ ڈبائی A. Dabois نے اپنی کتاب جس کا نام

"Description of the character, manners and
customs of the people of India and of their
institutions, religious and civil."

ہے اور جسکو ایسٹ انڈیا کمپنی نے مشرقی ہندوستان میں فرانسیسی زبان سے ترجمہ کر کر شائع کیا
تھا۔ اس میں لکھتے ہیں۔

yea, his (Jain) religion is the only
true one upon earth, the primitive
faith of all mankind.

ترجمہ بلاشبہ ہین دھرم ہی دھرم نے زمین پر ایک تہا دھرم ہے۔ اور یہی تمام انسانوں
کاسب سے پہلا مذہب دھرم ہے۔ اس ہی کتاب کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ "ایک زمانہ میں
ہین مذہب تمام ایشیا میں سائبر اسے اس گماری تک اور سپین جمیل سے لے کر

ایسے شخص کے لئے دنیا میں کوئی شے مرغوب یا غیر مرغوب نہیں ہے۔ وہ ہر شے کو اپنی اصلیت کے لحاظ سے دیکھتا اور جانتا اور چون کہلاتا ہے۔ راگ (یعنی مت) دویش (یعنی نفرت) اگیاں (یعنی اہانت) سے پیدا ہوتے ہیں۔ کروہ (عقیدہ) مان (غور) مایا (غریب) لوبھ (طمع) ہنس (جھوٹ) چوری۔ زنا۔ پرگریہ (دجالہوسی) جذبات حیوانی و خواہشات نفسانی ہیں۔ وہ سب راگ و دویش کی اولاد ہیں۔ جس شخص نے راگ و دویش کو جیت لیا ہے اُس میں نہ اگیاں ہو سکتا ہے اور نہ کسی قسم کی دنیاوی خواہش۔ لہذا جن مت کے متھے ہیں۔ ایسے شخص کی رائے جس میں نہ تو اگیاں ہے نہ نہ کسی سے ہوتی ہو گئی کے جذبات سے مرعوب ہے۔ پھر ایسا شخص جو کچھ کہے گا وہ بات بلا ضرورت اور باطل صحیح ہوگی۔ کیونکہ نہ تو جھوٹ بول کر اُسے کسی سے کچھ لینا ہے۔ اور نہ سچ بولنے سے اُس کو کسی کا ڈر ہے نہ اُس کو کسی کی رعایت منظر ہے۔ اور نہ اُسے کسی سے ٹکرا رہے +

جن مت کو ہی عام گفتگو میں جین مت بھی کہتے ہیں۔ نفع جن کے متھے ہیں۔ عقائد کہنے والے شخص کہیں لہذا جین متھے بنے۔ یہ دنیا کیا ہے؟ کس طرح جی ہے وغیرہ وغیرہ سوالات کی نسبت بلا ضرورت رعایت کہنے والے شخص کی رائے کے ہوئے۔

ایسا شخص ایک ہی نہیں ہوا۔ بلکہ دنیا میں قدیم سے ہوتے چلے آئے ہیں۔ لہذا جین مت بھی قدیمی مذہب ہے۔ موجودہ کلب میں یہ مت شری ریشہ و دوجی نے چھلایا ہے۔ یہ ریشہ دیوی کون تھے۔ انکی بابت میں اس وقت صرف اٹھائے تلامبوں کہ یہ وہی مہاپیش ہیں جنکو ہندو جہا۔ وکھنو۔ مینش کے نام سے پکارتے ہیں۔ اور سلا و جیلانی با اادم بتلاتے ہیں۔ انہوں نے جو آپدیش دیا وہی جین مت کے نام سے

یہاں یہ تلامب یا ضروری ہے کہ عام کا یہ خیال کہ جین مذہب کے مانی شری مہا پر سوامی۔ یا مہکوان پارتھ ناتھ جی تھے۔ غلط ہے۔ یہ مرد نرنگ ہستیاں جین دھرم کے چھوٹے تھے وہیں کوئی ریاضہ نہ تھے

مت یا مذہب کسکو کہتے ہیں؟

ہر ملک یا بر قوم میں دنیا کے گوشے گوشے کے عہانہا۔ اس کے راز وغیرہ دیکھ کر غور کرو گے
 والے اشخاص کے دلوں میں اکثر یہ سوالات پیدا ہوتے رہتے ہیں کہ دنیا کیا ہے؟ کس طرح
 بنی ہے؟ کس نے بنائی ہے؟ اس کا انتظام کس کے ہاتھ میں ہے؟ اس کا خالق کون ہے؟
 کون ہے؟ اور کیا ہے؟ انسان کیا ہے؟ کوئی شکلی اور کوئی نوکھی کیوں ہے؟ شکہ اور
 دو کہہ کون دیتا ہے؟ کیا دنیا کے دکھوں سے مدد ملی سکتی ہے؟ اگر مل سکتی ہے
 تو کس طرح؟ انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟ ان باتوں کی نسبت غور و فکر کے بعد جو
 اچھی رائے قائم ہوتی ہے اسکو مت کہتے ہیں۔ کیونکہ سنسکرت زبان میں لفظ مت کے
 معنی رائے کے ہیں۔ مت کو ہی اصطلاح عربی میں مذہب۔ انگریزی میں ریلیجن
 (RELIGION) اور ہندی میں دھرم کہتے ہیں۔ لہذا جین مت۔ ساکھیہ مت۔ بودھ مت۔
 عیسائی مت وغیرہ طرہ و فکر کو کہنے والے بزرگوں کی مختلف رائیں ہیں۔

جین مت یا جین مذہب کیا ہے؟

جین مت دو فلسفوں جن اور مت سے مرکب ہے۔ ایسا شخص جس نے لاگ دو میل کو جیت لیا
 ہے۔ یا توں کو چکی نہ کسی سے چوستی ہے۔ اور نہ ڈھنسی۔ نہ کسی مرغوب طبع دنیاوی
 شے کے حاصل کرنے کی وجہ سے مگلا ہے۔ اور نہ ناگوار طبع شے کے دور کرنے کی خواہش

میں نے ۱۹۱۴ء میں ایک کتاب "چین پر کاش" شائع کی تھی۔ میں "شاہراہِ نہات" اور "اسٹریٹ
 بین دہرم کے دس کلشن" و "خلاصہ مذاہب" نام کے دو ٹریکٹ اردو زبان میں لکھے تھے
 اس ہی سلسلہ میں اب یہ کتاب "چین مت ساز" ہے۔ اس میں جو کچھ جرج ہے وہ مستند
 چین شاستروں سے اخذ کیا گیا ہے اور ان کا حوالہ جگہ جگہ دیا گیا ہے۔ اور یہ کوشش
 کی گئی ہے کہ یہ کتاب چہانتک ہو سکے چین کے تینوں فرقوں - وگمبر - سونامبو - ستانگ نامی
 کے کارآمد ہو۔ چنانچہ جس بات میں ہر سفر فرقوں میں اختلاف پائے ہو وہ موقعہ موقعہ جرج
 کر دی گئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ کتاب زمانہ حال کی ایک بڑی ضرورت کو پورا کر لگی۔ اور
 اردو خواں چین بھائیوں اور دیگر حق پسندوں کے واسطے ایک بڑی کارآمد چیز ثابت
 ہوگی۔ میں نے اس کتاب کو بوجہ مدیم الفرصتی بہت ہی مختصر طور پر لکھا ہے جن لوگوں
 کو یہ کتاب پڑھ کر چین مذہب کا زیادہ حال معلوم کرنے کا شوق ہو انکو چاہئے کہ وہ چین کے
 شاستروں کا چین کے حوالے اس کتاب میں دیئے گئے ہیں۔ اور چین کی ایک فہرست اس
 کتاب کے اخیر میں جرج ہے مطالعہ کریں۔ میں نے اگر کہیں اس کتاب میں کچھ اپنی رائے
 سے لکھا ہے یا کسی دوسرے مذہب کے کسی مسئلہ کی چین مذہب سے مطابقت یا
 تقابلیت دکھائی ہے تو وہ دہرم بجاؤ سے دکھائی ہے۔ نکتہ چینی کی نگاہ سے نہیں۔
 لیکن اگر چین مت کے بارے میں میری کم لیاقتی دکم و اخصیتی کی وجہ سے کوئی غلطی ہو گئی ہو تو
 امید ہے کہ رموزہ انامیان مذاہب مجھے معاف فرمائیں گے۔

شمیر چند۔ اکاؤنٹنٹ

ہے رام حوی ریم وہ ہے بُعد اور کرم اسی کا ہے نام کب بحث کوئی صفات پر نہ جیادہ بنائاد سے مجھ کو مطلب تو یہی سمیہر کا ہے	ہے گوڈو ہی کرم وہ ہے یژدان و ڈھرم اسی کا ہے نام تکرار کوئی نہ ذات پر ہے جگ جال سے یہ چھڑائے جو کہ خدمت میں کھڑا وہ دیر کا ہے
---	--

مہمیت

سرگید و شیراگ۔ پوتر پر پاتا کی حمد و ثنا کے بعد ہندو پیچداں شمیر چپ مہلہ لا لہ
جہنا دہس اگر وال شہنجل۔ چین و گہر متوطن مقصد بوڑیہ تحصیل جگادھری حال باد صدا بارتیلا
چھاؤنی کا دیشٹ حکمہ پلک و کس پنجاب۔ ناظرین والا نکین کی خدمت میں عرض پر دازہ ہے
کہ اگر چین مذہب ہندوستان کا ایک قدیم مذہب ہے۔ مگر اسکے عقائد مسائل کا حال
عام لوگوں پر اچھی طرح روشن نہیں ہے۔ عام لوگ تو رہے رہ کنار۔ خود بہت سے چینی بھی اسنے
آبائی و ہرم سے ناواقف ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اسکے مستند شاستر پاکرت و سنسکرت زبان
میں ہیں۔ جن کا آجکل رواج نہیں رہا۔ اس کی کوٹھڑا کرنے کی غرض سے۔ اٹھارہویں صدی
بکری میں چین کے مشہور ہندو تھل۔ ٹوڈرل جی۔ سداش کہ جی۔ دولت رام جی وغیرہ نے
بہت سے گزشتوں کا ہماری زبان میں ترجمہ کیا۔ جن کو پڑھ کر بہت سے بھائیوں نے فائدہ
اٹھایا۔ اور اب تک اٹھارہویں گزرا جکل وہ بھلا شاستری لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی۔ اسلئے
اس وقت سلسلہ مذہب کو ہماری دیکھنے کے واسطے پڑھانیت ضروری ہے کہ لپے بڑی
احصل و توارخ کو واقفیت عامہ کے لئے مروجہ زبان میں لکھا جائے۔ اس ہی خیال سے

چ۔ دہم۔ مہا دیشیا کی غامضیت و گہن ————— یعنی اجنت اوستھا

حین مت سار

ہندومت اختصار

منگلاچرن (در بنجر خفیف)

جنم اور مرن سے پار پایا
برتر تر فلک تمام جس کا
اس جگر سے اک فائدہ کیا
قفیہ نہ یہ اپنے سر پہ لے ہے
وگہ سے نہ کسی کے کام جسکو
پر ہے وہ پر م ہتو پریشی
اُس وقت نہیں کہ جب نکل ہے
پرمان سے نیکت ہوا بت جسکی
ویاک نہیں اُنی واپو بل میں
دنیا میں اسی کی مانتا ہے
برہما ہی وہی ہمیشہ وہ ہے

چور اسی کو جیت جن کہا یا
ایشور پر برہم نام جس کا
کرتا جو نہیں ہے نیکت پیدا
کرموں کا نہ پہل کی کوئی ہے
نیک سے نہ کسی کے کام جسکو
یعنی کہ نہیں وہ لگی ہو شئی
یہ بھی جس وقت وہ نکل ہے
ہے پاک پرتو ذات جسکی
اتوار و صرے نہ لگے تل میں
گھٹ گھٹ کی گروہ مانتا ہو
شکر بھی وہی جنیش وہ ہے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۷۰، ۳۶۹	خاتمہ اور جن قوم سے عرضداشت	۳۶۷، ۳۶۶	آریہ سماج ہندو جاتی میں ایکٹا کیوں نہ کر سکی۔
۳۷۴، ۳۷۰	فہرست دیگر جن گرنٹھ کر تا اور انکی تصانیف	۳۵۳، ۳۵۲	ہندو جاتی کیے ایک ہو سکتی ہے
۳۷۹، ۳۷۴	جن کا نامہ معلوم نہیں	۳۵۳، ۳۵۱	پران
۳۸۲، ۳۷۹	بجاشا کے پڑت	۳۵۷، ۳۵۳	مودتی پوجن
۳۸۳، ۳۸۲	جن کا وقت معلوم ہے	۳۵۰، ۳۵۷	الیشور
۳۸۴	آخری التماس	۳۵۴، ۳۵۰	جین مذہب میں سب مذاہب شامل ہیں
۳۸۵	فہرست کتب تصنیف کردہ بابو سمیر چند مصنف کتاب		
۳۸۷	فہرست تحریکات برہمنائی شائع کردہ جن میں مشرک دھر مپورہ دھلی		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۱۲	چوراسی لاکھ جونیوں کی تفصیل	۲۷۷-۲۷۸	انومتی تیاگ پرمتا
		۲۷۸-۲۷۹	اوشٹ تیاگ پرمتا
		۲۷۹-۲۸۰	استری دھرم
		۲۷۹	بدھوا کے فرائض
۳۱۲-۳۱۳	عقیدہ نمبر ۴	۲۷۹-۲۸۰	جین والی استری کا دھرم
	اپنا سب سے بُرا	۲۸۱	سوٹک
	دھرم ہے	۲۸۱-۲۸۲	پاتک
۳۱۳-۳۱۴	جین مذہب ہی سچا		
	آدرش دھرم ہے		
۳۱۴-۳۱۵	سانکھ درشن		
۳۱۵-۳۱۶	یوگ درشن	۲۸۲-۲۸۳	نجات یا مکت یافتہ
۳۱۶-۳۱۷	دشیشنگ درشن		جیو ہی پر ماتما ہے
۳۱۷-۳۱۸	نیائے درشن	۲۸۳-۲۸۴	مورتی پوجن
۳۱۸-۳۱۹	پورب میا نسا	۲۸۴-۲۸۵	مورتی پوجن پر اعتراض
۳۱۹-۳۲۰	آئز میا نسا یا دیدانت	۲۸۵-۲۸۶	جین مورتیاں
۳۲۰-۳۲۱	بودھ دھرم		
۳۲۱-۳۲۲	ادور درشنوں کا جین گھن		
۳۲۲-۳۲۳	سے مقابلہ		
			عقیدہ نمبر ۵
			دنیا میں جیوننت ہیں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۴۰	بشیر علی کے اتی چار	۲۲۳-۲۲۱	سکل چار تر
۲۴۰	شہد کے اتی چار	۲۲۴-۲۲۳	دہرم کے دس اقسام
۲۴۱	پنج اور پل کے اتی چار	۲۲۸-۲۲۴	انوپریشنا بھاوانا کی بارہ قسمیں
۲۴۱	جوتے کے اتی چار	۲۲۹-۲۲۸	پریشم کی اقسام
۲۴۱	رندھی بازی کے اتی چار	۲۵۱-۲۲۹	چارہ کے اقسام
۲۴۱	چوری کے اتی چار	۲۵۲-۲۵۱	برورتی مارگ اور
۲۴۱	شکار کے اتی چار		نور تی مارگ
۲۴۱	پرستری کے اتی چار	۲۵۵-۲۵۲	گرہت آشرم
۲۴۲-۲۴۱	راستری بھوجن کے اتی چار	۲۵۵	اردھ پرشارتہ
۲۴۲	دست پرمتا	۲۵۶	کلام پرشارتہ
۲۴۳-۲۴۲	سامایک پرمتا	۲۵۸-۲۵۶	بھوگ کے اقسام
۲۴۳	پرودشوپ باس پرمتا	۲۶۱-۲۵۸	دہرم پرشارتہ
۲۴۳	سخت تیاگ پرمتا	۲۶۱-۲۶۰	شرادک کی تعریف
۲۴۴	ماتری بھوجن تیاگ پرمتا	۲۶۲-۲۶۱	شرادک کی تین قسمیں
۲۴۴-۲۴۵	بہم مہم پرمتا	۲۶۹-۲۶۲	سپت دینیں
۲۴۴	آرنج تیاگ پرمتا	۲۶۹	شرادک کی گیارہ پرمتا
۲۴۴	پرگرو تیاگ پرمتا	۲۷۰-۲۶۹	دشمن پرمتا

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۱۵	بھوٹ کے اتی چار	۱۸۳	کیول گیان کی تعریف
۲۱۵	ست کی بھاونا		منطق
۲۱۶	چندی کے اتی چار		سپت بھگ
۲۱۸-۲۱۶	اچھیا برت کی بھاونا	۱۹۲-۱۹۲	افغان پران
۲۱۸	زنا کے اتی چار	۱۹۴-۱۹۴	آعباس یا مغالطہ
۲۱۹-۲۱۸	برہم چریہ کی بھاونا	۱۹۴	میترا آعباس بمع اقسام
۲۲۰-۲۱۹	سختول پرگرہ	۲۰۳-۱۹۴	درشانت عباس
۲۲۰	پرگرہ کے اتی چار	۲۰۳	بادیا بحث
۲۲۲-۲۲۰	اپرگرہ کی بھاونا	۲۰۴-۲۰۳	جگیا سائرک دوش
۲۲۳-۲۲۲	آٹھ عمل گن	۲۰۵-۲۰۴	چن ونگرہ استخان
۲۲۳	دنیا میں بد اعمالی	۲۰۵-۲۰۴	نگرہ استخان
۲۲۸-۲۲۳	گن برت	۲۰۶-۲۰۵	سبیک چارتر
۲۲۸-۲۲۸	باشی ابلکش	۲۰۸-۲۰۷	یکل چارتر
۲۳۱-۲۲۸	سیکشا برت	۲۱۲-۲۰۸	ہنساکے اقسام
۲۳۹-۲۳۱	سیکشا برت کی اقسام وغیرہ	۲۱۴-۲۱۲	ہنساکے پانچ اتی چار
۲۴۰-۲۳۹	سما دھی مرن	۲۱۴	اہنساکے پانچ بھاونا
۲۴۱-۲۴۰	لا علاج بیماری کی شناخت	۲۱۵-۲۱۴	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	عقیدہ منہ	۱۳۳	انترائے کے اقسام
		۱۳۴-۱۳۳	موسمی کے اقسام
۱۸۳-۱۴۳	جو کو کرم سے رہائی کا طریقہ ہو سکتی ہے	۱۳۴	بیدنی کے اقسام
۱۴۴-۱۴۵	سچا آپت کسے کہتے ہیں	۱۳۴-۱۳۴	گوتر کے اقسام وغیرہ
۱۴۶	سچا شاشتر	۱۳۵-۱۳۴	پن مپاپ پر کرتیاں
۱۴۸-۱۴۶	سچے گرو کی پہچان	۱۳۶-۱۳۸	گیا نامادی کرم کے اسباب
۱۴۹-۱۴۸	سمیکت کے آٹھ انگ	۱۳۸	دش مانی کرم کے اسباب
۱۴۶-۱۴۹	ساتھ قسم کے بے	۱۳۸-۱۳۹	انترائے کے اسباب
۱۴۳-۱۴۶	تین قسم کی موڑھتا	۱۳۹	موسمی کے اسباب
۱۴۹-۱۴۳	آٹھ مد	۱۳۹-۱۴۲	ایو کرم کے آشرہ کے کارن
۱۴۹	سمیک گیان یا سچا مسلم	۱۴۲	بیدنی کے آشرہ کے کارن
۱۴۹	ست گیان کی تعریف	۱۴۲-۱۴۳	نام کرم کے آشرہ کے کارن
۱۸۱-۱۸۰	ست گیان کے بھید	۱۴۳-۱۴۲	گوتر کرم کے آشرہ کے کارن
۱۸۱	شرت گیان کی تعریف	۱۴۴-۱۴۵	مکتی سکھ کیا ہے
۱۸۲-۱۸۱	اودھ گیان کی تعریف	۱۴۵-۱۴۳	مختلف مذاہب کی مکتی پر
۱۸۲	من پر یہ گیان کی تعریف اور اقسام		سر سمری نظر

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	عقیدہ نمبر	۷۹	شری رشبھ دیو کے متعلق
		۷۹ - ۸۰	مچھلیوں کے متعلق
۱۱۳ - ۱۱۴	جیوا اور مادہ کا تعلق	۸۰	گندھر کے متعلق
۱۱۴ - ۱۱۵	جیو کے گن	۸۰ - ۸۲	راستی کے متعلق
۱۱۸ - ۱۱۹	گیان کی قسمیں	۸۳	ہو جن کے متعلق
۱۲۰ - ۱۱۸	جو کی ۱۴ مارگن	۸۳	پر تا کے متعلق
۱۲۱ - ۱۲۰	۱۴ گن استھان	۸۳ - ۸۹	مسترق اعتراضات
۱۲۲ - ۱۲۱	کال نشیہ	۸۹ - ۹۰	جین مت کے چھ عقاید
۱۲۲ - ۱۲۲	عبدھ کے اقسام	۹۰ - ۱۱۴	وینا ایسا آغاز اور خالق
۱۲۷ - ۱۲۶	کروں کا آشرہ	۹۴ - ۹۴	دو چاند - دو سورج
۱۲۹ - ۱۲۷	منیات کی قسمیں		عقیدہ نمبر
۱۳۰ - ۱۲۹	کرم بندھ		
۱۳۱ - ۱۳۰	کرم پر کرتی	۹۴ - ۹۴	سنار و چھ درجہ
۱۳۲ - ۱۳۱	گیاناہنی کے اقسام	۹۴ - ۱۰۱	کیا ایثار کرتا ہے ؟
۱۳۱	مت اور ثمرت گیان میں	۱۰۱ - ۱۱۲	کرنا پیلے کاری پر بحث
	فرق	۱۱۲ - ۱۱۴	کیا جین مت ناستیک
۱۳۳ - ۱۳۲	درشاہنی کے ۹ اقسام		ہے ؟

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۷-۵۶	شرعی گندگند سوای	۳۹-۲۵	راجہ بھرت ویاہوبی
۵۷	او ما سوای	۴۰-۳۹	حمیارہ انگوں کے نام اور ان
۵۷	سوای صنت بعد		کا مضمون
۵۸-	شکر سوای	۴۱	شرعی رشجہ دیو جی کے
۶۲-۶۱	تارن پنہ۔		بعد کا حال
۶۳-۶۲	کیبر اور ناک پنہ کا ہونا	۴۲-۴۱	گیوں میں ہونا
۶۴-۶۳	تیرہ پنہ	۴۲	ویدوں کی آہستی
۶۴	سوتا مبر فرقے کا حال	۴۵-۴۴	شرعی رام چندری
۶۷	سوتروں کی تصنیف	۴۶-۴۵	شرعی نیم ناتھ جی
۷۹	لوکامت	۴۷-۴۶	شرعی پادش ناتھ جی
۷۱	ڈھونڈیا مت	۵۳-۴۷	شرعی ہادیہ سوای
۷۲-۷۱	پدما مبر فرقہ اور پارا لوہی		بھد مت اور جین مت ایک
۸۹-۷۲	دکیر اور سوتا مبر کا اختلاف	۴۸-۴۷	نہیں ہیں۔
۷۴-۷۵	کیوں گیان کے متعلق اعتراضات	۵۱-۴۸	شرعی ہادیہ سوای اور گوتم گندم
۷۷-۷۶	کیوں کے متعلق اعتراضات	۴۹	گوتم وغیرہ نے نکاح نہیں ہونا
۷۸-۷۷	تیرہ شکروں کے متعلق	۵۴	ہاراج چندر گپت مویا جین تھے
۷۹-۷۸	جگوان ہادیہ سوای کے متعلق	۵۵-۵۴	جین مت میں تفرقہ

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۹	ہندوستان ہے	۴-۴	منگلاچرن
۴۱-۱۹	شری راجہ دیو جی	۵-۴	تمہید
۲۰-۱۹	آریہ ہندو کہاں سے آئے	۶	مت یا مذہب کس کو کہتے ہیں
۲۱-۲۰	پرس کی ۴۲ کلا	۸-۶	جین مت یا جین مذہب کیا ہے
۲۱	اسٹری کی ۴۴ کلا		جین مذہب کی
۲۱	گفت کلا کے ۱۸-پی	۱۴-۸	قدامت کا ثبوت
۲۲-۲۱	ہادیو برہما آدم دیوتا کون ہیں		دنیا کی عمر
۲۵-۲۲	دن کس طرح مقرر ہوئے	۱۵-۱۳	جین مت کی
۲۹-۲۴	دیگر گروہستی مسوتا مبر اور مینین		مختصر تاریخ -
	کے سنسکار	۱۵-۱۴	کلیپ پرکش
۳۰	باہوئی کی دلچ دھانی کا نام		کل کر یا من
۳۴-۳۲	پاکھنڈوؤں کی بنیاد	۱۸-۱۷	آریہ مت سحر اور شمالی
۳۵-۳۲	جین مت میں کائنات مت ہے	۱۸	
۳۶-۳۵	چوکھنڈ کی تفصیل		



لالہ محمد حیدر بیگم ریوی اکوٹنٹ محکمہ پبلک ورکس پنجاب نبالہ چھاؤنی

دولفظ

ابو نعیم حسنین بن ہانی کا تخلص حکیم بلکہ کس چاہا کائنات ہلکا کرنا اگر چہ کج اس دار فانی میں
 نہیں ہیں۔ لیکن انکی یاد گار محض سطح ارض پر بلکہ اہل دنیا کے دلوں میں جاگزیں ہے۔ آپ
 شب بیدار نہیں کہ انھوں نے لائق اور مہر مہلار اولاد بھی چھوڑی ہے۔ لیکن ادنیٰ دنیا میں اپنے زور
 قلم سے وہ حامد سنگین نصب کئے ہیں جو ہمیشہ انکی ذات با صفات کی یاد آوری سے
 دنیا داروں کے دلوں کو گدگدائے اور آنکھوں کو بصیرت پہنچاتے رہیں گے۔ بقولیکہ
 درخان سے نام قیامت تلک ہے ذوق — اولاد سے رہا ہی تو دو پشت چار پشت
 بابو صاحب موضوع چمٹے اہل قلم اور دیرینہ صاحب ذوق تھے آپ دیگر جن حیدر کے
 پابند تھے۔ انہا ہی نہیں بلکہ اپنے مذہب کے نکات و اصول اور تفصیلات و توضیحات سے
 بھی کافی سے زیادہ واقفیت رکھتے تھے۔ دیگر مذاہب کو بھی انہوں نے استفادہ و فہمی سے مطالعہ
 کیا تھا کہ انکی ہر بات کو اپنے مذہبی تحیل سے وزن کرتے رہتے تھے۔ مذہبی کتابیں تو انہوں نے
 بہت ہی لکھی ہیں جنکی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں لیکن یہ کتاب موسومہ بین مت سلا
 پابند و مت اختصار اک عجیب تالیف ہے۔ جسکو نہ مکر شریک محض نہیں دہرم سے ہی لکھی
 واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔ بلکہ دیگر ہندو مذاہب سے بھی بخیر بہت آشنا ہو سکتا ہے۔
 فی السید کو انہوں نے ادا دی و مذہبی دنیا میں مردم کی اس محنت شاقہ کی قدر کی۔ اور پڑھنے
 اس واسطے جنت نشین کو محبت و منزلت سے یاد کرتے ہیں گے +

دولفظ

ہین مترنڈل - ڈیوٹ نمبر ۱

۱۰

پیشہ پورہ

پیشہ پورہ

ہین مترنڈل ہندو مترنڈل

مصنفہ

لادہ شیر خند ہین مرحوم سابق ڈویژنل اکاؤنٹنٹ محکمہ پبلک ورکس پنجاب
جسکو

ہین مترنڈل و حرم پورہ دہلی

نے

جلے اتحادہ اردو خواں ہینی اور دیگر شائقین مذاہب شائع کرایا +

سمبر ۱۹۳۷ء زمان ہادیہ سوامی مطابقت مئی ۱۹۳۸ء

باردہم

گیتا پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھاپا

قیمت ۸

ایکسٹنڈر

